تذکرۂ قادریہ



نقیب زادہ
پیر سید طاہر علاء الدین الگیلانی بغداد

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

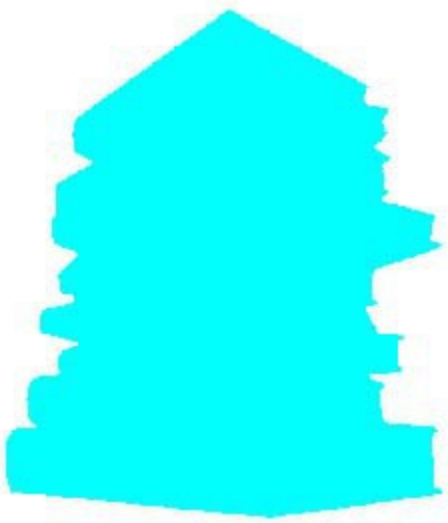

Marfat.com

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا ○ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ

فقر و تصوّف کے حقائق پر معرکۃ الآرا تصنیف

تذکرۂ قادریہ

یکے از فیوض و برکات

ماہرِ علومِ شریعت، واقفِ رموزِ طریقت

نقیب زادہ

پیر سید طاہر علاؤ الدین الگیلانی بابا شیخ بغداد

حال دربار غوثیہ، کوٹلہ (پاکستان)

بار اوّل

تعداد ۱۰۰۰

Marfat.com

التماسِ مُسلِم 130640

ہفت جنت ورثۂ اجدادِ غوثؓ

رشکِ فردوس دارم بغدادِ غوثؓ

بشنو ذکرِ غوثؓ از اولادِ غوثؓ
قصّہ رودادِ غوثؓ اورادِ غوثؓ

از یقیں سُوئے علاء الدیں ببیں
تازہ گردد در دلِ تو یادِ غوثؓ

او قریب است و جیب است و نقیب
جانشینِ مسندِ ارشادِ غوثؓ

مسلّم

Marfat.com

فہرس تذکرۂ قادریہ

نمبر شمار	مضامین	صفحات
۱	مقدمۃ الکتاب ، الف - ب	۱۲
۲	تعارف مولف دام ظلہ معہ شجرہ نسبی و پیشوائی	۲۰
	باب اول سیرت غوث اعظم	
۳	مناقب حضرت غوث الاعظم جیلانی قدس سرہ العزیز	۲۵
۴	شجرۂ عالیہ	۲۷
۵	سلسلۂ قادری " " "	۲۸
۶	شجرۂ پیشوائی " " "	۲۹
۷	اہل بیت و اولاد پاک " " "	۳۰
۸	سن و مقام ولایت " " "	۳۳
۹	شواہد فضیلت و سیادت " " "	۳۴
۱۰	تسمیہ شریف " " "	"
۱۱	خصائل حمیدہ " " "	۳۵
۱۲	قبل از ظہور پیشوایان درشان حضرت غوث الاعظم جیلانی قدس سرہ العزیز	۳۷

Marfat.com

۱۳	ہمعصر بزرگان کے ارشادات در شان حضرت غوث الاعظم جیلانی	۴۴
۱۴	ارشادات گرامی بہ نفس نفیس " " "	۵۸
۱۵	البازالاشہب کی تشریح " " "	۶۴
۱۶	فضیلت حضور غوث پاک قدس سرہ کرامت اولاد پاک	۶۵
	باب دوئم ، فضیلت سلسلہ قادریہ	
۱۷	سلسلہ قادریہ کی فضیلت بر ہمہ سلاسل	۶۸
۱۸	طریقۃ القادریہ کی تشریح	۷۲
۱۹	مرید و شجرہ ہائے عطا کرنے کی وجہ تسمیہ	۷۶
۲۰	خلافت نامہ کا مضمون	"
	باب سوم ، وضاحت خاندان گیلانیہ	
۲۱	خاندان گیلانیہ بغدادیہ کا ابتدائی حال	۸۰
۲۲	نقیب الاشراف کا عہدہ	۸۱
۲۳	نقابت کے معنی	۸۲
۲۴	خاندانِ گیلانیہ بغدادیہ موجودہ کی وضاحت	۸۶
۲۵	عہدہ نقابت اور تولیت کے مستحق	۸۸
۲۶	شیخ المشائخ حضرت عبدالرزاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے نقیب الاشراف	۹۹

Marfat.com

۲۷	سیدنا شیخ المشائخ حضرت عبدالعزیز کی اولاد سے نقیب الاشراف	۱۰۰
۲۸	اعیانِ قادریہ گیلانیہ بغدادیہ	۱۰۸
۲۹	نوٹس	۱۱۸
	باب چہارم (بناہائے قادریہ)	
۳۰	حضور غوثِ پاک قدس کا مدرسہ	۱۲۴،
۳۱	جامع مسجد گیلانیہ	۱۲۵
۳۲	دربارِ غوثیہ و مزارِ مقدس	۱۲۸
۳۳	مکتبہ قادریہ سیدنا عبدالرحمٰن	۱۳۵
	باب پنجم (الہامات و مکاشفات غوثِ پاک)	
۳۴	الہامات قلبی و کشف المعنوی حضور غوثِ پاک قدس	۱۳۸
	باب ششم - خطبات و مواعظ حسنہ	
۳۵	تصانیف حضرت غوث پاک قدس	۱۶۰
۳۶	عنوانات مواعظ و خطبات	۱۶۲
۳۷	اعمال صالح	۱۶۹
۳۸	علم نافع	۱۶۹
۳۹	فضائل بعثت	۱۷۱
۴۰	زہد و ورع	۱۷۲

محمد شبیر قادری ذخیرہ لاہور

Marfat.com

۴۱	الفت و محبت	۱۷۵
۴۲	عزیمت و ہمت	۱۷۶
۴۳	ذوق و شوق	//
۴۴	خصائصِ مسلم	۱۷۷
۴۵	ہدایات و ارشادات	۱//
۴۶	دنیا و مافیہا	۱۷۸
۴۷	ترکِ نفس و توبہ	۱۷۹
۴۸	تقدیر و مقدر	۱۸۳
۴۹	ترک اسبابِ ظاہری	۱۸۷
۵۰	رضا کے متعلق	۱۸۹
۵۱	نفس کی حقیقت	۱۹۲
۵۲	توکل کی حقیقت	۱۹۵
۵۳	تعمیلِ احکام و فرائض	//
۵۴	ادعیہ اولیاء	//
۵۵	علاماتِ عارف	//
۵۶	ترک ماسوی اللہ	۲۰۱
۵۷	ہوا و ہوس سے گریز و پرہیز	۲۰۵

Marfat.com

۵۹	قبولیتِ دعا	۲۰۷
۶۰	اللہ تعالیٰ سے سوال	۲۰۸
۶۱	اوصافِ ولی	۲۱۰
۶۲	وصایہ	۲۱۲
	باب ہفتم - اسرارِ مخفیہ و وظائفِ قادریہ	
۶۳	طالبِ حق کا اولین فرض	۲۱۶
۶۴	مرشدِ کامل کے اوصاف	۲۱۷
۶۵	طریقہ بیعتِ قادریہ الحلیہ مجملاً	۲۳۰
۶۶	طریقہ بیعت قادریہ نقشبندیہ ظاہریہ بغدادیہ سہل الفہم	۲۳۲
۶۷	طریقہ عہد بیعت مکمل	۲۳۶
۶۸	تشریح ذکر: الجہر و الخفی	۲۴۶
۶۹	تعلیم ذکر نفی اثبات	۲۴۹
۷۰	ترکیب خلوت نشینی بطریقہ قادریہ	۲۵۴
۷۱	تشریح مقامات مشتمل بر چہار فصل و چہل مقام	۲۶۱
	فصلِ اول شریعت	
۷۲	فصلِ دوم طریقت	۲۶۲
۷۳	فصلِ سوم حقیقت	۲۶۴

Marfat.com

۷۴	فصلِ چہارم معرفت	۲۶۶
۷۵	آداب جن کا بجالانا مرید کو بحقِ مرشد واجب ہے	۲۶۸
۷۶	آداب جن کا بجالانا مرید کو پیر بھائیوں کے حق میں واجب ہے	۲۷۳
۷۷	آداب جن کا بجالانا مرید کو اپنی ذات کے متعلق واجب ہے	۲۷۶
۷۸	آداب جن کا بجالانا بحالتِ ذکر و فکر مرید کو واجب ہے	۲۷۹
۷۹	تقربِ الٰہی کے لیئے اسمائے اصول و فروع کا بیان	۲۸۱
۸۰	اسمائے فروع کی تفصیل	۲۸۸
۸۱	ساتوں نفسوں اور ان کی صفتوں کے بیان میں	۲۹۰
۸۲	جدول مقاماتِ صوفیہ و صفاتِ نفوسِ ہفت گانہ	۲۹۴
۸۳	بذریعہ خواب نفس ہائے ہفتگانہ کے حالات کا اظہار اور ان کا علاج	۲۹۵
۸۴	دائرہ نفسِ امارہ کی شناخت و علاج	۲۹۱
۸۵	دائرہ نفسِ لوامہ کی تشریح شناخت و علاج	〃
۸۶	دائرہ نفسِ ملہمہ 〃 〃 〃	〃
۸۷	دائرہ نفسِ مطمئنہ 〃 〃 〃	۲۹۲
۸۸	دائرہ نفسِ راضیہ 〃 〃 〃	〃
۸۹	دائرہ نفسِ مرضیہ 〃 〃 〃	〃

Marfat.com

۸۰	دائرہ نفسِ صافیہ الکاملہ کی تشریح شناخت و علاج	۲۹۳
۸۱	اسمائے نہ گانہ (خلوتیہ)	۳۰۴
۸۲	اسمائے فروع کے بیان میں	〃
۸۳	تصورِ شیخ کے بیان میں	۳۰۵
۸۴	وظائفِ قادریہ ہر فرض نماز کے بعد	۳۰۶
۸۵	نمازِ عشاء کے بعد	〃
۸۶	درود شریف ہزارہ	۳۰۷
۸۷	ہر قسم کی افتاد اور مرض سے بچاؤ کے لئے	〃
۸۸	ہر رنج و بلا سے محفوظ رہنے کا وظیفہ	〃
۸۹	ختم اشاریہ	۳۰۸
۹۰	فضائل قصیدۂ غوثیہ	۳۰۹
۹۱	قصیدۂ مبارک غوثیہ	۳۱۰
۹۲	شعروار قصیدۂ مبارک غوثیہ معہ ترکیب اوراد	۳۱۲
۹۳	دستر خوان قادری	۳۱۶
۹۴	سورۃ فاتحہ با عمل	۳۱۸
۹۵	چہل قاف	۳۱۹
۹۶	چہل کاف	۳۲۰

Marfat.com

۹۷	سبع کاف (ہفت کاف)		۳۲۱
۹۸	اوراد الاسبوع یعنی ہفتہ وار اوراد کی ترکیب فضائل		،،
۹۹	اتوار کا ورد		۳۲۲
۱۰۰	سوموار کا ورد		۳۲۳
۱۰۱	منگلوار کا ورد		۳۲۴
۱۰۲	بدھ وار کا ورد	جمعرات کا ورد	۳۲۵
۱۰۳	جمعہ کا ورد		۳۲۶
۱۰۴	ہفتہ کا ورد		۳۳۰
۱۰۵	ورد الصلوٰۃ الکبریٰ		۳۳۲
۱۰۶	ورد صلوٰۃ الکنز الاعظم		۳۵۲
۱۰۷	استغاثہ بدرگاہِ الٰہی بوساطت حضرت غوثِ صمدانی قدس		۳۵۴
۱۰۸	قصیدۂ شرعت بتوحید الالہ		۳۵۷
	باب ہشتم (ارشادات بزرگانِ عظام)		
۱۰۹	شریعت وحقیقت		۳۶۲
۱۱۰	تنزیہہ باری تعالےٰ		۳۶۴
۱۱۱	روح کی حقیقت		۳۶۷

Marfat.com

۱۱۲	توحید باری تعالٰے	۳۶۹
۱۱۳	ایمان و ایقان	۳۷۲
۱۱۴	عشق و محبت	۳۷۴
۱۱۵	شانِ انسان	۳۷۷
۱۱۶	معرفتِ نفس	۳۷۹
۱۱۷	متفرق	۳۸۴

Marfat.com

مقدّمۃ الکتاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَ
السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَحَبِیْبِنَا وَشَفِیْعِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ رَحْمَۃً
لِّلْعَالَمِیْنَ وَخَاتِمُ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَادِقُ الْوَعْدِ
الْاَمِیْنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَھْلِ
بَیْتِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَمَنْ اَتْبَعَھُمْ بِالْاِحْسَانِ اَجْمَعِیْنَ،
عَلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَعَلٰی وَارِثِ حَالِہٖ مَوْلَانَا الْاَمِیْنِ
الْمَتِیْنِ الْقُطْبُ الرَّبَّانِی وَالْفَرْدُ الْجَامِعُ الصَّمَدَانِی
مَحْبُوْبُ سُبْحَانِی غَوْثُ الْاَعْوَاثِ شَیْخُ الْکُلِّ،
وَسُلْطَانُ الْاَوْلِیَا السَّیِّدُنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ مُحْیُ الدِّیْنِ
حَضْرَتْ عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانِی الْحَسَنِیُّ الْحُسَیْنِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَعَلٰی
جَمِیْعِ خُلَفَائِہٖ وَخُدَّامِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

Marfat.com

برادرانِ ملت وطریقت آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ہم اس وقت ایک ایسے دور سے گذر رہے ہیں جو بظاہر تو اپنی رنگینیوں اور شعبدہ بازیوں کی وجہ سے نہایت دلآویز، فرحت آمیز، اطمینان خیز راحت انگیز نظر آرہا ہے مگر باطنی طور پر بے حد زہر آلود اور سراپا بے سود ہے۔ ہم صرف اس کی ظاہری خوشنمائی پر فریفتہ ہو کر اس قدر تیزی کے ساتھ بصد شوق وطرب رواں دواں ہیں کہ ہمیں اپنے موقف کی خبر ہے نہ خدا تعالیٰ کے احکام کی پرواہ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی جانب نگاہ نہ بزرگانِ سلف کے اقوال و افعال ملحوظ۔ اپنی فلاح اور بہبودی دینی و دنیاوی زیرِ نظر، نہ عاقبت کے عذاب و ثواب کا تصور، نہ روزِ حشر و جزا کا کھٹکا نہ موت نہ عذابِ قبر ہی یاد، نہ اسلام اور اس کے اصول کو اپنانے کا شوق موجزن ہے۔ اگر ہے تو یہی کہ ہمیں جائز یا ناجائز طریقوں اور حیلوں سے مال و دولت جاہ و عزت زر و زن زور و زمین غرضیکہ ہر قسم کے عیش و عشرت کے سامان دنیوی حاصل ہو جائیں، آپ جانتے ہیں کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ یہ اس لیے کہ غیر اقوام نے جو ابتدا سے اسلام کی دشمن چلی آرہی ہیں اور جن کے دشمن ہونے کا واضح ثبوت قرآن پاک میں موجود ہے۔ ہمیں اپنی سیاسی چالوں کیساتھ اسلامی اصولوں سے منحرف کر دیا ہے چنانچہ جو کام یہ چودہ سال میں نہ کر سکی تھیں۔ اس تھوڑے عرصہ میں یعنی ۱۹۴۷ء سے لیکر آج تک انہوں نے کر دکھایا، اپنے ارادوں اور مقاصد میں کامیاب ہو گئیں بس کی وجہ یہ ہے کہ ہم انسانوں نے کچھ تو اپنے افلاس کے باعث ان اقوام کے حالاتِ ظاہری اور مال و

Marfat.com

دولت کو دیکھ کر دستِ حرص دراز کرکے صاحبِ ثروت بننے کے لئے ظاہری باطنی طور پر اپنے آپ کو انہی کے سانچوں میں ڈھال کر نہ صرف ان کی تقلید شروع کر دی بلکہ مذہبِ اسلام کو جو کہ رب العزت کا پسندیدہ مذہب ہے جس کا بین ثبوت قرآن پاک کے یہ الفاظ ہیں: اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔ اسے ایک پسماندہ اور کہنہ مذہب گمان کر لیا اور رہبرانِ اسلام کو ملّاں اور مذہبِ اسلام کو ملاں ازم کہنے کو فخر سمجھنے لگ گئے۔ خداوندِ کریم ہمیں ہدایت فرمائے، کھوٹے اور کھرے کو پرکھنے کی تمیز عطا کرے، اسلام دینِ فطرت ہے۔ اس کی ابتدا حضرت آدمؑ سے ہوئی۔ اسی کا اتمام آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پر ہوا۔ صحابہؓ نے اپنے خون سے اس شجرِ طیبہ کی آبیاری کی۔ حضرت غوثِ اعظم ایسے اولیا نے اس کے نور سے کائنات کو منور کیا۔ اسی کے زیرِ اثر فرزندانِ توحید نے بے مثل دینی دنیوی روحانی ترقی کی۔ اس کا ہر اصول زندہ تابندہ و درخشندہ ہے۔ منصف مزاج اغیار بھی تسلیم کر رہے ہیں کہ مشکلاتِ حاضرہ کے حل کی کلید دینِ توحید ہے۔

دوسری خاص وجہ یہ بھی ہے کہ عام طور پر موجودہ دور میں راہ راست کی رہنمائی کرنے کے بجائے دہل جو مدعی ہیں وہ علومِ شریعت سے جاہل ہونے کے باعث خود ہی راہِ راست سے ہزاروں کوس دور ہیں، جو محض شہوات پرستی کا بدان بازاری کے لئے نئے عجیب و غریب حیلے تراش کر سادہ لوح اور علومِ شریعت

Marfat.com

سب بہتر انسانوں کو راہِ راست سے دور بھٹکا کر چاہِ ضلالت میں گرا دیتے ہیں اور ان کا دین تباہ کر دیتے ہیں، ایسے پیر و مرشد اپنے آپ کو محبِ پنجتنِ پاک اور عاشقِ غوث اعظم اہل سنت و جماعت کے پیرو ظاہر کر کے شکم پروری کرتے پھرتے ہیں۔ عموماً ایسے لوگ احکام شریعت و طریقت سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں، خاص طور پر نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ ارکانِ اسلام کے ادا کرنے سے گریزاں اور معاصی کبیرہ کے مرتکب ہوتے ہیں ان کی شکل و شباہت جداگانہ ہے وہ امرد پرست ہیں۔ حلول، اتحاد، تناسخ، حشیشی اصولوں کے معتقد انسان کو خدا، خدا کو انسان، اک رنگ کے شائق تصورِ محبوبِ مجازی کے قائل، روح کو قدیم، عذاب و ثواب آخرت کے منکر، سجدہ قبر اور خود کو سجدہ کرانے کے دلدادہ و شیدا ہیں۔ زنا کو دیکھنے والوں کی نظر میں انکی قدر ہوتی اور وہ انہیں برکۃ وخدا رسیدہ تصور کریں، غرضیکہ ہر بدعت قدیمہ و جدیدہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور اسی طرح مریدوں کو بھی فقر کا سہل العمل طریقہ بتلا کر راہِ شریعت اور طریقت سے منکر کر دینے میں خاص مہارت رکھتے ہیں۔ چنانچہ ایسی ایسی لایعنی وضعی حدیثیں، اختراعی روایتیں اور ان کی من گھڑت تشریحیں خاص خاص مریدوں کو سنا کر اور انہیں رازِ الٰہی بتلا کر دامِ تزویر میں پھنسا کر گمراہ کرتے ہیں کہ الامان! حالانکہ ان حالیان میں سے اکثریت فی الحقیقت ان لوگوں کی ہوتی ہے جو محبتِ خداوند کریم اور آنحضور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی اور اسلام شریعت کی تعمیل کا عشق اور شوق و محبت صحیح معنوں میں رکھتے ہیں مگر اسلام کی راہ میں اپنے

Marfat.com

مال و جان کو نثار کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے مگر وہ غلط راستوں پر گامزن ہونے کے باعث جو کہ ان کی کم علمی شریعت اور صحبت بد کے اثرات کا نتیجہ و ثمرہ ہوتا ہے۔ مقبولِ خدا ہو سکتے ہیں نہ حصولِ مقاصد میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ بلکہ تمام عمر انہی عقائدِ باطلہ کو دینِ حق تصور کر کے گذار دیتے ہیں اور خسر الدنیا والآخرہ (دنیا میں بھی گھاٹا اور آخرت میں بھی ٹوٹا) کے مصداق بن جاتے ہیں۔ اسی قسم کے گمراہ شدہ لوگوں کی حالتوں اور کیفیتوں کو بدورانِ سیاحت محسوس فرما کر مرشدنا و مولٰنا شیخ المشائخ سراج السالکین سالک منہاج العارفین انیس الغریبین تاج العاشقین صاحب تکوین و التمکین نقیب زادہ حضرت سید محمد طاہر علاؤالدین القادری الگیلانی دام ظلہ التعالیٰ ابن المرحوم السیدنا و مولٰنا شیخ المشائخ صاحب السمو والسماحہ نقیب السادات والاشراف حضرت پیر محمود حسام الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساکن بغداد شریف (ملک عراق) نے بذریعہ تبلیغ و اشاعت اس کی اصلاح کی طرف اپنا فرضِ منصبی سمجھ کر توجہ مبذول فرمائی۔ اور اسی مقصد دینی کی خاطر عارضی طور پر شہر کوٹہ میں قیام فرما کر اپنے خانگی معاملات کو یک گونہ پسِ پشت ڈال کر محض رشد و ہدایت خلق کے لئے تبلیغ و اشاعت کا سلسلہ جاری کیا ہے چنانچہ آں حضور نے علاوہ روزانہ وعظ و نصیحت کے کئی ایک کتابیں شائع کروا کر مفت تقسیم فرمائی ہیں۔

مثلاً محبوب سبحانی جو کئی ہزار کی تعداد میں مختلف چھاپہ خانوں سے طبع اور شائع ہو چکی ہیں (۲) تحفیہ الطاہریہ فی الاوراد القادریہ (۳) سوانحعمری حضرت غوث الاعظم

Marfat.com

انگریزی (۴) فتوح الغیب کا انگریزی ترجمہ (۵) شجرہ ہائے قادریہ معہ اوراد و وظائف وغیرہ

اب حضور پرنور نے اس کتاب موسومہ تذکرہ قادریہ کے ترتیب دینے کا حکم صادر فرمایا، چنانچہ بندہ کو اپنے حضور خاص میں طلب فرما کر ایک ایک لفظ زبانِ حقیقت ترجمان گوہر فشان سے ارشاد فرمایا جو کہ من وعن بلاکم و کاست حرف بحرف احقر العقاد معرض تحریر میں لے آیا ہے اس میں ایسے ایسے اسرارِ روحانی، وظائف قرآنی ورموزِ ایمانی مصدقہ ومسلمہ جو جدِ مکرم ومعظم حضرت محبوبِ سبحانی غوثِ صمدانی ابو محمد محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز الحسنی والحسینی سے نسلاً بہ نسلاً اور صدراً بہ صدراً آپ تک پہنچے ہوئے ہیں احیائے دین کی خاطر بلا بخل و بلا تغیر صفحہ قرطاس پر درج کرائے ہیں۔ یہ نوادر ایسے ہیں جو صحیح العمل کامل مرشدوں اور رہنماؤں سے بھی دستیاب نہیں ہو سکتے۔ جن کی تشریح فیض رسانی خلق کی خاطر نہایت آسان اور عام فہم طریق پر معہ ترکیب عملیات و فوائد وغیرہ اردو میں اور اصل وظائف و عبارت کو عربی میں مفصل طور پر کر دیگئی ہے۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ۝

چنانچہ تمام مضامین کو ۹ ابواب میں اور ہر باب کو کئی کئی مضامین میں ترتیب دیا گیا ہے۔ باب اوّل فضیلت حضرت غوث پاک قدس سرہ العزیز بر جمیع اولیاء کرام، باب دوم، فضیلت سلسلہ قادریہ بر جمیع سلاسل، باب پنجم الہامات قلبی وکشف المعنوی برذاتِ گرامی قدس سرہ العزیز۔ باب ششم، کتب تصانیف وخطبات ومواعظ، باب سوم خاندانِ گیلانیہ بغداد یہ کا مختصر سا تذکرہ معہ فضیلت، باب چہارم، جامع مسجد و دربار

Marfat.com

غوثیہ اور اس کے متعلقہ ادارہ جات کی وضاحت اور مقبروں کا حال ۔ باب ہفتم ، اسرارِ مخفیہ اور اوراد و وظائف قادریہ ، باب ہشتم ، شریعت و طریقت کے متعلق بعض غلط فہمیوں کا ازالہ جو نادان دشمنانِ اسلام نے پھیلا رکھی ہیں ۔ باب نہم ، خاتمۃ الکتاب ۔

Marfat.com

باب اوّل

فضیلت حضور غوث پاک قدس سرہ العزیز

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف مصنف دام ظلہ العالی و برکاتہ معہ شجرہ نسبی و پیشوائی،

القطب ربانی غوث صمدانی، محبوب سبحانی ابو محمد محی الدین شیخ الکل سیدنا حضرت عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے ذکر پاک شروع کرنے سے پہلے یہ ضروری خیال کرتا ہوں کہ مرشدنا و مولٰنا شیخ المشائخ نقیب زادہ پیر سید طاہر علاء الدین القادری الگیلانی دام ظلہ التعالٰے (مصنف کتاب ہذا) کی نسب پدری و پیشوائی کو بذریعہ شجرۂ نسب و شجرہ پیشوائی معرض تحریر میں لاؤں تاکہ قارئین کو بآسانی علم ہو جائے کہ آپ (دام ظلہ العالی) کی حضور غوث الاعظم جیلانی قدس سرہ العزیز سے کیا نسبت کیا تعلق ہے؟ اور کیوں آپ کو اس کار خیر کی تکمیل سے دلچسپی ہے اور کیوں آپ اس کرم فرمائی پر آمادہ ہوئے ہیں۔ اس کے متعلق مشروحاً آپ کے کارہائے نمایاں اور طاقت پایاں وغیرہ کا عرض کرنا باعث طوالت سمجھ کر نظر انداز کرتا ہوں! انشاء اللہ تعالیٰ خاندان نقیبہ گیلانیہ بغدادیہ کے ضمن کے تحت آپ (دام ظلہ التعالیٰ) کے اخلاق حمیدہ اور کارہائے ستودہ کے متعلق روشنی ڈالی جائیگی۔ یہاں تو صرف خاندان گیلانیہ بغدادیہ کے اس نور نظر راحت قلب و جگر بے نظیر بدر منیر شاہزادہ کے تعلقات نسبی و پیشوائی کا اظہار مقصود ہے تاکہ قارئین کو آپ کے متعلق یہ پتہ چل سکے کہ آنحضور کس بحر طریقت کے

Marfat.com

وریکتا اور کس معدنِ معرفت کے گوہرِ بے بہا ہیں ۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہ ،

حضرتِ مؤلف (دام ظلہ التعالیٰ) کا شجرۂ نسب

سیدنا و مرشدنا شیخ المشائخ الحسیب النسیب الشریف نقیب زادہ طاہر علاء الدین القادری الجیلانی البغدادی دام ظلہ التعالیٰ بن نقیب الاشراف و متولی الاوقاف صاحب السمو والسماحہ شیخ المشائخ سیدنا الشریف حضرت محمود حسام الدین قادری جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ بن نقیب الاشراف صاحب السمو والسماحہ فخامتہ الشریف شیخ المشائخ و سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ظہیر الدین المحفوظ قادری جیلانی وزیر اعظم مملکتِ عراق رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ بن نقیب الاشراف حبیب النسیب سیدنا حضرت علی قادری جیلانی رضی اللہ عنہٗ بن نقیب الاشراف و متولی الاوقاف سیدنا الامام حضرت سلمان قادری گیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بن سیدنا الامام شیخ المشائخ نقیب الاشراف حضرت مصطفےٰ قادری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن شیخ المشائخ قدوۃ العارفین نقیب الاشراف سیدنا حضرت زین الدین قادری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن شیخ المشائخ قدوۃ العاشقین سیدنا الامام محمد درویش قادری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن العارف باللہ شیخ المشائخ سیدنا الامام سیدنا حسام الدین قادری جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ بن شیخ المشائخ صاحب تملکو بن ابی الکرم سیدنا الامام فقر نا ہ نورالدین قادری جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ بن سیدنا امام الشریف شیخ الاسلام عارف باللہ و متوکل علی اللہ حضرت محی الدین قادری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بن

Marfat.com

سیدنا شیخ المشائخ امام الشریف حضرت زین الدین قادری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سیدنا امام الشریف قدوۃ السالکین شیخ المحدثین شیخ المشائخ حضرت شرف الدین قادری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سیدنا امام الشریف شیخ المشائخ حضرت شمس الدین قادری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سیدنا امام الشریف شیخ المشائخ عارفِ ربانی حضرت محمد الہناک قادری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سیدنا امام الشریف وامام النقی المقتدی شیخ الاقطار الاعلیٰ شیخ المشائخ حضرت عبدالعزیز قادری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حضرت غوث الثقلین شیخ الکل سلطان الاولیاء مالک ازمۃ المتصرفین رئیس المحبوبین پسلاب الاحوال الدرۃ الیتیما الباز الاشہب سیدنا حضرت عبدالقادر جیلانی الحسنی الحسینی قدس سرہ العزیز ؛

آپ کا شجرہ پیشوائی

الحسیب النسیب الشریف سیدنا ومولینا نقیب زادہ شیخ المشائخ طاہر علاء الدین قادری گیلانی بغدادی دام مجدہ نے اپنے والد محترم سیدنا الشریف شیخ المشائخ حضرت محمود حسام الدین نقیب الاشراف ومتولی الاوقاف قادری بغدادی دام مجدہ سے ۔ انہوں نے اپنے والد محترم شیخ المشائخ سیدنا حضرت عبدالرحمن المحسن نقیب الاشراف ومتولی الاوقاف قادری بغدادی دام مجدہ سے ۔ انہوں نے اپنے والد محترم ومرشد شیخ المشائخ سیدنا علی نقیب الاشراف ومتولی الاوقاف قادری بغدادی رضی اللہ عنہ سے ۔ انہوں نے اپنے عم زاد برادر ومرشد شیخ المشائخ عبدالقادر گیلانی قادری بغدادی سے ۔ انہوں نے اپنے والد محترم ومرشد شیخ المشائخ ابی بکر قادری

130640

Marfat.com

گیلانی بغدادی سے۔ انہوں نے اپنے والدِ محترم و مرشد شیخ المشائخ سیدنا اسمٰعیل قادری گیلانی بغدادی سے۔ انہوں نے اپنے والدِ محترم و مرشد شیخ المشائخ سیدنا عبدالوہاب قادری گیلانی بغدادی سے۔ انہوں نے اپنے والد محترم و مرشد شیخ المشائخ سیدنا نورالدین قادری گیلانی بغدادی سے۔ انہوں نے اپنے والدِ محترم و مرشد محمد درویش قادری گیلانی بغدادی سے۔ انہوں نے اپنے والد محترم و مرشد شیخ المشائخ سیدنا حسام الدین قادری گیلانی بغدادی سے ---- انہوں نے اپنے چچا محترم و مرشد شیخ المشائخ سیدنا ابی بکر قادری گیلانی بغدادی سے ---- انہوں نے اپنے والد محترم و مرشد شیخ المشائخ سیدنا یحییٰ قادری جیلانی رضی اللہ عنہ سے۔ انہوں نے اپنے والدِ محترم و مرشد شیخ المشائخ سیدنا نورالدین قادری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ انہوں نے اپنے والدِ محترم و مرشد سیدنا ولی الدین قادری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ انہوں نے اپنے والد محترم و مرشد شیخ المشائخ سیدنا زین الدین قادری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے اپنے والدِ محترم و مرشد شیخ المشائخ سیدنا شرف الدین قادری جیلانی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے اپنے والد محترم و مرشد شیخ المشائخ سیدنا شمس الدین قادری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے اپنے والدِ محترم و مرشد شیخ المشائخ سیدنا محمد الہتاک قادری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے اپنے والد محترم و مرشد شیخ المشائخ سیدنا عبدالعزیز قادری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے اپنے والد محترم و مرشد شیخ المشائخ سیدنا عبدالقادر جیلانی الحسنی الحسینی قدس سرہ العزیز سے

ناظرین شجرہ ہائے مذکورۃ الصدر کے مطالعہ سے آپ پر روشن ہو گیا ہو گا۔ کہ ممدوح الصدر مولف کتاب ہذا حضرت جناب پیر دستگیر محبوب سبحانی غوث صمدانی سیدنا شیخ

Marfat.com

عبدالقادر جیلانی قدس العزیز کے اولاد الاولاد اکیسویں پشت سے صاحب السمو والسماحۃ الشریف سیدنا شیخ المشائخ حضرت محمود حسام الدین نقیب الاشراف والسادات متولی الاوقاف دربار غوثیہ قادریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساکن بغداد شریف ملک عراق کے فرزند ارجمند ہیں اور دربار عالیہ غوثیہ کے جنوبی دروازہ کے عین مقابل سڑک پار (شارع گیلانی) ایک وسیع عالیشان بلڈنگ کے جو آباواجداد سے آباد ہے، مالک و وارث حقیقی ہیں اور اسی میں سکونت پذیر ہیں اس وقت محض رشد و ہدایت اور تبلیغ اشاعت کی غرض سے اپنے آباواجداد اور اپنے دادا جان حضرت غوث الاعظم جیلانی قدس سرہ العزیز کے نقش قدم پر گامزن ہو کر اسلامی روایات و تعلیمات کو تر و تازہ رکھنے کی غرض سے مختصر ایام کے لئے اپنے قدوم میمنت لزوم سے پاکستان کو رونق بخشی ہے، اور عارضی طور پر شہر کوئٹہ (بلوچستان) دربار غوثیہ خداداد خاں روڈ کے پتہ پر قیام گاہ منتخب فرماتی ہے۔ تاکہ ملحقہ ممالک اسلامیہ کا ہر کہ و مہ آپ کے ارشاد و ہدایت اور فیوض و برکات سے مستفیض ہو سکے؛

برسولاں بلاغ باشد و بس

سگِ درگاہِ غوثیہ خلیفہ سرکارِ بغداد حکیم عزیز احمد
چک نمبر ۲۷۹ کلاں گلی نمبرہ دارالفیوض غوثیہ
مکان نمبر ۱۳/۲۲۴۰ لائل پور

Marfat.com

بِسْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فضیلت حضرت غوث الاعظم (قدس سرہ العزیز)

القطب ربانی محبوبِ سبحانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے اسمِ گرامی اور آپ کی کرامات و مکاشفات اور مقبولیتِ یزدانی سے ہر چھوٹا بڑا واقف ہے۔ کیونکہ آپ مادرزاد ولی اور محبوب پیدا ہوئے تھے، جو بحالتِ شیر خواری بھی ماہِ رمضان المبارک کے احترام میں روزہ دار رہے اور اس کے بعد مدرسہ جانے کے وقت فرشتے آپ کی نگہداری پر متعین رہے، ڈاکوؤں کے سامنے بھی جھوٹ منہ سے نہ نکالا نہ خوف زدہ ہوئے، والدہ ماجدہ کی اجازت سے بغداد شریف تشریف لاکر علومِ شرعی کی تحصیل فرمائی اس کے بعد بڑے بڑے مجاہدے اور عبادتِ بھاری ریاضتیں کیں، ۲۵ سال متواتر عراق کے جنگلات میں بے آب و دانہ عبادت اور ریاضت میں مشغول رہے۔ ۴۰ سال بلا ناغہ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز مع ورد و وظائف متعلقہ ادا فرماتے رہے حتیٰ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے غوثیت و خلافت کا بلند ترین مرتبہ حاصل کرکے تمام اولیاءِ دہر پر سبقت لے گئے اور ہدایت خلق پر متعین ہوئے اور وَکُلُّ وَلِیِّ اللّٰہِ قَدَمِیْ وَاِنِّیْ عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِیْ کے بلند آہنگ کلمات فرمانے کے مستحق ٹھہرے۔ ان تمام حالات و کرامات و ارشادات وغیرہ کے متعلق ہر زمانہ کے سوانح نویسوں، تذکرہ نگاروں اور تاریخ دانوں بلکہ بڑے بڑے

Marfat.com

ذی اقتدار خدا رسیدہ بزرگوں نے بڑی بڑی معتبر اور جامع ضخیم کتابیں تصنیف و تالیف کرکے شائع کرا کر تبلیغ و اشاعت کی غرض سے خلق خدا میں تقسیم فرما کر ثواب عظمیٰ حاصل کیا ہے، جو اب بھی ہر زبان میں اور ہر شہر و دیار میں ہر کتب خانہ سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔ مگر اُن میں یہ مضامین بہت کم ہی ملینگے، جو اس کتابچہ میں درج ہوئے ہیں چنانچہ بخوف طوالت بہ حضور قدس سرہ العزیز کے زندگی کے حالات اور کشف و کرامات کے مذاکرات کی گنجائش یہاں نہ پاکر صرف آپ قدس سرہ العزیز کے فرمودہ و معمولہ و مستعملہ ورد و وظائف شریعت و طریقت کے مراحل و منازل اصول تصوف و نقر مجاہدہ اور ریاضت کی تراکیب اور نفس کشی اور واصل باللہ ہونے کے طریقے اور رازِ حقیقت اور سرِ معرفت وغیرہ وغیرہ اصولِ اسلام کے چند گوہر بے بہا معرضِ تحریر میں لائے گئے ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہونے سے اگر فضلِ خدا شاملِ حال رہے تو سو فی صد کامیابی کی واثق امید ہے۔ نیز خاندانِ گیلانیہ بغدادیہ و نقیب الاشراف و متعلقانِ اوقاف و اعیانِ قادریہ کے متعلق اور صحیح صحیح حقداران و مسند نشینانِ دربار عالیہ کے بارے میں ضروری کوائف مہیا کر دئے ہیں اپنے اپنے موقعہ محل پر ناظرین و قارئین ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

Marfat.com

اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِی السَّمَاءِ

شجرۂ نسب عالیہ مبارکہ غوث پاک قدس سرہ العزیز

القب ربانی والفرد الجامع الصمدانی محبوب سبحانی ابو محمد محی الدین السید الشیخ حضرت عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا بن امام الشریف حضرت ابی صالح الملقب سیدنا موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن امام الشریف سیدنا عبداللہ جیلانی (جو پہلے پہل جیلان میں پیدا ہوئے) بن امام الشریف سیدنا یحییٰ الزاہد (جنہوں نے سب سے پہلے جیلان میں سکونت اختیار کی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن امام الشریف سیدنا محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن امام الشریف سیدنا داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن امام الشریف سید موسیٰ رضی اللہ عنہ بن امام الشریف سیدنا عبداللہ رضی تعالیٰ عنہ بن امام الشریف سیدنا موسیٰ الجون رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن امام الشریف سیدنا سیدنا عبداللہ المحض رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن امام الشریف سیدنا حسن مثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن امام الشریف سیدنا امیر المومنین و امام المتقین حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا بن امیر المومنین اسد اللہ الغالب امام المشارق والمغارب حلال المشکلات والنوائب ابن عم الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وزوج البتول علیؓ ابن ابو طالب کرم اللہ وجہہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اد بن ادد بن ہمیسع بن جمل بن نبت بن

Marfat.com

قیدار بن حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام بن حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام وعلیٰ نبینا محمدٍ افضل الصلوٰۃ والسلام ۔

سلسلۂ مادری

حضور قدس سرہ العزیز کی والدۂ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیت ام الخیر لقب امت الجبار اور اسم مبارکہ مقدسہ فاطمہ بنت سیدنا حضرت عبداللہ صومعی الحسنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سیدنا حضرت ابی جمال رضی اللہ تعالےٰ عنہ بن سیدنا حضرت محمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ بن سیدنا حضرت محمود رضی اللہ تعالےٰ عنہ بن سیدنا حضرت طاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سیدنا حضرت ابی عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سیدنا حضرت ابی کمال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سیدنا حضرت علیلے رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حضرت ابی علاؤ الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ بن سیدنا حضرت محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سیدنا حضرت علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سیدنا حضرت موسےٰ کاظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ بن سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بن سیدنا حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سیدنا حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ بن حضرت امام المتقین و امیر المومنین سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ وارضاہ عنا شہیدِ کربلا بن حضرت امام المومنین اسد اللہ الغالب امام المشارق والمغارب حل المشکلات والنوائب ابن عم رسول وزوج بتول علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف ؛

Marfat.com

شجرہ ہائے پدری و مادری کی رو سے حضور غوثِ پاک قدس سرہ العزیز والد بزرگوار کی جانب سے حسنی اور والدہ محترمہ کی طرف سے حسینی سید اہل بیت مطہرؑ سے ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وارضاہ عنا۔

شجرۂ پیشوائی

السید شیخ حضرت عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز ممدوح الصدر نے خرقہ شریف حضرت ابوسعید المبارک المخزمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہنا۔ انہوں نے حضرت ابوالحسن علی بن محمد القرشی الہکاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ انہوں نے حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ انہوں نے حضرت ابوالفضل عبدالواحد التمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے اپنے شیخ حضرت ابوبکر شیخ شبلیؒ سے۔ انہوں نے حضرت شیخ ابوالقاسم جنید بغدادیؒ سے۔ انہوں نے اپنے ماموں حضرت سری سقطیؒ سے انہوں نے اپنے شیخ حضرت معروف کرخیؒ سے۔ انہوں نے اپنے مرشد قبلۂ الباطن حضرت سید ابوالحسن علی ابن موسےٰ رضاؓ سے۔ انہوں نے اپنے مرشد و والد حضرت موسےٰ کاظمؒ سے۔ انہوں نے اپنے مرشد و والد حضرت سید جعفر صادقؒ سے۔ انہوں نے اپنے مرشد و والد حضرت سید محمد باقرؒ سے۔ انہوں نے اپنے والد حضرت سید زین العابدینؒ سے۔ انہوں نے اپنے مرشد و والد سید الشباب اہل بیت و نور نظر اہل سنت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے اپنے مرشد و والد حضرت امام امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی کرم اللہ ابن ابی طالب سے۔ انہوں نے اپنے

Marfat.com

مرشد وہادی و پیشوا حضرتِ محمد مصطفٰے احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صاحبِ لولاک لما ملاک
ہر دو سرا محبوبِ ربِّ کبریا ہے ؛

ایک اور سند کے مطابق حضرت معروف کرخی نے اپنے مرشد حضرتِ داؤد طائی سے
انہوں نے اپنے مرشد حضرت حبیب عجمی سے، انہوں نے اپنے مرشد حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ
سے انہوں نے اپنے مرشد و پیشوا حضرت امام امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی کرم اللہ وجہہ سے
انہوں نے حضرت محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے حضرتِ جبرائیل علیہ السلام سے،

آپ کی اولاد و اہلِ بیتِ مطہرہ کے اسمائے گرامی ،

۱۔ السید الشیخ حبیب النسیب الشریف الامام المقتدا حضرت عبدالرزاق قادری الجیلانی رضی اللہ عنہ
۲۔ 〃 〃 〃 حضرت عبدالعزیز قادری الجیلانی رضی اللہ عنہ،
۳۔ 〃 〃 〃 حضرت عبدالجبار 〃 〃 〃
۴۔ 〃 〃 〃 حضرت عبدالوہاب 〃 〃 〃
۵۔ 〃 〃 〃 حضرت عبدالغفار 〃 〃 〃
۶۔ 〃 〃 〃 حضرت عبدالغنی 〃 〃 〃
۷ 〃 〃 〃 حضرت صالح 〃 〃 〃
۸۔ 〃 〃 〃 حضرت محمد 〃 〃 〃
۹۔ 〃 〃 〃 حضرت شمس الدین 〃 〃 〃

Marfat.com

۱۰۔ السید الشیخ حضرت ابراہیم قادری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

۱۱۔ " " " یحییٰ " " " (سب سے چھوٹے)

دختر نیک اختر آنحضورؐ، سیدہ جنابہ فاطمہ رضی اللہ عنہا،

والدہ ماجدہ مکرمہ و محترمہ آنحضورؐ۔ سیدہ جنابہ فاطمہ ام الخیر امت الجبار رضی اللہ عنہا،

بنت سید عبداللہ صومعی حسنی حسینی رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین۔ ان میں سے صرف تین حضرات،

سیدنا عبدالرزاق، سیدنا عبدالعزیز، سیدنا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اولاد ہوئی۔ جو بغداد

شریف کے علاوہ دیگر اطراف واکناف میں بھی پھیل ہوئی ہے۔ اس اولادِ پاک میں سے

آپ قدس سرہ العزیز کے صاحبزادے سیدنا حضرت شیخ المشائخ حسیب النسیب امام المقتدے

صاحب السمو والسماحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورضاہ عنا عبدالعزیز صاحب سب سے زیادہ علم و فضل

رضا و توکل، ادب و آداب، زہد و تقوے میں مشہور ہوئے اور ان کی اولاد الاولاد نے اپنے

جدِ امجد کے قدم بقدم گامزن ہو کر عالم اسلام میں وہ شہرت اور نام حاصل کیا، جس کے متعلق

کتب ہائے اسلامیہ کے مصنفین و تاریخدانِ عراق و عرب کے مدحین تذکرہ نویس و افسانہ نگار

وغیرہ وغیرہ رطب اللسان ہیں اور ان ہونوں نے ہی اپنے جدِ اعلیٰ حضرت غوث پاک رضی اللہ

عنہ کے روحانی فیوضات و برکات و علوم و حسنات سے فیز الرام و شاد کام ہو کر واصل حق

ہونے کے بعد جائے مدفن یعنی بغداد، عراق کو اپنا مسکن بنا کر [illegible] کی تعمیر و تزئین اور

مسجد جامع و مدرسہ قادریہ کی حفاظت و بہتری تنظیم و تنسیق اور اوراق [illegible]

[illegible] اولاد کی [illegible] دیگر [illegible] سلسلہ تبلیغ و اشاعت وغیرہ

Marfat.com

وغیرہ محکم کرنے کے علاوہ شاہانِ عباسیہ و عثمانیہ و والیانِ حکومت عراقیہ موجودہ اور جملہ مخلوقِ عالم کو اپنا گرویدہ بنا کر نقیب السادات والاشراف کا بلند ترین مرتبہ حاصل کیا ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ رؤسائے عالم کے حکمران، سجادہ نشین اور ہر سلسلہ فقر کے ہادیانِ متین اور ہر مسلک سلوک کے کاملین بلکہ درویش و عالم بڑے بڑے خدا رسیدہ مسکینوں کی طرح گدا بن کر دست حاجت دراز کر کے اور حاجات طلب کرنے کو فخر دارین سمجھتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ غیر اسلامی طبقہ میں بھی بہت سے ذی شعور آپ کی قدر و منزلت جانتے ہوئے حاجتیں طلب کرتے اور نذرانے و نیازیں گذارتے ہیں۔ حق بات یہ ہے کہ یہ اکابر خاندان جیلانیہ بغداد یہ وہ حضرات ہیں کہ جب میدان میں کھڑے ہوں یہی بادشاہ ہیں۔ جب پکڑنا چاہیں یہی زبردست ہیں۔ جب گفتگو کریں یہی علماء ہیں، جب کسی مسئلہ پر دلیل دیں یہی مجیب ادیب ہیں، اور جب ذکر الٰہی میں بیٹھیں تو یہی عبادت گذار ہیں، جب کسی پر ناراض ہوں یہی سلاب الاحوال ہیں۔ ان کے ایسے ایسے کارہائے نمایاں ہیں جن سے ان کی شہرت تمام اطراف عالم میں پھیل گئی ہے اور جن کی خوشبو روئے زمین پر مہک رہی ہے اور جن کا ذکر صحراؤں میں بھی ہے اور آبادیوں میں بھی۔ غرضیکہ اس خاندانِ جیلانیہ کے لئے وہ عالم گیر بلند تر عظیم الشان شہرت ہے کہ دوسروں کی شہرت اس کے قریب بھی نہیں پہنچ سکی۔

حال ہی میں ایک کتاب موسومہ محبوبِ سبحانی در تذکرہ غوثِ صمدانی قطبِ ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ لاہور آرٹ پریس سے چھپوا کر نقیب زادہ پیر مرشدی طاہر علاء الدین ابن المرحوم نقیب الاشراف والسادات السید الشیخ

Marfat.com

حضرت حسام الدین القادری الجیلانی ساکن باب الشیخ بغداد شریف ملک عراق عرب نے بحیثیت سرپرست انجمنِ قادریہ دربار غوثیہ کوہ مغربی پاکستان نے جو تقریر نشر فرمائی۔ اس میں اس خاندانِ گیلانیہ کے محاسن و کمالات کا تذکرہ مفصل طور پر درج ہے اور اس کتاب میں بھی ایک علیحدہ باب میں مذکور ہے ملاحظہ فرمائیں :۔

حضور غوث پاک قدس سرہٗ العزیز کا سن و مقام ولادت

حضور قدس سرہٗ العزیز کی ولادت باسعادت کے متعلق تمام تذکرہ نویسوں اور سوانح حیات نگاروں بلکہ جملہ محققین نے متفقہ طور پر ثابت کیا ہے کہ آپ کی ولادت ملک ایران کے صوبہ طبرستان کے علاقہ گیلان یا جیلان کے نیف نامی قصبہ میں گیارہ ربیع الثانی سنہ ۴۷۰ھ کو سادات کے ایک خاندان (جو دو تین پشتوں سے یہاں آباد تھا) میں ہوئی جس کی وجہ سے حضور جیلانی یا گیلانی کے لقب سے ملقب ہوئے اور بغداد شریف ملک عراق عرب میں گیارہ ربیع الثانی سنہ ۵۶۱ھ ہجری ۹۱ سال عمر پاکر واصل بحق ہوئے۔ شجرۂ نسب شجرہ مادری پیشتر ازیں درج کیا جا چکا ہے جس کی رو سے اظہر من الشمس ہے کہ حضور قدس سرہٗ العزیز والد محترم کی طرف سے حسنی اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حسینی سید ہیں ؛

Marfat.com

حضور قدس سرہ العزیز کی کمالیت اور سادات کا ثبوت

علامہ ابن حجر عسقلانی رح تحریر فرماتے ہیں کہ آپ رمضان المبارک میں دن کے اوقات میں اپنی والدہ محترمہ کے دودھ کو منہ نہ لگاتے تھے، اس لیے اس بات کی شہرت تمام شہر بلکہ اطراف و جوانب میں پھیل گئی کہ سادات کے گھر میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو اوقاتِ صوم کے دوران میں دودھ نہیں پیتا۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ ثبوتِ نسب کے لئے شہرت شہری بلکہ شہرتِ خلق ایک ضروری جزو ہے۔ جہاں کوئی رہائش رکھتا ہے وہاں اس کے حسب اور نسب سے سب واقف ہوتے ہیں۔ لہٰذا عوام میں اس بات کا چرچا ہونا کہ سادات کے ایک گھرانے میں ایسا بچہ پیدا ہوا ہے جو رمضان المبارک میں اوقاتِ صوم کے اندر دودھ نہیں پیتا۔ آپ کی محبوبیت کی بین دلیل ہے اور یہ شہرت بدی حضور قدس سرہ العزیز کی سیادت کا واضح اور صریح ثبوت ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

حضور قدس العزیز کا حلیہ شریف

شیخ موفق الدین قدامۃ القدسی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے شیخ السید حضرت محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نحیف البدن تھے۔ اُن کا قد مبارک متوسط، ان کے ابرو باریک و باہم پیوستہ، ان کا گنجینہ معرفت سینہ کشادہ، ان کی ریش اقدس گھنی، طویل عریض، خوش نما، آواز بلند دلربا تھی۔ نیز ابو عبداللہ بن محمد بن خضر حسنی موصلی اپنے

Marfat.com

باپ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ مَیں تیرہ سال تک حضور کی خدمتِ بابرکت میں رہا۔ لیکن اس عرصہ میں مَیں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ کے بدنِ مُبارک پر مکھّی بیٹھی ہو یا کسی قسم کا مَیل یا پسینہ ہی نِکلا ہو۔

حضور قدس سرہ العزیز کے خصائل حمیدہ

آپ کا سکُوت بہ نسبت کام کرنیکے زیادہ ہوتا تھا۔ اپنے مدرسہ سے سوائے جمُعہ کے دن سے کبھی باہر تشریف نہ لے جاتے، وہ بھی جامع مسجد اور مسافر خانہ تک۔ آپ کے دستِ مُبارک پر بڑے بڑے معززینِ شہر نے توبہ کی، اور بڑے بڑے یہودیوں اور عیسائیوں نے اسلام قبول کیا آپ سچّی بات ممبر پر کھڑے ہو کر فرما دیا کرتے تھے اور ظالموں کی مذمت فرماتے۔ ہر کہ و مہ آپ قدس سرہ العزیز کی نہایت تعظیم و عزّت کرتا تھا۔ جتنی کرامات آپ سے ظہور پذیر ہوئیں کسی سے آج تک نہیں ہوئیں نہ زمانہ نے آپ جیسا پیدا کیا۔ تمام اولیانِ عصر و تذکرہ نویسانِ دہر متفقہ طور پر اس بات کے قائل ہیں اور اپنی اپنی تصنیف و تالیف کردہ کتابوں میں یہ فضیلت درج کرتے آئے ہیں کہ آپ بدعت کو مٹاتے اور سنت کو جاری کرتے تھے۔ راست گوئی آپ کا شیوہ تھا۔ عمر میں کبھی آپ نے جھوٹ نہیں۔ آپ حسیب و نسیب نجیب الطرفین تھے، اپنے جد امجد سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک کے حافظ تھے، حنبلی المذہب تھے اور ان کے شیخ وقت و فقیہہ و صالح اور نہایت ہی رقیق القلب تھے ہمیشہ ذکر و فکر میں رہا کرتے تھے۔ وعظ گوئی اور مافی الضمیر بیان کرنا آپ ہی کا حصہ تھا

Marfat.com

شریعت کے سخت ترین پابند تھے، خلوت، سیاحت، مجاہدہ، محنت و مشقت، مخالفتِ نفس، کم خوری، کم خوابی آپ کا شیوہ تھا، جنگلوں اور بیابانوں میں رہ کر عبادتیں کرنا آپ کا معمول تھا، زہد و ریاضت کے متعلق سخت سے سخت امور آپ اختیار فرماتے تھے۔ قدوۃ العارفین سلطان المشائخ سرِ اراہلِ طریقت اور مقبولِ خاص و عام خلیق اور سخی تھے۔ پسینہ آپ کا خوشبودار تھا۔ مکھی جسم اطہر پہ کبھی نہیں بیٹھتی تھی۔ شیخ حماد الدباس الزاہد کی خدمت میں رہ کر طریقہ آپ نے حاصل کیا۔

آپ کا کلام باوازِ بلند و بسرعت ہوا کرتا تھا۔ نیک بات بتانے اور برائی سے روکنے کے سوائے اور کسی بات میں نہ بولتے۔

آپ کا دسترخوان وسیع تھا جس پر آپ اپنے مہمانوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے تھے۔ غربا، و مساکین کے ساتھ آپ قدس سرہ العزیز زیادہ بیٹھا کرتے، طالب علم آپ کے پاس بکثرت موجود رہتے۔ ہر کوئی یہ سمجھتا تھا کہ سب سے زیادہ حضور کی نظر میں وقعت و عزت اسی کی ہے۔

آپ نہ کبھی امراء و رؤسا کی تعظیم کے لئے اٹھے اور نہ کبھی وزراء و سلاطین کے دروازے پر تشریف لے گئے اور نہ کبھی انکے فرش فروش پر بیٹھے اور نہ ہی ایک دفعہ ان کے ہاں کھانا کھایا۔ خلیفۃ الوقت کو نامہ تحریر فرماتے تو اس طرح لکھتے۔ عبدُ القادر تمہیں اس بات کا حکم دیتا ہے یا تم پر اس کا حکم نافذ اور اس کی اطاعت واجب ہے۔

Marfat.com

بیانات و بشارات بزرگان بحق غوثِ دوراں شاہِ جیلاں رضی اللہ عنہ

البشارۃ المحمدیہ و قافلۃ النور حامش میں مرقوم ہے کہ ایک دفعہ حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خضر علیہ السلام سے مہدی کے متعلق تشریح طلب کی کہ وہ کون ہیں اور کب تشریف لائینگے۔ آپ نے جواباً فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہادی ہے اور مہدی (ہدایت یافتہ) آپؓ بھی ہیں اور میں بھی ہوں بلکہ ہر صاحبِ رشد و ہدایت مہدی ہے اور ہر زمانہ ماضی و مستقبل میں ظہور پذیر ہوتے آئے ہیں اور ہوتے چلے آئینگے۔ پھر آپؓ نے فرمایا کہ اولیائے کرام میں سب سے افضل و ارفع مقامِ ولایت کس کا ہے جس پر خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ بعد از خلفائے راشدہ و اہلِ بیت مطہرہ ایک لڑکا حسیب النسب خاندانِ سادات حسنی و حسینی پیدا ہوگا۔ جس کا مقام خلافت ہے (جو کہ تمام مقامات غوثیت و قطبیت سے بلند و بالا ہے) اس کا اسم مبارک سید عبدالقادر جیلانی (قدس سرہ العزیز) ہوگا۔ اس کا ظہور پانچویں صدی کے اخیر شہر بغداد ملک عراق میں ہوگا۔ سلطان الاولیا اور رجال الغیب غوث و قطب اخیار و ابرار اوتاد و ابدال وغیرہ سب کے سب اس کے زیرِ فرمان اور مطیع ہونگے۔ آپ کا لقب غوث الاعظم والبازالاشہب ہوگا۔

۲۔ تذکرہ الصوفیہ مولفہ حضرت محمد نعیم الجولانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صفحہ نمبر ۹۸ پر مندرج ہے کہ ایک روز حضرت ابوالقاسم جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں برسرِ منبر وعظ فرما رہے تھے کہ دفعتاً آپ کو یہ خیال گزرا کہ اولیائے کرام میں سے آج تک میرے ہم رتبہ

Marfat.com

یا ہم پلہ یا برتر و بالا صاحبِ کشف و کرامت بزرگ کامل نہ ہی کوئی ہوا ہے، نہ قیامت تک ہوگا۔ چنانچہ مجلسِ وعظ میں اس خیال کے اظہار کا ارادہ کیا ہی تھا۔ تا حال کوئی کلمہ زبانِ مبارک سے نہ نکالا تھا۔ کہ حضرت سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی رُوح مقدس نے آپ کے باطن پر تجلّی فرمائی جس کی وجہ سے بیہوش ہو کر منبر سے نیچے گر پڑے دیر کے بعد جب ہوش میں آئے فوراً فرمانے لگے کہ مجھ سے افضل و اعلےٰ بلند و برتر مراتب و مناقبِ علیہ کا حامل ایک فرد حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی الحسنی الحسینی قدس سرہ العزیز بغداد (عراق) میں ظہور پذیر ہونگے جن کا سورج تا ابدالآباد فلک الافلاک پر جلوہ ریز ہوگا اور کبھی بھی غروب نہ ہوگا۔ تمام مقربینِ درگاہِ الٰہی سے ان کی شان اور ان کا مرتبہ بلند ترین ہوگا۔

۳۔ شیخ ابوسلیمان المنجبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک وقت شیخ عقیل رض کی خدمت میں حاضر تھا، آپ سے اس وقت بیان کیا گیا کہ بغداد میں ایک شریف نوجوان کی جس کا نام سید عبدالقادر قدس سرہ العزیز ہے بڑی شہرت ہو رہی ہے آپ نے فرمایا کہ اس کی شہرت آسمان میں اس سے بھی زیادہ ہے۔ ملاء الاعلیٰ میں یہ نوجوان باز اشہب کے لقب سے پکارا جاتا ہے عنقریب زمانہ آتا ہے کہ امرِ ولایت اسی کی طرف منتہی ہو جائیگا۔ اور انہی سے صادر ہوا کرے گا۔ رضی اللہ عنہ۔

۴۔ ابنِ نجار رض نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ میں نے ابو شجاع رض کی تاریخ میں دیکھا ہے وہ لکھتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لاکر مودب ہو کر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد تشریف لے گئے تو آپ کے شیخ حضرت حماد رض

Marfat.com

فرمانے لگے، کہ اس عجمی کا مرتبہ بہت عالی ہو گا۔ حتیٰ کہ اس کا قدم اولیائے زمانہ کی گردن پر رکھا جائے گا؛

۵۔ ایک وقت آپ کے شیخ شیخ حمادؒ سے آپ کا ذکر آیا، آپ اس وقت عالمِ شباب میں تھے تو آنحضرت نے آپ قدس سرہ العزیز کی نسبت فرمایا کہ میں نے اس کے سر پر دو جھنڈے دیکھے ہیں، جو زمین سے لیکر ملکوتِ اعلیٰ تک پہنچتے ہیں اور افقِ اعلیٰ میں انکے نام کی شہرت ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ؛

۶۔ شیخ ابوالنجیب سہروردیؒ بیان کرتے ہیں کہ ۵۲۳ھ کا واقعہ ہے کہ میں ایک وقت بغداد میں حضرت شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا اس وقت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز نے ایک طویل اور عجیب تقریر کی۔ تو شیخ حمادؒ نے فرمایا۔ عبدالقادر قدس سرہ العزیز تم عجیب عجیب تقریریں کرتے ہو تمہیں اس بات کا خوف نہیں کہ خدا تعالیٰ تمہاری کسی بات پر تم سے مواخذہ کرنے لگے تو حضور ممدوح نے اپنا ہاتھ آپ کے سینہ پر رکھ دیا۔ اور کہا آپ نورِ قلب سے ملاحظہ فرمائیے کہ میری ہتھیلی پر کیا لکھا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے اپنا ہاتھ اٹھا لیا، اس پر شیخ حماد نے فرمایا۔ کہ میں نے ان کی ہتھیلی میں لکھا دیکھا ہے کہ انھوں نے اپنے پر مدد دعا سے ستر بار عہد لیا ہے کہ وہ ان سے مواخذہ نہ کریگا۔ پھر شیخ موصوف نے فرمایا۔ اب کوئی مضائقہ نہیں ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

۷۔ شیخ ابو محمد شنبکیؒ نے بیان کیا ہے کہ ہمارے شیخ ابوبکر بن ہوارا جب آپ کا ذکر

Marfat.com

کرتے تو فرمایا کرتے کہ قریب ہے کہ عراق میں پانچویں صدی کے درمیان شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ظاہر ہونگے۔ ان کے علم و فضل پر سب کو اتفاق ہوگا۔ مجھ پر مقام اولیا کا کشف کیا گیا، تو میں نے دیکھا کہ ان میں بھی آپ سب سے اعلیٰ درجہ پر ہیں۔ پھر مجھ پر مقام مقربین کا کشف کیا گیا تو دیکھا کہ آپ ان میں بھی اعلیٰ درجہ پر ہیں۔ پھر مجھ پر اہل کشف کے حالات کا کشف کیا گیا، تو میں نے دیکھا کہ آپ ان میں بھی اعلیٰ مقامات پر ہیں۔ آپ کو وہ مظہر عطا فرمایا جائے گا۔ جو کہ بجز صدیقین اور اہل توفیق و الٰہی کے اور کسی کو عطا نہیں ہوتا۔ آپ ان علمائے ربانی سے ہونگے جن کے اقوال و افعال کی تقلید اور پیروی کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ قدس سرہ العزیز کی برکت سے اپنے بہت سے بندوں کو عالی درجات عطا فرمائیگا۔ آپ قدس سرہ العزیز ان اولوالعزم اولیاء اللہ میں سے ہونگے، جن پر قیامت کے دن فخر کیا جائے گا۔

۸۔ شیخ ابوبکر بن ہوارا سے باسناد بیان کیا گیا ہے کہ ایک روز انہوں نے اپنے مریدوں سے بیان کیا کہ عنقریب عراق میں ایک عجمی شخص جو کہ خدا تعالیٰ کے لوگوں کے نزدیک مرتبہ عالی رکھتا ہوگا اور شریف حسنی و حسینی خاندان سے متعلقہ ہوگا۔ ظاہر ہو کر سکونت اختیار کریگا۔ قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ لِلّٰهِ کہیگا اور تمام اولیائے زمانہ اس کی پیروی کرینگے۔

۹۔ شیخ عبداللطیفؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ شیخ عزاز متورع البطائحیؒ سے بیان کرتے ہیں کہ بغداد میں ایک عجمی شریف نوجوان عبدالقادر قدس سرہ العزیز داخل ہوا ہے یہ نوجوان عنقریب نہایت ہیبت و عظمت و جلال و کرامات کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ اور حال و احوال اور درجۂ محبت میں سب پر غالب رہیگا۔ تصرفات کون و فساد سے

Marfat.com

سونپ دیا جائے گا۔ بڑے چھوٹے سب اس کے زیر حکم ہونگے، قدر و منزلت میں اسے قدم راسخ اور معارف حقائق میں اسے ید بیضا حاصل ہو گا۔ مقام حضرت القدس میں زبان کھول سکیگا صاحب مراتب و مناصب ہو گا۔

۱۰۔ شیخ مذکور پھر بیان فرماتے ہیں کہ اسی طرح ایک بڑی جماعت نے آپ قدس سرہ العزیز کے متعلق شیخ احمد الرفاعی کا قول بیان کیا ہے کہ ہمارے شیخ منصور البطائحی کے روبرو شیخ عبدالقادر قدس سرہ العزیز کا ذکر ہوا تو آپ نے ان کی نسبت فرمایا کہ وہ زمانہ عنقریب آنے والا ہے کہ انکی طرف رجوع کیا جائے گا۔ عارفین میں ان کی وقعت اور منزلت زیادہ اور مرتبہ عالی ہو گا، وہ ایسے حال میں وفات پائیں گے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک روئے زمین پر ان سے زیادہ اور کوئی محبوب نہ ہو گا۔ تم میں سے جو کوئی اس وقت زندہ رہے اسے لازم ہے کہ ان کی عزت و حرمت کو پہچانے اور ان کی قدر کرے۔

۱۱۔ شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی نے فرمایا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز ہمارے تاج العارفین شیخ ابوالوفا علیہ الرحمۃ کی خدمت بابرکت میں تشریف لایا کرتے تھے، آپ قدس سرہ العزیز اس وقت عالم شباب میں تھے جب کبھی بھی ہمارے شیخ موصوف کی خدمت میں تشریف لاتے تو شیخ موصوف ان کی تعظیم کے لئے اٹھتے اور حاضرین سے بھی فرماتے کہ ولی اللہ کی تعظیم کے لئے اٹھو۔ بعض اوقات آپ قدمبوس پائے قدم آپ کے استقبال کے لیے بھی آگے بڑھتے۔

ایک دفعہ لوگوں نے آپ کے اس قدر تعظیم کرنے کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا۔ یہ نوجوان ایک عظیم الشان شخص ہو گا۔ جب اس کا وقت آئے گا تو ہر خاص و عام اس کی طرف رجوع کرینگے،

Marfat.com

اس وقت ہمارے شیخ موصوف نے یہ بھی فرمایا کہ بغداد میں میں انہیں دیکھ رہا ہوں ایک جمع کثیر میں قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ کہہ رہے ہیں وہ اپنے اس قول میں حق بجانب ہوں گے اور تمام اولیائے وقت کی گردنیں انکے سامنے نیچی ہوں گی یہ سب کے قطب وقت ہونگے تم میں سے جو کوئی ان کا وقت پائے تو اسے چاہیئے کہ ان کی خدمت کو اپنے اوپر لازم کرلے ؛

۱۲۔ شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہمارے شیخ شیخ ابوالوفاؒ تخت پر بیٹھے ہوئے لوگوں سے ہم سخن تھے کہ اتنے میں آپ کی خدمت میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز تشریف لائے، آپ اس وقت خاموش ہوگئے اور شیخ موصوف کو مجلس سے نکال دینے کا حکم دیا۔ جس پر آپ قدس سرہ العزیز کو مجلس سے نکال دیا گیا، دوبارہ پھر تشریف لائے اور آپ نے قطع کلام کرکے پھر نکلوادیا۔ اور پھر لوگوں کی طرف مخاطب ہوئے آپ پھر تیسری دفعہ تشریف لائے تو اس دفعہ آپ نے تخت سے اتر کر حضور قدس سرہ العزیز سے معانقہ کیا اور آپ کی پیشانی چومی اور حاضرین سے فرمایا۔ کہ اہل بغداد ولی اللہ کی تعظیم کے لئے اٹھو۔ میں نے ان کی اہانت کے لئے ان کو نکالنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ بلکہ صرف اس لئے کہ تم انہیں اچھی طرح پہچان لو پھر آپ نے فرمایا: عبدالقادر قدس سرہ العزیز آج وقت ہمارے ہاتھ ہے اور عنقریب یہ وقت ہمارے ہاتھ آئے گا۔ ہر ایک چراغ روشن ہوکر بجھ جاتا ہے مگر تمہارا چراغ قیامت تک روشن رہیگا اس کے بعد آپ نے اپنی جائے نماز، تسبیح، قمیص، پیالہ اور اپنا عصا حضور قدس سرہ العزیز کو دیا۔ جب مجلس ختم ہوچکی تو آپ ممبر سے اترے اور حضور ممدوح کے ہاتھ تھامے ہوئے اخیر سیڑھی پر بیٹھ

Marfat.com

گئے اور لوگوں کے رُوبرو آپ سے فرمایا کہ عبدالقادر قدس سرّالعزیز تمہارا بھی عظیم الشان وقت ہو گا، تو اس وقت تم اس سفید داڑھی کو یاد رکھنا، یہی کہتے ہوئے آپ کی رُوح پرفتوح پرواز کر گئی۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا ۵

۱۳۔ محمود المتعال رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ مَیں نے والدِ بزرگوار کو کہتے سُنا کہ میں شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا اتنے میں حضرت شیخ عبدالقادر قدس سرّالعزیز تشریف لائے اس وقت آپ عالم شباب میں تھے۔ شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ آپ کی تعظیم کو کھڑے ہو گئے اور فرمایا :۔

مَرْحَبًا بِالْجَبَلِ الرَّاسِخِ وَالطَّوْدِ الْمَنِیْفِ لَا یَتَحَرَّکُ یعنی ایسے بلند پہاڑ کا آنا جو کسی طرح سے بھی جنبش نہیں کر سکتا مبارک ہو۔ پھر اپنے بازو پر آپ کو بٹھالیا، جب آپ بیٹھ گئے تو آپ قدس سرّالعزیز سے شیخ حماد نے پوچھا کہ حدیث اور کلام میں کیا فرق ہے۔ حضور نے فرمایا کہ حدیث وہ ہے جس کی خواہش کی جائے۔ جیسا کہ سوال و جواب میں ہوتا ہے اور کلام وہ ہوتا ہے جو دل پر چوٹ کرے یعنی دل پر اپنا گہرا اثر ڈالے۔ چنانچہ دل کا بیدار ہو جانے کی خواہش سے بیقرار ہونا تمام اعمال سے افضل ہے یہ سُنکر شیخ موصوف نے فرمایا۔

تم سید العارفین ہو تمہارا عدل و انصاف مشرق و مغرب تک پہنچیگا۔ تمہارے قدموں کے نیچے اولیائے زمانہ اپنی گردنیں بچھا دینگے۔ تمہارا رتبہ عالی ہوگا۔ تم اپنے اقران و امثال سے فائق و فائز اور ممتاز رہو گے۔ رضی اللہ عنہما۔

۱۴۔ شیخ مسلمہ بن نعمۃ السرجی سے کسی نے پوچھا کہ اس وقت قطب وقت کون ہیں آپ نے فرمایا کہ قطب وقت اس وقت مکہ معظمہ میں ہیں اور ابھی لوگوں پر مخفی ہیں۔ انہیں صالحین کہتے ہیں۔

Marfat.com

سوائے اور کوئی نہیں پہچانتا۔ اور عراق کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ عنقریب ایک نوجوان عجمی کہ جس کا نام عبدالقادر قدس سرہ العزیز ہوگا بغداد میں ظاہر ہوگا۔ کرامات اور خوارق عادات ان سے بکثرت ظاہر ہونگے۔ یہی غوث وقطب ہیں جو کہ مجمع عام میں قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ فرمائیں گے اور اپنے اس قول میں حق بجانب ہونگے۔ تمام اولیائے وقت ان کے قدم کے نیچے ہونگے۔ خدا تعالیٰ ان کی ذات بابرکات سے لوگوں کو بہت نفع پہنچائیگا۔

ہم عصر بزرگ اور حضرت غوث الاعظم قدس سرہ العزیز کا مقام فضیلت

۱۔ شیخ ابوالبرکات صخر بن صخر بن مسافر بیان کرتے ہیں کہ اولیائے زمانہ میں سے غوث ہمدانی قدس سرہ العزیز سے ہر ایک کا عہد تھا کہ وہ اپنے ظاہر و باطن میں بدوں اجازت آنحضورؐ کے کچھ تصرف نہ کرسکیں گے آپ کو مقام حضرت القدس میں ہمکلام ہونے کا مرتبہ حاصل تھا۔ آپ ان اولیائے کرام میں سے ہیں جن کو حیات و ممات دونوں میں تصرف تام حاصل ہوتا ہے۔

۲۔ شیخ ابوالغنائم بطائحیؒ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ آپ کے دولت خانہ پر حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ چار شخص آپ کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں جنہیں میں نے کبھی دیکھا تھا نہ ہی جانتا تھا۔ میں اپنی جگہ کھڑا رہا جب وہ لوگ اٹھ کر چلے گئے تو آپ نے مجھے فرمایا کہ جاؤ تم ان سے اپنے لئے دعائے خیر وغیرہ کراؤ۔ میں مدرسہ کے صحن میں ان سے آملا اور دعا کرانے کا طلبگار ہوا تو

Marfat.com

ان سے ایک بزرگ نے مجھ سے فرمایا تمہارے لئے خوش قسمتی کی بات ہے کہ تم ایسے شخص کی خدمت میں ہو جس کی برکت سے خدا تعالیٰ زمین کو قائم رکھیگا اور جس کی دعا برکت سے تمام مخلوق پر رحم کرے گا۔ دیگر اولیا کی طرح ہم لوگ بھی ان کے سایۂ عاطفت میں رہ کر ان کے حکم کے تابعدار ہیں۔ یہ کہہ کر وہ چاروں بزرگ چلے گئے میں متعجب ہو کر آپکے پاس واپس آیا تو قبل اس کے کہ میں کچھ عرض کروں آپنے فرمایا کہ جو کچھ انہوں نے تجھے کہا ہے میری حیات میں تم اس کی کسی کو خبر نہ کرنا میں نے عرض کی حضور قدس سرہ العزیز یہ کون لوگ تھے۔ آپنے فرمایا یہ کوہ قاف کے رؤسا تھے جواب اپنی اپنی جگہ پر پہنچ بھی گئے ۔

۳۔ شیخ ابوالفتح ہروی نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے شیخ علی بن ہیتی سے سنا ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ کسی مرید کا شیخ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے مرید کے شیخ سے افضل نہیں ہو سکتا ۔

۴۔ قدوۃ العارفین شیخ ابوسعید قیلوی نے فرمایا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کا مقام مَعَ اللّٰہ وَفِی اللّٰہ وَبِا اللّٰہ تھا جس کے سامنے بڑی بڑی قوتیں بیکار تھیں، آپ بہت سے متقدمین میں سے سبقت لے کر ایسے مقام میں پہنچے تھے کہ جہاں تنزل ممکن نہیں، خدائے تعالیٰ نے آپ کی تحقیق و تدقیق کی وجہ سے آپ کو ایک بہت بڑے بلند و ذی مقدرت مقام پر پہنچایا تھا ۔

۵۔ مرصوف الصدر نے پھر فرمایا ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز نے قدمی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ فرمایا تو اس وقت آپ کے دل پر تجلیاتِ الٰہی

Marfat.com

ہو رہی تھیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آپ کو ایک خلعت بھیجا گیا تھا یہ خلعت ملائکہ مقربین نے لاکر اولیائے کرام کے مجمع عام میں آپ کو پہنایا۔ اس وقت ملائکہ و رجالِ غیب آپ کی مجلس کے گرداگرد صف بصف ہوا میں اس طرح کھڑے ہوئے تھے کہ آسمان کے کنارے نظر نہیں آسکتے تھے اس وقت روئے زمین پر کوئی ولی ایسا نہیں تھا کہ جس نے اپنی گردن جھکائی ہو ۔

۶۔ موصوف الصدرؒ نے پھر فرمایا ہے کہ میں نے کئی دفعہ جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام و دیگر انبیائے علیہم الصلوٰۃ والسلام کو آپ قدس سرہ العزیز کی مجلس میں رونق افروز ہوئے دیکھا نیز میں نے کئی دفعہ دیکھا کہ حوّ فضا میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ارواحِ مقدسہ چاروں طرف گھوم رہے ہیں اور فرشتوں اور رجال الغیب کی جماعتیں آپ کی مجلس میں آتی تھیں اور ایک دوسرے پر سبقت کرتے تھے حضرت خضر علیہ السلام کو بھی میں نے آپ کی مجلس میں بکثرت آتے دیکھا۔ ایک دفعہ آپ یعنی خضر علیہ السلام نے آپ کی مجلس میں بکثرت آنے کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا جسے فلاح مطلوب ہوگی وہ اس مجلس میں ہمیشہ آئیگا ۔

۷۔ شیخ ابو محمد حسنؒ نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے شیخ علی قرشی کو بیان کرتے سنا کہ وہ ایک شخص سے کہہ رہے تھے کہ اگر تم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کو دیکھتے تو گویا تم ایک ایسے شخص کو دیکھتے کہ جس نے اپنے پروردگار کی راہ میں اپنی ساری قوت مٹا دی اور اہل طریقت کو قوی کر دیا ہے۔ آپ کا سراپا وصفاً و حکماً و حالاً توحید تھا اور آپ کی تحقیق ظاہراً و باطناً شریعت تھی اور فراغتِ قلبی اور ہستی فانی و مشاہدۂ الٰہی آپ کا وصف تھا۔ آپ ایسے مقام پر تھے جہاں تک

Marfat.com

شبہ کو مطلقاً گنجائش نہ تھی اور نہ آپ کے مقامِ ستر میں اغیار کے جھگڑنے کا موقع مِل سکتا تھا اور نہ قلب میں کسی قسم کی پریشانی ممکن تھی۔ ملکوتِ اکبر آپ کے پیچھے رہ گیا تھا اور ملکِ اعظم آپ کے قدموں کے نیچے تھے ؛

۸۔ شیخ ابو مدین بن شعیب المغربیؒ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی تو مَیں نے ان سے مشائخ مشرق و مغرب کا حال دریافت کرتے ہوئے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کا حال بھی دریافت فرمایا تو آپ نے فرمایا کہ وہ امام الصدیقین و حجۃ العارفین اور روحِ معرفت ہیں۔ تمام اولیاء اللہ کے درمیان انہیں تقرب حاصل ہے ؛

۹۔ شیخ محمد بن ابی العباس الخضر الحسینی الموصلیؒ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے اپنے والد ماجد سے سنا انہوں نے فرمایا کہ ۵۵۱ھ کا واقعہ ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے مدرسہ میں مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مشائخ بزرگ جمع ہیں جن کے صدر آپ ہیں، ان میں سے بعض کے سر پر صرف عمامہ اور عمامہ پر ایک چادر اور بعض کے سر پر دو چادریں اور آپ کے عمامہ پر تین چادریں دیکھیں۔ مَیں اپنے خواب میں سوچتا رہا۔ کہ آپ کے عمامہ پر تین چادریں کیسی ہیں اتنے میں میری آنکھ کھل گئی تو مَیں نے دیکھا کہ آپ میرے سرہانے کھڑے فرما رہے ہیں کہ ایک شریعت کی دوسری حقیقت کی اور تیسری عظمت کی ؛

۱۰۔ شیخ ثابت بن بطو النہرملکیؒ فرماتے ہیں کہ ابراہیم الاغرب بن الشیخ ابی الحسن علی الرفاعیؒ بیان فرماتے ہیں کہ میرے والد نے میرے ماموں سیدی حضرت شیخ احمد الرفاعی سے دریافت کیا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز نے جو قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

Marfat.com

فرمایا ہے تو کیا آپ فی الواقع اس کے کہنے پر مامور تھے یا نہیں آپ نے فرمایا بیشک وہ اس کے کہنے پر مامور تھے ؛

۱۱۔ پھر آپ موصوف الصدر فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی مجلس میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ تخت کی پہلی سیڑھی پر وعظ فرما رہے تھے اس اثنا میں آپ اپنا کلام کرکے تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر نیچے اتر آئے، پھر دوبارہ تخت پر چڑھتے ہوئے دوسری سیڑھی پر بیٹھ گئے۔ میں نے اس وقت پہلی سیڑھی کو دیکھا کہ وہ نہایت وسیع ہوگئی اور اس پر ایک نہایت عمدہ فرش بچھ گیا اور جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ اور عثمانؓ اور حضرت علیؓ رونق افروز ہوئے اور اس وقت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے دل پر حق تعالیٰ نے تجلی کی، آپ اس کی برداشت نہ کرکے گرنے لگے تو جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو تھام لیا۔ اس کے بعد آپ چڑیا کی طرح بہت چھوٹے سے ہوگئے۔ پھر آپ بڑھ کر ایک ہیبت ناک صورت پر ہوگئے۔ بعد میں میں نے جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اصحاب کی اس طرح دکھائی دینے کی وجہ آپ سے دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ آپ نے اور آپ کے اصحاب کی ارواحِ پاک نے ظاہری صورت اختیار کر لی تھی اور خدا تعالیٰ نے آپ کے اور اصحاب کے ارواحِ پاک کو یہ طاقت عطا فرمائی ہوئی ہے۔ چنانچہ حدیثِ معراج اس بات کی کافی دلیل ہے اسی طرح سے کہ جس کو اللہ تعالیٰ قوت عطا کر دیتا ہے وہی آپ کو بصورتِ احباد دیکھ بھی سکتا ہے نیز میں نے اس وقت آپ کے چھوٹے ہو جانے کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ پہلی تجلی

Marfat.com

کہ جس کو بدُون تائیدِ نبوی کے کوئی طاقتِ بشری برداشت نہیں کرسکتی۔ اس لئے اگر حضرت رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رَونق افروز نہ ہوتے تو گر جاتا۔ لہذا آپؐ نے مجھے تھام لیا اور دُوسری تجلّی جلالی تھی کہ جس سے مَیں چھوٹا ہوگیا اور تیسری تجلی جمالی تھی کہ جس سے مَیں بڑھ گیا، ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

۱۲۔ شیخ عبدالبطائحیؒ بیان کرتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرّہ العزیز کی حیات؛ بابرکات میں مجھے شیخ احمد الرفاعی کی خدمت میں حاضر ہونے کا اتفاق ہوا تو مَیں جاکر آپ ہی کے نزدیک ٹھہرا اور کئی روز تک ٹھہرا رہا۔ ایک روز آپنے مجھ سے فرمایا کہ آپ کچھ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے حالات جو کچھ آپ کو معلوم ہوں بیان کریں۔ میں آپ کے حالات بیان کر رہا تھا کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور شیخ احمد الرفاعی کی طرف اشارہ کرکے مجھ سے کہنے لگا۔ کہ تم ہمارے سامنے آپکے سوائے اور کسی کا ذکر نہ کرو۔ اس آپنے نہایت غصّے ہو کر اس شخص کی طرف دیکھا تو فوراً یہ شخص گر کر مر گیا۔ پھر آپنے فرمایا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرّالعزیز کے مراتب کو کون پہنچ سکتا ہے آپ وہ شخص ہیں کہ بحرِ شریعت جس کی دائیں طرف اور بحرِ حقیقت جس کی بائیں طرف جس میں سے چاہے پانی بھر لے، آپؐ کو کوئی جواب نہیں دیتا۔ نیز مَیں نے آپ سے سُنا کہ اس وقت آپ اپنے بھتیجوں شیخ ابراہیم الاعراب اور ان کے برادران شیخ ابوالفرح و شیخ نجم الدین احمد اولاد الشیخ علی الرفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم (اس وقت آپ ایک شخص کو جو بغداد جانے والے تھے، رخصت کر رہے تھے) اس بات کی وصیت کی کہ جب تم بغداد پہنچو تو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرّالعزیز سے پہلے

Marfat.com

اور کسی کی زیارت نہ کرنا خواہ وہ حینِ حیات ظاہری ہوں یا وفات پا گئے ہوں ۔

——کیونکہ آپ کے لئے عہد لیا جا چکا ہے کہ جو صاحبِ حال بغداد جائے اور سب سے پہلے آپ سے ملاقات نہ کرے تو اُس سے اس کا حال سلب ہو جائیگا۔ اُس پر افسوس ہے کہ جس نے آپ سے ملاقات نہ کی ہو +

۱۳۔ شیخ الاصفیا حضرت شہاب الدین عمر السہروردیؒ فرماتے ہیں کہ ۵۰۶ھ میں میرے عم بزرگوار حضرت شیخ ابو نجیب عبدالقاہر السہروردی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں تشریف لائے۔ میں بھی اُس وقت آپ کے ساتھ تھا۔ میرے عم بزرگ جب تک آپ کی خدمت میں بیٹھے رہے اس وقت تک آپ نہایت خاموش و مودب رہ کر آپ کا کلام سنتے رہے پھر جب ہم سے رخصت ہو کر مدرسہ نظامیہ کو جانے لگے تو میں نے راستہ میں آپ سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ میں آپ کا کیوں کر ادب نہ کروں، حالانکہ آپ کو وجود تام اور تصرف کامل عطا کیا گیا ہے اور عالمِ ملکوت میں آپ پر فخر کیا جاتا ہے عالم کون میں آپ اس وقت منفرد ہیں ۔ میں ایسے شخص کا کیونکر ادب نہ کروں کہ جس کو خدا تعالیٰ نے میرے اور تمام اولیا کے دل اور ان کے حال و احوال پر قابو دیا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو انہیں روک لیں اور چاہیں تو انہیں چھوڑ دیں ۔

۱۴۔ شیخ عبدالرحمٰن بن ابوالحسن علی بطائحی الرفاعیؒ بیان فرماتے ہیں کہ جب میں بغداد گیا، تو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں بھی حاضر ہوا اور جب آپ کے حال اور آپ کی فراغت قلبی وغیرہ کے علاوہ آپ کے اور دیگر حالات کو میں نے دیکھا تو میں حیران رہ گیا جب واپس آیا اور اپنے ماموں بزرگوار کو اس کی اطلاع دی تو وہ فرمانے لگے

Marfat.com

کہ میرے فرزند حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز جیسی طاقت کس کو نصیب ہے اور جس حال پر کہ وہ ہیں کون رہ سکتا ہے اور جہاں تک کہ وہ پہنچے ہیں کون پہنچ سکتا ہے۔

۱۵۔ حضرت شیخ مدی بن البرکات صخر بن صخر مسافرؒ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے عم بزرگ شیخ مدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ اس سے پہلے بجز حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے اور بھی کسی شیخ نے "قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ" کہا ہے آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے پوچھا اس کے معنی کیا ہیں آپ نے فرمایا اس سے محض مقام فردیت مراد ہے۔ میں نے کہا کیا ہر زمانہ میں فرد ہوتا ہے، آپ نے فرمایا ہاں۔ مگر بجز حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے اور کسی فرد کو اس کے کہنے کا حکم نہیں ہوا۔ پھر میں نے عرض کیا۔ کیا آپ اس کے کہنے پر مامور ہوئے تھے، آپ نے فرمایا ہاں، وہ اس کے کہنے پر مامور ہوئے تھے اور تمام اولیا نے اپنے سر جھکائے دیکھو فرشتوں نے بھی حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ تب ہی کیا جبکہ خداوند تعالیٰ نے انہیں حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا۔

۱۶۔ حضرت شیخ علی بن ہیتیؒ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں اور شیخ بقا بن بطو رحمۃ اللہ علیہ آپ قدس سرہ العزیز کے ساتھ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر زیارت قبر کے لئے گئے اس وقت میں نے مشاہدہ کیا کہ امام موصوفؒ نے اپنی قبر سے نکل کر آپ کو اپنے سینے سے لگا دیا اور کہا کہ شیخ عبدالقادر قدس سرہ العزیز میں علم شریعت و علم حال میں تمہارا محتاج ہوں۔

۱۷۔ شیخ عمر کیمیاؒ نے بیان فرمایا ہے کہ آپ قدس سرہ العزیز کی کوئی مجلس ایسی نہ ہوتی تھی کہ جس میں

Marfat.com

یہود اور نصاریٰ اسلام قبول نہ کرتے ہوں۔ یا قطاع الطریق قاتل اور بداعتقاد لوگ آکر توبہ نہ کرتے ہوں ایک دفعہ آپ کی مجلس میں ایک راہب جس کا نام سنان تھا آیا اور آکر اس نے اسلام قبول کیا۔ مجمع عام میں کھڑے ہو کر اس نے بیان کیا کہ میں یمن کا رہنے والا ہوں میرے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ میں اسلام قبول کروں پھر اس بات کا میں نے مستحکم ارادہ کر لیا کہ یمن میں جو شخص سب سے زیادہ افضل ہوگا۔ میں اس کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں گا۔ میں اس بات کی فکر میں تھا، کہ مجھے نیند آگئی میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے فرمایا، سنان! تم بغداد جاؤ اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرو، کیونکہ وہ اس وقت روئے زمین کے تمام ولیوں سے افضل ہیں۔

۱۸۔ شیخ لولو الارمنی مخاطب بہ علی الانفاس فرماتے ہیں کہ شیخ ابوالخیر عطار المصری رح نے جب میرا مجاہدہ و اجتہاد دیکھا تو مجھ سے کہنے لگے کہ میں اولیاء اللہ میں سے کس کی طرف منسوب ہوں تو اس وقت میں نے ان سے کہا کہ میرے شیخ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز ہیں کہ جنہوں نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ فرمایا ہے، اور جب آپ نے یہ فرمایا تو اس وقت روئے زمین کے تین سو تیرہ اولیاء اللہ نے اپنی گردنیں جھکائیں، جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔ کہ سترہ حرمین شریفین میں اور ساٹھ عراق میں اور چالیس عجم میں اور تیس ملک شام میں اور بیس مصر میں اور ستائیس مغرب میں اور گیارہ حبشہ میں اور گیارہ سدِ یاجوج و ماجوج میں اور سات بیابان سراندیپ میں، اور ستائیس کوہ کاف میں اور چوبیس جزائر بحر محیط میں اور کثیر التعداد بزرگوں مثلاً شیخ مدی بن مسافر، شیخ ابوسعید قیلوی رح شیخ

Marfat.com

علی بن ہیتی، شیخ احمد بن رفاعی، شیخ ابوالقاسم البصری، شیخ حیات الحرانی وغیرہ نے اس بات کی شہادت دی ہے کہ آپ قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کہنے پر مامور تھے، علاوہ ازیں جو کوئی اس کا انکار کرے آپ کو اس کے معزول کرنے کا بھی پورا پورا اختیار دیا گیا تھا؛

نیز میں نے مشرق و مغرب میں اولیاء اللہ کو اپنی گردنیں جھکاتے دیکھا اور میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے اپنی گردن نہیں جھکائی تو اس کا حال دگرگوں ہو گیا؛

۱۹۔ جن بزرگوں نے اپنی گردنیں جھکائیں، ان میں سے بعض کے اسمائے مبارک مندرجہ ذیل ہیں: شیخ بقا بن بطو، شیخ ابوسعید القیلوی، شیخ علی بن ہیتی، شیخ احمد بن الرفاعی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم آپ نے اپنی اپنی گردنیں جھکا کر فرمایا۔ عَلٰی رَقَبَتِیْ۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ کیا فرما رہے ہیں آپ نے فرمایا اس وقت بغداد میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ فرمایا ہے اور شیخ عبدالرحمٰن الطفونجی، شیخ ابوالنجیب السہروردی نے گردن جھکائی اور فرمایا۔ عَلٰی رَأْسِیْ۔ اور شیخ موسیٰ الزولی، شیخ حیات الحرانی، شیخ ابومحمد بن شیخ ابوعمر، شیخ عثمان بن مرزوق، شیخ ابوالکرم، شیخ عبدالکردی، شیخ سوید البخاری، شیخ اسلان الدمشقی نے گردنیں بھی جھکائیں اور اپنے اپنے مریدان و اصحاب کو اس کی خبر بھی دی اور شیخ ابوالحسین المغربی نے مغرب میں گردن جھکائی اور فرمایا:۔ نَعَمْ وَاَنَا مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ مَلٰئِكَتَكَ اِنِّیْ سَمِعْتُ وَاَطَعْتُكَ یعنی بیشک میں بھی ان لوگوں سے ہوں کہ آپکا قدم جن کی گردن پر ہے۔ اے پروردگار! میں تجھے اور تیرے فرشتوں کو گواہ کرتا ہوں اور میں نے آپکا قول قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ

Marfat.com

کُلّ وَلِیّ اللّٰہِ سُنا اور اس کی تعمیل کی ؛

شیخ ابراہیم المغربیؒ اور شیخ ابو عمرؒ، شیخ عثمان بن مرروۃ البطائحیؒ، اور شیخ مکارمؒ، شیخ خلیفہ شیخ عدی بن مسافرؒ وغیرہ رضی اللہ علیہم بیان فرماتے ہیں کہ جب آپ قدس سرہ العزیز نے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ فرمایا تو اس وقت ایک بہت بڑی جماعت ہوا میں اڑتی ہوئی نظر آئی۔ جو آپ کی طرف آ رہی تھی اور حضرت خضر علیہ السلام نے ان کو آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہونے کا حکم دیا تھا جب آپ فرما چکے تو تمام اولیائے کرام نے آپ کو مبارکباد دی اور یہ خطاب پیش کیا :-

یَا مَالِکَ الزَّمَانِ یَا اِمَامَ الْمَکَانِ یَا قَائِمًا بِاَمْرِ الرَّحْمٰنِ یَا وَارِثَ کِتَابِ اللّٰہِ یَا نَائِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ یَا مَنِ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ مَائِدَتُہٗ وَیَا مَنْ اَھْلِ وَقْتِہٖ کُلُّھُمْ عَائِلَتُہٗ وَیَا مَنْ یَنْزِلُ الْغَیْثُ بِدَعْوَتِہٖ وَیَدُرُّ الضَّرْعُ بِبَرَکَتِہٖ وَلَا یَحْضُرُوْنَ عِنْدَہٗ اِلَّا مُنْسِکَۃً رُؤُسَھُمْ وَلَقِفُ الْغَیْبَۃُ بَیْنَ یَدَیْہِ اَرْبَعِیْنَ صَفًّا کُلُّ صَفٍّ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا وَکُتِبَ فِیْ کَفِّہٖ اِنَّہٗ اَخَذَ مِنَ اللّٰہِ مَوْثِقًا اَنْ لَا یَمْکُرَ بِہٖ وَکَانَتِ الْمَلٰئِکَۃُ تَمْشِیْ حَوَالَیْہِ وَعُمُرُہٗ عَشْرَ سِنِیْنَ وَتُبَشِّرُہٗ بِالْوَلَایَۃِ یعنی اے بادشاہِ زماں و امام مکاں و قائم بحکمِ یزداں و رحماں و وارثِ قرآں و نائبِ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اے وہ شخص کہ آسمان اور زمین گویا اس کا دسترخوان

Marfat.com

ہے اور تمام اہلِ زمانہ اس کے اہل و عیال اور وہ کہ جس کی دعا سے پانی برستا ہے اور جس کی برکت سے تھنوں میں دودھ اترتا ہے اور جس کی بارگاہ میں اولیاء سر جھکائے ہوئے باریاب ہوتے ہیں اور جس کے پاس رجال الغیب کی چالیس صفیں کھڑی ہیں۔ ہر صف میں ستر ستر مرد ہیں اور جس کی ہتھیلی میں لکھا ہوا ہے کہ اسی نے خدا تعالیٰ سے عہد لیا ہے جسے وہ ضرور پورا کرے گا، اور جس کے اردگرد پھرتے تھے فرشتے اس وقت جبکہ اس کی عمر صرف دس سال تھی اور اسے بشارت دیتے تھے کہ وہ خدا کا دل ہوگا۔

۲۰۔ شیخ مطرؒ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم چند آدمی شیخ مکارمؒ و شیخ محمد اخلاصؒ اور شیخ احمد العرینیؒ بیٹھے باتیں کر رہے تھے تو شیخ مکارم موصوف نے فرمایا کہ میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ جس روز آپ نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ فرمایا تھا اس روز روئے زمین کے تمام اولیاء نے معائنہ کیا کہ قطبیت کا جھنڈا آپ کے سامنے گاڑا گیا ہے اور غوثیت کا تاج آپ کے سر پر رکھا گیا ہے اور آپ قدس سرہ العزیز تصرفِ تام کلی خلعت جو کہ شریعت و حقیقت کے نقش و نگار سے مزین تھا۔ زیبِ تن کئے ہوئے قَدَمِیْ هٰذِهٖ رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ فرما رہے ہیں۔ ان سب نے سن کر ایک ہی آن میں اپنے سر جھکا کر آپ کے مرتبہ کا اعتراف کیا۔ حتیٰ کہ دسوں ابدالوں نے بھی جو کہ سلاطینِ وقت تھے، اپنے سر جھکائے پھر فرماتے ہیں کہ شیخ مکارمؒ سے دریافت کیا کہ دس ابدال کون کون ہیں تو آپ نے فرمایا

۱۔ شیخ بقا بن بطوؒ۔ ۲۔ شیخ ابو سعید القیلوی۔ ۳۔ شیخ علی بن ہیتی۔ ۴۔ شیخ عدی بن مسافر۔ ۵۔ شیخ موسےٰ الزولی۔ ۶۔ شیخ احمد بن رفاعی۔ ۷۔ شیخ عبدالرحمٰن الطفسونجی۔

Marfat.com

۸۔ شیخ ابو محمد بصری۔ ۹۔ شیخ حیات بن قیس الحرانی۔ ۱۰۔ شیخ ابو مدین المغربی رضی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیہم اجمعین۔ تو یہ سُنکر شیخ محمد الخاصؒ اور احمد العربیؒ نے کہا، بیشک آپ سچ فرماتے ہیں اور میرے برادرم مکرّم شیخ عبدالجبارؒ اور شیخ عبدالعزیز دارضاہ عنا نے بھی آپ کی تائید فرمائی۔

۲۱۔ شیخ موسےٰ بن ہامان الزدلیؒ نے بیان کیا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز اس وقت خیرالناس، سُلطان الاولیاء اور سیدالعارفین ہیں۔ میں ایسے شخص کا کہ فرشتے جس کا ادب کرتے ہیں کیوں کر ادب نہ کروں۔

سیف الربانی میں منقول ہے کہ شیخ علی بن شیخ عمر المقدسی الشاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص حضور ممدوح قدس سرّہ العزیز کے قدم مبارک کا تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہونے کا انکار کرے یا قیامت تک آپکے مراتب و منازل یا شان یا تصرفِ تامہ پر کچھ بھی اعتراض کرے یا کریگا تو اس کا وہی حال ہوگا جو شیخ صنعان اصفہانی کا ہوا تھا۔ یعنی اس کا حال سلب ہوا اور اس کے کندھے پر سُور کا قدم ہوا۔

۲۲۔ شیخ محمد المواہب الشاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو کوئی حضور غوث پاک قدس سرہٗ کے قدم اور فرمان عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کا انکار کرتا ہے، اس کے کندھے پر سور کا قدم ہوتا ہے جیسا کہ شیخ صنعان اصفہانی کے واقعہ سے ظاہر ہے۔

شیخ عیسےٰ تجانی عارف باللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے۔

مَوْلَایَ عَبْدُ الْقَادِرُ جِیْلَانِیْ　　اَعَوْنًا عَلٰی ذِیْ خِسَّۃٍ اَظْمَانِیْ

میرے آقا و مولا حضرت عبدالقادر جیلانی یعنی ناداروں اور کمزوروں کے رفیق لاثانی،

Marfat.com

۲۳۔ حضرت شاہ بہاؤ الدین نقشبند رضی اللہ عنہ خاندانِ نقشبندیہ کے موجد و کامل و اکمل اولیا اللہ حضور غوث پاک قدس سرہ العزیز کی شان میں فرماتے ہیں :۔

بادشاہے ہر دو عالم شاہِ عبدالقادر است — سرورِ اولادِ عالم شاہِ عبدالقادر است
آفتاب و ماہتاب و کرسی و لوح و قلم — نورِ قلب از نورِ اعظم شاہِ عبدالقادر است

قال الامام العارف باللہ ذوالصبابہ فی الحضرۃ النبویہ سیدی عبد الرحیم البرعی ذکر ذالک فی قصیدۃ لہ ربانیۃ متوسلا فیھا بالحضرۃ النبویۃ ورجال الخرقۃ الحیبیہ مطلعھا

لکل خطب مھم حسبی اللہ — ارجوا بہ الامن مما کنت اخشاہ

الی ان قال ذکر ابی سعید شیخ الامام الغوث الاعظم الجیلی ،

ومنہ الشیخ عبدالقادر ابتھجت — طلائع الفضل نورا فی محیاہ
کالشمس تسفر من اقصی مطالعھا — حسنا وکالبدر ملئ العین مرآہ
وکالغمام انا اسمطرتہ کرما — وکالصبا حلقا ان رق مھواہ
من آل فاطمۃ الزھراء ذو شرف — اتی بہ الدھر فردا عن مثناہ
علی جلالۃ انوار ھیبتہ — کالسیف ان راق حسنا رق حدہ

مشائخ اور صوفیہ و بزرگانِ کرام نے آپ قدس سرہ العزیز کے حق میں فرمایا :۔

غوثِ اعظمؓ درمیانِ اولیاء — چوں محمدؐ درمیانِ انبیاء

Marfat.com

ارشاداتِ غوثِ پاک قدس سرّہ العزیز

حضور غوثِ پاک قدس سرّہ العزیز فرماتے ہیں کہ

۱- میں نے بغداد میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، میں اس وقت تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور آپ سامنے کھڑے تھے، اور آپ کی ایک جانب حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے آپ نے فرمایا۔ موسیٰ! تمہاری امت میں بھی کوئی ایسا شخص ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، پھر جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے فرمایا عبدالقادر! اس پر میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت ہوا میں تھے، آپ نے مجھ سے معانقہ کیا، اس کے بعد آپ نے مجھے خلعت پہنایا اور فرمایا۔ یہ میں نے تمہیں خلعتِ قطبیت پہنایا ہے پھر آپ نے میرے منہ کو تین دفعہ لعابِ دہن سے نوازا اور مجھے اپنی جگہ واپس کر دیا، اس کے بعد منبر پر بیٹھ کر مندرجہ ذیل اشعار پڑھنے لگا:۔

سَاَشْرَبُهَا فِیْ کُلِّ دَیْرٍ وَبِیْعَۃٍ وَاَظْهَرُ لِلْعُشَّاقِ دِیْنِیْ وَمَذْهَبِیْ

ہر ایک دیر و کنیسہ میں جا کر میں عشقِ الٰہی کا جام پیوں گا۔ اور تمام عشاق پر اپنا دین و مذہب ظاہر کروں گا؛

وَاَضْرِبُ فَوْقَ السَّطْحِ بِالدَّفِّ جَلْوَۃً لِکَاسَاتِهَا لَا فِی الزَّوَایَاتِ مُخْبَتِیْ،

میں محبت ربانی کا جام کونے میں بیٹھ کر اکیلا نہیں بلکہ سب کے سامنے پیوں گا اور بانگِ دہل بلندیوں پر بیٹھ کر اعلان کروں گا؛

۲- کہ شمس طلوع نہیں ہوتا مگر یہ کہ مجھے سلام کرتا ہوا نکلتا ہے اور اسی طرح سے سال اور

Marfat.com

مہینے مجھے سلام کرتے ہیں اور تمام واقعات کی اطلاع دیتے ہیں نیک بخت اور بد بخت بھی میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں، میری نظر لوحِ محفوظ پر ہے اور میں اس کے علوم و مشاہدات کے سمندروں میں غوطہ لگا رہا ہوں۔ میں نائبِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کا وارث اور تم پر حجت ہوں۔ تمام انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم بقدم ہوں۔ آپ نے اپنا کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ مگر یہ کہ وہاں پر بجز اقدامِ نبوت کے اپنا قدم رکھا۔ میں ملائک و انس و جن کل کا پیشوا ہوں۔

۳۔ فرمایا، جب خدا تعالیٰ سے دعا کرو تو مجھے وسیلہ بنا کر دعا مانگا کرو، اور اے کل روئے زمین کے باشندو! آؤ، میرے پاس آکر مجھ سے علمِ طریقت حاصل کرو اور اے اہلِ عراق! میرے نزدیک احوال اس طرح سے ہیں کہ جس طرح لباس تجھ میں ٹنگے رہتے ہیں جسے چاہو اتار کر پہن لو تمہیں چاہیئے کہ سلامتی اختیار کرو، ورنہ میں تم پر ایک ایسے لشکر کے ساتھ حملہ کروں گا۔ کہ جس کو تم کسی طرح سے بھی دفع نہ کر سکو گے۔ اے فرزند تم سفر کرو۔ تو ہزار سال کا سفر کیوں نہ ہو مگر وہاں بھی تم میری آواز سنو گے۔ اے فرزند ولایت کے مدارج یہاں سے یہاں تک ہیں مجھے کئی دفعہ خلعتیں عطا کی گئی ہیں اور تمام انبیاء و اولیا میری مجلس میں رونق افروز ہوتے ہیں، زندہ اپنے جسموں سے اور مُردہ اپنے روحوں سے۔ اے فرزند! تم قبر میں میرا حال نظر کیمیا سے پوچھنا وہ میں تجھے

۴۔ فرمایا کہ جب پہلی دفعہ میں حج بیت اللہ کو گیا تو اس وقت میں عالمِ شباب میں تھا جب میں منارہ معروف بنام القرون کے قریب پہنچا تو وہاں پر شیخ عدی بن مسافر سے میری ملاقات ہوئی۔ آپ بھی اس وقت میں عالمِ شباب میں تھے۔ آپ نے مجھ سے پوچھا کہاں کا قصد کیا ہے۔ میں نے کہا مکہ معظمہ کا۔ پھر آپ نے پوچھا کہ کیا میرا اور آپ کا ساتھ ہو سکتا ہے۔ میں نے

Marfat.com

کیوں نہیں۔ غرض ہم دونوں ایک ساتھ ہو لیئے۔

ایک روز کا واقعہ ہے کہ راستہ میں ایک نوعمر حبشن لڑکی ملی، یہ لڑکی نحیف البدن اور برقع پہنے ہوئے تھی میرے ساتھ آکر کھڑی ہو گئی۔ برقع میں سے اس نے مجھے دیکھا اور کہنے لگی کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہو۔ میں نے کہا بغداد کا رہنے والا ہوں، پھر کہا کہ آپ نے مجھے بہت تھکایا ہے میں نے کہا وہ کس طرح؟ بولی، ابھی میں ملک حبشہ میں تھی، مجھے اس وقت مشاہدہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل پر تجلی کی ہے اور اپنا فضل و کرم کیا ہے جو اوروں پر اب تک نہیں ہوا ہے۔ اس لئے میں نے چاہا کہ میں آپ کو پہچانوں۔ پھر اس نے کہا میں چاہتی ہوں کہ آج دن بھر آپ دونوں صاحبان کے ہمراہ رہوں اور آپ ہی کے ساتھ روزہ افطار کروں۔ میں نے کہا حُبًّا وَکَرَامَۃً یعنی بسر و چشم بڑی خوشی سے۔ اس کے بعد دور ہو کر ایک طرف وہ چلنے لگی اور ایک طرف ہم چلنے لگے۔ جب مغرب کا وقت آیا اور افطار کا وقت ہو چکا تو آسمان سے ہماری طرف ایک طباق اترا جس میں چھ روٹیاں اور سرکہ اور کچھ ترکاری کی قسم تھا۔ اس لڑکی نے خدا تعالیٰ کا بزبان عربی شکر کرتے ہوئے کہا جس کا ماحصل یہ ہے (اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے میری اور میرے مہمانوں کی عزت کی، روزانہ میرے لئے دو دو روٹیاں اترا کرتی تھیں اور آج چھ اتریں اس نے میرے مہمانوں کی بڑی عزت کی پھر ہم تینوں نے دو دو روٹیاں کھائیں۔ اس کے بعد پانی کے لوٹے اترے۔ اُن میں سے ہم نے پانی پیا۔ جو زمین کے پانی کے مشابہ نہ تھا بلکہ اس کی لذت اور حلاوت کچھ اور ہی تھی۔ اس کے بعد پھر یہ لڑکی ہم سے رخصت ہو کر چلی گئی اور ہم مکہ معظمہ چلے آئے، پھر ایک روز ہم طواف کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے شیخ عدیؒ

Marfat.com

پر الطاف و کرم کیا آپ پر اس وقت غشی سی طاری ہو گئی۔ یہاں تک کہ انہیں دیکھ کر ہر کوئی کہہ سکتا تھا کہ ان کا انتقال ہو گیا اس وقت اس لڑکی کو یہیں کھڑے ہوئے دیکھا یہ اُن کے سرہانے آکر انہیں الٹ پلٹ کر کے کہنے لگی وہی تمہیں زندہ کریگا۔ جس نے تمہیں مارڈالا ہے۔ پاک ہے اس کی ذات اس کی تجلی نور جلال سے حوادث نہیں ہوتی مگر اس کے ثبوت کے لئے اور اس کے ظہورِ صفات سے کائنات قدم نہیں ہے مگر اسی کی مشیت سے۔ اس کی تقدیر نے عقل کی آنکھوں کو بند اور جوانمردوں کی دانائی کو محدود کر رکھا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے مجھ پر الطاف و کرم کی نظر کی۔ تو باطن میں میں نے دیکھا کہ بجز سے کوئی کہہ رہا ہے کہ عبدالقادر! تجرید ظاہری چھوڑ کر تفرید التوحید و تجرید التفرید اختیار کرو ہم تمہیں اپنے عجائبات دکھائیں گے۔ چاہیئے کہ ہمارے ارادے سے تمہارا ارادہ مشتبہ نہ ہو تاکہ تم تمہارے سامنے ثابت قدم رہو۔ اور وجود میں ہمارے سامنے کسی کا تصرف نہ ہو۔ تو ہمیشہ ہمارے مشاہدہ میں رہو۔ اور لوگوں کو نفع پہنچانے کے لئے ایک جگہ بیٹھ جاؤ۔ ہمارے بہت سے بندے ہیں کہ جنہیں ہم تمہاری برکت سے اپنا مقرب بنائیں گے۔ اس وقت مجھ سے اس لڑکی نے کہا۔ اے نوجوان! تجھے معلوم کہ آج کس حد تک تمہاری عظمت و بزرگی ہوگی تمہارے لئے ایک نورانی خیمہ لگایا گیا ہے اور ملائکہ تمہارے گرداگرد ہیں اور تمہیں دیکھ رہے ہیں اور تمام اولیاء اللہ کی آنکھیں بھی تمہاری ہی طرف لگی ہوئی ہیں اور تمہارے مراتب و مناصب کو دیکھ رہی ہیں اس کے بعد یہ نور چلی گئی اور پھر میں نے اس کو نہیں دیکھا۔

۵۔ فرمایا، ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ میری طرف کوانوار چلے آتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ انوار کیا ہیں؟ تو مجھے کہا گیا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو فتوحات ہوئی ہیں رسول اللہ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم تمہیں اس کی مبارک باد دینے تشریف لا رہے ہیں پھر یہ انوار زیادہ ہو گئے اور مجھے ایک حالت طاری ہو گئی۔ کہ جس میں میں خوشی سے پھولا نہ سماتا تھا۔ پھر میں نے ہوا میں منبر کے سامنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور میں بھی ہوا میں فرطِ خوشی سے سات قدم آگے بڑھا، تو آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے منہ میں سات دفعہ لعابِ دہن ٹپکایا، اس کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے اور آپ نے میرے منہ میں چھ دفعہ لعابِ دہن ٹپکایا میں نے عرض کیا آپ بھی تعداد کو پورا نہیں کرتے، آپ نے فرمایا آنحضور کی گستاخی نہ ہو، پھر مجھے جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خلعت عطا فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ یہ کیسا خلعت ہے آپ نے فرمایا یہ اس ولایت کا خلعت ہے جو قطب اولیا سے مخصوص ہے۔

ان فتوحات کے بعد میری زبان میں گویائی پیدا ہو گئی اور میں لوگوں کو وعظ نصیحت کرنے لگا اس کے بعد میرے پاس حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے تاکہ جس طرح سے آپ اولیائے کرام کا امتحان لیا کرتے تھے میرا بھی امتحان لیں۔ مجھ پر آپ کی اس گفتگو کا جو ہمارے درمیان ہوئی تھی۔ انکشاف کر دیا۔ پھر جب وہ ایک سکوت کے عالم میں تھے میں نے آپ سے کہا کہ آپ نے حضرت موسےٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ تم میرے ہمراہ نہ رہ سکو گے، میں کہتا ہوں آپ میرے ہمراہ نہ رہ سکو گے اگر آپ اسرائیلی ہیں تو ہونگے میں تو محمدی ہوں آپ میرے ساتھ رہنا چاہیں تو میں حاضر ہوں آپ بھی موجود ہیں اور یہ معرفت کی گیند اور یہ میدان ہے اور یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہیں اور یہ خدا تعالےٰ ہیں یہ میرا کسا ہوا گھوڑا اور یہ میرا تیر و کمان اور یہ میری تلوار ہے۔

Marfat.com

ایک روز حضور غوثِ پاک سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کے زمانہ ظہور میں آپ کا معتقد مرید کسی مجلس عامہ میں بیٹھا تھا کہ کسی اور شخص نے بدوران گفتگو یہ کہہ دیا کہ حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ کا مرتبہ سب اولیاء سے بلند بلکہ حضور غوث پاک قدس سرہ العزیز کے مراتب و منازل و مقاماتِ علیہ کے برابر ہے یہ سنتے ہی اس صادق الیقین و راسخ الاعتقاد کو جوش آیا جس پر اس نے جو آیا کہہ دیا کہ حضور غوثِ پاک سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کا رتبہ و مقام حضرت بایزید بسطامیؒ سے بلند و بالا ہے بلکہ تمام اولیائے کرام و بزرگان عظام سے ماسوائے خلفائے راشدہ و اہل بیت افضل و ارفع ہے اگر ایسا نہ ہو تو مجھ پر میری عورت پر تین طلاق۔ یہ خبر جب اس کی منکوحہ تک پہنچی تو نیک نہاد پارسا عورت نے اپنے خاوند مذکورہ بالا سے طلاق واقعہ ہو جانے کا شبہ ظاہر کرتے ہوئے استفسار مسئلہ کا خیال پیش کیا چنانچہ وہ مرید صادق الاعتقاد بغرض استفسار حضور پاک قدس سرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور تمام حالات گذشتہ من و عن عرض کر دئے حضور غوث پاک قدس سرہ العزیز نے بشفقت فرمایا کہ بیٹا بلاشک و شبہ اپنی منکوحہ کے پاس جاؤ۔ کوئی طلاق واقعہ نہیں ہوئی۔ اس پر اس نے بہ طیب خاطر اطمینان قلبی کے لئے حضور پاک قدس سرہ العزیز سے فتویٰ شرعی ارشاد فرمانے کی استدعا کی اس پر آپ قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت بایزید بسطامیؒ نے درس و تدریس کیا۔ نہ علوم شرعی سے مخلوق کو پہنچایا، نہ ہی فتاویٰ جاری کئے نہ وہ مرتبہ ارفع حاصل ہوا کہ جہاں پہنچکر شادی کرنے کا اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ سے حکم ملتا۔ نہ ہی وہ سید ہے یہ تمام صفات حسنہ مجھے عطا شدہ ہیں لہذا ہر صورت میں مجھے اس سے بلند و بالا افضل و اعلیٰ مراتب حاصل ہیں تمہاری قسم سچی ہے۔ لہذا طلاق واقعہ نہیں ہوئی۔

Marfat.com

البازالاشہب کی وجہ تسمیہ اور تشریح

حضور غوثِ پاک قدس سرہ العزیز کا لقب البازالاشہب تھا۔ علامہ ابو ثناء شہاب الدین السید نا محمود افندی الوسی مفتی بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو ۱۲۷۰ھ میں فوت ہوئے اپنی کتاب الذہب شرح قصیدۂ البازالاشہب میں البازالاشہب کے معنی کی تشریح کی ہے کہ بازالاشہب کے معنی صوفیاء کرام کے اصطلاح میں یہ ہیں کہ صاحبِ ارشاد ہر قسم کے حالاتِ ظاہری و باطنی پر قدرت رکھے اور اس قدرت کے اثرات اس قدر قوی ہوں کہ کسی حالت میں بھی اثر پذیر نہ ہوں خصوصاً نہ تو حوادثہ اور مصائب ظاہری میں مخلوق کے ساتھ اور نہ بحالتِ باطنی خدا تعالیٰ کے ساتھ توجہ قلبی اور طاقتِ روحانی کے اسرار میں سے ہی صاحبِ الارشاد کے ارشادِ عالیہ مثلاً

وما منها شهورا و دهورا ۔۔۔ تمر وتنقضی الا تعالی

وتخبرنی بمایاتی وتخبری ۔۔۔ وتعلمنی فاقصر عن جدالی

نظرت الی بلاد اللہ جمعًا ۔۔۔ کجزدلۃ علی حکم التصالی

جیسے مراتب عالیہ میں خلل انداز ہو سکیں تاکہ درجہ مردانگی سے اثرات اس کو دور نہ پھینک دیں۔ کیونکہ حالات کے ردوبدل سے اثر پذیر یعنی مستقل مزاج رہنے سے عارفین اور متقین کے لیے مدد و نصرت اور حظ و لذت حاصل ہوتی ہے اس لئے حوادث و مصائب میں عالی ہمتی، بلند پروازی اور مستقل مزاجی ہونی چاہیئے۔ نیز یہ بھی کہ بروزِ حیات ظاہری اور بعد از وصال تصرف تامہ میں تا ابدالآباد کوئی ذرہ جبر کمی واقع نہ ہو اور کہ ہر حالت میں اختیارات و تعلقات اور طاقت روحانی

Marfat.com

وکشش وجذب وغیرہ وغیرہ میں کسی قسم کا تغیر وتبدل ونما نہ ہو۔ چونکہ یہ تمام صفات سودہ اور اوصاف حمیدہ بدرجہ اتم حضور غوث پاک قدس سرہ العزیز کی ذات بابرکات میں موجود تھیں اور اب بھی ہیں اس وجہ سے ذات باریتعالیٰ سے یہ لقب عطا فرمایا گیا۔ اور یہی وجہ ہے کہ البازالاشہب کے لقب سے مشہور ہوئے۔

غوث پاکؒ اور آپ کی اولاد پاکؒ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بغداد شریف کا عالم جید اور فاضل بے بدل صاحب ملا و منقولہ وغیرہ منقولہ یوسف الدیدی حاضرین مجلس سے یہ گفتگو کر رہا تھا کہ کیا وجہ ہے کہ ہم خاندان گیلانیہ بغداد یہ کی شان و شوکت قدر و منزلت عزت رفعت میں ان کی برابری نہیں کر سکتے۔ حالانکہ مال و دولت جاہ و جلال، امارت و حشمت خاندانی رفعت میں ان سے کسی وجہ بھی کم نہیں ہیں۔ اس پر ایک صاحب فخر الجلیل نے جواب دیا۔ بیشک ہمارے پاس سب کچھ موجود ہے مگر ان کے مقابلہ میں ایک چیز کی کمی ہے جسکا پورا ہونا ناممکن ہے میں نے بھی یہی بات والد مرحوم سے دریافت کی تھی۔ تو انہوں نے جواباً فرمایا تھا کہ بیٹا ان کے پاس سبز گنبد ہے جس میں اس خاندان عالیہ کا جد امجد موجود ہے جو صاحب تصرف تامہ سلطان الاولیاء غوث اوری محبوب سبحانی شیخ اکمل سیدنا حضرت عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز مشرق مغرب شمال جنوب بلکہ ارض و سما میں مشہور ہے اور یہی چیز ہے جو ہمارے پاس نہیں ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ میرے والد مرحوم ایک دفعہ سخت بیمار ہو گئے میں نے عرض کی کہ ڈاکٹر کو علاج کے لئے بلاؤں، آپ نے

Marfat.com

فرمایا کہ ڈاکٹر کو چھوڑ دو مجھے مطلقاً فائدہ نہیں ہوگا۔ تم سید عبدالرحمٰن صاحب کی خدمت میں جاؤ، انکے ہاں مہمان خانہ میں کھانا کھاؤ، جب وہ کھانا کھا چکیں تو اُن کی پلیٹ میں سے انکے طعام سے جو بچ رہے میرے لئے لاؤ۔ اس کے کھانے سے شفا ممکن ہے کیونکہ حدیث شریف آیا ہے (ثور المومنین شفاء) میں نے عرض کیا کہ ابا جان وہ صاحب تو آپکے خلاف ہیں پھر ایسے عقیدہ قلبی کے کیا معنی۔ فرمایا بیٹا سیاسی و دنیاوی مخالفت الگ چیز ہے صداقت پسندی اور اعتقاد دل اور چیز ہے میں نے عرض کیا اچھا بسر و چشم جاتا ہوں چنانچہ حضور سیدنا عبدالرحمٰن صاحبؒ کی مجلس میں حاضر آیا وقت معینہ سب نے کھانا کھایا حضور بھی تناول فرما رہے تھے میں بڑی خیال کہ حضور کھانا ختم کریں تو تقاضا اٹھا کر اپنی راہ لوں نہایت آہستگی سے کھانا کھاتا رہا یہاں تک کہ تمام حاضرین فارغ ہو کر باہر نکل آئے مگر حضور میری خاطر تناول فرماتے رہے کہ یہ کھانا ختم کرلے تو چھوڑوں یہاں تک کہ حضور کی پلیٹ میں سوائے چربی کے اور کوئی چیز باقی نہ رہی۔ اب مجھے خیال ہوا کہ پلیٹ چرا کر لیجاؤں تاکہ والد صاحب کو پسماندہ چربی کھلاؤں لیت و لعل کے بعد جب ابھی کھانا ختم ہو چکا تو خادم کو ہاتھ صاف کرانے کیلئے کہا وہ پانی ڈالتا رہا اور میں ہاتھ دھوتا رہا۔ تبکہ سیدنا مذکور اپنے کمرہ دربار میں تشریف لے گئے اب میں نے اس سے کہا کہ حضور کے کھانا کھانیوالی پلیٹ معہ پسماندہ چربی مجھے دیدو، مجھے ضرورت ہے۔ اس نے جواب دیا یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اگلے وقت پر جب پلیٹ نہ ملی تو مجھ پر چوری کا الزام عائد ہوگا۔ میں نے کہا کہ جس صورت سے ہو پلیٹ مجھے دیدیں اس پر خادم نے جواب دیا کہ اگر ایک اشرفی مجھے دیں تو پلیٹ دے دوں گا۔ حسب الضرورت اسکو اشرفی دیکر پلیٹ پس خوردہ لیکر والد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا آپنے پلیٹ کو انگلی سے صاف کرکے زبان فرمایا صاف شدہ پلیٹ فوراً ببر کے پاس میں واپس لایا اور اشرفی واپس طلب کی اس نے فی البدیہہ جواب دیا کہ اشرفی کیسی؟ پسماندہ چربی کی قیمت ہی ایک اشرفی ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے والد صاحب کو صحت کامل ہوئی اسپر یوسف السریدی نے فرمایا۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم ۵

Marfat.com

باب دوئم

سلسلۂ قادریہ کی فضیلت کا ثبوت

Marfat.com

۱۔ حضور غوث پاک قدس سرہ العزیز نے فرمایا، مجھے باطنی طور پر کہا گیا ہے کہ عبدالقادر بغداد میں جاؤ اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرو۔ پس میں بغداد کے اندر گیا تو لوگوں کو میں نے ایسی حالت میں دیکھا کہ وہاں رہنا مجھے ناپسند معلوم ہوا۔ اس لئے میں یہاں سے چلا گیا۔ پھر مجھے دوبارہ کہا گیا، کہ عبدالقادر بغداد میں جاؤ اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرو تم سے انہیں نفع پہنچیگا میں نے کہا مجھے لوگوں سے کیا واسطہ مجھے تو اپنے دین کی حفاظت کرنی ہے تو مجھ سے کہا گیا کہ نہیں تم جاؤ تمہارا دین سلامت رہیگا۔ اس وقت میں نے اپنے پروردگار سے ستر دفعہ عہد لیا کہ میرا کوئی مرید بے توبہ کئے نہ مرے۔

۲۔ شیخ علی الغریثنی فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ میں نے دوزخ کے داروغہ مالک سے پوچھا کہ تمہارے پاس میرے اصحاب میں سے کوئی ہے تو اس نے کہا نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ کی عزت و جلال کی قسم میرا ہاتھ اپنے مریدوں پر اس طرح ہے جسطرح کہ آسمان زمین پر اگر میرے مرید عالی مرتبہ نہ ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں جب تک خدا تعالیٰ میرے اور تمہارے ساتھ جنت تک نہ جائیگا۔ میں اس کے سامنے سے قدم نہ اٹھاؤنگا۔

۳۔ آپ قدس سرہ العزیز سے کسی نے پوچھا کہ ایسے شخص کی نسبت کیا فرماتے ہیں جو آپکا نام لے مگر درحقیقت نہ تو اس نے آپ سے بیعت کی ہو اور نہ آپ سے خرقہ پہنا ہو تو کیا ایسا

Marfat.com

شخص آپ کے مریدوں میں شمار کیا جائیگا؟ آپنے فرمایا جو شخص میرا نام لے اور اپنے تئیں میری طرف منسوب کرے گو ایک ناپسندیدہ طریقے سے ہی سہی تو بھی اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائیگا وہ شخص میرے مریدوں سے شمار ہوگا؛

۴۔ نیز آپنے فرمایا کہ جو شخص میرے مدفے کے دروازے پر سے گزریگا، تو قیامت کے دن اُسے عذاب میں تخفیف ہوگی؛

۵۔ شیخ ابو نجیب عبدالقاہر سہروردی فرماتے ہیں کہ آپکے شیخ شیخ حماد الدباسؒ کے پاس سے ہر رات کچھ گنگناہٹ سی سنائی دیتی تھی، آپؒ نے آنحضرت موصوف سے اس کی وجہ دریافت کی۔ یہ واقعہ ۵۰۰ھ ہجری کا ہے آنحضرت موصوف نے فرمایا کہ میرے کل مرید بارہ ہزار ہیں۔ جن کے حق میں از راہِ شفقت ان کے نام لیکر خدا تعالےٰ سے دُعا مانگتا ہوں کہ وہ ان کی حاجتوں کو پورا کرے اور اگر وہ گناہ کے قریب ہوں تو انہیں اس میں کامیابی حاصل نہ ہوتا کہ وہ اس سے تائب ہو جائیں۔ اس پر آپ قدس سرہ العزیز نے فرمایا اگر خدا تعالےٰ یہ مراتب و مناصب عطا فرمائیگا تو میں قیامت تک اپنے مریدوں کے لئے خدا تعالےٰ سے عہد لے لونگا کہ ان میں سے کوئی بھی بے توبہ نہ مرے اور کہ میں ان کا ضامن ہونگا تو اس پر آپکے شیخ شیخ حماد نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ انہیں یہ مرتبہ عطا فرمائیگا۔ اور ان کا سایہ ان کے مریدوں پہ دراز کریگا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

۶۔ شیخ ابو سعید عبداللہؒ و محمد الاوانیؒ و حضرت عمر البرازؒ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے شیخ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قیامت تک اپنے مریدوں کے اس بات کے ضامن ہیں

Marfat.com

کہ اُن میں سے کوئی بھی تائب ہوئے بغیر کے نہ مرے گا۔ یہ بھی فرمایا کہ اگر میرا مرید مغرب میں ہو اور اس کا ستر کھل جائے اور میں اس وقت مشرق میں ہوں تو میں اس کے ستر کو ڈھانک دونگا۔

۷۔ مشائخ موصوف بیان کرتے ہیں کہ ہمیں آپ قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم اپنی بقدر ہمت اپنے مریدوں کی نگہداشت کرتے ہیں۔

۸۔ پھر آپ نے فرمایا۔ جس نے مجھے دیکھا وہ بڑا خوش نصیب ہے، اور جس نے مجھے نہیں دیکھا اس پر نہایت افسوس ہے۔

۹۔ شیخ علی قرشیؒ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے شیخ حضرت عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ مجھے ایک نامہ دیا گیا ہے جس میں میرے احباب اور قیامت تک کے مریدوں کے نام درج ہیں، پھر فرمایا گیا کہ یہ لوگ تمہیں دئے گئے۔

۱۰۔ آپ قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ حسین حلاج نے ٹھوکر کھائی ان کے دعویٰ کا بازو لمبا ہو گیا تھا اس لئے شریعت کی قینچی سے کاٹ دیا گیا۔ اس زمانہ میں کوئی ایسا شخص نہ تھا کہ ان کا ہاتھ پکڑ لیتا اگر میں ان کے زمانہ میں ہوتا تو ضرور ان کا ہاتھ پکڑ لیتا۔ پھر آپنے فرمایا کہ قیامت تک میرے دوستوں اور مریدوں میں سے جو کوئی ٹھوکر کھائیگا تو میں اس کا ہاتھ پکڑ لونگا۔

۱۱۔ شیخ علی بن ہیتی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ کسی مرید کا شیخ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے مرید کے شیخ سے زیادہ افضل نہیں ہو سکتا۔

۱۲۔ شیخ مذکورؒ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ ابوسعید قیلویؒ سے سنا کہ وہ کہا کرتے تھے، کہ ہمارے شیخ شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز دنیا کی طرف نہیں لوٹے مگر اس شرط پر کہ جو کوئی

Marfat.com

آپ کا دامن پکڑ لے نجات پائے ؛

۱۳۔ شیخ بقا بن بطوؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے اصحاب و مریدین کو میں نے صلحا کے ایک بہت بڑے گروہ کے ساتھ دیکھا ان میں سے کسی نے آپ سے پوچھا کہ حضرت آپکے مریدین میں پرہیزگار اور گنہگار دونوں ہی ہونگے ؛ تو آپنے فرمایا پرہیزگار میرے لئے ہیں اور گنہگاروں کے لئے میں ہوں ؛

۱۴۔ شیخ عدی بن ابوالبرکات صخر بن صخر بن مسافرؒ نے بیان فرمایا کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ۵۵۴ھ میں اپنے چچا شیخ عدی بن مسافر سے ان کی خانقاہ میں جو بلادِ جبل میں واقع تھی سنا کہ اگر کسی شیخ کے مریدوں سے کوئی شخص مجھ سے خرقہ پہننا چاہے تو میں اس کو خرقہ پہنا دونگا۔ مگر شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے مریدوں کو میں خرقہ نہیں پہنا سکتا کیونکہ وہ سب کے سب رحمت میں ڈوبے ہوئے ہیں، وہ لوگ دریا کو چھوڑ کر نہر میں کیوں آنے لگیں

۱۵۔ حضرت شیخ عمر کیماؒ نے بیان فرمایا کہ ایک راہب سنان نامی جو کہ یمن کا رہنے والا تھا۔ بغداد میں آیا اور حضور غوث پاک قدس سرہ العزیز کے دستِ مبارک پر توبہ کرکے اسلام قبول کیا۔ پھر کھڑے ہو کر اس نے مجمع عام میں بیان کیا کہ میرے دل میں اسلام قبول کرنے کی خواہش پیدا ہوئی میں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ جو شخص یمن میں سب سے زیادہ افضل ہوگا۔ اس کے ہاتھ پر اسلام قبول کرونگا میں اسی فکر میں سو گیا چنانچہ میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے فرمایا، سنان! تم بغداد جاؤ اور شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے ہاتھ پر اسلام قبول کرو، کیونکہ وہ اس وقت روئے زمین کے تمام لوگوں سے افضل ہے۔

Marfat.com

طریقہ القادریۃ العلّیہ کی تشریح

یہ طریقہ اعظمی غوث الثقلین شیخ کل سلطان الاولیا مالک ازمنۃ المتقدمین رئیس المحبوبین الجواہر الفرد سلاب الاحوال قطب الوجود والزمال الدرہ البیضا الباز الاشہب محبوب سبحانی غوث صمدانی سیدنا و مولینا حضرت ابو محمد محی الدین سید عبدالقادر جیلانی الحسنی الحسینی قدس سرہ العزیز کے اسم گرامی اور نام بانی سے موسوم ہے۔ جو قرآن مجید و قرآن مجید کے احکام عالیہ اور سنت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عین طابق ہونے کے باعث تمام ممالک میں مشہور اور مقبول ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر گامزن ہو کر صحیح طور پر تعلیم اسلام کو حضور غوث پاک نے اپنے مریدوں اور معتقدوں بلکہ تمام عالم اسلام پر واضح کر کے اس پر عمل پیرا ہونے کا درس طریق محاز سکھلا دیا۔ اور یہ دین حنیف جو پانچ صدی کے طویل عرصہ سے شاطران دشمنان اسلام کی پیچیدہ اور خبیثہ چالوں کے باعث مات کھا چکا تھا یعنی کہ مر چکا تھا۔ اس حقیقی یحییٰ العظام کے حکم سے اس ابو محمد محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ نے دوبارہ زندہ کر دکھایا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آج یہ سلسلہ مبارکہ تمام اقصائے عالم خصوصاً تیونس، الجیریا، مراکش، نائیجیریا، ترکی، ایران، عراق، عرب، مصر، افغانستان، پاکستان، بھارت، چینی ترکستان، انڈونیشیا وغیرہ ممالک میں مقبول اور رائج ہے۔ اپنا ملک کہ تمام عالم اسلامی بلکہ دیگر فہیدہ غیر اسلامی طبقہ بھی اس سلسلہ مبارکہ اور اس کے بانی اعظم کے مداح ہیں چونکہ طریقہ ہذا کے جملہ اصول و فروع مکمل طور پر کتاب و سنت سے وابستہ ہیں اور فسق و فجور اور کذب بدعت و غیرہ سے پاک و منزہ ہیں۔ اور دین حنیف اسلام کا صحیح خلاصہ اور نچوڑ

Marfat.com

ہیں صلاح و تقوے۔ زہد و ریاضت شریعت و طریقت حقیقت و معرفت پابندے احکام الٰہی سچائی اور صفائی غرضیکہ جملہ حسنات اور ذرائع نجات اس میں موجود ہیں۔ لہٰذا طالبان حق اور عاشقان رسولؐ کی بلکہ عوام الناس کی رغبت اس کی جانب زیادہ سے زیادہ ہوتی چلی جا رہی ہے چنانچہ شکیب ارسلان نے اپنی کتاب موجودہ عالم اسلامی میں لکھا ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی مملاح الصدر بہت بڑے صوفی اور موجد اور زکی الطبع تھے طریقہ قادریہ آپ کے حسین حیات میں اسپانیہ تک پہنچ چکا تھا جب عربی حکومت غرناطہ سے زائل ہوتی تو اس طریقہ کا مرکز فاس بنا۔ چنانچہ اس کے انوار و برکات سے بدعت زائل ہو گئی۔ اور اہل سنت والجماعت کے عوام الناس نے اس کو لازم پکڑ لیا اس طریقہ کے وسیلہ سے زنوج عربی افریقہ نے عزت و آبرو پائی یہ طریقہ قوی اور مضبوط اثر رکھتا ہے۔ قابل اعتماد ہے۔ اس کا نظم معتدل ہے۔ اس میں مرضی اور غور و فکر ہے سب طریقوں سے افضل زور اثر اور ممتاز ہے۔"

غرضیکہ ہر کسی نے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق اس کی تعریف ہی کی ہے جیسا کہ فضیلت سلسلہ قادریہ کے ضمن کے اقتباسات مشمولہ ہذا سے ناظرین پر اور بھی واضح ہو جائیگا اس طریقہ عالیہ کے معتقدوں اور مریدوں کی مجموعی تعداد روئے زمین پر اس وقت کم از کم ۴۰ ملین یعنی چار کروڑ کے قریب ہے۔ کہ روز بروز ترقی پذیر ہے۔ مگر ساتھ ساتھ اس کی تنظیم میں کچھ کمی واقع ہو رہی ہے وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ جو قوم یا جماعت یا گروہ نوزائیدہ تعداد میں کم اور طاقت میں کمزور ہوتا ہے۔ وہ اتحاد تنظیم میں مقابلہ دیگراں زیادہ مضبوط اور طاقتور بننے کیلئے جدوجہد کرتا ہے۔ تاکہ شیرازہ یکجہتی بکھرنے نہ پائے اور قوت و طاقت میں ترقی پذیر ہو تاکہ دشمن و بدخواہ غلبہ حاصل نہ کر سکیں۔ برعکس اس کے جو سلسلہ یا گروہ تعداد میں اکثریت اور طاقت ہمت میں فوقیت حاصل کر لیتا ہے۔ وہ اس پر نادان ہو کر سستی اور لاپرواہی میں مبتلا ہو کر تنظیم اور اتحاد اور محنت کشی اور خطاکاری سے پہلو تہی کرنے لگ جاتا ہے جس کا نتیجہ تاریخ اسلام کے مطالعہ سے اظہر من الشمس

Marfat.com

ہے ڈاکٹر اقبال مرحوم نے فرمایا ہے۔ آ تجھ کو بتاؤں میں کہ تقدیر امم کیا ہے شمشیر و سناں اوّل طاؤس و رباب آخر چنانچہ سلسلہ عالیہ کی اس تنظیم و اتحاد میں کمی کو محسوس کرتے ہوئے اس نقص کو رفع کرنے کی غرض سے المرشدنا و مولینا شیخ المشائخ حسیب النسب الشریف السیدنا طاہر علاء الدین قادری الگیلانی دام ظلہ التعالیٰ نے اشاعت تبلیغ راشد و ہدایت کے ذریعہ جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے کوشش شروع کر دی ہے جس میں کافی سے زیادہ کامیابی ہوتی جا رہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ رشد و ہدایت جاری رہے گا۔

ساتھ ہی مریدوں اور معتقدوں کو آنحضور دام ظلہ التعالیٰ نے یہ ہدایت فرمائی ہے۔ کہ ہر موضع اور قصبہ شہر قریہ جہاں بھی خاندان قادریہ کے معتقد موجود ہوں۔ خواہ تھوڑے یا بہت۔ وہ متفقہ طور پر ایک سوسائٹی یا مجلس قادریہ ضرور ہی قائم کریں۔ اور اس میں تمام ضروری عہدہ دار مثلاً صدر و نائب صدر سیکرٹری پراپیگنڈہ سیکرٹری خزانچی حسب ضرورت دیگر عہدیداران و ممبران کا تقرر عمل میں لاویں۔ اور مسجد یا دربار میں مقررہ دنوں پر جمع ہو کر رشد و ہدایت سے عوام الناس کو مستفیض کریں۔ مرید یا معتقد جس میں طاقت ہو۔ وہ حضور غوث پاک قدس سرہ انور کے نام پر ہر ماہ گیارھویں دیویں۔ اور اس فنڈ میں سے جہاں جہاں جائز ضرورت ہو تبلیغ و اشاعت کے لئے خرچ کریں اور زیادہ سے ممبر و مرید بنانے کی کوشش کریں۔ جو تکلیف یا ضرورت ایسی منظم سوسائٹی کے کو لاحق ہو۔ وہ صدر کی وساطت سے اس کے ازالہ کے لئے حضور ممدوح دام ظلہ کی خدمت میں بذریعہ عریضہ مطلع کرے۔ فوراً حضور اس کیلئے مناسب تجویز فرما کر دعا یا تعویذ سے مدد فرما دیں گے۔ اگر حضور کا کوئی مستند خلیفہ نزدیک ترین جگہ پر اقامت پذیر ہو تو اس کے پاس جا کر مناسب تدابیر عمل میں لانے کے لئے التجا کرے اور مفصل ہدایات حاصل کرے۔ اس طرح تنظیم و اتحاد میں واقعہ شدہ کمی کا ازالہ ہو جائیگا۔ ایسی انتظامی اگر کسی اہم ضرورت کے ماتحت بشرطیکہ تنظیم و اتحاد کے متعلق ہو حضور دام ظلہ التعالیٰ کو بغداد شریف بھی سے مدعو کرے گی۔ تو انشاء اللہ ضرور وہاں تشریف فرما ہو کر مناسب

Marfat.com

حکم بخشیں گے۔ والسلام من اتبع الہدیٰ۔

اس طریقہ قادریہ العظمیٰ کے بانی حضرت غوث الاعظم جیلانی قدس سرہ العزیز کی اولاد اور اولاد الاولاد نسلاً بہ نسلاً بغداد شریف ملک عراق میں حضور ممدوح کے وقت سے آج تک آباد چلی آرہی ہے جن میں سے بہت سے صاحبان نے وقتاً فوقتاً ضرورت زمانہ کے تحت یا تبلیغ و اشاعت کے سلسلہ میں سکونت ترک کر کے دیگر ممالک میں منتقل رہائش اختیار کر لی ہوتی ہے اب تو یہاں مدت مدید سے صرف حضرت سیدنا الحسیب النسیب الشریف المشائخ عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلف الرشید حضرت الاعظم جیلانی قدس سرہ العزیز کی اولاد پاک ہی آباد ہے اور وہی ہر شعبہ دربار و اوقاف کی مالک اور منتظم ہے جس میں سے نقیب الاشراف اور متولیان اوقاف بھی منتخب ہوتے چلے آئے ہیں۔ یہ خاندان گیلانیہ بغدادیہ کی بزرگ ترین ہستیاں دنیا بھر میں سب سے زیادہ ممتاز اور با اثر ہستیاں ہیں عوام الناس نے تو یک طرف ہر زمانہ کے بادشاہان اسلام اور غیر اسلام نے اس بات کو بھی تسلیم کر کے بخلوص و عقیدت شاہی احکام نافذ کر دیئے ہیں۔ ان کی بزرگی اور فضیلت اور طاقت اور شوکت ہیبت و صولت رعب و جلال کا تذکرہ کتب ہائے معتبرہ میں بھی موجود ہیں اور عوام الناس کی زبان پر بھی رواں ہیں چنانچہ خاص طور پر نقیب الاشراف اور متولیان اوقاف دربار غوثیہ کا رتبہ کسی وقت میں بھی بادشاہان وقت کے رتبہ سے کم خیال نہیں کیا جاتا۔ اور ان کی عزت عظمت رعب و ادب و صولت و ہیبت شان و مرتبت جاہ و جلال وغیرہ بادشاہان و نوابین اور مہاراجگان کی عزت و عظمت سے کم نہیں سمجھی جاتی چنانچہ بڑے بڑے بادشاہ و نواب اپنی اپنی لڑکیوں کا رشتہ اس خاندان عالیہ کے افراد سے منسوب کرنے کو باعث فخر و عزت و برکت تصور کرتے ہیں۔ اگر بادشاہ کے نام کے پہلے ہز ہائینس کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو ان کے اسمائے مبارک کے پہلے ہز سوئینس کا لفظ استعمال کرنا سعادت دارین خیال کرتے ہیں کیونکہ تمام خاندان گیلانیہ بغدادیہ

Marfat.com

دینی دنیاوی روحانی مراتب کا ہوتا ہے اسی نظریہ کے تحت ان کے معتقدین و مریدان حضرات کی خاکِ نعلین کو بوسہ دینا اور بطور کحل الجواہر آنکھوں میں لگانا اور دستِ مبارک کے صاف کردہ اور مستعمل صابن آمیختہ پانی کو بطور تبرک نوش کرنا سعادت دارین تصور کرتے ہیں۔

مرید کو شجرہ ہائے خاندانی و پیشوائی عطا کرنے کی وجہ تسمیہ

سجادہ نشینان قادریہ اپنے ہر مرید کو بیعت ہو جانے کے بعد ایک شجرہ نسبی و پیشوائی عطا فرماتے ہیں جس میں طریقہ قادریہ کی نسبت درج ہوتی ہے نسبی شجرہ دینے سے حسب و نسب پر کوئی تفاخر مقصود نہیں ہوتا کیونکہ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی الفرد الجامع الصمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی ذات بابرکات اس قسم کی خواہشات سے بری تھی صرف شجرہ عطا فرمانے کا مقصد یہ تھا کہ طریقہ ہذا کے شیوخ کا سلسلہ دار علم ہو جائے اور خیر و برکت حاصل کرنے کے لئے مریدان روزانہ ایصال ثواب ازواج پاک کرتے رہیں۔ اب بستور سابق یہ سلسلہ جاری ہے۔

جب کسی سجادہ نشین مرشد کو کسی مرید کے متعلق طاقت روحانی یا ارشاد باطنی کے ذریعہ علم ہو جاتا ہے کہ فلاں فلاں مرید راہ مستقیم پر صحیح طور پر گامزن ہیں۔ تو وہ ان کو بھی خلافت دے دیتے ہیں۔ اور خلافت نامہ لکھ دیتے ہیں۔ کہ سجادہ نشین یا مرشد کے ارشاد سے خلیفہ ہوئے ہیں جو سند خلیفہ کے پاس موجود رہتا ہے۔

خلافت نامہ کا مضمون کا عربی سے اردو ترجمہ حسب ذیل ہیں۔ ا

تمام تعریفیں اس ذات پاک کیلئے مخصوص ہیں جس نے محبت والوں کی آنکھوں سے

Marfat.com

تاریکی کا پردہ اٹھا دیا۔ اور اپنے پاکیزہ نور سے معرفت کا مستحکم راستہ دکھلایا۔ اور ان کے نفوس کو دنیا کی طرف راغب ہونے سے پاک کر دیا یہاں تک کہ وہ لوگ پرہیزگاری کے راستہ پر چل پڑے۔ اور جس نے اپنی یقین کامل کے گھاٹ پر پہنچا دیا کہ ان کے دلوں سے شک اور عناد کا مادہ ختم ہو گیا۔ اور ان کی سمجھ کے پیالے کو ان امداد سے جو پے در پے ان پر اترتی رہیں۔ علوم کی باریکیوں سے بھر دیا ان کے چہروں پر معرفت کی تر و تازگی نمایاں ہونے لگی اور بہت بڑی کامیابی کی خوشخبری دی گئی۔ اور ندا آئی کہ ان کے دلوں میں بے شک ہمارا رزق ہے جس میں کمی نہیں۔ وہی اللہ دائمی جبروت اور اصلی جبروت والا ہے۔ اس کا بزرگ نام ہمیشہ رہنے والا ہے تنہا اسی کو بقا ہے۔ آسمان اور زمین میں جتنا ہے اپنے علم اور برائی میں اپنے خاص بندوں کو یاد کرتا ہے جو اس کو یاد کرتے ہیں۔ ان کی امید بھری دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ بہت زیادہ نعمتوں کا دینے والا اور احسان کرنے والا ہو کر اپنی مخلوق پر قیامت کے دن اور اس دن جس روز حساب و کتاب کی پیشی ہو گی۔ میں تعریف کرتا ہوں۔ اس بات پر کہ اس نے مجھے درستگی عطا فرمائی۔ اور اس بات پر کہ اس نے مجھے اپنی دردی سے بچا لیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔ یہ کہ وہی دائمی ابد الآباد کے لئے ہے میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں۔ کہ ہمارے سردار ہمارے پیشوا حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں جو تمام بندوں کی طرف مبعوث کئے گئے ہیں

پس میں نے اجازت دی اپنے دل بینے کو اور خلیفہ اور جانشین کر دیا اس کو اس ارشاد کے ساتھ کہ طریقہ علیہ کے طور پر کتاب اور سنت کو اپنے اوپر لازم کریں چونکہ مجھ کو اس پر اعتماد ہے اور میں ان تمام چیزوں کی اجازت دیتا ہوں۔ کہ جس کی اجازت میرے والد اور مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ کو دی ہوئی ہے اور

Marfat.com

یہ کہ مجھ کو اور ہمارے مشائخ کرام کو اور اصول و فروع کو اور عامۃ المسلمین کو اپنی دعاؤں میں فراموش نہ کرے گا۔

دستخط ، مہر ، تاریخ خلافت دینے والے کا

Marfat.com

باب سوم

خاندان گیلانیہ بغدادیہ

Marfat.com

خاندان گیلانیہ بغداد یہ کا ابتدائی حال

یہ شریف الاشراف خاندان گیلانیہ مہر تاباں کی طرح افق اعلیٰ بغداد پر چمکا اور تمام شہروں میں اپنی فضیلت اور اپنی عزت اپنے غلبہ اور تسلط اور سرداری کے باعث جلد ترین مشہور ہو گیا ملک عراق میں ہلاکو خاں کی تباہی اور ایرانیوں کے حملوں اور داخلی فتنوں نے بغداد کی شرافت کو تباہ و برباد کر دیا اور وہاں کی بزرگی کو ضائع کر دیا وہاں کے رہنے والوں کو منتشر اور پراگندہ کیا اور وہاں کے مردانِ کار کو متفرق کر دیا تو بغداد کی حالت ناگفتہ بہ ہو گئی جن کے سلطان مراد خاں مرحوم نے بغداد کو دوبارہ فتح کیا اور متفرق شہروں سے لوگ واپس لوٹ آئے اور جنہیں اس خاندان کے افرادِ منتشر پھر واپس آ کر وہاں بدستور سابق جمع ہو گئے۔ اور اپنے جد اعلیٰ حضرت سیدنا شیخ المشائخ محبوب سبحانی عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کے مسلک پر چلنے لگے پھر وہ اپنی ہمتوں کو آداب کے جمع کرنے فضائل کے حاصل کرنے اور اپنی عقلوں کو دینی جہت اور علمی حیثیت سے درست اور باکمال کرنے کی طرف لگ گئے۔ اور عمل کے راستہ میں اپنے جد اعلیٰ کے طریقہ کے مطابق اصلاح کرنے میں متوجہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اولاد علی کی بزرگی اور شرافت کو بلند کر دیا اور خاندانی عزت و عظمت کو بحال کر دیا۔ تب ان کے اردگرد ممالک کے رہنے والے جمع ہو گئے اور ان کے فضل و کمال علم و فضیلت اور سرداری کا سب نے اقرار کر لیا۔ عراق میں بہت بڑے بڑے اور شریف اور خاندان ظہور پذیر ہوئے ہیں، ان میں سے بعض خاندان تو وہ ہیں کہ جن کا ظہور افراد خاندان کے علم کی وجہ سے ہوا یا اس کے مردانِ کار کی کسی کارگزاری کے

Marfat.com

کے باعث ہُوا یا افرادِ خاندان میں سے کسی کے مال و زر کی وجہ سے ہوا۔ یا کسی ایک شخص کے برسرِ اقتدار آنے کی وجہ سے ہُوا۔ اسی طرح کچھ ایسے اسباب اور بھی ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے خاندان کو نمایاں مقام حاصل ہوتا ہے۔ لیکن ان خاندانوں میں کوئی شریف خاندان ہی ایسا ہوگا کہ جس نے ظہور اور ترقی کے اسباب سارے کے سارے یکجا جمع ہوگئے ہوں۔ بجز اس قدیم خاندان کے جو تمام ممالک میں خاندانِ ہاشمیہ گیلانیہ کے نام سے اور نقابتِ قادریہ کے لقب سے مشہور ہے۔ جب سلطان مراد خاں مرحوم نے ایرانیوں پہ حملہ کیا اور شکست دی اور بغداد فتح کیا، تو اس نے خاندان قادریہ کے اور کمالات کی روشنی کے پھیلاؤ کی راہیں از سرِ نو ہموار کرنے کا موقع پایا۔ ان کے نام پہ جائدادیں وقف کیں اور ان کے نام وظائف مقرر کیے اور حضور غوث پاک قدس سرہ العزیز کی اولاد کو آگے بڑھایا۔ اس طور پہ کہ ان میں سے کچھ لوگ اوقاف کی نگرانی کرنے والے اور کچھ سنبھالنے والے مقرر کیے۔

نقیب الاشراف کا عہدہ

ان میں سے جو سب میں باعتبار عہدہ بڑا۔ شان کے لحاظ سے نظیر اور اعلان القول سے مشہور و معروف اور خیر و فلاح میں ممتاز ہوتا ہے۔ وہ نقیب مقرر ہوتا ہے تاکہ وہ دربار کے علاقہ اور اوقاف کو دیکھتا رہے اور وظیفوں کے ساتھ ان کے ناداروں

Marfat.com

اور فقیروں کی خبر گیری کرتا رہے۔ پس اس وجہ سے ان کا دائرہ وسیع ہونے لگا۔ اور بغداد والوں کے دلوں میں ان کا احترام بڑھ گیا۔ عراق کے لوگ کسی بادشاہ کے سامنے اپنی گردنیں نہیں جھکاتے۔ اور نہ کسی امیر اور نہ کسی بڑے چھوٹے کے سامنے اس قدر دبتے ہیں جتنا کہ وہ ان میں سے کسی معلوم سیّد اور مشہور عالم کے سامنے۔ اس لیے کہ دین کے ممتاز آدمیوں کا احترام ان کے ہاں بادشاہِ وقت کی اطاعت سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ جیسا کہ ان مُلکوں کے بادشاہوں کے حالات سے ظاہر ہے۔ چونکہ عالمان باداد قوموں کے سرداران کی تعظیم و تکریم کرتے تھے۔ حکومت نے یہ مصلحت سمجھی، کہ نقابت کو ایک شریف عہدہ قرار دے اور اس پر حکومت کا اثر ہو اور حکومت کے ہاں اس کی بڑی قدر ہو۔ تاکہ حکومت پوری قوم کو اس نقیب کی زبان اور شرافت اور سیّد ہونے کے واسطہ سے اپنے ارادہ کے تابع بنا دیں اور اپنی طرف متوجّہ کر سکیں۔ اسی طرح سیّدنا حضرت شیخ المشائخ عبدالقادر جیلانی قدس سرّہ العزیز کی اولاد سردار بن گئی اور ساری اُمّت میں ان کو شرافتِ عظمیٰ کا اعلیٰ مقام حاصل ہو گیا۔ چنانچہ انھوں نے جانوں مالوں سے امّتِ محمدّیہ کی خدمت کی۔ اس سلسلہ میں ان کی کارکردگیاں مشہور اور معلوم ہیں۔

نقابت کے معنی لُغت کے اعتبار سے اس کی تحقیق کرنے سے پتہ چلتا ہے، کہ نقیب وُہ شخص ہوتا ہے جو کسی قوم کے حالات کو دیکھنے والا اور نگرانی کرنے والا اور اُن کو اچھی طرح جاننے والا ہو۔ اور قوم کا سردار اور اُن کے

Marfat.com

نیک و بد کا ذمہ دار ہو۔ پس نقیب وہ شخص ہوتا ہے جو سخت سے سخت مواقع میں بھی قوم کو سنبھالنے کی ذمہ داری سے اور ان کو سختی اور نرمی کے اوقات بتاتا رہے اس لیے کہ وہ ان کا سردار ہوتا ہے اور سردار سے ہی اپنی قوم کے بارے میں پوچھا جاتا ہے اور چونکہ نقیب حکومت اور قوم کے درمیان تعلقات کے استوار رکھنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ اس لیے زمانۂ قدیم سے حکومتیں قوم کی نگرانی اور اس کے خم کو سیدھا کرنے کی ذمہ داری اس کے متعلق کر دیتی ہے۔ اجماع اور شریعت کی حیثیت سے بھی اس کے لیے بہت بُرا مقام ہے۔ تو اس لیے شاہانِ اسلام اور خُلفائے وقت نے اس کے لیے اونچا مقام مقرر کیا ہے۔ جیسا کہ دولت بنی امیہ دولتِ عباسیہ اور دولتِ عثمانیہ کی تاریخ کی مراجعات سے ظاہر ہے۔ نقیب حکومت کے چلانے والوں کو قوم کے حالات ترقی اور تنزل سے آگاہ کرتا ہے تاکہ حکومت ان کے اسباب اور علاج میں متوجہ ہو۔ نقابت کا یہ عہدہ اسی طرح جاری رہا اور اس کو شرافت کا اونچا مقام حاصل تھا۔ نقیب الاشراف کی نرینہ اولاد یعنی بیٹوں کے نام کے ساتھ نسبتِ پدری کی وجہ سے نقیب زادہ کے لفظ کا اضافہ کرتے ہیں۔ جو حضرات کہ نقیب الاشراف کی اولاد سے نہیں ہوتے تو اپنے نام کے ساتھ صرف الگیلانی کا لفظ شامل رکھتے ہیں۔

حق بات یہ ہے کہ اس خاندان کے گزشتہ بزرگوں نے اپنے اندر تمام اچھے اخلاق جمع کر دیے تھے۔ انھی میں تجربہ کار سیاست دان عالم، ادیب، جری اور بہادر اور بڑے

Marfat.com

بڑے سخی، غیرت مند، وطن پرست، زاہد، پارسا، متّقی اور صالح ظاہر ہو گئے تھے اور اوّل سے آخر تک اس خاندان میں ایسے ایسے آدمی پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جو آگے بڑھنے میں معلوم اور کارناموں کے اعتبار سے مشہور ہیں۔ اس خاندان میں علم و ادب کے میدانوں میں بڑے بڑے میدان کار نمایاں ہوئے ہیں اور انھوں نے ہر فن میں اپنے کامیاب تیر چلائے ہیں اور ان کی ایسی ایسی اپنی خدمات ہیں جس سے اُن کی شہرت تمام عالم میں پھیل گئی ہے اور جن کی خوشبو تمام اطراف عالم میں مہک رہی ہے اور جن کا ذکرِ خیر صحراؤں میں بھی ہے اور آبادیوں میں بھی۔ اس خاندان کے گزشتہ بزرگوں کے معاصر علما نے ان خدمات کے بارے میں بڑی وضاحت کے ساتھ تذکرے لکھے ہیں اور شعرا نے ان کے ذکرِ خیر کو اشعار میں بیان کیا ہے۔ اور ان کے محاسن اور کمالات کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے۔ غرضیکہ اس گیلانی خاندان کے لیے ایک عالم گیر، بلند تر اور عظیم الشّان شہرت ہے کہ دوسروں کی شہرت اس کے قریب بھی نہیں پہنچ سکتی۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ وہ حضرات ہیں کہ جب میدان میں کھڑے ہوں، تو یہی بادشاہ ہیں، جب پکڑنا چاہیں، یہی زبردست ہیں۔ جب گفتگو کریں، یہی عُلماء ہیں۔ جب کسی مسئلہ پہ دلیلیں دیں تو یہی ادیب ہیں۔ اور جب ذکر و فکر میں مشغول ہوں تو یہی عبادت گزار ہیں۔

اس چیز نے یعنی طاقتِ گیلانیہ نے بارہا بادشاہوں کو بھی پریشان کیا اور امراء کو بھی پریشان کر دیا۔ جیسا کہ مرحوم سیّد محمود آفندی ابن سیّد رجب آفندی کا موقف علی بادشاہ کے سامنے رہا۔ اور مرحوم سیّد علی آفندی بن سیّد سلمان آفندی

Marfat.com

مذکور کا موقف سلطان عبدالحمید کے سامنے تھا۔ اور سیّد سلمان نقیب الاشراف ابن سیّد علی نقیب الاشراف کا موقف سلطان ناصر الدین شاہ ایران کے ساتھ رہا۔ چنانچہ سید سلمان مذکور نے تمام کردستان تا کرنت فتح کیا اور ترکی کی سلطنت میں شامل کیا۔ ترکی کا سلطان عبدالحمید ان ہی کا مُرید تھا۔ اور اس نے آپ کے لیے بہت سے اوقاف اور خطابات جاری کیے تھے۔ اسی طرح سیّدنا عبدالرحمٰن نقیب الاشراف جن کا ذکر خیر آگے آئے گا۔ ان کا موقف جنرل مونٹ (Mount) کے ساتھ تھا۔ یہ جنرل آپ کا سخت حریف تھا۔ اسی طرح سید محمود حسام الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کرنل وائلس اور پریسی کاکس کی مخالفت کی اور ان کا قافیہ تنگ کیا۔ السیّد رشید عالی ابن سیّد عبدالوہاب الگیلانی انگریزی اقتدار اور انگریز پرستی کا سخت مخالف رہا ہے۔ اسی طرح پیر سیّد ہاشم مسعود ابن السیّد شیخ المشائخ حضرت عبدالرحمٰن نقیب اور اسی طرح پیر سیّد احمد [illegible] نقیب ابن السیّد حضرت عبدالرحمٰن مذکورۃ الصدر اور شیخ پیر السیّد ابراہیم سیف الدین ابن سیّد مصطفےٰ ابن السیّد سلمان ابن سیّد شیخ علی النقیب مذکورہ اور سید پیر عبدالسلام ابن سیّد علی اور پیر سیّد محمد جمال الدین الگیلانی نقیب الاشراف اور نقیب زادہ سیّدنا حضرت طاہر علاء الدین مدظلہ العالی جو اسلام کی بہترین خدمت فرما رہے ہیں [illegible] السید الشیخ پیر محمود حسام الدین آفندی القادری الگیلانی وغیرہم جن کا ذکر خیر مفصل و مشروحاً آگے چل کر السید والشیخ المشائخ حضرت عبدالعزیز صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کے نقباء اور سجادہ نشینان کے تحت آئے گا۔ تمام کے تمام بلند پایہ بزرگ خدا پرست [illegible]

Marfat.com

سخی، بُردبار، عالم، عابد، زاہد، کامل و اکمل ہونے کے علاوہ غیور اور غیر مسلم بادشاہان کی سرپرستی کے سخت دشمن تھے اور ہیں اور آزادیِ اسلام کے حامی و مددگار ہیں۔ اور بدخواہانِ ملت کے سخت ترین دشمن ہیں۔ شاہانِ اسلام خصوصاً حامیانِ دینِ حنیف کے بہی خواہ مدد معاون اور علمی ترقیات میں حسارجین سخت ترین مخالف بلکہ دشمن ہیں۔ نقیب الاشراف کے یہی معنی اور مطلب ہے جو مذکور ہوا۔

خاندانِ گیلانیہ بغدادیہ موجودہ کی وضاحت

بغداد شریف ملک عراق میں موجودہ خاندانِ گیلانیہ سیدنا شیخ المشائخ حضرت عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلف الرشید حضرت محبوبِ سبحانی قطب ربانی ہیکل صمدانی پیر دستگیر سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کی اولادِ مطہرہ آباد ہے جس کی چار شاخیں ہیں :-

اول : اولاد حضرت سید علی القادری الگیلانی ابنِ سید سلمان رضی اللہ عنہما۔ ان کا لقب بیت سید علی مشہور ہے

دوم : اولاد سید زکریا القادری الگیلانی رضی اللہ عنہ۔ ان کا لقب بیت سید زکریا مشہور ہے

سوم : اولاد سید مراد القادری الگیلانی رضی اللہ عنہ۔ ان کا لقب بیت سید مُراد مشہور ہے

چہارم : اولاد سید خمیس القادری الگیلانی رضی اللہ عنہ۔ ان کا لقب بیت سید خمیس مشہور ہے

ان چاروں گھروں کے افراد ذکور و اناث خورد و کلاں کی مجموعی تعداد ۱۸۰ کے قریب ہے اور یہی اصلی گیلانی خاندان سیدنا حضرت عبدالعزیز صاحب ممدوح الصدر کی اولاد ہیں ۔

Marfat.com

کافی عرصہ کا ذکر ہے کہ ترک قوم کے چند افراد بسلسلۂ کاروبار تجارت بغداد شریف میں آئے اور رفتہ رفتہ یہیں اقامت پذیر ہو گئے۔ چنانچہ ان کی اولاد بھی آج تک یہیں مستقل طور پر رہائش پذیر ہے۔ اس خاندان کا نام بَیْتُ التَّکَرْلِی ہے۔

شیخ المشائخ سیّدنا حضرت علی النقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ نقابت میں یہ خاندان بیت التکرلی کے نام سے مشہور ہوا۔ بعدہٗ شیخ المشائخ حضرت سیّد عاصم رضی اللہ عنہ نقیب الاشراف کے عہدِ نقابت میں اس خاندان کے افراد نے اپنی نسبت اعلیٰ حضرت شیخ المشائخ سیّدنا عبدالرزاق رضی اللہ عنہ کی اولاد ہونے کا پروپیگنڈا شروع کر دیا اور پھر یہ ابراہیم سیف الدین صاحب موجودہ نقیب الاشراف کے زمانۂ نقابت میں اپنے آپ کو شیخ المشائخ سیدنا حضرت عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے منسوب کرنا شروع کر دیا۔ اس خاندان کے چند افراد ہوتے ہوتے حکومت عراق کے زیر سایہ عہدوں پر فائز ہو گئے۔ چنانچہ ایک فرد ان میں سے وزیر عادلہ منتخب ہو گیا۔ اب موقع شناسی سے کام لیتے ہوئے انھوں نے ایک حاکم مجاز کی عدالت میں اپنے آپ کو خاندان گیلانیہ بغدادیہ سے حضرت شیخ المشائخ سیّدنا عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد ہونے کا دعویٰ دائر کر دیا تاکہ قومیت کی تصدیق ہو سکے اور اوقاف قادریہ کے حصہ دار تصور ہو کر حصہ لینے کے مستحق ہو سکیں۔ چنانچہ انھوں نے اس مقدمہ کی کامیابی کے لیے حد سے زیادہ جد و جہد کی اور فرضی ثبوت پیدا کیے۔ افسر مجاز کو زرِ کثیر بطور رشوت پیش کیا۔ اور وزیر عادلہ کے دباؤ اور رعب اور سفارش سے کام لے کر افسر مجاز کو ہم خیال بنا لیا۔ جھوٹے گواہ اور

Marfat.com

شہادتیں پیش کیں۔ تمام تر گواہان شیعہ مذہب کے برائے شہادت پیش کیے۔ ان کا دعوٰے فرضی، بے معنی اور کذب و دروغ پر مبنی تھا۔ چنانچہ افسرِ مجاز (رشوت گیرندہ) نے ان کے حق میں حضرت شیخ المشائخ سیدنا عبدالعزیز صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کے افراد ہونے کا فیصلہ لکھ دیا۔ اور پروانۂ عدالت مبنی بر تصدیقِ قومیّت خاندان گیلانیہ ان کے حوالہ کر دیا۔ حالانکہ قطعی طور پر نہ یہ نامبردہ گیلانی خاندان کے افراد سے ہیں۔ نہ حضرت سیدنا شیخ المشائخ ممدوح الصدر کی اولاد سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس خاندان بیت التکرلی کاذب و دروغ گو پر اللہ تبارک و تعالیٰ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی قطب ربّانی الشیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز اور جملہ خلفاءِ راشدہ اور اولیاءِ کاملین بلکہ تمام مُریدان و معتقدان لعنت بھیجتے ہیں۔ اور ہر مرید و معتقد حضور غوث پاک قدس اللہ سرّہ العزیز کو چاہیے کہ تا قیامت یہ کام کرے۔ کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے۔ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ۔ نیز ان اشخاص پر بھی جو خاندانِ گیلانیہ سے نہیں ہیں اور اپنے آپ کو اس خاندانِ علیہ سے ظاہر کر کے مریدی پیری کا کام کرتے ہیں، مثل خاندانِ بیت التکلی لعنت ہے۔ اور اُن اشخاص پر بھی جو جعل ساز دھوکے باز، دروغ گو اور شکل مومناں کرتوت کافراں کے مصداق ہیں، ان پر بدستور لعنت ہو۔ آمین!

عُہدۂ نقابت اور تولیت کے مستحق

محبوبِ سبحانی، غوثِ صمدانی، قطب ربانی المہیمن یزدانی شیخ الکل سیدنا حضرت

Marfat.com

عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے وصال کے بعد تبلیغ و اشاعت و رشد و ہدایت مدرسہ و خانقاہ قادریہ و مسجد کی حفاظت بلکہ تمام دیگر شعبہ جات کی طرف آنحضورؒ کے صاحبزادگان سیدنا عبدالرزاق و سیدنا عبدالعزیز صاحبان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے توجہ مبذول فرمائی۔ چنانچہ نسلاً بعد نسلاً یہ سلسلہ قائم رہا۔ جب سیدنا حضرت ابونصر رضی اللہ عنہ بدورانِ خلافتِ عباسیہ قاضی القضات اور ولی عہد خلافتِ عباسیہ منتخب ہوئے تو ان کے وصال کے بعد ہر دو برادران کی اولاد نے باہمی رشتہ داریوں کے ذریعہ اور یکجا رہائش پذیر ہو کر تعلقات برادرانہ کو استوار کیا۔ چنانچہ خلفائے عباسیہ و عثمانیہ نے ان تعلقات برادرانہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے کبھی سیدنا عبدالرزاقؒ کی اولاد سے اور کبھی سیدنا عبدالعزیزؒ کی اولاد سے (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ارشد بہ ارشد بالغ و عاقل، دانا و سمجھدار کو منتخب کر کے عہدۂ نقابت و تولیت عطا فرماتے رہنے کا سلسلہ نا متناہی جاری رکھا۔ جب ہلاکو خان اور تاتار کے حملوں نے بغداد کی عظمت اور رفعت کو تہ و بالا کر دیا اور تمام خاندان بغداد مع خاندان گیلانیہ حملہ آوران کے مظالم کی تاب نہ لا کر ہجرت کر گئے۔ تو مدت تک بغداد کی حالت ناگفتہ بہ رہی۔ حتیٰ کہ سلطان مراد خان مرحوم نے بغداد کو دوبارہ فتح کیا اور تمام خاندان کو جو ہجرت کر کے بغداد چھوڑ گئے ہوئے تھے۔ واپس بلوا کر از سر نو شہر آباد کرایا۔ اور پہلے کی طرح اپنی اپنی جگہ پر بٹھایا اور کاروبار پہ لگایا۔ چنانچہ خاندان گیلانیہ کو بھی بدستور سابق عہدۂ نقابت و تولیت سپرد کیا۔ اور پہلے کی مانند حضرت سیدنا عبدالرزاق و سیدنا عبدالعزیز صاحبان رضی اللہ عنہما کی اولاد کو تا حال

Marfat.com

منتخب کیا۔ مختصر یہ کہ سیّدنا عبدالرّزاقؓ صاحب کی اولاد سے سیّد محمود نقابت کے عہدہ پر ممتاز تھے کہ دفعتہً شہرِ بغداد میں ہیضہ کی وبا نمودار ہوئی اور تمام شہر کو لپیٹ میں لے لیا۔ چنانچہ حضرت سیّدنا عبدالرّزاق کے خاندان مع سیّد محمود نقیب الاشراف بجز ایک دُخترِ نیک اختر کے موت کے ہاتھوں کوئی نہ بچا۔ بلکہ حضرت سیّدنا عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی اور اولادِ پاک سے صرف پانچ افراد ذکور اور دو افراد اناث زندہ بچے۔ جب وبا ختم ہوئی اور حالات درست ہوئے۔ تو پانچوں افراد پس ماندہ نے فرداً فرداً نقابت اور تولیت کے عُہدۂ جلیلہ کے حصول کے لیے کوشش شروع کی اور علیٰحدہ علیٰحدہ ہر ایک نے درخواستیں پیش کیں۔ مگر سب درخواستیں نامنظور ہوگئیں۔ فرمانِ شاہی جاری ہُوا۔ کہ حضرت سیّد محمود نقیب مرحوم و مغفور کی دخترِ نیک اختر پس ماندہ کا جس گیلانیہ خاندان بغدادیہ کے فرد سے نکاح ہوگا۔ وہی مستحق اس عہدہ کا ہوگا۔ چنانچہ پورے چھ سال یہی دُخترِ پس ماندہ خود ہی عہدۂ نقابت و تولیت پر سرفراز رہی اور اس کا ناظم والیٔ بغداد یعنی گورنرِ حکومتِ ترکی مقرر رہا۔ اس کے بعد اس دخترِ نیک اختر نے نکاح سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے کر لیا سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہاں پہلی عورت موجود تھی جو رومی خاندان المشہور بیت الرومی سے منسوب تھی مگر سیّدہ نہ تھی اور صاحبِ جائداد اور جاہ و مال تھی۔ اس کے بطن سے دو پسران سید سلمان و سیّد زین الدین پیدا ہو چکے ہوئے تھے۔ اس دخترِ نیک اختر کے بطن سے پورے چار سال کے بعد سید عبدالرحمٰن صاحب معرضِ شہود میں تشریف لائے۔ مطابق فرمان شاہی سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نکاحِ ثانی کے بعد ۳۰ سال نقیب الاشراف

Marfat.com

اور متولی الاوقاف رہے۔ اس واقعہ کے متعلق کتاب تذکرۂ غوثیہ مصنفہ حضرت غوث علی شاہ قلندر پانی پتی رضی اللہ عنہ کے صفحہ نمبر ۹۸ پر زیر عنوان سفر حج بیت اللہ شریف اور زیارت بغداد المحمیہ اس واقعہ کو یوں بیان فرمایا ہے کہ "سید علی سجادہ نشین سے پہلے سید محمود رزاقی یعنی شاہ عبدالرزاق صاحب کی اولاد سے صاحب سجادہ تھے اور قدیم سے اس خاندان میں سجادگی چلی آ رہی تھی۔ جب ہیضہ میں سید محمود صاحب رضی اللہ عنہ کی اولاد اور خود بھی انتقال فرما گئے۔ تو ایک دختر سعید و پسماندہ چھوڑی۔ اس بات کی خبر جب سلطان روم کو ہوئی تو حکم دیا کہ جس کی شادی خاندان گیلانیہ سے اس دختر سے ہوگی وہی مستحق سجادگی ہوگا۔ سید علی صاحب نے جو شاہ عبدالعزیز صاحب کی اولاد سے تھے۔ اگرچہ ان کی پہلی بیوی بھی صاحب اولاد تھی اور زندہ تھیں سے بغداد میں کوئی باقی نہ رہا تھا۔ اس دختر نیک اختر سے شادی کر لی اور صاحب سجادہ ہو گئے۔ ورنہ محال تھا۔ سید محمود صاحب کامل فقیر تھے۔ چنانچہ ان کے حالات بغداد میں اظہر من الشمس ہیں۔ اس لڑکی سے ایک فرزند یعنی عبدالرحمن پیدا ہوئے۔ سید علی صاحب نے ۳۰ سال سجادگی کی تھی۔ ان کے بعد سید سلمان صاحب جو سید علی صاحب کی پہلی بیوی سے تھے اور بحافظہ سید عبدالرحمن سے بہت بڑے تھے اس لیے سید سلمان صاحب مستحق سجادگی سمجھے گئے۔ ان کے بعد سید عبدالرحمن صاحب مستحق ہوئے۔

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ تجارت بھی کرتے تھے۔ ان کی والدہ کافی مال دار اور صاحب جائداد تھیں۔ مگر سید عبدالرحمن صاحب رضی اللہ عنہ علوم دینی کے طالب

Marfat.com

اور ماہر نیز عبادت گزار، شب بیدار تھے۔ اِن میں اور سید سلمان رضی اللہ عنہما میں بہت زیادہ محبّت تھی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ کے برادرِ خورد سیّد زین الدین صاحب نے طفلی کے زمانہ میں کھیل کود کی حالت میں سیّدنا عبدالرحمٰن صاحب کو ایک تھپڑ مارا۔ جب سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ کو اس بات کی خبر پہنچی تو سید زین الدین صاحب کو بُلا کر پوچھا کہ کیوں ایسا کیا۔ جب اُنھوں نے کوئی معقول جواب نہ دیا۔ تو آپ نے سیّدنا عبدالرحمٰن صاحب کی محبّت کو مقدّم جانتے ہوئے طیش میں آکر سیّد زین الدین کو سخت پیٹا اور اُٹھا کر چھت سے نیچے پھینک دیا، جس کے باعث ان کو سخت چوٹیں آئیں۔ چنانچہ کئی روز زیرِ علاج رہ کر صحت یاب ہوئے۔ اسی محبّت کی بنا پر سیّد سلمان رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عبدالرحمٰن صاحب نے باہمی رشتہ داری پیوند استوار کر لیے تھے یعنی ہر دو نے اپنے پسران و دُختران کے نکاح ایک دوسرے کے ہاں کر دیے تھے۔ اور اراضیات کی کاشت و برداشت مشترکہ کر لی تھی۔ مزید براں جتنے خطوط یا احکامات دیکھنے میں آتے ہیں۔ ان پر سیّدنا سلمان نقیب الاشراف کے مُہر اور دستخط کے ہمراہ سیّدنا عبدالرحمٰن کے دستخط و مُہر برابر ثبت ہوتے ہیں۔ عوام الناس کا خیال ہے کہ حقیقی بھائی ہیں۔ دراصل ان کی والدہ جُدا جُدا تھیں۔ جیسا کہ بیان ہو چکا بعض اوقات جب ان میں کسی بات پر شکر رنجی کی نوبت آجاتی۔ تو سیّدنا سلمان فوراً کہ اُٹھتے کہ اپنی نقابت و تولیت سنبھالو۔ میں غلام نہیں ہوں جس پر سیّد عبدالرحمٰن دست بستہ معافی مانگتے اور عرض کرتے کہ آپ والدِ بزرگوار کے مقام پر ہیں۔ میں ابھی تعلیم حاصل کر رہا ہوں

Marfat.com

میں اس کام سے بے بہرہ ہوں، آپ ہی سنبھالے رکھیں اور مجھے معاف فرمادیں۔ سیّدنا سلمان مرحوم کے فوت ہونے کے بعد تمام گیلانی خاندان کے اعیان اور دیگر معززین نے سیّدنا عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ عہدۂ نقابت منظور فرمائیے تو آپ نے فرمایا کہ آج فوری طور پر یہ عہدہ سنبھالوں تو لوگ یہ کہیں گے کہ اس عہدۂ جلیلہ کی خاطر بھائی کی وفات کو فراموش کر دیا ہے چنانچہ انہوں نے چہلم وغیرہ سے فارغ ہو کر دو مہینہ کے بعد نقابت و تولیت کے عہدہ کو سنبھالا۔

۱۔ سیّدنا علی النقیبؒ ۔ ۱۰ سال سجادگی کے بعد ۱۲۸۸ھ میں جان بحق ہوئے۔

۲۔ سیّدنا حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ۱۲۵۰ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۲۹۸ھ میں منصب نقابت و تولیت پر متمکن ہوئے۔ اور ماہ ذوالحجہ ۱۳۱۵ھ میں واصل باللہ ہوئے

۳۔ سیّدنا عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ کی پیدائش ۱۲۶۱ھ میں ہوئی۔ اور منصب نقابت و تولیت کو ماہ ربیع الاوّل ۱۳۱۶ھ کے آغاز میں قبول فرمایا اور ۱۳۴۱ھ تک اس عہدہ پر ممتاز رہے۔ من بعد یہ عہدہ اپنے بیٹے سیّدنا محمود حسام الدین رضی اللہ عنہ کو حین حیات میں سپرد کر دیا۔ کیونکہ عراق کے باشندگان نے متفقہ طور پر آنحضور کو اپنا بادشاہ منتخب کر لیا۔ مگر آپ نے یہ منصب جلیلہ منظور اور قبول نہ فرمایا۔ البتہ ۱۳۴۱ھ عہدہ قبول فرمایا۔ تاکہ عراق میں حکومت اسلامی قائم ہو جائے اور غیر قوم کافر کے قبضہ سے ملک کو نجات ابدی حاصل ہو۔ ہمیشہ ازیں بدولت سلطنت سلطان عبدالحمید ترکی کے خلاف سلمان رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد سیّدنا محمود حسام الدین رضی اللہ عنہ نے آزادی کی

Marfat.com

عراق میں بغاوت کرائی جس میں عربی قبائل اور شاہی لشکر میں ٹکر ہوئی اور فریقین کو نقصان بھی پہنچا۔ بادشاہ مذکور نے پیغامِ صلح بھیجا۔ اور یہ بھی سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں کہلا بھیجا۔ کہ اگر آپ یا آپ کا صاحبزادہ عراق میں آزاد حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تو یہ مجھے منظور ہے۔ اس پر سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں حلف اٹھایا کہ میں اسلامی سلطنت کا تابعدار ہوں اور ہر خدمتِ اسلام کے لیے تیار ہوں۔ ہمیں بادشاہی کی خواہش نہیں، ہمارے لاکھوں مرید ہیں۔ اس پر حکومت اور حضور کی آپس میں صلح ہوگئی۔ اسی قسم اور وعدہ کو ملحوظِ خاطر فرماتے ہوئے بادشاہی کا عہدہ منظور نہ فرمایا۔ چنانچہ آپ مورخہ ۳ ذوالحجہ ۱۳۴۵ھ میں وفات پاگئے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت سیدنا محمود حسام الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش ۱۲۸۱ھ میں ہوئی۔ ۱۳۴۱ھ سے ۱۳۵۵ھ تک آپ نقیب الاشراف اور متولی الاوقاف قادریہ اور ممبر اسمبلی رہے۔ اور رئیس حزب الحرّ العراقی و عضوِ مجلسِ التمیز الشرعی السُنّی فی الحکوم العراقیہ کے عہدوں پر فائز رہے اور ۱۳۵۵ھ میں وصال فرماگئے۔

ان کی وفات کے بعد حسب استحقاق، نقابت اور تولیت کا عہدہ اعیانِ خاندان گیلانیہ اور رشید عالی گیلانی وزیرِ اعظم اور کنگ غازی اوّل نے مرحوم کے پسرِ کلاں پیر سید جمال الدین مدظلہٗ کے پیش کیا۔ مگر آپ نے اس بنا پر قبول نہ فرمایا کہ وہ عرصۂ دراز سے بمبئی میں مقیم ہیں اور وہاں مستقل طور پر سکونت اختیار فرمائی ہوئی ہے۔ دوسرے ان کی دو بیگمات

Marfat.com

منکوحہ موجودہ پاکستان کی رہنے والی ہیں۔ ایک تو سر شجاع الملک مہتر چترال کی دختر بلند اختر اور دوسری خان اعظم آف قلات نواب خدا داد خاں کی نورِ نظر۔ چنانچہ ان کی خواہش کے مطابق پیر جمال الدین صاحب مذکور نے بمبئی کی آب و ہوا خورد و نوش اور رہائش اور تفرح گاہ کو بمقابلہ بغداد شریف ترجیح دے رکھی ہے۔ پس حق نقابت و تولیت اپنے حقیقی برادرِ خورد سید علی کمال الدین کے حوالہ کر دیا۔ مگر انھوں نے اس کو قبول فرمانا بدیں وجہ نامناسب خیال کیا کہ جب ان کے دو حقیقی چچے سید احمد عاصم اور سید ہاشم مسعود تجربہ کار، سمجھدار، سیاستدان نیک سیرت، زاہد اور شب زندہ دار غرضیکہ ہمہ صفت موصوف بعرصۂ حیات موجود ہیں، تو اس منصب اعلیٰ پر متمکن ہونا سعادت میں داخل نہیں ہے۔ چنانچہ حسب خواہش آپ نے مناصب نقابت و تولیت اپنے چچا سید احمد عاصم و سید ہاشم مسعود کے حوالہ کر دیے اس پر نقابت کا عہدہ سید احمد عاصم نے منظور و قبول فرمایا اور سید ہاشم مسعود متولی الاوقاف مقرر ہوئے۔ سید ہاشم مسعود متولی اور رشید عالی وزیر اعظم حکومت عراق کی معاملہ سیاست میں مخالفت چلی آرہی تھی جب وزیر اعظم مذکور کو یہ حال معلوم ہوا۔ تو انھوں نے دیرینہ خصومت کی وجہ سے ان کو عہدۂ تولیت سے برطرف کر دیا۔ اور خود ہی یہ عہدہ سنبھال لیا۔ ماتحت وزیر اعظم حکومت عراق کے منصب پر بھی قائم رہا۔ بعدہٗ سید رشید عالی مذکورہ بالا کو جرمن کے ساتھ دوستی رکھنے کے الزام میں حکومت نے وزارت عظمیٰ کے عہدہ سے الگ کر دیا اور جلاوطن کر دیا۔ اس پر سید ہاشم مسعود رضی اللہ عنہ ۱۹۴۲ء میں چند متولی الاوقاف

Marfat.com

قادریہ منتخب ہوگئے اور ۱۹۵۱ء تک اسی عہدہ پر ممتاز رہے۔ اس کے بعد سابقہ حکومتِ عراق کے وزیرِ اعظم نوری السعید اور عبدالالہ سیاسی معاملہ میں سیّد ہاشم مسعود کے خلاف ہوگئے۔ جو دوبارہ منصبِ تولیت سے علیحدہ کر دیے گئے۔ اس کے بعد ۱۹۵۱ء سے لے کر ۱۹۵۳ء تک یہ عہدہ بھی سیّد احمد عاصم نقیب الاشراف کے زیرِ تصرّف رہا۔ مگر سیّد احمد عاصم مذکورہ الصدر ہی کے وکیلِ مطلق یا مختارِ عام وہی سیّد ہاشم مسعود ہی متعیّن رہے۔

سیّد احمد عاصم جب حکومتِ پاکستان کی دعوت پر ہز ایکسی لینسی غلام محمد گورنر جنرل کے عہدِ حکومت میں ۱۹۵۳ء میں پاکستان تشریف لائے اور یہاں دو مہینہ قیام فرمانے کے بعد جب واپس بغداد تشریف لائے تو ایک ہفتہ کے بعد واصل بحق ہوگئے۔

اس کے بعد سیّدنا عبدالرحمٰن صاحب مرحوم و سیّدنا محمود حسام الدین صاحب مرحوم رضی اللہ عنہما کی اولادِ ارشد و تمام افرادِ خاندان گیلانیہ بغدادیہ نے بالاتفاق عہدۂ نقابت و تولیّت سیّد ہاشم مسعود دام ظلّہ کے سپرد کرنے کی تجویز کی اور منظوری کے لیے کاغذات حکومتِ عراقیہ کے حوالے کیے۔ مگر نوری السعید و عبدالالہ وزیرِ اعظم و حکمران نے بدیں خدشہ اس کو رد کر دیا۔ کہ اگر یہ عہدۂ نقابت و تولیت سید ہاشم مسعود مدظلہٗ کے حوالہ کر دیا گیا تو وہ حکومتِ عراق کے تھوڑے دنوں کے اندر پرخچے اڑا کر رکھ دیں گے اور ان کی بجائے حکومت نے بصد طرب ان کے ہمشیر زادہ پیر ابراہیم سیف الدین کو حسبِ فرمائش اور حسبِ خواہش سیّد پیر محمد جمال الدین نقیب الاشراف مقرر کر دیا۔ کیونکہ پیر ابراہیم

Marfat.com

سیف الدین اوّل الذکر آخر الذکر کے جائداد منقولہ غیر منقولہ کے وکیل مطلق خالہ زاد اور پھوپھی زاد برادر اور بہنوئی ہیں۔

ہاں ایک بات تحریر کرنے سے رہ گئی ہے کہ جب سید ہاشم مسعود مدظلہٗ کے کاغذات تقرری و منظوری برائے نقابت و تولیت حکومت میں پیش ہوئے۔ تو نوری السعید وزیر اعظم اور عبدالالٰہ مختار مطلق حکومت عراق ہی تجویز کو رد کرتے ہوئے دراندازی کرنے لگے۔ کہ اگر اعیان خاندان گیلانیہ بغداد یہ ہندوستان سے ایک ہاتھی منگوا کر نقیب الاشراف بنا کر کاغذات برائے منظوری ہمارے پاس بھیج دیتے تو ہم کبھی دیر نہ کرتے مگر سید ہاشم مسعود ابن سید عبدالرحمٰن اور سید ناصر پسر سید صفاء الدین پسر سیدنا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ہم کبھی نقیب الاشراف نہ بننے دیں گے۔

پیر سید ابراہیم سیف الدین نے عہدہ نقابت تو منظور فرمالیا اور عہدہ تولیت سے انکار کر دیا جس پر اعیان قادریہ گیلانیہ بغدادیہ نے اوقاف قادریہ کے لیے دو متولی دو ناظر، دو مفتش اور دو ناظم مقرر کرنے کی حکومت عراق کو تجویز پیش کی جس پر اسی مذکورہ بالا حکومت نے بلا اعتراض فی الفور منظوری دے دی جس پر فوری عمل درآمد ہو گیا سیدنا عبدالرحمٰن مرحوم اور سیدنا محمود حسام الدین و سیدنا صفاء الدین مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اولاد ماشاء اللہ سب کی سب جوان اور اچھے اچھے عہدوں پر سرکاری ملازمت میں متعین ہیں۔ اس لیے وہ تولیت کے عہدہ کو کوئی خاص اہمیت نہیں دیتے۔ ہاں سیدنا حضرت محمود حسام الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سب سے چھوٹا بچہ سیاست سے الگ تعلق

Marfat.com

تبلیغِ اسلام میں مشغول رہتا ہے۔ ہندوستان، پاکستان، سیلون، افریقہ، افغانستان اور دیگر ممالک اسلامیہ میں ان کے مُریدان کی تعداد روز بروز ترقی پہ ہے۔ تبلیغ واشاعتِ اسلام وعظ رشد وہدایت ان کا محبوب ترین شیوہ ومشغلہ ہے۔ ان کے خود بیعت کردہ مُریدوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے۔ ان کی کمالیت اخلاقِ حسنہ، اخلاص ومروت، سخاوت وجود کرامت واتقا، زہد وریاضت، شب بیداری، عبادت گزاری، معرفتِ الٰہی، پابندیٔ شریعت وغیرہ کا شہرہ چار دانگ عالم میں گوشہ گوشہ پھیل رہا ہے، بلکہ پھیل چکا ہے۔ فی الحال ناکتخدا ہیں۔ عمر تیس سال کے قریب ہے۔ ان کا اسمِ گرامی سیدنا ومولانا شیخ المشائخ نقیب زادہ پیر سیّد مُحمّد طاہر علاؤالدین دام ظلہٗ تعالیٰ ہیں۔ جن کے خصائلِ حمیدہ اور فضائلِ رشیدہ کا تذکرہ خاندانِ گیلانیہ کے تحت مجمل طور پہ کیا جاویگا، کیونکہ مفصّل طور پہ تو مضمون بہت طویل ہو جانے پہ بھی ختم نہیں ہو سکتا۔ اس سال یعنی سنہ ۱۳۸۰ھ متولی الاوقافِ قادریہ اور نقیب الاشراف بغداد سیّد برہان الدین ابن السید عبدالرحمٰن المحض القادری الگیلانی منتخب ہوئے۔ منجانب حکومت جمہوریہ عراقیہ اس کے پیر ابراہیم سیف الدین الگیلانی بہت بیمار اور ضعیف ہیں اور پیر سیّد ہاشم مسعود ۱۱ رمضان سنہ ۱۳۷۹ھ وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون فی الحال جبھی نقابت اور تولیت سیّد برہان الدین گیلانی جسے ہپلاسٹی میجسٹریٹ بغداد۔

Marfat.com

سیدنا شیخ المشائخ حسیب النسیب الشریف حضرت عبدالرزاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلف الرشید حضور غوث پاک قدس سرہ العزیز کی اولاد سے جو نقیب الاشراف ہوئے

السید الشیخ عبدالرحمن فیض اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ : آپ سیدنا شیخ المشائخ ممدوح الصدر کی اولاد پاک سے ہو گزرے ہیں۔ سال ۱۲۱۲ھ میں فوت ہوئے۔ نہایت خدا رسیدہ اور شب بیدار کامل بزرگ ہوتے ہیں۔

السید الشیخ علی الکبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ : آپ عائکہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد ہیں۔ نقیب الاشراف اور مسلمانوں کے سردار ہو گزرے ہیں۔ صاحب کشف و کرامات اور فیوضاتِ باطنی سے مالا مال اور صاحب شریعت و طریقت تھے۔ ۱۲۸۱ھ میں فوت ہوئے۔

السید الشیخ حضرت عبدالعزیز صغیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن سید شیخ عبدالقادر صغیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ جید عالم اور فاضل صاحب مکاشفہ و مشاہدہ۔ کشف القلوب نقیب الاشراف ہو گزرے ہیں۔ ۱۲۴۶ھ میں واصل بحق ہوئے۔

السید الشیخ حضرت محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ابن السید حضرت زکریا۔ نقیب الاشراف اور مسلمانوں کے سردار ہوئے ہیں۔ فیوض و برکات و کرامات میں لاثانی تھے۔ چنانچہ "تذکرہ غوثیہ" مصنفہ غوث علی شاہ قلندر پانی پتی نے بعنوان ع و زیارت جب کہ وہ بغداد شریف

Marfat.com

بغرض زیارت حاضر ہوئے تھے۔ میں ذکر کیا ہے۔ حضور ممدوح اس وقت حین حیات تھے۔ اور آپ کے کمالات کی شہرت تمام دُور دُور کے ممالک تک پہنچی ہوئی تھی۔ یہ رزاقی خاندان کے آخری نقیب تھے۔ کیونکہ ۱۲۵۸ھ میں بعارضہ ہیضہ وبائی مع دیگر کُلّہم افرادِ کنبہ کے وفات پاگئے۔ صرف ایک دُخترِ سعیدہ زندہ بچی، جس کا مفصل حال صفحہ نمبر پر درج کیا گیا ہے۔ اس کے بعد خاندانِ رزاقیہ بغداد یہ کی نقابت و تولیت کا سلسلہ ختم ہوگیا

سیّدنا الشریف حسیب النسیب حضرت عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلف الرشید
سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی اولادِ پاک سے نُقباء
و سجّادہ نشینان

السیّد الشیخ صاحب التلوین والتمکین حضرت زین الدین ابن الشریف سیّدنا محمد شرف الدین بن سیدنا شمس العارفین حضرت شمس الدین بن سیدنا صاحب السمو والسماحہ حسیب النسیب محمد المتاک ابن الشریف سیّدنا الامام التقی المقتدی الاقطار الاعلیٰ المنار الذہب الابریز حضرت عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہم بن حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی، شیخ الکل سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز، مسلمانوں کے نقیب اور سرپرست ہوئے انھوں نے اپنی ساری جائداد درگاہِ گیلانیہ اور مدرسۂ جدّ امجد کے لیے ماہِ رجب ۹۷۸ھ میں وقف کر دی۔ آپ ۸۹۱ھ بغداد کے محلہ باب الشیخ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنے زمانہ کے علماء سے علوم عقلیہ و نقلیہ حاصل کیے۔ گیلانی خاندان کے سرپرست اور رئیس تھے۔ اوقاف

Marfat.com

قادریہ کے متولی بھی تھے۔ ۹۱۴ھ میں جب ایرانیوں نے بغداد کا محاصرہ کیا۔ تو آپ نے ایرانیوں کے خلاف اپنی حکومت اور شہر کو بچانے کے لیے بہت زیادہ کوشش کی۔ پھر جب ۹۴۱ھ میں جب کہ ایرانیوں کے قبضہ سے بغداد کو عثمانی لشکر واپس لے رہا تھا۔ اس وقت بھی آپ نے عثمانی لشکر کی جان و دل سے امداد کی۔ جس پر سلطنتِ عثمانیہ کو فتح نصیب ہوئی۔ فاتح بادشاہ نے آپؒ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہو کر شکریہ ادا کیا۔ چنانچہ اسی سال ۲۰ رمضان المبارک کو سلطان سلیمان عثمانی معہ اپنی فوج اور دیگر افسران اور مفتی مملکت کے جامع مسجد گیلانیہ میں حاضر آئے۔ اور تمام علمائے بغداد کو طلب کیا اور بعد ادائے نماز عصر سند (نقابت الاشراف) آپ کو عطا فرمائی جو کہ ترکی زبان میں ہے۔ جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:

مفخر السادات المکرم السید الشیخ زین الدین الگیلانی دام شرف سیادتہ:

صحیح النسب سادات کی تصدیق و توثیق کرنے کے بعد شیخ زین الدین گیلانی دام برکاتہٗ کو نقابت الاشراف کی سند دیتا ہوں اور وصیت کرتا ہوں کہ شیخ زین الدین گیلانی شہر بغداد کے نقیب الاشراف ہیں اور جو شخص صحیح النسب سادات نہ ہو۔ اور نہ ہی اس کے پاس کوئی فرمان شاہی ہوگا وہ قوم کا سردار اور نقیب نہ سمجھا جائے گا۔ جس شخص کے پاس نقابت الاشراف کی سند ہوگی وہی مستحق شاہی وظیفہ کا ہوگا۔

دستخط السلطان غازی سلیمان خان قانونی

اس عثمانی سند کے بعد نقابت الاشراف کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ چنانچہ خاندان

Marfat.com

گیلانیہ کے شرفاء سلسلہ یہ سلسلہ اس منصب جلیلہ پر فائز ہوتے چلے آرہے ہیں اور تقریباً ساڑھے چار سو سال سے بلا انقطاع آج تک یہ سلسلہ جاری اور قائم ہے اور انشاء اللہ العزیز تا قیامت جاری و ساری رہے گا۔ خاندانِ گیلانیہ کے صحیح النسب سادات ہونے کا بہترین ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے؟

۲۔ السیّد شیخ المشائخ حضرت ولی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن سیّد زین الدین صاحب مذکورہ بالا بڑے بلند پایہ عالم و فاضل تھے۔ فقیہ اور محدّث اور صاحب کشف و کرامات تھے۔ ۱۰۳۷ھ میں بغداد شریف فوت ہوئے اور درگاہ گیلانیہ میں مدفون ہوئے

۳۔ سیّد الشیخ المشائخ حضرت نور الدین ابن سید الشیخ ولی الدین مذکورہ بالا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔ بڑے عالم متّقی، پرہیزگار، قائم اللیل و صائم النہار تھے۔ اپنے دادا جان قدس سرہ العزیز کی جامع مسجد گیلانیہ کے امام تھے۔ ۱۰۷۵ھ میں فوت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۴۔ السید الشیخ المشائخ حضرت حسام الدین ابن السید الشیخ نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما، زہد و وَرع، تقویٰ اور توکل و رضا میں یکتائے دہر تھے۔ ۱۱۶۳ھ میں آپ کا وصال ہوا۔

۵۔ السید الشیخ المشائخ حضرت مُحمّد درویش بن حضرت حسام الدین مذکورہ بالا (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) بڑے پاکیزہ خیال، اسم با مسمّیٰ درویش صاحب حال زاہد و عابد، شب زندہ دار ہستی تھے۔ ۱۱۷۵ھ ہجری میں وصال ہوا۔

Marfat.com

۶۔ السید شیخ المشائخ زین الدین الصغیر بن حضرت محمد درویش صاحب مذکور بالا (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)۔ محدث اور فقیہ پاکیزہ خصلت، صاحب کرامت تھے۔ سنہ ۱۱۹۱ھ میں وصال ہوئے۔

۷۔ السید الشیخ المشائخ مصطفےٰ ابن شیخ المشائخ زین الدین صغیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ فقیہ اور محدث، بلند پایہ عالم، شب بیدار، صاحب حال و مقام تھے۔ خلقت کو نیکی کی دعوت دیتے تھے۔ نقیب الاشراف تھے۔ سنہ ۱۲۰۱ھ میں فوت ہوئے۔

۸۔ السید الشیخ المشائخ حضرت سلیمان بن شیخ المشائخ مصطفےٰ رضی اللہ عنہما۔ فقیہ اور محدث اور عالم بے بدل تھے۔ نقیب الاشراف اور متولی اوقاف قادریہ تھے۔ سنہ ۱۲۳۲ھ میں فوت ہوئے۔

۹۔ السید الشیخ المشائخ مراد بن سید الشیخ المشائخ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسلمانوں کے سردار یعنی نقیب الاشراف اور متولی اوقاف قادریہ تھے۔ محدث اور فقیہ، صاحب طریقت ہر دل عزیز صوفی تھے۔ سنہ ۱۲۶۸ھ میں فوت ہوئے۔

۱۰۔ الشیخ المشائخ محیب النسیب صاحب السمو والسماحہ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقیب الاشراف و متولی اوقاف قادریہ مسلمانوں کے سردار، مرفع الحال، خوش خصال شمس العارفین سراج العاشقین ہوئے۔ آپ سنہ ۱۲۹۹ھ میں وصال ہوئے۔ سنہ ۱۲۶۱ھ میں اوقاف قادریہ کے متعلق ایک شاہی فرمان حاصل کیا۔ پانچ پسران مندرجہ ذیل سیدنا شیخ المشائخ حضرت سلیمان نقیب الاشراف و سیدنا شیخ المشائخ حضرت عبدالرحمٰن المعروف نقیب الاشراف

Marfat.com

متولی الاوقاف اور سیدنا شیخ المشائخ حضرت زین الدین گیلانی و سیدنا شیخ المشائخ حضرت حسن گیلانی کابل والے اور سیدنا شیخ المشائخ حضرت عبداللہ گیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم پیدا ہوئے۔ جو سب کے سب صاحب اقتدار اور کامل بزرگ اور صاحب اولاد ہوئے ہیں۔

نقابت اور تولیت کا حق ان میں سے صرف سیدنا سلیمان اور سیدنا عبدالرحمٰن المحض ممدوح الصدر کے لیے اور بعدہٗ ارشد بارشد ان کی اولاد الاولاد کے لیے مخصوص ہے پیری مریدی کا حق بھی ان ہی کو حاصل ہے۔ باقی کوئی بھی اس عہدۂ جلیلہ کا مستحق نہیں۔

۱۱۔ السید شیخ المشائخ حضرت سلیمان ابن السید الشیخ المشائخ علی النقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانانِ عالم کے سردار اور اوقافِ قادریہ کے متولی تھے۔ غازی سلطان عبدالحمید خاں شہنشاہ ترکی آپ کا مرید تھا۔ اس کی جانب سے سب سے زیادہ مرتبہ حاصل تھا۔ ایک حوض اور ایک مسجد آپ نے بغداد کے محلہ السنک میں بنوائی اور ان دونوں کے اخراجات کے لیے ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۱۳ھ میں کچھ جائداد بھی وقف کر دی۔

۱۲۔ السید شیخ المشائخ حضرت عبدالرحمٰن المحض بن سید الشیخ حضرت علی النقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسلمانانِ عالم کے سردار، متولی الاوقافِ قادریہ و مبلغ الطریقۃ القادریۃ العلیہ فی عالم الاسلامیہ اور حکومتِ عراق کے وزیر اعظم تھے۔ ۱۳۰۰ھ میں خلیفۃ الاعظم حضرتنا و مولنا السید الشیخ المشائخ غوث الاعظم دستگیر عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ نے بحالتِ خواب بشارت میں خلعتِ خلافت عطا فرمائی۔ جس کی تصدیق اولیانِ دہر جو اس مجلس باطنی میں حاضر تھے، نے فرمائی۔ سال ۱۹۱۹ء میں انگریزوں اور پبلک نے حکومتِ ملکِ عراق حضور کے

Marfat.com

پیش کی۔ مگر آپ نے قبول نہ فرمائی۔ فرمایا، کہ میں غیر مذہب نصرانی کا عطیہ تو ہرگز قبول نہیں کرونگا۔ البتہ پبلک کی آرزو کو ملحوظ رکھتے ہوئے وزیر اعظم کا عہدہ اس مقصد براری کی امید پر قبول کرتا ہوں کہ شاید میری اندرونی کوششوں اور محنتوں سے غیر مسلم و غیر قوم نصرانیوں کی بنیادیں اس مُلک سے اُکھیڑی جا سکیں۔ ان کے بے شمار بادشاہان اسلام اور نوابانِ شرق و غرب مُرید اور معتقد ہیں۔ دیکھو انگریزی کتاب (A clash of Loyalties Mesopotamia War 1917 to 1920 By Sir Arnold Wilson. PAGE NO. 336 to 340. Volume 2)

اور تاریخات الوزارات عراقیہ جزو اوّل مؤلفہ عبدالرزاق الحسنی۔

آنحضور کی کشش باطنی اور روحانی کا یہ اثر تھا کہ چھوٹے سے لے کر بڑے سے بڑے طبقہ کے لوگ عزت اور احترام سے دیکھتے تھے اور دل و جان سے معتقد و فرماں بردار تھے حضور کا دستِ مبارک خدمت اسلام و کارِ خیر کے لیے ہر وقت کھلا اور سخاوت کے لیے کشادہ تھا۔ بڑے بلند پایہ کے عالم، باعمل، مشرع، زاہد، متقی، خدا رسیدہ بزرگ ہوئے ہیں۔ عالمِ اسلام میں کروڑوں کی تعداد میں حضور کے معتقد اور مُرید ہوئے۔

۱۲۔ الشیخ الشائخ السید محمود حسام الدین ابن السید الشیخ المشائخ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہما نقیب الاشراف و متولی الاوقاف تھے آپ کی خدمت عالیہ میں بھی انگریزوں اور عداقیوں نے حکومت عراق پیش کی، مگر قبول نہ فرمائی۔

پشت پا زن تخت کیکاؤس را سر بدہ از کف مدہ ناموس را

Marfat.com

کے مصداق ۔ آپ کے حلقۂ مریدان میں بادشاہانِ اسلام اور نوابانِ ریاست کے علاوہ ہر طبقہ کے افراد شامل تھے ۔

صاحبِ کشف و کرامت اور جذب و کشش تھے ۔ متقی ، شب بیدار ، عالم باعمل ، سخی اور غریب پرور تھے ۔ جس انگریزی کتاب کا حوالہ پہلے دیا جا چکا ہے ، کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے والدِ بزرگوار کے ہمراہ رہ کر تمام ملکی اور سیاسی مذاکرات میں حصہ لیتے تھے ۔ بلکہ ان کی کبر سنی کے زمانہ میں دستِ راست تھے ۔ چونکہ والدِ محترم کی وفات کے بعد نقابت اور تولیت کے یہی جائز وارث تھے ۔ لہٰذا ان کی حینِ حیات میں ہی تمام بوجھ آپ نے اُٹھا لیا تھا ۔ آپ ہمیشہ عامۃ المسلمین کی فلاح اور بہبود کی طرف بہت زیادہ توجہ فرماتے تھے اور یہی وجہ تھی کہ آپ کا احترام ہر چھوٹے بڑے کے دلوں میں جاگزین تھا ۔ لہذا جس طرح آپ روحانی منازل طے فرما کر مقبولِ خدا بن چکے تھے ۔ اسی طرح محبوبِ خلائق بھی تھے ۔

۱۴ ۔ السیّد ہاشم محمود ابن السیّد شیخ المشائخ عبدالرحمٰن نقیب الاشراف رضی اللہ تعالیٰ عنہما بڑے موحد ، خدا پرست ۔ رحم دل ، نیک سیرت ، عابد و زاہد ، ہمہ صفت موصوف تھے ۔ ۱۹۳۶ء تا ۱۹۴۱ء بعہدہ نقابت سرفراز رہے ۔

۱۵ ۔ السیّد رشید الگیلانی ابن سید عبدالوہاب رضی اللہ عنہما ۔ آپ متولی الاوقاف ، بہت باوقار ، مدبّر ، سیاسی سوجھ بوجھ رکھنے والے ہیں ۔ قومی غلامی کے سخت مخالف ہیں ۔ ایک کافی عرصہ وزارتِ عظمیٰ مملکتِ عراق کے عہدہ پر ممتاز رہ چکے

Marfat.com

ہیں۔ حکومت ہمیشہ ان سے اہم معاملات میں مشورہ لیتی رہتی ہے۔ چونکہ قومی ہمدردی کا جذبہ ان میں بہت زیادہ ہے۔ لہٰذا پبلک آپ کی گرویدہ ہے۔ قطع نظر آپ سیاسی شعور کے مالک، مشرع، متقی اور پرہیزگار خدا رسیدہ ہستی ہیں۔

۱۶۔ السید احمد عاصم ابن السید الشیخ المشائخ عبدالرحمٰن النقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما

آپ ۱۹۴۱ء سے ۱۹۵۳ء تک نقیب الاشراف رہے ہیں۔ نقابت کا عہدۂ جلیلہ آپ کے سپرد کر دیا جانا آپ کے زہد و اتقا، ریاضت و مجاہدہ اور خدا رسیدہ ہونے کی واضح دلیل ہے۔ آپ ایک عرصہ تک تبلیغ طریقۃ القادریۃ العظمیٰ میں مصروف رہے۔ آپ کا حلقۂ مریدان کافی وسیع ہے۔ گورنر جنرل پاکستان غلام محمد خان کی دعوت پر ۱۹۵۲ء میں پاکستان تشریف لا کر شاہی مہمان رہے۔ جب دو ماہ کے بعد واپس بغداد شریف تشریف لے گئے۔ تو ایک ہفتہ کے بعد وصال فرما گئے۔

۱۷۔ السید ابراہیم سیف الدین ابن السید مصطفیٰ ابن السید الشیخ سلیمان النقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہم موجودہ نقیب الاشراف ہیں۔ آپ اپنے بزرگان کے طریقہ پر زہد و ریاضت میں مشہور ہیں۔ طریقہ قادریہ العظمیٰ کی نشر و اشاعت اور تبلیغ و ہدایت میں کوشاں رہتے ہیں۔ خدا رسیدہ بزرگ ہیں۔ بسلسلۂ تبلیغ و اشاعت کافی سے زیادہ عرصہ بمبئی میں استقامت پذیر رہے۔ اس لیے ہندوستان میں عام طور پر اور شہر بمبئی میں خاص طور پر پیر ابراہیم بمبئی والے پیر کے نام سے مشہور رہیں۔ آپ کا حلقۂ مریداں کافی وسیع ہے جو لاکھوں کی تعداد میں ہے۔

Marfat.com

اعیانِ قادریہ جیلانیہ بغدادیہؓ

سیّد عبدالسّلام گیلانی بن سیّد علی النقیب رضی اللہ عنہما :

آپ اپنے زمانہ کے بہت بلند پایہ صُوفی اور موحد ہُوئے ہیں۔ بڑے صاحب کرامت ہُوئے۔ افغانستان اور ہندوستان میں اکثر آپ کا وُرود و قیام رہا۔ آج کل بھی بلوچستان میں ایسے لوگ ملتے ہیں جنھوں نے آپ کا زمانہ اور ظہور و کرامات بچشمِ خود دیکھی ہیں۔ آپ کے ساتھ ایک بھیڑیا اور ایک بکرا تھا، جن کو یکجا باندھا جاتا تھا اور یکجا ہی کھاتے پیتے تھے۔ کیا مجال بھیڑیے کی کہ بکرے کو ایذا پہنچائے۔ طالبانِ حق اور علمائے کرام کی بہت عزّت کرتے تھے۔ فیوضاتِ باطنی کے عطا کرنے میں فراخ دلی سے کام لیتے تھے۔ چہرۂ مبارک پر ایسا رعب جلال تھا کہ کسی کو یارائے گفتگو نہ تھا۔ آپ محبوبِ خلائق تھے۔ افغانستان اور بلوچستان میں بے شمار مُرید اب بھی پائے جاتے ہیں۔

السّید پیر سیّد حسن گیلانی نقیب آف کابل بن سید علی النقیب بغداد :

آپ افغانستان میں طریقۂ قادریہ کے سربراہ تھے اور اپنے زمانہ کے مشہور و معروف کامل فقیر اور صاحبِ تصرّف تھے۔ بچّہ سقّہ نے جب افغانستان میں اپنی حکومت قائم کی تو حکومت کو سنبھالنے کے لیے آپ سے اس نے التجا کی۔ کہ تخت و تاج سنبھالیے۔ مگر آپ نے فرمایا کہ حقیقی بادشاہی پہلے ہی ہمارے پاس ہے۔ ہمیں ایسی فانی بادشاہی کی ضرورت نہیں۔

نقیب زادہ سیّد عبدالرزاق بن سیّد سلیمان النقیب رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہ :

آپ اعلیٰ درجہ کے عالم، فاضل متقی، پرہیزگار، سخی اور مخیّر تھے۔ لوگوں میں درس و تدریس کا شوق بڑھانے اور طریقۃ القادریہ کی تبلیغ و اشاعت میں کافی سے زیادہ کوشاں رہتے تھے۔

سیّد عبدالقادر گیلانی بن سیّد عبداللہ دام ظلّہ العالی :

آپ نیک سیرت مسلمانان عالم کی بہتری اور بہبودی کی فکر میں رہتے ہیں اس وقت حکومتِ عراق کی طرف سے پاکستان میں سفیر ہیں۔

نقیب زادہ سیّد پیر جمال الدین گیلانی دام ظلّہ العالی ابن ارشد سیّد پیر محمود حسام الدین نقیب الاشراف رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

آپ کا اسم گرامی کسی تشہیر و تشریح کا محتاج نہیں۔ تمام اقصاءِ عالم بخوبی واقف ہے آپ اپنے والدِ مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد نقابت اور ترلیت کے حقیقی مستحق ہیں۔ چونکہ آپ نے مستقل طور پر اپنی رہائش و قیام عرصہ بعید سے شہر بمبئی (انڈیا) میں کر لیا ہوا ہے۔ اور یہاں کی آب و ہوا اور رہائش کو بمقابلہ بغداد شریف ترجیح دیے ہوئے ہیں اور ساتھ ہی آپ کی دو منکوحہ بیویاں ایک مہتر چترال سر شجاع الملک کی دختر ارجمند اختر اور دوسری خان اعظم آف قلات نواب خداداد خاں کی نور نظر اپنے پیدائشی وطن کو محبوب خیال فرماتے ہوئے ہیں۔ کی خواہش کو ملحوظِ خاطر فرماتے ہوئے بمبئی کو خیرباد کہنا مناسب نہ سمجھا۔ نیز بوجہ کبر سنی بینائی بھی کمزور ہو چکی ہے۔ لہٰذا بوجوہات بالا عہدۂ نقابت اور

Marfat.com

تولیت کو پس پشت ڈال کر اس ذمہ داری لینے سے معذرت چاہی اور بدستور ممبئی میں مقیم رہے۔ آپ نے اپنی عمر کا بہت زیادہ حصّہ افغانستان، ہندوستان، پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک اسلامیہ میں طریقہ قادریہ العظمی کی تبلیغ اور اشاعت میں گزارا ہے۔ اس لئے آپ کے مُریدوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور صاحب کشف و کرامت ہیں اور بہت بلند پایہ کے صُوفی اور مُوحّد ہیں۔ آپ کی محفل و مجلس میں بجز ذکر و تسبیح الٰہی کے کسی کو یارائے گفتگو نہیں۔ مگر کسی خاص ضرورت کے نہایت مختصرانہ اور مؤدبانہ۔ آپ کا صاحبزادہ سید معظم الدین اپنے ننھیال کے پاس چترال میں تشریف فرما ہیں۔ خدائے تعالیٰ تصدقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بطفیلِ غوث پاک عمر دراز بخشے اور علم و عمل میں کامیاب فرمائے۔

نقیب زادہ سیّد علی پیر کمال الدین دام ظلہ العالی بن سیّد شیخ المشائخ پیر محمود حسام الدین نقیب الاشراف رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

آپ ماشاء اللہ اسم بامسمیٰ ہر شعبہ میں کامل اور اکمل ہونے کے علاوہ بزرگان کے آداب اور قواعد کو ملحوظ رکھنے والے مدبّر اور نہایت سمجھ بوجھ رکھنے والی ہستی ہیں۔ اندازہ لگائیں کہ جب ان کے برادر بزرگ پیر سیّد جمال الدین صاحب کی خدمتِ عالیہ میں بعد وصال والد مکرّم عہدۂ نقابت و تولیت پیش کیا۔ تو آپ نے بوجوہات متذکرۃ الصدر قبول نہ فرماتے ہوئے یہ عہدۂ جلیلہ ان ہی کے سپرد کر دیا۔ کیونکہ حقیقتہً یہی مستحق اور یہی لائق ہیں۔ مگر آپ کی فراخدلی اور ادب شناسی کا یہ عالم کہ فرمایا: کہ جبکہ ہمارے چچا حقیقی سیّدنا

Marfat.com

احمد عاصم اور مسعود ہاشم دام ظلہ التعالی بعرصۂ حیات موجود ہیں اور ہر صورت میں قابل ہیں تو ان کی موجودگی میں میرا اس عہدہ کو سنبھالنا خلاف ادب اور نامناسب ہے۔ لہٰذا ایسا عہدۂ جلیلہ جس کا ہر کس متمنی ہوتا ہے محض شرم و ادب بزرگان کو ملحوظ رکھتے ہوئے قبول نہ فرمایا اور سیدنا ہاشم مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کر دیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کا سایہ تا قیامت ہم سب کے سروں پر قائم رکھے۔ آمین!

نقیب زادہ سیدنا احمد ظفر القادری الگیلانی دام ظلہ العالی بن سیدنا شیخ المشائخ محمود حسام الدین مرحوم نقیب الاشراف رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

نہایت پاکیزہ سیرت، نیک خصلت، غریبوں اور محتاجوں کے حامی اور ہر مسلمان کا خیال رکھنے والے ہیں۔ اس کے علاوہ رحم دل، خدا ترس، مدبر اور حق شناس ہیں۔ خاندان گیلانیہ اور اعیان قادریہ اہم امور میں ان سے مشورہ طلب کرتے ہیں اور آپ کے فرمان پر آمین پکارتے اور لبیک کہتے ہیں۔ اور آپ کی قدر و منزلت کرتے اور تعظیم بجا لاتے ہیں۔ کیونکہ نجیب الطرفین اور کریم الابوین ہیں۔ حق نقابت و تولیت میں ہر نوع سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ حکومت عراق کی طرف سے سیاسی نمائندہ مرکز اور قونصل جمہوریہ عربیہ موجودہ متعین ہیں۔ اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار ہیں۔

نقیب زادہ سید عبدالرحمٰن المحض الگیلانی الثانی دام ظلہ التعالی بن سیدنا شیخ المشائخ پیر محمود حسام الدین نقیب الاشراف مرحوم

ماشاء اللہ نوجوان اور مذہبی اور سیاسی معاملات میں کامل شعور رکھتے ہیں مسلمانوں

Marfat.com

کے ہمدرد اور دلی خیر خواہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ تا ابد قائم رکھے۔

نقیب زادہ یوسف ضیاء الگیلانی دام ظلہ التعالی بن سیدنا شیخ المشائخ پیر محمود حسام الدین نقیب الاشراف مرحوم :

بہر نوع ایک برگزیدہ ہستی اور خیر خواہ اسلام ہیں۔ اسلام کے دل دادہ اور بزرگان کے طریقہ پر قائم ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کا سایہ تا ابد دراز فرماوے۔

نقیب زادہ شیخ المشائخ پیر طاہر علاء الدین دام ظلہ التعالی و فیوضہ ابن سید شیخ المشائخ سیدنا حسام الدین نقیب الاشراف مرحوم :

پہلی بار ایک نو وارد یا اجنبی جب آپ کا دیدار فرحت آثار حاصل کرتا ہے۔ تو وہ آپ میں خلق محمدی کی تمام صفتیں اور جمال یوسفی کی تمام رعنائیاں پا کر اپنی ہستی، رتبہ جاہ و منزلت، حیثیت غرضکہ سب کچھ فراموش کر کے ہمہ تن آپ کے جمال دلپذیر میں محو ہو جاتا ہے۔ آپ کی محبت آمیز باتوں اور دکھ درد کی پوچھ گچھ سے ایسا محسوس کرنے لگتا ہے کہ واقعی درد و غم غلط کرنے والا اور ظلمت یاس کی بجائے نور آس کی شعاعیں بخشنے والا ندیم عظیم مل گیا ہے۔ چنانچہ جس کسی کو بھی آپ سے شرف ملاقات حاصل ہو جاتا ہے۔ وہی گرویدہ ہو کر رہ جاتا ہے۔

آپ کا خلق عظیم میں خاص تاثر ہے کہ ہر ملاقاتی یہی خیال کرتا ہے کہ آپ کی توجہات اور مہربانیاں اس کے ساتھ ہی بیش از بیش ہیں۔ اس کے علاوہ باطنی طور پر وہ اپنے اندر ایک حلاوت قلبی محسوس کرتا ہے۔ بدیں وجہ اس کی طبیعت کا رجحان خود بخود ایک دو ملاقاتوں

Marfat.com

میں ہی مختصر قیل و قال کے بعد خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور محبتِ الٰہی جوش مارنے لگتی ہے۔ جبکہ وہ حضور کا مرید ہو کر نماز اور وظائف طریقۂ قادریہ کی طرف رجوع کر جاتا ہے۔ غرضیکہ آپ کی زیارت باسعادت ہی غافل دلوں کے لیے تازیانہ کا کام کرتی ہے۔

آپ نوخیز حسین ترین جوان ہیں۔ عمر ۳۰ سال کے لگ بھگ ہے۔ شادی کے متعلق بڑے بڑے رؤسا و نوابان و بادشاہوں کی طرف سے پیغامات موصول ہوتے رہتے ہیں۔ مگر سب کو جواباً یہی فرماتے ہیں: کُل امر مرھون باوقاتھا۔ جب اللہ تبارک تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا۔ تب اس معاملہ پر غور کیا جاوے گا۔ مزید براں متقی، پرہیزگار، عبادت گزار، شب بیدار، شریعت محمدیہ کے سخت پابند ہیں، راستی پسند ہیں۔ صدق مقال و اکل حلال کی پُر زور تلقین فرماتے ہیں۔ آپ کے طرزِ عمل پر کسی معترض کو اعتراض کرنے کا موقع نہیں مل سکا۔ آپ کی تعلیم کا لب لباب معرفت خداوندی و اتباعِ شرعِ محمدی ہے اور عشقِ ذاتِ الٰہی اور محبت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و جد امجد حضور پاک قدس سرہ العزیز پیدا کرتا ہے۔ عاجت مندوں کے آپ حاجت روا ہیں السلام علیکم کہنے میں آپ ہمیشہ ابتدا فرماتے ہیں۔ مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ مگر دست بوسی کو محض صغر سنی کی وجہ سے پسند نہیں فرماتے۔ سجدۂ تعظیم وغیرہ بدعات کو کفر سمجھتے ہیں اور ایسا فعل کرنے والے کو زندیق کے لفظ سے پکارتے ہیں۔ ایفاءِ عہد کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ عہد شکن کو بہت بُرا جانتے ہیں۔ مریدوں اور سائلوں کی تکالیف

Marfat.com

اور گزارشات کا خاص دھیان رکھتے ہیں۔ ہر ایک کے خط کا جواب اور تکالیف کا حل بذریعہ ڈاک ارسال فرماتے رہتے ہیں۔ تعویذ اور وظائف بھی لکھ بھیجتے ہیں۔ آپ کے مریدان کا حلقہ ابھی سے اتنا وسیع ہے کہ ہر ملک اور ہر طبقہ اور ہر حیثیت کے لوگ اس میں شامل ہیں۔ آپ مجدّدِ طریقۃ القادریۃ العظمیٰ ہیں۔ کیونکہ اپنے جدّ امجد حضرت غوث الثقلین محبوب سُبحانی قطب ربّانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے قدم بقدم تبلیغ و اشاعتِ اسلام کی طرف حد سے زیادہ توجہ فرما رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ماسوائے کتاب ہٰذا کے کئی ایک کتابیں مثلاً شجرہ ہائے قادریہ محبوب سبحانی، تحفۃ الطاہریہ فی الاورادِ القادریہ اور "A Life Sketch" وغیرہ شائع کرا کر ہزاروں کی تعداد میں مفت تقسیم فرمائی ہیں۔ غرضیکہ طریقۃ القادریۃ العظمیٰ البغدادیہ اور خاندانِ گیلانیہ کو روشن کرنے والے اور چار چاند لگانے والے ہیں۔ جس طرح حکومتوں کی طرف سے دیگر ممالک میں سفیر کام کرتے ہیں، اسی طرح حضرت غوث الاعظم جیلانی قدس سرہٗ کی طرف سے تمام مخلوق کے لیے یہ سفیرِ اکبر ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ تا ابد حضور کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ اور آپ کی خیر و برکات ہمیشہ جلوہ ریز رہیں۔ آپ نے سیلون میں شہر کولمبو کے اندر اپنی جیبِ خاص سے تین لاکھ روپیہ عنایت فرما کر ایک یتیم خانہ کا اجرا کیا ہے۔ جس کے آپ تاقیام تسیم خانہ مذکور صدر الصدور ہیں۔

یاد رہے کہ ہر شش صاحبان مذکورۃ الصدر تا حقیقی برادران سیدنا شیخ المشائخ حضرت پیر محمد حسام الدین نقیب الاشراف والسادات و متولی الاوقاف مرحوم کے فرزند ارجمند

Marfat.com

اور سیدنا شیخ المشائخ علی النقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پوتے۔ سب کے سب پاکیزہ سیرت وصورت نورٌ علیٰ نور، منظور خلائق ومقبول رب العلیٰ برگزیدہ ہستی کے مالک ہیں۔ نقیب زادہ کا متبرک لفظ انہی کے اسمائے گرامی کے ساتھ شامل ہوتا ہے۔ ان کی ہمشیرہ صاحبہ سیدنا شیخ المشائخ پیر ابراہیم سیف الدین القادری الگیلانی نقیب الاشراف موجودہ دام ظلہ التعالیٰ بن سیدنا حضرت مصطفیٰ مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ محترمہ ہیں۔ ان کے بطن سے سیدنا صاحبزادگان شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ ماشاء اللہ نوجوان اور بلند پایہ ہستی ہیں۔ عاجزانہ دعا ہے کہ:

الٰہی بخت شاں بیدار بادا ہمیشہ دین و دولت یار بادا
گل اقبال شاں دائم شگفتہ بچشم حاسداں بس خار بادا

سیدنا نقیب زادہ محمد مجد الدین گیلانی دام ظلہ التعالیٰ بن سیدنا شیخ المشائخ حضرت عبدالرحمٰن نقیب الاشراف رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

نہایت پاکیزہ خصلت، نیک سیرت، عبادت گزار مسلمانوں کے خدمت گزار، غریب پرور ہیں۔

سیدنا عبدالقادر بن سید منصور گیلانی بن سید صفا الدین دام ظلہ التعالیٰ:

نہایت پاکیزہ خصلت، نیک سیرت اور صالح ہیں۔ الشیخ سید طاہ بہاء الدین گیلانی دام ظلہ التعالیٰ کے خلیفہ ہیں۔ ہمیشہ ذکر و فکر میں۔ ان کے مریدان تعداد اور ایران میں کثرت ہیں۔

Marfat.com

سیّد ناصر الدین بن سیّد صفاء الدین ابن سیدنا شیخ المشائخ عبدالرحمٰن نقیب الاشراف دام ظلہ التعالی

بڑے صاحب اثر ہستی ہیں۔ خیر و نیکی و اصلاح کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ طریقۃ القادریہ کی تبلیغ و اشاعت میں ہمیشہ مستعد و سرگرم رہتے ہیں۔

سیّد احمد گیلانی دام ظلہٗ ابن سیّد رشید بن عثمان۔ آپ نیک سیرت اور نیک خصلت ہیں۔ تقویٰ اور پرہیزگاری اور سخاوت آپ کے کردار کی نمایاں خصوصیت اور واضح حقیقت ہے۔

آلِ زکریا

سیّد محمد گیلانی بن سیّد عبداللہ بن سیّد احمد (آلِ سیّد زکریا) رضی اللہ تعالیٰ عنہم

آپ پاکیزہ خصلت، زاہدِ شب بیدار۔ اپنے زمانہ کے صوفی طریقۃ القادریہ کے مبلغ اور صاحبِ زہد و ورع اور زہد و تقویٰ ہوئے ہیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

سیّد محی الدین بن سیّد عبدالرزاق بن سیّد خضر الگیلانی (آلِ سیّد زکریا) دام ظلہٗ

نیک طینت، خدا پرست، سخی، غریب پرور، ذکر و فکر میں شاغل، خدا رسیدہ صاحب کشف و کرامات ہیں۔ مسلمان کی بہتری میں کوشاں رہتے ہیں۔

آلِ مُراد

سیّد مبدر بن سیّد کامل بن سیّد عبدالوہاب (آلِ سیّد مراد) دام ظلہ التعالیٰ

آپ خضر سیرت، تعلیم یافتہ، حکومتِ عراق کی جانب سے اعلیٰ عہدہ پر ممتاز، خدا

Marfat.com

پرست، عبادت گزار، غریب پرور مشہور ہیں۔

آلِ خمیس

سیّد محمّد صالح الگیلانی دام ظلّہٗ بن سیّد حامد بن سیّد محمّد صالح بن خمیس بن سیّد مصطفیٰ :

آپ نیکی، زہد و اتّقا کا جذبہ رکھنے کے علاوہ سخی اور غریب پرور ہیں۔

سیّد عامل گیلانی دام ظلّہٗ بن سیّد توفیق بن سیّد حامد بن سیّد محمّد صالح بن آلِ خمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

نیک سیرت، مسلمان قوم کے خدمت گزار، پابندِ شریعت، حامیٔ اسلام اور مسلمانوں کے خیر خواہ ہیں۔

Marfat.com

نوٹس

دربارِ عالیہ حضرت سیّدنا شیخ المشائخ غوثِ اعظم دستگیر کے کلید بردار اور چاؤش اور ہمچنیں قسم کے دیگر افراد بعض اوقات آپ کی خدمت میں آتے ہیں اور اپنے آپ کو خاندانِ گیلانیہ بغدادیہ کے اولادِ پاک کے افراد بلکہ حضور شیخ المشائخ سیدنا حضرت عبدالرزاق اور عبدالوہاب صاحبان رضی اللہ عنہما کی اولاد سے بذریعہ تقریر و تحریر ظاہر کرکے بلکہ مطبوعہ شجرۂ انساب پیش کرکے خدمات لیتے اور نذرانے وصول کرتے ہیں۔ چنانچہ اس خاندانی ثبوت کے لیے خود ساختہ شجرہ ہائے انساب پیش کرتے ہیں۔ ان کا یہ فعل کذب پر مبنی اور حقیقتہً لغو اور بے معنی ہوتا ہے۔ یہ لوگ محض دربار پاک کے خادم ہوتے ہیں اور خاندانِ گیلانیہ سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ دربارِ عالیہ غوثیہ کے جملہ حقوق حضور غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہ کے فرزندِ رشید صرف سیدنا شیخ المشائخ حضرت عبدالعزیز صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی اولادِ پاک کے حق میں محفوظ ہیں۔ اور انھی میں سے نقباء اور متولیان نسلاً بعد نسلاً وارشد بہ ارشد اس عہدۂ جلیلہ پر فائز چلے آرہے ہیں۔ خاص طور پر جب حضرت سیدنا عبدالرزاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولادِ نرینہ واقع بغداد بمشیتِ ایزدی ملک بقا کو سدھاری۔ اور صرف ایک بی بی پاکدامن کے سوائے اور کوئی زندہ نہ رہا تو جائداد متروکہ کے متعلق بادشاہِ وقت کا فرمان جاری ہوا کہ جس صاحب سے یہ بی بی برضا و رغبت خود نکاح کرے گی وہی نقیب الاشراف

Marfat.com

اور متولی دربار غوثیہ کے مراتب جلیلہ کا، اور جائداد متروکہ کا مستحق ہوگا اور بعد از وفات اس بی بی صاحبہ کے بطن سے جو فرزند اکبر پیدا ہوگا۔ وہی اور من بعد بھی اسی صورت سے نسلاً بعد نسلاً وارشد بارشد تا قیامت یہ عہدۂ جلیلہ وجائداد متروکہ منتقل ہوتا چلا جاویگا چنانچہ اس بی بی صاحبہ نے حضرت شیخ المشائخ سیدنا السمو والسماحۃ پیر علی القادری الگیلانی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کیا۔ اور ان کے بطن سے شیخ المشائخ حضرت سیدنا پیر عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔ بعد از وصال والد بزرگوار سیدنا حضرت علی القادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جائداد متروکہ کے مالک اور نقابت اور تولیت کے حقدار ٹھیرے۔ جو بوجہ نکاح اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے بفرمانِ شاہی حاصل ہوئی تھی۔ نیز حضرت سیدنا عبدالوہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد ہی نہیں ہے اور عبدالرزاق رضی اللہ عنہ کی اولادِ پاک سے کوئی فرد بغداد شریف میں اب سکونت پذیر نہیں ہے۔ ایسے لوگ محض طمع نفسانی اور طلب زر کے لیے دروغ گوئی سے کام لیتے ہوئے سادہ لوح معتقدان حضرت غوث الاعظم دستگیر قدس سرہٗ کو لوٹتے پھرتے ہیں اور بسا اوقات خود کو سجادہ نشین اور متولی الاوقاف اور نقیب الاشراف دربار غوثیہ بغداد یہ کے متبرک الفاظ کو اپنے لیے استعمال کرنے سے نہیں جھجکتے اور گھوڑوں پر سوار ہو کر قصبہ قصبہ، قریہ قریہ، شہر شہر بازار بازار گھومتے پھرتے ہیں اور نذرانے وصول کرتے پھرتے ہیں۔ حالانکہ نقیب الاشراف اور سجادہ نشینان اور متولیان دربار غوثیہ کا مرتبہ اور شان و شوکت اور حالات ظاہری بھی (باطنی تو درکنار) شاہانِ زماں اور نوابینِ دوراں سے کم نہیں ہوتی۔ بلکہ عوام الناس بادشاہان

Marfat.com

وقت سے اس قدر نہیں دبتے، جتنا کہ ان خاندانِ گیلانیہ بغدادیہ کے عالم باعمل اور مشہور سیّد گیلانی سے ڈرتے ہیں اور ان کے حکم پر جان و مال قربان کرنا نجاتِ دارین سمجھتے ہیں۔ چونکہ یہ کلید بردار وچاؤش وغیرہ حالات دربارِ غوثیہ و عربی ممالک کے راہ و رسم سے واقف ہوتے ہیں۔ لہٰذا وضع قطع عربیوں سی بنا کر اور ویسی ہی طرزِ گفتگو استعمال کر کے مُعتقدان و محبّانِ غوث پاک سے ناجائز طور پر رزق کماتے پھرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے ہوشیار رہنا چاہیے۔

ایسے ہی ایک انگریز لارنس نامی جاسوس عربی لباس میں ملبوس پیری کا مدعی بن کر اپنی مطلب براری اور سراغرسانی کی خاطر پیری مریدی کا سلسلہ چلاتا رہا۔ چنانچہ اب بھی اس کے شاگردان بدستور اس کے نقش قدم پر کاربند ہیں۔ ان کے حالات سے خبردار رہنا چاہیے۔

علاوہ ازیں ایسے اشخاص بھی بغداد شریف جیسی متبرّک جگہ پر پائے جاتے ہیں۔ جو حضور پرنور مرشدنا و مولانا و سیّدنا شیخ المشائخ نقیب زادہ پیر طاہر علاؤ الدین القادری الگیلانی مدظلہ التعالیٰ کی روز افزوں ترقی و ظہور کو سُن دیکھ کر آتشِ حسد و بغض میں جل بھُن کر یہ روش اختیار کیے ہوئے ہیں کہ حضور ممدوح کی عدم موجودگی در بغداد کے دوران میں کئی ایک ناجائز طریقوں سے خطوط مرسلہ محبّان و مریدان و مستفسرانِ آنحضور کو وصول کر لیتے ہیں اور پڑھ دیکھ کر غائبانہ طور پر ان کے جوابات اپنے آپ کو حضور ممدوح کے جانشین یا فرزندِ اکبر ظاہر کر کے مخلصانہ طور پر بعد دعائے ترقیِ درجات عریضہ نویسوں کے نام جواباً ارسال کرتے رہتے ہیں۔ بلکہ حضور ممدوح دام ظلہ التعالیٰ کو خاکم بدہن نعوذ باللہ

Marfat.com

فوت ہو جانا ظاہر کر کے اپنے آپ کو آپ کا فرزند اکبر کہنے سے گریز نہیں کرتے ۔ تاکہ سادہ لوح معتقدوں کو دامِ تزویر میں لاکر اعتقاد سے روگرداں کیا جا سکے اور ناجائز مفاد اٹھایا جا سکے ۔ حضور ممدوح تو تا حال ناکتخدا ہیں، چہ جائیکہ فرزند اکبر یا اصغر ۔ فلعنۃ اللہ علی الکٰذبین ۔ ایسے موصولہ خطوط کا جواب ہرگز نہ دینا چاہیئے ۔ بلکہ ممکن ہو تو حضور ممدوح کی خدمتِ عالیہ میں ان کی جائے قیام پر ان کو ملفوف کر کے ارسال کر دینا چاہیے ۔

و ما علینا الا البلاغ

Marfat.com

Marfat.com

باب چہارم

مدرسہ و جامع مسجد گیلانیہ

کا

مختصر حال

Marfat.com

حضور غوث پاک قدس سرہ العزیز اور آپ کا مدرسہ

ابن نعزی ہروی نے نجوم الزاہرہ میں، ابن جوزی نے منتظم میں، حافظ ذہبی نے تاریخ کبیر میں اور ابن رجب حنبلی نے طبقات میں، ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں، اور ابن جوزی کے پوتے نے مرآۃ الزمان میں اور محب الدین ابن نجار نے تاریخ بغداد میں اور عبدالوہاب شعرانی نے طبقات الکبریٰ میں اور سمعانی نے انساب میں، اور شنطوفی نے بہجۃ الاسرار میں اور تادفی نے قلائد الجواہر میں اور شیخ یٰسین خطیب العمری نے غایۃ المرام تاریخ بغداد دارالسلام میں اور شمس الدین سامی نے قاموس میں اور بستانی نے دائرۃ المعارف اور موسوعۃ الاسلامیہ میں جو کہ فرانسیسی زبان میں ہے، جس کا ترجمہ اسنا سیدنا ناصر گیلانی رضی اللہ عنہ نے کیا ہے۔ علاوہ ازیں دیگر محققین اور تاریخ دانوں نے بالاتفاق بلاشک و شبہ بیان فرمایا ہے کہ سیدنا محبوب سبحانی، غوث صمدانی، شیخ الکل حضرت عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز ۴۷۰ھ میں پیدا ہوئے اور اٹھارہ سال کی عمر میں حصول تعلیم کے لیے بغداد تشریف لائے۔ اس وقت خاندان عباسیہ سے المستنصر باللہ خلیفہ تھے۔ آپ کا نسب حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ ابن ابی طالب سے ملتا ہے۔ یہ بھی ذکر کیا ہے کہ آپ شیخ العراق کے لقب سے مشہور تھے۔ عالم باعمل تھے۔ علم و عمل دونوں کے جامع تھے افتاء، درس و تدریس وعظ و نصیحت آپ کا مشغلہ تھا۔ مغرب و مشرق میں آپ کی

Marfat.com

شہرت تھی۔ ۵۱۳ھ میں آپ باب الازج کے مدرسہ میں مدرس مقرر ہوئے۔ جو کہ آپ کے استاد حضرت سعید مخزومی نے یہ مرکز تدریس آپ کے سپرد کر دیا۔ آپ وعظ فرماتے اور عوام الناس کو رشد و ہدایت کی دعوت دیتے تھے۔ سامعین و حاضرین کی کثرت سے مدرسہ کی عمارت تنگ اور ناکافی ہونے لگی۔ تو آپ بغداد کے شہر پناہ کے پاس اس مسافر خانہ میں وعظ فرمانے لگے جس کی تعمیر ۵۲۸ھ میں ہوئی۔ آپ کی ذات بابرکات کثیر مخلوق کی مرجع تھی۔ یہاں تک کہ ۵۶۱ھ میں رحلت فرما گئے۔ اور باب الازج جو اب باب الشیخ کے نام سے مشہور ہے کے مدرسہ میں مدفون ہوئے۔

جامع مسجد گیلانیہ

۹۱۱ھ کا واقعہ ہے کہ جس وقت عثمانی بغداد پر قابض ہو گئے تھے۔ اور حکومت کی عدم توجہی سے حضور قدس سرہ العزیز کے مزار اور قبہ اور مدرسہ اور تکیہ کی حالت بہت خراب قابل مرمت ہو گئی تھی۔ چنانچہ شاہ سلیمان والی ترکی نے عجمیوں پر حملہ کر کے ملک فتح کر لیا۔ اور شہر بغداد پر قابض ہو گیا۔ جب مسجد اور خانقاہ کی یہ حالت دیکھی تو ایک لاکھ ان کی مرمت کے لیے دیا اور حکم جاری کیا کہ مسجد کا بلند قبہ عمارت کا [illegible] اور ایک مکان فقراء مساکین کے ٹھیرنے کے لیے بھی بنایا جاوے۔ چنانچہ اس سے حکم کی تعمیل کی گئی۔ پھر اس کے بعد سلطان مراد ثالث نے ۹۸۴ھ میں حضور غوث الاعظم گیلانی قدس سرہ کی مسجد کی مرمت و تجدید کرائی اور سنان باشا انجینئر کے ہاتھوں یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ بلڈ

Marfat.com

مینارہ جو مسجد کے پُوربی (مشرقی) دروازہ کے قریب ہے۔ اس کی تعمیر ۹۰۴ھ میں ہونی درج ہے۔ چنانچہ اس کی تعمیر کی تاریخ ایک پتھر پر کندہ ہے۔ جو مینارہ کی دیوار میں لگا ہُوا ہے عبارت مندرجہ ذیل ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

للہ اشکر غفر ذنوبہ سعی بہمانی غرّہ محرّم الحرام ۹۰۴ھ ؛

علاوہ ازیں محمّد رضا خوشنویس کے ہاتھ کا لکھا ہُوا پتھر دیوار میں نصب ہے :

جس کی عبارت یہ ہے :

"امر للہ تعالیٰ و تقدس اس پاکیزہ اور مقدّس عمارت کی تعمیر کے لیے سلطان غازی سلیمان خاں نے ۹۴۱ھ میں حکم نافذ کیا اور تعمیل حکم ہوئی پھر ۱۱۲۳ھ میں سلطان غازی احمد خاں بن سلطان غازی محمد خاں نے اس کی تجدید کی"

۱۲۸۱ھ میں سلطان عبدالعزیز کے عہد میں قادریہ کے سجادہ نشین سیّد علی ابن سیّد سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پھر از سرِ نَو اس مسجد کی تعمیر کرائی جو ایک نہایت اعلیٰ پیمانہ پر معرضِ وجود میں آئی۔ ۱۳۱۸ھ میں موجودہ تعمیر و مرمت حضرت سیّد عبدالرحمٰن نقیب الاشراف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کرائی۔ یہ مسجد باب الشیخ میں واقع ہے۔ اور شیخ المشائخ حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرّہٗ سے منسُوب ہے جو کہ تواریخ میں باب الازج کے نام سے مرقوم

Marfat.com

ہے۔ یہ علاقہ بغداد کے مشرق میں واقع ہے۔ یہ مسجد تمام بغداد کی مساجد سے بڑی ہے۔ بہت کافی اور وسیع ہے۔ ۱۲۹۷ھ میں سید سلیمان نے دروازہ مغربی پر ایک منارہ تعمیر کرایا اور سید عبدالرحمٰن نقیب متوفی ۱۳۴۵ھ نے اوقات نماز کے لیے گھڑی کا انتظام فرمایا۔

ایک حصّہ اس کا ایسا ہے جہاں جاڑے کے موسم میں نماز ادا ہوتی ہے۔ کثیر التعداد نمازی اس میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس مسجد میں ایک قبہ ہے جس کی بڑائی اور بلندی اور صنعت کاری کو دیکھ کر بڑے بڑے انجنیئر بھی محوِ حیرت ہو جاتے ہیں۔ بغداد میں کوئی ایسی مسجد نہیں ہے جس میں اس قسم کا قبہ ہو۔ ۹۴۱ھ میں سلطان سلیمان القانونی کے حکم سے سنان پاشا انجنیئر نے اس قبہ کو بنایا تھا۔ اس کے جنوب میں مقبرے ہیں اور حضور غوث پاک قدس سرہ العزیز کا روضۂ مبارک۔ مشرق کی طرف دو بہت بڑے برآمدے ہیں۔ مغرب کی طرف اور شمال کی طرف دو بہت بڑے ستون سنگ مرمر کے ہیں۔ وسط فضا میں موسم گرما کے لیے نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔ جو مسجد کی سطح سے تقریباً ۱۴ فٹ بلند ہے۔ دو منزلہ سے نیچے کا حصّہ فقراء اور غرباء کے ٹھیرنے کی جگہ ہے جو وقف ہے جہاں فقراء و غرباء کو راہ گیلانیہ سے کھانا بھی دیا جاتا ہے۔ اوپر والے حصّہ میں طالب علم و مدرسین کی رہائش کی جگہیں ہیں۔ اس مسجد کے دو بہت بڑے دروازے۔ ایک شمال کی طرف اور دوسرا مقابل جنوب کی طرف اور ہر دروازہ پر منارے ہیں اور وسط فضا میں ایک جگہ پر بلند گھڑی نصب ہے اور اسی مسجد میں دو مدرسے ہیں، ایک حضرت شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کا اور دوسرا سیدہ عائشہ خاتون بنت سید علی النقیب کا۔ یہ دونوں مدرسے

Marfat.com

اوقافِ قادریہ کے متولیوں اور نقیب الاشرافوں کی کوششوں سے آباد اور طلباء سے معمور چلے آرہے ہیں۔

سلطان مراد ثالث نے ۹۸۴ھ میں اس جامع مسجد کی مرمت کرائی۔ اس کے علاوہ مساجد حنبلیہ، شافعیہ و مالکیہ بھی احاطۂ دربار پاک میں مسجد کبیر حنفیہ کے ملحق ہیں۔

دربارِ غوثیہ و مزارِ مقدّس

دربارِ غوثیہ (حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدّس سرّہٗ کا مزار مبارک)

بغداد العراق کے شہر کے مشرقی جانب باب الطلسم کے جو کہ عثمانی سلطنت کے خاتمہ کے بعد منہدم ہو چکا ہوا ہے)۔ نزدیک یہ عالیشان دربار واقعہ ہے۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں حضور غوث پاک قدس اللہ سرہ العزیز درس تدریس دیتے اور وعظ و نصیحت کرتے اور رشد و ہدایت فرماتے تھے اور مدرسہ کے نام سے موسوم تھی۔ حضور غوث پاک قدس سرہ العزیز کے وصال کے بعد یہیں مدفون ہوئے۔ اسی بنا پر یہ دربارِ غوثیہ کے نام سے موسوم چلا آرہا ہے۔ یہ دربارِ عالیہ تقریباً ۴ ایکڑ رقبہ میں واقع ہے۔ بلکہ اس میں کئی دیگر عالیشان ہستیوں کے مزار، عمارتیں، مسجدیں، لنگر خانے، کتب خانے اور اساتذہ اور طلباء جو علوم دینی پڑھتے اور پڑھاتے ہیں، کے کمرے غیر ملکی سیاحوں اور نزدیک و دور ممالک سے آنے والے زائرین اور مسافروں کے لیے علیحدہ علیحدہ بلاکوں کی صورت میں کوٹھڑیاں اور کمرے اور بالاخانے، سبیلیں عام، مہمان خانے بلکہ شاہی منزل گاہیں وغیرہ موجود ہیں۔

Marfat.com

چنانچہ حسب ضرورت ان نئے شعبہ جات میں آئے سال مزید ترقی ہوتی رہتی ہے اور اسی لحاظ سے مکانات میں بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ دربار غوثیہ کا حدود اربعہ حسب ذیل ہے شمال، شارع۔ جنوب، شارع الگیلانی۔ مشرق، شارع۔ مغرب، شارع الکفاح اس میں حضور پاک قدس سرہٗ کی اولاد پاک کے روضے، تربتیں اور مقبرے ہیں جن میں سے چند ایک بزرگ ہستیوں کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ اسی ضمن میں کروں گا۔ ان کے علاوہ کئی ایک بادشاہان و وزرائے سلطنت عراق کے مقبرے بھی ہیں جن کی تشریح و تفسیر کی چنداں ضرورت نہیں۔

۶۱۸ھ میں خلیفہ عباسی ناصر الدین اللہ نے از سر نو مقبروں اور زاویوں کی پختہ طور پر تعمیر کرائی۔ اس تعمیر نو کے بعد ۶۵۶ھ میں تاتاریوں کے ہاتھوں جب حکومت بغداد کو شکست ہوئی۔ تو روضہ متبرکہ بلکہ مدرسہ کتب خانہ، مسجد، بلکہ سارے کا سارا شہر بغداد بھی تباہ ہو گیا۔ اس کے بعد جب امن قائم ہوا، تو پھر اس دربار عالیہ کے تمام شعبہ جات کی تکمیل ہوئی اور سلسلہ بدستور سابق قائم ہوا۔ ۹۱۴ھ میں شاہ اسمٰعیل صفوی کے ہاتھوں پھر وہی حالت ہوئی۔ اور روضہ مبارک، کتب خانہ، مدرسہ، مسجدیں وغیرہ تباہ ہو گئیں۔ اس پر دریائے رحمت الٰہی پھر جوش زن ہوا۔ تو ۹۴۱ھ میں سلطان سلیمان عثمانی نے جنہوں نے پنجہ استبداد سے بغداد کو چھڑایا اور تمام منتشر و خائف شدہ لوگوں کو واپس بلا کر از سر نو شہر آباد کر دیا۔ اور اولاد پاک کو بھی واپس بلا کر بارگاہ گیلانیہ کے ہر شعبہ کو پہلے کی طرح برسر کار سرفرازی بخشی اور مکمل طور پر جاری کرایا۔ چنانچہ ۲۰ رمضان المبارک ۹۴۱ھ کو سلطان سلیمان عثمانی

Marfat.com

ممدوح بہ نفسِ نفیس مع اپنی فوج اور مفتی کے دربارِ عالیہ میں جامع مسجد کے اندر حاضر ہوا اور تمام علمائے بغداد کو طلب کیا اور بعد ادائے نمازِ عصر سلطان الممدوح نے نقابت الاشراف والسادات کی سند حضرت شیخ زین الدین کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمائی۔ جو ترکی زبان میں تحریر ہوئی۔ جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے :

مفخر السادات والکرام السید الشیخ زین الدین الگیلانی شرف السیادۃ صحیح النسب سادات کی تصدیق و توثیق کرنے کے بعد شیخ زین الدین گیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نقابت الاشراف کی سند دیتا ہوں اور وصیت کرتا ہوں کہ شیخ زین الدین گیلانی شہرِ بغداد کے نقیب الاشراف ہیں۔ اور جو شخص صحیح النسب سادات نہ ہوگا۔ اور نہ اس کے پاس کوئی شاہی فرمان ہو، وُہ قوم کا سردار اور نقیب نہ سمجھا جاوے گا۔ جس شخص کے پاس نقابت الاشراف کی سند ہوگی وہی مستحق شاہی وظیفہ کا ہوگا۔

دستخط السلطان غازی سلیمان خاں القانونی

اس عثمانی سند کے بعد نقیب الاشراف کا سلسلہ جاری ہوگیا۔ اور خاندانِ گیلانیہ کے شرفاء بسلسلہ بہ سلسلہ اس منصب پر فائز المرام ہوتے چلے آرہے ہیں۔ اس دور سے آج تک بلا انقطاع یہ نقیب الاشرافی کا سلسلہ جاری و قائم ہے اور انشاء اللہ تا ابد جاری رہے گا۔ ۹۷۸ھ میں حضرت زین الدین نقیب الاشرافؒ مذکور نے اپنی تمام جائداد کو دربارِ عالیہ کے مذکورۃ الصدر شعبہ جات کے نام وقف کر دیا جیسا کہ حضور غوث پاک قدس سرہٗ

Marfat.com

اور ان کے بعد آپ کی اولادِ پاک نسلاً بہ نسلاً وقف کرتے چلے آئے تھے۔ چنانچہ ۱۵ رجب ۹۷۸ھ کو شیخ المشائخ زین الدین صاحب نقیب الاشراف والسادات رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وقف نامہ شیخ عبداللہ بن محمد امین قاضیِ بغداد کے حکم سے صحیح اور محکم ہو گیا۔ المختصر ۹۴۴ھ میں آپ نے گیلانی مکانات و دربارِ غوثیہ کے مکانات و روضہ اقدس کی تعمیر میں مشغول ہو گئے جو عجمی حادثہ سے متاثر ہو کر تباہ و برباد ہو گئے تھے۔

روضۂ مبارک کے مرقد کے گرد چاندی کی جالی نصب ہے جس کے تار کی موٹائی تقریباً ۳/۴ انچ ہے اور اس جالی کی لمبائی ۸ × ۵ × ۵ فٹ ہے۔ اس پر عربی زبان میں تاریخ تعمیر ایک شعر کی صورت میں تحریر ہے۔ جس سے پایا جاتا ہے کہ ۱۲۳۶ھ میں جالی تعمیر ہوئی۔ اس قبہ کے وسط میں آیت الکرسی لکھی ہوئی ہے۔ اور اس کے اوپر ۱۱۶۹ھ تحریر ہے۔ یہ ۱۱۶۹ھ میں قبہ مذکور مرمت ہوا۔

۱۲۱۰ھ کو سلطان عبدالعزیز خاں کے عہد میں حضرت شیخ المشائخ علی النقیب بن سیدنا سلیمان النقیب رضی اللہ عنہما نے از سرِ نو اس کی تعمیر کرائی۔ جو نہایت عمدہ اور خوش وضع طریقہ پر تعمیر ہوئی ہے۔ قبہ کے اندر پتھر پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے:

"وفی ظل امیر المومنین وخلیفۃ سید المرسلین سلطان البرین وخاقان البحرین خادم الحرمین شریفین سلطان عبدالحمید خاں ثانی ابن السلطان عبدالمجید خاں

اس کے بعد مرمت ۱۳۱۸ھ میں ہوئی۔ جس وقت دربار آباد [illegible] السمو والسماحۃ سیدنا شیخ المشائخ حضرت عبدالرحمٰن تاج الدین الگیلانی نقیب الاشراف والسادات

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ چنانچہ مرقد کے دروازہ پر منشی محمد رضا خوشنویس کے قلم سے یہ عبارت تحریر ہے:

کہ یہ قبر محمد محی الدین السید الشیخ حضرت عبدالقادر گیلانی رضؓ ابن ابی صالح رضؓ بن عبداللہ الجیلی رضؓ بن یحییٰ الزاہد رضؓ بن محمد رضؓ بن داؤد رضؓ بن موسیٰ رضؓ بن عبداللہ رضؓ بن موسیٰ الجون رضؓ بن عبداللہ المحض رضؓ بن حسن مثنیٰ رضؓ بن سیدنا امام حسن رضؓ بن امام الامام حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ بن ابی طالب ؛

اس کے علاوہ بے شمار مقبرے اور تربتیں ہیں، جن میں سے چند ایک بزرگ ہستیوں کا ذکر جو کہ خاندانِ گیلانیہ کے نقباء و خدام سیدہ بزرگوں اور اولاد حضرت غوث الاعظم قدس سرہٗ سے مدفون ہیں ——— ضروری تصور کرتے ہوئے معرضِ تحریر میں لاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کی برکتوں اور دعاؤں سے اس گنہگار کو بھی شاید جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

۱۔ روضہ سیدنا الشیخ المشائخ حضرت عبدالجبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن السید الشیخ حضرت عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز۔

جو بیرونی دروازے سے داخل ہوتے ہی دائیں ہاتھ کی طرف واقعہ ہے۔ اس پر ایک بڑا قبہ برنگِ سبز تعمیر شدہ ہے۔ عمارت پرانی ہے۔ منارہ دیوارِ قدیم سے ملحق ہے اور مرقد پر ایک صندوق پڑا ہوا ہے۔

۲۔ مسجد حنفیہ عادہ حصہ جس میں موسم سرما نماز پڑھتے ہیں۔ اس حصہ اور چھجہ کے درمیان

Marfat.com

ایک دیوار حدِ فاصل ہے۔ اس دیوار میں ایک کوٹھڑی ہے۔ اس کوٹھری کے اندر حضرت سیّدنا شیخ المشائخ علی النقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرحوم کی قبر ہے۔ جس پر صندوق چوبی رکھا ہے اور اس پر سبز غلاف ہے۔ دروازہ پر عربی عبارت مرقوم ہے جس کا ترجمہ یہ ہے:

کہ یہ قبر اس مرحوم کی ہے جو سیّدنا محمّد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلم کا دامن قیامت کے خوف اور دہشت سے پکڑنے والے ہیں۔ یہ قبر ہے اس مرحوم کی جو مدت العمر اپنے دادا حضرت غوث الاعظم قدس سرّہ العزیز کے آستانہ کی تعمیر میں کوشش کرتے رہے اور خدمت کرتے رہے یعنی سجّادہ اعلیٰ سیّد علی القادری نقیب الاشراف بغداد ابن سید سلیمان القادری سجّادہ قادریہ نقیب الاشراف غفرلہٗ کی سنیچر کے دن ۲۴ رجب ۱۲۸۹ھ میں وفات ہوئی

۳۔ مرقد سیّد سلیمان آفندی نقیب ابن سیّد علی آفندی نقیب الاشراف مسجد گیلانی کے مشرقی دروازے کے متصل ایک غرفہ ہے۔ جو مشرقی دروازہ دیار عالیہ کے اندر داخل ہونے والے کے دائیں جانب واقع ہے۔ اس مرقد پر بھی ایک صندوق ہے۔ اس پر بھی سبز رنگ کی چادر چڑھی ہوئی ہے۔ ۱۱ ذی الحجہ یوم دوشنبہ ۱۳۱۵ھ میں فوت ہوئے۔

۴۔ اسی غرفہ میں آپ کے صاحبزادے سیّد مصطفےٰ گیلانی متوفی ۱۳۱۴ھ کی قبر ہے۔

۵۔ مرقد سیّد عبدالرحمٰن آفندی القادری نقیب الاشراف ابن سیّد علی آفندی

Marfat.com

نقیب الاشراف ۔ وُہ چھجہ برآمدہ جو حدِ فاصل ہے ۔ قبہ مرقد حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز اور چھجہ کبیر کے درمیان اس چھجہ کی حدِ فاصل کے بائیں جانب غرفہ میں واقع ہے ۔ مسجد حنابلہ کے متصل قبر کے اوپر لکڑی کا صندوق ہے اور اس پر سبز حریر کا غلاف چڑھا ہوا ہے ۔ بماہ ذی الحجہ یوم دوشنبہ ۱۳۴۵ھ آپ وصال ہوئے ۔

۶ ۔ مرقد سیّد محمود حسام الدین گیلانی نقیب الاشراف ابن سیّد عبد الرحمٰن نقیب الاشراف : ایک حجرہ میں یہ مرقد سیّد سلیمان رضی اللہ عنہ کے نزدیک دائیں طرف ان کی قبر ہے ۔ قبر پر سنگِ مرمر کا ایک ٹکڑہ نصب ہے ۔ جس پر عربی میں جس کا ترجمہ درج ذیل ہے، نصب ہے : " یہ قبر مغفور سیّد حسام الدین نقیب الاشراف ابن مرحوم سیّد عبد الرحمٰن نقیب الاشراف کی ہے ۔ سنہ ۱۳۰۰ھ میں فوت ہوئے ۔

۷ ۔ مرقد سیّد احمد عاصم گیلانی نقیب الاشراف ابن سیّد عبد الرحمٰن نقیب الاشراف مرحوم : حجرہ کے دروازہ پر عربی میں لکھا ہُوا ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے :

" یہ قبر مرحوم سیّد عاصم گیلانی نقیب الاشراف کی ہے جو سنہ ۱۳۰۲ھ میں فوت ہوئے "

۸ ۔ مرقد سیّد محمد حامد گیلانی : سنہ ۱۳۲۹ھ میں فوت ہُوئے ۔

ان کے علاوہ اور بہت سے زاویے تربتیں اور مقبرے ہیں جو بوجہ عدم گنجائش ضبط تحریر میں نہیں لائے گئے ۔

Marfat.com

مکتبۂ قادریہ سیّدنا عبدالرحمٰن

یہ مکتبہ فی الحقیقت السیدنا شیخ المشائخ صاحب السمو والسماحۃ حضرت پیر عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرحوم ومغفور نقیب الاشراف والسادات کا کتب خانہ ہے۔

آں حضرت کے وصال کے بعد ان کی اولاد نے یہ کتب خانہ فروخت کرنا چاہا۔ مگر سیدنا شیخ المشائخ قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین نقیب الاشراف والسادات حضرت محمد وحسام الدین رضی اللہ عنہ (مرحوم) نے اس تجویز کی سخت مخالفت کی اور حقدار ان کو حسب جملہ بیش قیمت ادا کر کے کتب خانہ تا... اپنے خود میں لے کر اپنے اور اپنی اولاد کے اوقاف میں شامل کر دیا۔ آنحضور ۱۳۵۸ھ میں وفات پا گئے۔ کیونکہ قانوناً وہ جائداد قیام سے مرحوم جس اللہ تعالیٰ عنہ کی (راشد اولاد) کو بھی نسلاً بعد نسلاً نقیب الاشراف اور متولی الاوقاف ہونے کا حق حاصل ہے۔ لہٰذا آپ کے فرزند اکبر سیدنا شیخ المشائخ حضرت جمال الدین صاحب کو یہ عہدہ وجائداد پیش کئے گئے۔ مگر بدیں وجہ کہ آپ عرصہ دراز سے آپ ببئی میں مقیم تھے۔ اور تعلیم الغوی کے باعث نظر بھی کمزور ہو چکی تھی۔ اس لیے اس ذمہ داری کو سنبھالنا اور ترک سکونت کر کے واپس بغداد شریف منتقل ہونا موزوں خیال نہ فرمایا۔ جیسا کہ کئی بار پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ لہٰذا آپ نے اپنی تمام جائداد منقولہ وغیر منقولہ واقعہ بغداد شریف کی حفاظت اور ذمہ داری کے لیے اپنا وکیل مطلق یعنی مختار عام تعین فرمایا۔ جن کا اسم گرامی پیر ابراہیم سیف الدین صاحب ہے جو بحیثیت مختار عام آپ کی ہر قسم کی جائداد کے متعلق سیاہ وسفید کے مالک ہیں۔

Marfat.com

پیشتر ازیں اسی دربارِ قادریہ غوثیہ میں ایک قادری کتب خانہ قائم تھا۔ جس میں تمام کی تمام کتابیں مطبوعہ موجود ہیں جو فقر، تفسیر اور نحو کے متعلق ہیں۔ جن کی تعداد ۱۵۰ کے قریب ہے پیر ابراہیم سیف الدین صاحب کو متولیان نے دھوکہ دہی اور چرب بیانی سے اس امر پہ آمادہ کر لیا کہ مکتبہ مذکور کتب خانہ قادریہ میں شامل کر لیا جائے تاکہ ایک ضخیم لائبریری کی صورت میں متشکل ہو کر مفید عام ثابت ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مدرسہ کا کتب خانہ قادریہ قدیمیہ و مکتبہ سیدنا عبدالرحمٰن صاحب مرحوم ملکیتی سیدنا شیخ المشائخ حضرت پیر محمود حسام الدین صاحب نقیب الاشراف مرحوم کو یکجا جمع کر کے لائبریری قائم کر دی۔ مکتبہ سیّد عبدُالرحمٰن میں پانچ ہزار سے زیادہ کتابیں موجود تھیں۔ جن سے تقریباً تین ہزار دیرینہ اور قلمی تھیں۔ چھ سو پچاس قلمی قرآن مجید بہترین خطاط کے ہاتھ کے تحریر شدہ سادہ، مرصّع و مزیّن شامل تھے۔ ان میں ایک قرآن مجید ساڑھے چھ سو برس آج سے قبل کا تحریر شدہ ہے۔ اس لائبریری سے بہت سی قیمتی اور نایاب کتابیں پیر ابراہیم صاحب مختار عام نے بلا ضرورت اور بے محل مطالعہ کی آڑ میں متولیوں اور دیگر خواہش مندوں کو تقسیم کر دیں جن کو واپس لے کر آج تک لائبریری میں داخل نہیں کیا گیا۔ مثل مشہور ہے "بلی گئی چوہے ناچے"۔ سیدنا حضرت شیخ المشائخ پیر محمود حسام الدین نقیب الاشراف مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کافی محنت اور عرق ریزی سے جس مکتبہ کی تکمیل کی تھی وہ خورد بُرد ہو گیا ہے۔ اب پھر سے از سرِ نو آپ کی اولاد خصوصاً المرشد سیدنا پیر طاہر علاء الدین گیلانی دام ظلہ التعالیٰ کا خیال مبارک مکتبہ ہذا کو انشاء اللہ العزیز کو مکمل کرنے اور مثلِ سابق فروغ دینے کا ہے۔

Marfat.com

باب پنجم

الہامات قلبی و کشف المعنوی

Marfat.com

الہاماتِ قلبی وکشف المعنوی

حقائقِ ناسُوتی وملکُوتی وجبرُوتی

تذکرۂ غوثیہ ومعراجیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَاشِفِ الْغُمَّۃِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ اما بعد

ہر حمد اللہ کے لیے ہے جو اندھیروں کو دور کرنے والا ہے اور بے شمار درود وسلام اس پہ جو مخلوق سے بہتر ہے۔ اس کے بعد،

قَالَ الْغَوْثُ الْاَعْظَمُ الْمُتَوَحِّشُ عَنْ غَیْرِ اللّٰہِ وَالْمُسْتَأْنِسُ بِاللّٰہِ۔

غوث الاعظمؓ نے فرمایا، غیر اللہ سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ سے محبت کرو۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ قُلْتُ یَا رَبِّ الْغَوْثِ ۔ قَالَ کُلِّ طَوْرٍ بَیْنَ النَّاسُوْتِ الْمَلَکُوْتِ فَھُوَ شَرِیْعَۃٌ وَکُلِّ طَوْرٍ بَیْنَ الْمَلَکُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ فَھُوَ طَرِیْقَۃٌ وَکُلِّ طَوْرٍ

فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اے غوث الاعظم میں نے عرض کیا اے غوث کے رب، فرمایا تمام طور جو عالم اجسام اور عالم ارواح کے درمیان ہیں وہ شریعت ہیں اور تمام طور جو عالم ارواح اور مرتبہ صفات کے درمیان واقعہ ہیں وہ طریقت ہیں اور تمام طور جو مرتبہ صفات

Marfat.com

بَيْنَ الْجَبْرُوْتِ وَ اللَّاهُوْتِ فَهُوَ حَقِيْقَةٌ ۔

اور مرتبۂ فنا فی اللہ کے درمیان ہیں حقیقت ہیں۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ اَعْظَمُ مَا ظَهَرَتْ فِیْ شَیْءٍ كَظُهُوْرِیْ فِی الْاِنْسَانِ ۔

پھر مجھے فرمایا: یا غوث الاعظم جو جو کچھ کہ میں نے ہر چیز میں ظاہر کیا ہے۔ وہ سب کچھ انسان میں یکجا ظاہر کیا ہے۔

ثُمَّ سَأَلْتُ یَا رَبِّ هَلْ لَكَ مَكَانٌ ۔ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمْ اَنَا مُكَوِّنُ الْمَكَانِ وَ لَیْسَ لِیْ مَكَانٌ ۔

پھر میں نے سوال کیا۔ یا رب تیرے لیے کونسا مکان ہے مجھے فرمایا اے غوث الاعظم میں تمام مکانات کا پیدا کرنے والا ہوں لیکن میرے لیے کوئی مکان نہیں ہے۔

ثُمَّ سَأَلْتُ یَا رَبِّ هَلْ لَكَ اَكْلٌ وَّ شُرْبٌ قَالَ لِیْ یَا غَوْثَ الْاَعْظَمْ اَكْلُ الْفَقِیْرِ وَشُرْبُهٗ اَكْلِیْ وَ شُرْبِیْ ۔

پھر میں نے سوال کیا تو کیا کھانا ہے اور پینا ہے۔ مجھے فرمایا یا غوث الاعظم فقیر کا کھانا اور پینا میرا ہی کھانا اور پینا ہے۔

ثُمَّ سَأَلْتُ یَا رَبِّ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقْتَ الْمَلٰٓئِكَةَ قَالَ لِیْ یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ خَلَقْتُ الْمَلٰٓئِكَةَ مِنْ نُوْرِ الْاِنْسَانِ وَ خَلَقْتُ

پھر میں نے سوال کیا یا رب تو نے فرشتوں کو کس چیز سے بنایا۔ مجھے فرمایا یا غوث الاعظم میں نے فرشتوں کو انسان کے نور سے پیدا کیا ہے اور انسان کو اپنے نور سے۔

Marfat.com

الْاِنْسَانَ مِنْ نُوْرِیْ ۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمِ جَعَلْتُ الْاِنْسَانَ مَطِیَّتِیْ وَجَعَلْتُ سَائِرَ الْاَکْوَانِ مُطِیَّۃً لَہٗ ۔

پھر مجھے فرمایا یا غوث الاعظم میں نے انسان کو اپنی خوشی کے لیے پیدا کیا ہے اور تمام مخلوقات کو اس کی خوشی کے لیے ۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمْ نِعْمَ الطَّالِبُ اَنَا وَنِعْمَ الْمَطْلُوْبُ الْاِنْسَانُ وَنِعْمَ الرَّاکِبُ الْاِنْسَانُ وَنِعْمَ الْمَرْکُوْبُ لَہُ الْاَکْوَانُ ۔

پھر فرمایا مجھے یا غوث الاعظم سب سے اچھا طالب میں ہوں اور سب سے بہتر مطلوب انسان ہے اور بہترین سوار انسان ہے اور بہترین سواری اس کے لیے تمام مخلوق ہے ۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمْ الْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ لَوْ عَرَفَ الْاِنْسَانُ مَنْزِلَتَہٗ عِنْدِیْ لَقَالَ فِیْ کُلِّ نَفْسٍ مِنَ الْاَنْفَاسِ لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ ۔

پھر مجھے فرمایا ۔ یا غوث الاعظم انسان میرا راز ہے اور میں اس کا راز ہوں اگر انسان اپنا مرتبہ سمجھے جو اس کا میرے نزدیک ہے ۔ تو اپنے تمام سانسوں سے ہر ایک سانس میں یہی کہتا کہ آج کس کی بادشاہت ہے ۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمْ مَا اَکَلَ الْاِنْسَانُ شَیْئًا وَمَا شَرِبَ وَمَا قَامَ وَمَا قَعَدَ وَمَا نَطَقَ وَمَا صَمَتَ وَمَا فَعَلَ فِعْلًا وَمَا

پھر مجھے فرمایا یا غوث الاعظم جو کچھ کہ انسان نے کھایا یا پیا یا کھڑا ہوا یا بیٹھا یا بولا یا چپ ہوا یا کوئی کام کیا ۔ اور کسی چیز کی طرف دیکھا اور یا کسی چیز سے غائب ہوا مگر اور میں ہی

Marfat.com

تَوَجَّهَ لِشَیْءٍ وَ مَا غَابَ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا وَ اَنَا فِیْهِ سَاکِنٌ وَ مُتَحَرِّکٌ۔

اس میں اس کا ساکن ہوں اور اس کا متحرک ہوں۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ جِسْمُ الْاِنْسَانِ وَ نَفْسُهٗ وَ قَلْبُهٗ وَ رُوْحُهٗ وَ سَمْعُهٗ وَ بَصَرُهٗ وَ یَدُهٗ وَ رِجْلُهٗ وَ لِسَانُهٗ وَ کُلُّ ذٰلِکَ ظَهَرَتْ لَهٗ نَفْسٌ بِنَفْسٍ لَا هُوَ اِلَّا اَنَا وَ لَا اَنَا غَیْرُهٗ۔

پھر مجھے فرمایا، یا غوث الاعظم، انسان کا جسم اور نفس اور دل اور روح اور اس کے کان اور اس کی آنکھیں اور اس کے ہاتھ اور اس کے پاؤں اور اس کی زبان اور تمام وہ جو اس کے لیے پشت بہ پشت ظاہر کیے گئے ہیں۔ وہ میرے بغیر نہیں اور نہ میں ہی اس کا غیر ہوں۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمِ اِذَا رَاَیْتَ الْمُحْتَرِقَ بِنَارِ الْفَقْرِ وَ الْمُنْکَسِرَ بِکَثْرَةِ الْفَاقَةِ فَتَقَرَّبْ اِلَیْهِ لِاَنَّهٗ لَا حِجَابَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَهٗ۔

پھر مجھے فرمایا یا غوث الاعظم جب تو کسی شخص کو فقر کی آگ سے جلا ہوا اور کثرت فاقوں سے شکستہ حال دیکھے پس اس کی نزدیکی اختیار کر کیونکہ میرے اور اس کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ لَا تَاْکُلْ طَعَامًا وَ لَا تَشْرَبْ شَرَابًا وَ لَا تَنَمْ نَوْمَةً اِلَّا وَ عِنْدَهٗ قَلْبٌ حَاضِرٌ وَ عَیْنٌ نَاظِرٌ۔

پھر مجھے فرمایا اے غوث اعظم نہ کھانا کھاؤ نہ پانی پیو اور نہ سوؤ مگر جب دل حاضر اور آنکھ دیکھ رہی ہو۔ (یعنی یہ حلال جب حلال ہو جائے تب کھا پی سکتے ہو۔ ورنہ نہیں)۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ

پھر مجھے فرمایا اے غوث اعظم جس کسی نے

Marfat.com

مَنْ حُرِمَ عَنْ سَفْرِیْ فِی الْبَاطِنِ
اُبْتُلِیَ بِسَفْرِ الظَّاهِرِ وَلَمْ یَزْدِدْ
مِنِّیْ اِلَّا بُعْدًا فِیْ سَفَرِ الظَّاهِرِ۔
ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمِ
اَلْاِتِّحَادُ حَالٌ لَا یُعَبَّرُ بِلِسَانِ الْمَقَالِ
فَمَنْ اٰمَنَ بِهٖ قَبْلَ وُجُوْدِ الْحَالِ فَقَدْ
کَفَرَ وَ مَنْ اَرَادَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ
الْوُصُوْلِ فَقَدْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ۔
ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثَ الْاَعْظَمْ
مَنْ سَعِدَ بِالسَّعَادَةِ الْاَزَلِیَّةِ طُوْبٰی
لَهٗ لَمْ یَکُنْ مَخْذُوْلًا اَبَدًا وَ مَنْ
شَقِیَ بِالشَّقَاوَةِ الْاَزَلِیَّةِ فَوَیْلٌ
لَهٗ لَمْ یَکُنْ مَقْبُوْلًا بَعْدَ ذٰلِكَ قَطُّ۔
ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ
جَعَلْتُ الْفَقْرَ وَ الْفَاقَةَ مَطِیَّةً
لِلْاِنْسَانِ فَمَنْ رَکِبَهَا فَقَدْ بَلَغَ
الْمَنْزِلَ قَبْلَ اَنْ یَقْطَعَ الْمَفَاوِزَ

میرے سفر سے باطن میں حرام کر دیا۔ وُہ خود سفرِ ظاہر میں مبتلا کر دیا اور میری طرف سے اس پر سوائے دوری سفرِ ظاہر کے اور کچھ ایزاد نہ کیا جائیگا۔

پھر مجھے فرمایا یا غوث اعظم! اتحاد وہ حال ہے جس کی تعبیر گفتگو کرنے والی زبان سے نہیں ہو سکتی۔ پس جس کسی نے حال وارد ہونے سے پہلے اس کو تسلیم کر لیا۔ وُہ کافر ہو گیا۔ اور جس کسی نے واصل ہونے کے بعد عبادت کا ارادہ کیا۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے شرک کیا

پھر مجھے فرمایا۔ یا غوث اعظم جس کسی کو سعادتِ ازلیہ (مقدر) سے سعید ہُوا، اس کے لیے خوشی ہے وُہ کبھی بھی گمراہ نہیں ہوگا اور جو کوئی بدبختیٔ ازلیہ سے بدبخت ہُوا، پس اس پر افسوس ہے۔ وہ اس کے بعد ہرگز قبول نہ ہوگا۔

پھر مجھے فرمایا یا غوث اعظم میں نے فقر و فاقہ انسان کے لیے سواری بنائی ہے پس جو کوئی اس پر سوار ہوا۔ پس وہ میدان اور وادی قطع کرنے سے پہلے ہی (منزلِ مقصود) پر پہنچ

Marfat.com

وَالْبَوَادِیْ -

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ لَوْ عَلِمَ الْاِنْسَانُ مَا کَانَ بَعْدَ الْمَوْتِ مَا تَمَنّٰی الْحَیَاۃَ فِی الدُّنْیَا وَیَقُوْلَ بَیْنَ یَدَیْ کُلِّ لَحْظَۃٍ وَلَمْحَۃٍ یَا رَبِّ اِمِتْنِیْ

گیا۔

پھر مجھے فرمایا اے غوث اعظم اگر انسان جانے کہ موت کے بعد کیا کچھ ہوگا۔ تو وہ اس دنیا میں ہرگز زندگی کی خواہش نہ کرے اور میرے حضور ہر لحظہ و ہر لمحہ یہی التجا کرے، اے رب مجھے موت دو۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ حُجَّۃُ الْخَلَائِقِ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الْبُکْمُ الْعُمْیُ ثُمَّ التَّحَسُّرُ وَالْبُکَاءُ وَفِیْ قَبْرِکَ ذٰلِکَ -

پھر مجھے فرمایا اے غوث اعظم قیامت کے دن خلقت کے دلائل میرے پاس گونگا، اندھا ہوا پھر افسوس کرنا اور رونا ہوگا اور قبر میں بھی ایسا ہی ہوگا۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ اَلْمَحَبَّۃُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْمُحِبِّ وَالْمَحْبُوْبِ فَاِذَا فَنِیَ الْمُحِبُّ عَنْ مَحَبَّتِہٖ وَصَلَ بِالْمَحْبُوْبِ -

پھر مجھے فرمایا اے غوث اعظم محبت ہی میرے اور محب و محبوب کے درمیان (ذریعہ ہے) جس وقت محب محبت سے فنا ہو جاتا ہے تو محبوب سے مل جاتا ہے۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ رَاَیْتُ الْاَرْوَاحَ یَتَرَبَّصُوْنَ فِیْ قُبُوْرِہِمْ بَعْدَ قَوْلِہٖ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ اِلٰی یَوْمِ

یہ مجھے فرمایا اے غوث اعظم میں روحوں کو اپنے مکالمات میں الست بربکم کہنے کے بعد قیامت کے روز تک انتظار کرتے دیکھ رہا ہوں

Marfat.com

الْقِيَامَةِ۔

ثُمَّ قَالَ الْغَوْثُ رَأَيْتُ الرَّبَّ تَعَالٰی وَقَالَ لِیْ یَاغَوْثُ الْاَعْظَمَ مَنْ سَأَلَنِیْ عَنِ الرُّؤْیَةِ بَعْدَ الْعِلْمِ فَهُوَ مَحْجُوْبٌ بِعِلْمِ الرُّؤْیَةِ فَمَنْ ظَنَّ اَنَّ الرُّؤْیَةَ غَیْرَ الْعِلْمِ فَهُوَ مَغْرُوْرٌ بِرُؤْیَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَاغَوْثَ الْاَعْظَمِ مَنْ رَآنِیْ اسْتَغْنٰی عَنِ السُّؤَالِ فِیْ کُلِّ حَالٍ وَمَنْ لَمْ یَرَنِیْ فَلَا یَنْفَعُهُ السُّؤَالُ وَهُوَ مَحْجُوْبٌ بِالْمَقَالِ

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَاغَوْثُ الْاَعْظَمِ لَیْسَ الْفَقِیْرُ عِنْدِیْ مَنْ لَیْسَ لَهٗ شَیْءٌ بَلِ الْفَقِیْرُ الَّذِیْ لَهٗ اَمْرٌ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ اِذَا قَالَ لِشَیْءٍ کُنْ فَیَکُوْنُ۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ لَا اُلْفَةَ وَلَا

پھر غوث نے فرمایا، میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا، اے غوث اعظم جس کسی نے دیدار کے متعلق علم ہونے کے بعد سوال کیا وہ دیدار کے علم سے محجوب ہے اور جس کسی نے بغیر علم کے دیدار کا گمان کیا۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے دھوکا میں ہے۔

پھر مجھے فرمایا اے غوث اعظم، جس نے مجھے دیکھ لیا وہ تمام حالتوں میں سوال سے بے پروا ہو گیا اور جس نے مجھے نہیں دیکھا تو اس کو سوال کرنی فائدہ نہیں پہنچاتا اور وہ قیل وقال میں ہی گم ہے

پھر مجھے فرمایا اے غوث اعظم، میرے نزدیک فقیر وہ نہیں جس کے لیے کوئی چیز نہ ہو بلکہ فقیر وہ ہے جس کا حکم تمام چیزوں میں نافذ العمل ہو جب کسی چیز کو کہے ہو جا، تو ہو جاوے۔

پھر مجھے فرمایا، کوئی خواہش اور کوئی

Marfat.com

نِعْمَةَ فِي الْجَنَانِ بَعْدَ ظُهُوْرِيْ فِيْهَا وَلَا وَحْشَةً وَلَا حُرْقَةً فِي النَّارِ بَعْدَ خِطَابِيْ لِاَهْلِهَا۔

نعمت بہشت میں میرے دیدار کے بعد اور کوئی خوف اور کوئی تپش یا جلن دوزخ میں رہنے والوں کو میرے بلانے کے بعد باقی نہ رہے گی

ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا غَوْثُ الْاَعْظَمِ اَنَا اَكْرَمُ مِنْ كُلِّ كَرِيْمٍ وَاَنَا اَرْحَمُ مِنْ كُلِّ رَحِيْمٍ۔

پھر مجھے فرمایا اے غوث اعظم میں سب بخشش کرنے والوں سے زیادہ بخشش کرنے والا اور سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں۔

ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا غَوْثُ الْاَعْظَمِ نَمْ عِنْدِيْ لَاكَنَوْمِ الْعَوَامِ تَرَنِيْ۔

پھر مجھے فرمایا اے غوث الاعظم میرے لیے نیند کر مگر نہ اس طرح کی نیند کہ جیسے عوام کی تو دیکھتا ہے۔

فَقُلْتُ يَا رَبِّ كَيْفَ اَنَامُ عِنْدَكَ، قَالَ بِخُمُوْدِ الْجِسْمِ عَنِ اللَّذَّاتِ وَخُمُوْدِ النَّفْسِ عَنِ الشَّهْوَاتِ وَخُمُوْدِ الْقَلْبِ عَنِ الْخَطَرَاتِ وَخُمُوْدِ الرُّوْحِ عَنِ اللَّحْظَاتِ فِيْ فَنَاءِ ذَاتِكَ فِي الذَّاتِ۔

پس میں نے عرض کیا، میں تیرے نزدیک کس طرح نیند کروں۔ فرمایا کہ جسم لذتوں سے اور نفس شہوتوں سے اور دل خیالات سے اور روح ماسوی اللہ کے ملاحظہ سے تیری ذات کے اندر اپنی ذات کو فنا کرنے کی غرض سے اور آنکھ جھپکنے سے۔

ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا غَوْثُ الْاَعْظَمِ

پھر مجھے فرمایا اے غوث الاعظم

قُلْ لِاَصْحٰبِكَ وَ اَحْبَابِكَ مَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ جَنَابِیْ فَعَلَیْهِ بِاِخْتِیَارِ الْفَقْرِ ثُمَّ فَقْرُ الْفَقْرِ فَاِذَا تَمَّ الْفَقْرُ ثُمَّ اِلَّا اَنَا۔

دوستوں اور ہم مجلسوں کو کہہ دیں کہ جو میرے حضوری کا ارادہ کرے۔ پس اس پہ فقر اختیار کرنا لازم ہے۔ اس کے بعد فقر الفقر۔ پس جب فقر تمام ہو جائے وہاں کوئی نہیں ہوتا مگر میں۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمِ طُوْبٰی لَكَ اِنْ كُنْتَ رَءُوْفًا عَلٰی بَرِیَّتِیْ وَطُوْبٰی لَكَ اِنْ كُنْتَ عَفُوْرًا لِبَرِیَّتِیْ۔

پھر مجھے فرمایا، اے غوث الاعظم تجھے مبارک ہو۔ کیونکہ میں خلقت پہ مہربان ہوں اور خوشخبری ہو کہ خلقت کے لیے درگزر کرنے والا ہوں

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمِ قُلْ لِاَحْبَابِكَ وَ اَصْحَابِكَ اَغْتَنِمُوْا دَعْوَةَ الْفُقَرَاءِ فَاِنَّهُمْ عِنْدِیْ وَ اَنَا عِنْدَهُمْ۔

پھر مجھے فرمایا یا غوث الاعظم، اپنے دوستوں اور یاروں سے کہہ دیں کہ فقراء کی دعوت کو غنیمت جانیں کیونکہ وہ میرے پاس رہتے ہیں اور میں ان کے پاس۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمْ اَنَا مَاْوٰی كُلِّ شَیْءٍ وَ مَسْكَنُهٗ وَ مَنْظَرُهٗ وَ اِلَی الْمَصِیْرِ۔

پھر مجھے فرمایا یا غوث الاعظم میں تمام چیزوں کا جائے پناہ اور جائے اطمینان اور جائے نظارہ ہوں اور میری طرف پھر آنا ہے۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمْ لَا تَنْظُرْ اِلَی الْجَنَّةِ وَمَا فِیْهَا

پھر مجھے فرمایا اے غوث الاعظم، بہشت اور اور جو کچھ اس میں ہے اس کو مت دیکھ۔ بلکہ مجھے

Marfat.com

تَرَانِیْ بِلَا وَاسَطَةٍ وَلَا تَنْظُرُ اِلَی النَّارِ وَمَا فِیْهَا تَرَانِیْ بِلَا وَاسَطَةٍ

بلا تعلق دیکھ اور دوزخ اور جو کچھ اس میں ہے کو مت دیکھ بلکہ مجھے بلا تعلق دیکھ۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمِ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَشْغُوْلُوْنَ بِالْجَنَّةِ وَ اَهْلُ النَّارِ مَشْغُوْلُوْنَ بِیْ۔

پھر مجھے فرمایا۔ اے غوث الاعظم اہلِ بہشت (نعمت ہائے) بہشت کے ساتھ مشغول ہیں۔ اور اہلِ دوزخ میرے ساتھ مشغول ہیں۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمِ بَعْضُ اَهْلُ الْجَنَّةِ یَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ النَّعِیْمِ کَاَهْلِ النَّارِ یَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ الْجَحِیْمِ۔

پھر مجھے فرمایا، یا غوث الاعظم بعض بہشتی بہشتی نعمتوں سے اس طرح پناہ مانگتے ہیں جس طرح اہلِ دوزخ آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمِ مَنْ شُغِلَ بِسَوَائِیْ کَانَ لِصَاحِبِهٖ زُنَّارٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

پھر مجھے فرمایا یا غوث الاعظم جو کوئی میرے سوا کسی اور سے مشغول ہوا تو وہ قیامت کے روز اہلِ زنجیر سے ہوگا۔ (دوزخی)

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمِ اَهْلُ الْقُرْبَةِ یَسْتَغِیْثُوْنَ مِنَ الْقُرْبَةِ کَمَا اَنَّ اَهْلَ الْبُعْدِ یَسْتَغِیْثُوْنَ مِنَ الْبُعْدِ۔

پھر مجھے فرمایا، یا غوث الاعظم اہلِ قرب قربت سے اسی طرح پناہ مانگتے ہیں جس طرح اہلِ بُعد دوری سے پناہ مانگتے ہیں۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمِ

پھر مجھے فرمایا، اے غوث اعظم، انبیاء اور

Marfat.com

اِنَّ لِیْ عِبَادًا سِوَی الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ لَا یُطَّلِعُ عَلٰی اَحْوَالِهِمْ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الدُّنْیَا وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاٰخِرَةِ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَلَا مَالِكٌ وَلَا رِضْوَانٌ وَلَا جَعَلْتُهُمْ لِلْجَنَّةِ وَلَا لِلنَّارِ وَلَا لِلثَّوَابِ وَلَا لِلْعِقَابِ وَلَا لِلْحُوْرِ وَلَا لِلْقُصُوْرِ وَلَا لِلْغِلْمَانِ فَطُوْبٰی لِمَنْ اٰمَنَ بِهِمْ وَاِنْ لَمْ یَعْرِفْهُمْ۔

رسلین کے علاوہ میرے ایسے بندے بھی ہیں کہ ان کے حالات سے کوئی اہلِ دنیا یا اہلِ آخرت یا اہلِ جنّت یا اہلِ دوزخ نہ مالک نہ رضوان ہی واقف ہے ان کو نہ ہی جنت کے لیے اور نہ ہی دوزخ کے لیے نہ ثواب کے لیے نہ عذاب کے لیے نہ حُور نہ قصُور کے لیے۔ نہ غلمان کے لیے ہی بنایا ہے پس اس کو خوشی (مبارک) ہو جو اُن پر یقین لایا اور ان کو پہچانا۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمِ وَاَنْتَ مِنْهُمْ وَمَنْ عَلَامَاتِهِمْ فِی الدُّنْیَا اَجْسَامُهُمْ مُحْتَرِقَةٌ مِنْ قِلَّةِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ نُفُوْسُهُمْ مُحْتَرِقَةٌ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَقُلُوْبُهُمْ مُحْتَرِقَةٌ عَنِ الْخَطَرَاتِ وَاَرْوَاحُهُمْ

پھر مجھے فرمایا یا غوث الاعظم تو اُن سے ہے۔ اور ان کی علامات دنیا میں یہ ہیں کہ ان کے جسم کھانے پینے کی کمی سے اور ان کے نفس خواہشاتِ نفسانی سے اور ان کے دل وساوسِ قلبی سے اور ان کے رُوح لذّات جل چکے ہیں۔ پس حیاتِ ابدی ہیں جو دیدار

Marfat.com

مُحْتَرِقَةٌ عَنِ اللَّحْظَاتِ وَهُمْ اَصْحَابُ الْبَقَاءِ الْمُحْتَرِقِيْنَ بِنُوْرِ اللِّقَاءِ ۔

کے نور سے جل چکے ہیں۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمِ اِذَا جَاءَکَ عَطْشَانُ فِیْ یَوْمٍ شَدِیْدِ الْحَرِّ وَاَنْتَ صَاحِبُ الْمَآءِ الْبَارِدِ وَلَیْسَ لَکَ حَاجَةٌ بِالْمَآءِ فَلَوْ کُنْتَ تَمْنَعُهٗ فَاَنْتَ اَبْخَلُ الْبَاخِلِیْنَ فَکَیْفَ اَمْنَعُهُمْ مِنْ رَحْمَتِیْ وَ اَنَا سَجَّلْتُ عَلٰی نَفْسِیْ بِاَنِّیْ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ۔

پھر مجھے فرمایا، یا غوث الاعظم اگر سخت گرمی کے روز کوئی پیاسا تیرے پاس آئے اور تیرے پاس ٹھنڈا پانی موجود ہو اور تجھے ضرورت بھی اس کی نہ ہو۔ پس اگر تو اس سے پانی روک رکھے تو تو کنجوسوں سے سب سے زیادہ کنجوس ہے۔ پس میں کیسے اپنی رحمت ان کو روک رکھوں۔ جبکہ میں نے اپنے بارے میں لکھ دیا ہے (مقرر کر دیا ہے) کہ میں سب سے زیادہ رحیم ہوں۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمِ مَا بَعُدَ عَنِّیْ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْمَعَاصِیْ وَمَا قَرُبَ اَحَدٌ مِنِّیْ مِنْ اَهْلِ الطَّاعَاتِ ۔

پھر مجھے فرمایا یا غوث الاعظم گنہگاروں سے ایک بھی مجھ سے دور نہیں اور نہ ہی کوئی نیکوکاروں سے ایک بھی میرے قریب ہے۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمِ لَوْ قَرُبَ مِنِّیْ اَحَدٌ لَکَانَ مِنْ

پھر مجھے فرمایا اے غوث الاعظم اگر کسی نے میرا قرب حاصل کیا تو وہ گنہگاروں سے

Marfat.com

اَهْلِ الْمَعَاصِیْ لِاَنَّهُمْ اَصْحَابُ الْعَجْزِ وَ النَّدَمْ۔

ہوگا۔ اس لیے کہ وہ عاجزوں اور شرمساروں سے ہیں۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمِ الْعَجْزُ مَنْبَعُ الْاَنْوَارِ وَ الْعُجْبُ مَنْبَعُ الظُّلْمَةِ۔

پھر مجھے فرمایا یا غوث الاعظم، عاجزی انوار کا خزانہ ہے اور تکبّر اندھیروں کا سرچشمہ۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمِ اَهْلُ الْمَعَاصِیْ مَحْجُوْبُوْنَ لِمَعَاصِیْ وَ اَهْلُ الطَّاعَاتِ مَحْجُوْبُوْنَ بِالطَّاعَاتِ وَلِیْ وَرَآءَ هُمْ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ لَیْسَ لَهُمْ غَمُّ الْمَعَاصِیْ وَلَا هَمُّ الطَّاعَاتِ۔

پھر مجھے فرمایا یا غوث الاعظم گنہگار گناہوں کے باعث اور پرہیزگار طاعت وعبادات کی وجہ سے مجھ سے محجوب ہیں (دُور) اور میرے لیے ان کے علاوہ ایک اور قوم (گروہ) ہے جس کو نہ گناہوں کا غم ہے نہ عبادت زہد کا فکر ہے۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ بَشِّرِ الْمُذْنِبِیْنَ بِالْفَضْلِ وَ الْکَرَمِ وَ بَشِّرِ الْمُعْجِبِیْنَ بِالْعَدْلِ وَ النَّقَمْ۔

پھر مجھے فرمایا یا غوث الاعظم گنہگاروں کو میرے فضل وکرم کی اور متکبروں کو عدل انتقام کی خوش خبری سنا دو۔

ثُمَّ قَالَ یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ، اَهْلُ الطَّاعَةِ یَذْکُرُوْنَ النَّعِیْمَ

پھر مجھے فرمایا یا غوث الاعظم نکوکار و فرمانبردار نعمتوں کا ذکر کرتے ہیں اور گنہگار

Marfat.com

وَاَهْلُ الْعِصْيَانِ يَذْكُرُوْنَ الرَّحِيْمَ۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمِ اَنَا قَرِیْبٌ اِلَی الْمَعَاصِیْ بَعْدَ مَا یَفْرَغُ مِنَ الْعِصْیَانِ وَاَنَا بَعِیْدٌ مِنَ الْمُطِیْعِ اِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّاعَاتِ۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمِ خَلَقْتُ الْعَوَامَ فَلَمْ یُطِیْقُوْا نُوْرَ بَهَائِیْ فَجَعَلْتُ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ حِجَابَ الظُّلْمَةِ وَخَلَقْتُ الْخَوَاصَ فَلَمْ یُطِیْقُوْا مُحَاوَرَتِیْ فَجَعَلْتُ الْاَنْوَارَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ حِجَابًا۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمِ قُلْ لِاَصْحَابِكَ مَنْ اَرَادَ مِنْهُمْ اَنْ یَّصِلَ عَلَیَّ فَعَلَیْهِ بِالْخُرُوْجِ عَنْ كُلِّ شَیْءٍ سِوَائِیْ۔

رحم کرنے والے کا تذکرہ کرتے ہیں۔

پھر مجھے فرمایا یا غوث الاعظم میں گنہ گار کے نزدیک ہو جاتا ہوں جب وہ گناہوں سے فارغ ہو جاتا ہے اور اس تابعدار سے دُور ہو جاتا ہوں جو تابعداری چھوڑ دیتا ہے۔

پھر مجھے فرمایا یا غوث الاعظم میں نے عام لوگوں کو پیدا کیا جب وہ میرے نور کی روشنی برداشت نہ کر سکے تو اپنے اور ان کے درمیان اندھیرے کا پردہ بنا دیا۔ اور خاص لوگوں کو پیدا کیا جب وہ میری نزدیکی برداشت نہ کر سکے تو میں نے اپنے اور ان کے درمیان انوار کا پردہ بنا دیا۔

پھر مجھے فرمایا یا غوث الاعظم اپنے دوستوں سے کہہ دیں کہ ان میں سے جو کوئی مجھ تک پہنچنا چاہے اسے چاہیے کہ وہ ہر چیز سے نکل جائے۔

Marfat.com

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمِ اُخْرُجْ عَنْ عُقْبَۃِ الدُّنْیَا تَصِلْ بِالْاٰخِرَۃِ وَاُخْرِجْ عَنْ عُقْبَۃِ الْاٰخِرَۃِ تَصِلْ اِلَیَّ۔

پھر مجھے فرمایا یا غوث الاعظم، دنیا کی گھاٹی سے نکل، آخرت سے پیوند ہو جا اور آخرت کی گھاٹی سے نکل کر میری طرف واصل ہو جا۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمِ اُخْرُجْ عَنِ الْاَجْسَامِ وَالنُّفُوْسِ ثُمَّ اُخْرُجْ عَنِ الْقُلُوْبِ وَالْاَرْوَاحِ ثُمَّ اُخْرُجْ مِنَ الْحُکْمِ وَالْاَمْرِ تَصِلْ اِلَیَّ فَقُلْتُ یَا رَبِّ اَیُّ صَلٰوۃٍ اَقْرَبُ اِلَیْکَ۔ قَالَ الصَّلٰوۃُ الَّتِیْ لَیْسَ فِیْھَا سِوَائِیْ وَالْمُصَلِّیْ عَنْھَا غَائِبٌ۔ ثُمَّ قُلْتُ اَیُّ صَوْمٍ اَفْضَلُ عِنْدَکَ، قَالَ الصَّوْمِ الَّذِیْ لَیْسَ سِوَائِیْ وَالصَّائِمُ عَنْہُ غَائِبٌ ثُمَّ قُلْتُ اَیُّ عَمَلٍ اَفْضَلُ عِنْدَکَ قَالَ الْعَمَلُ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْہِ سِوَائِیْ مِنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ وَصَاحِبُہٗ عَنْہُ غَائِبٌ

پھر مجھے فرمایا یا غوث الاعظم، جسموں اور نفسوں سے پھر دل اور روحوں سے پھر حکم اور امر سے نکل کر مجھ سے واصل ہو جاؤ۔ پس میں نے عرض کیا اے رب العالمین! کونسی نماز تیرے نزدیک لائق ہے۔ فرمایا وہ نماز جس میں میرے سوائے اور کچھ نہ ہو اور نماز ادا کرنے والا اس میں خود بھی غائب ہو۔ پھر میں نے عرض کیا۔ کونسا روزہ تیرے نزدیک افضل ہے۔ فرمایا وہ کہ جس میں میرے سوائے کچھ نہ ہو اور روزہ دار اس میں خود بھی غائب ہو۔ پھر میں نے عرض کیا، کونسا عمل تیرے نزدیک افضل ہے۔ فرمایا وہ عمل جس میں میرے سوائے بہشت اور دوزخ سے بھی کچھ نہ ہو اور صاحب عمل خود بھی اس میں غائب ہو۔ پھر

Marfat.com

ثُمَّ قُلْتُ اَیُّ بُکَاءٍ اَفْضَلُ عِنْدَكَ قَالَ بُکَاءُ الضَّاحِکِیْنَ۔ ثُمَّ قُلْتُ اَیُّ ضَحِکٍ عِنْدَكَ اَفْضَلُ، قَالَ ضَحِکَ الْبَاکِیْنَ۔ ثُمَّ قُلْتُ اَیُّ تَوْبَةٍ اَفْضَلُ عِنْدَكَ، قَالَ تَوْبَةِ الْمَعْصُوْمِیْنَ۔ ثُمَّ قُلْتُ اَیُّ عِصْمَةٍ اَفْضَلُ عِنْدَكَ، قَالَ عِصْمَةِ التَّائِبِیْنَ۔

میں نے عرض کیا، کونسا رونا تیرے نزدیک افضل ہے۔ فرمایا ہنسنے والوں کا رونا۔ پھر میں نے عرض کیا کونسا ہنسنا تیرے نزدیک افضل ہے فرمایا رونے والوں کا ہنسنا۔ پھر میں نے عرض کیا کونسی توبہ تیرے نزدیک افضل ہے۔ فرمایا پاکوں کی توبہ۔ پھر میں نے عرض کیا۔ کون سی پاکیزگی تیرے نزدیک افضل ہے، فرمایا توبہ کرنے والوں کی پاکیزگی۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَاغَوْثُ الْاَعْظَمِ لَیْسَ لِصَاحِبِ الْعِلْمِ عِنْدِیْ سَبِیْلٌ اِلَّا بَعْدَ اِنْکَارِہٖ لِاَنَّہٗ لَوْ تَرَکَ الْعِلْمَ عِنْدَہٗ صَارَ شَیْطَانًا۔

پھر مجھے فرمایا، یاغوث الاعظم، صاحب علم کا میرے نزدیک کوئی راستہ نہیں مگر جب اس (علم سے) انکار کر جائے۔

قَالَ الْغَوْثُ رَاَیْتُ عَزَّسُلْطَانُہٗ فَسَاَلْتُہٗ یَارَبِّ مَا مَعْنَی الْعِشْقِ قَالَ الْعِشْقُ حِجَابٌ بَیْنَ الْعَاشِقِ وَالْمَعْشُوْقِ۔

غوث اعظم نے فرمایا، میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ کو۔ پس سوال کیا آپ سے، یارب! عشق کے کیا معنی ہیں۔ فرمایا عشق بھی عاشق اور معشوق کے درمیان ایک پردہ ہے۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَاغَوْثَ الْاَعْظَمِ

پھر مجھے فرمایا، یاغوث الاعظم، جب تر

Marfat.com

إِذَا أَرَدْتَ التَّوْبَةَ فَعَلَيْكَ بِإِخْرَاجِ هَمِّ الذَّنْبِ عَنِ النَّفْسِ ثُمَّ بِإِخْرَاجِ الْخَطَرَاتِ عَنِ الْقَلْبِ تَصِلُ إِلَيَّ وَ إِلَّا فَأَنْتَ مِنَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ۔

توبہ کا ارادہ کرے۔ پس تمھیں چاہیے کہ گناہوں کا خوف وغم وجود سے نکال دے۔ پھر وسوسوں کو دل سے نکال کر مجھ سے واصل ہو جا۔ ورنہ تو ٹھٹھا کرنے والوں میں سے ہوگا۔

ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا غَوْثُ الْأَعْظَمِ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَدْخُلَ حَرَمِيْ فَلَا تَلْتَفِتْ بِالْمُلْكِ وَ الْمَلَكُوْتِ وَ لَا بِالْجَبَرُوْتِ لِأَنَّ الْمُلْكَ شَيْطَانُ الْعَالِمِ وَ الْمَلَكُوْتِ شَيْطَانُ الْعَارِفِ وَ الْجَبَرُوْتُ شَيْطَانُ الْوَاقِفِ فَمَنْ رَضِيَ بِوَاحِدٍ مِنْهَا فَهُوَ عِنْدِيْ مِنَ الْمَطْرُوْدِيْنَ۔

پھر مجھے فرمایا، اے غوث الاعظم، جب تو میرے گھر میں داخل ہونے کا ارادہ کرے۔ تو تُو ہرگز مُلک اور مَلکوت اور جبروت کی طرف متوجہ نہ ہو۔ کیونکہ عالمِ شہود (ظاہری) مخلوقات کا شیطان ہے اور عالمِ ملکوت عارفوں کا شیطان ہے اور عالمِ احدیت واقفوں کا شیطان ہے۔ پس جو کوئی ان میں سے کسی ایک پر بھی راضی ہو گیا۔ وُہ میرے نزدیک دُور ہونے والوں سے ہے۔

ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا غَوْثُ الْأَعْظَمِ اَلْمُجَاهِدَةُ بَحْرٌ مِنْ مُشَاهِدَةٍ وَحِيْتَانُهُ الْوَاقِفُوْنَ فَمَنْ أَرَادَ الدُّخُوْلَ فِيْ بَحْرِ الْمُشَاهِدَةِ فَعَلَيْهِ

پھر مجھے فرمایا، اے غوثِ اعظم، مجاہدہ مشاہدے کا ایک سمندر ہے اور واقف کار اس کی مچھلیاں ہیں۔ پس جو کوئی مشاہدہ کے سمندر میں داخل ہونے کا ارادہ کرے۔ اس پر لازم ہے کہ

Marfat.com

بِاخْتِيَارِ الْمُجَاهِدَةِ لِاَنَّ الْمُجَاهَدَةَ بَذْرُ الْمُشَاهِدَةِ۔

مجاہدہ اختیار کرے۔ کیونکہ مجاہدہ مشاہدہ کا بیج ہے۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمِ لَا بُدَّ لِلطَّالِبِیْنَ مِنَ الْمُجَاهَدَةِ كَمَا لَا بُدَّ لَهُمْ مِنِّیْ۔

پھر مجھے فرمایا یا غوث الاعظم، طالبانِ حق کے لیے مجاہدہ کے بغیر کوئی چارہ نہیں جیسا کہ ان کو میرے سوائے کوئی چارہ نہیں۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ اِنَّ اَحَبَّ الْعِبَادِ اِلَیَّ عَبْدِیَ الَّذِیْ كَانَ لَهٗ وَالِدٌ وَ وَلَدٌ وَقَلْبُهٗ فَارِغٌ مِنْهُمَا بِحَیْثُ لَوْ مَاتَ لَهُ الْوَالِدُ فَلَا یَكُوْنُ لَهٗ حُزْنٌ بِمَوْتِ الْوَالِدِ وَلَوْ مَاتَ لَهُ الْوَلَدُ فَلَا یَكُوْنُ لَهٗ هَمٌّ الْوَلَدِ فَاِذَا بَلَغَ الْعَبْدُ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةَ فَهُوَ عِنْدِیْ بِلَا وَالِدٍ وَ لَا وَلَدٍ۔ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

پھر مجھے فرمایا یا غوث الاعظم تحقیق بندوں کی محبت میرے ساتھ بندہ کی اس طرح ہونی چاہیے۔ جس کا باپ بھی موجود ہو اور بیٹا بھی اور دل اس کا ہر دو سے فارغ ہو اس حیثیت سے کہ اگر اس کا باپ مر جاوے تو اس کو باپ کی وفات پر کوئی غم محسوس نہ ہو اور اگر بیٹا فوت ہو جاوے۔ تو بھی بیٹے کے مرنے کا غم لاحق نہ ہو۔ پس جب بندہ اس منزل پر پہنچ جائے تو وہ میرے نزدیک باپ ہو باپ اور بیٹے کے ہوتے اور اس کا کوئی ہمسر نہ ہو۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ مَنْ یَبْذُلْ فَنَاءَ الْوَالِدِ بِمَحَبَّتِیْ

پھر مجھے فرمایا اے غوث اعظم جس نے میری محبت کے ہوتے باپ کے مرنے کو اور میری

Marfat.com

وَفَنَاءَ الْوَلَدِ بِمَوَدَّتِیْ لَمْ یَجِدْ لَذَّةَ الْوَحْدَانِیَّةِ وَ الْفَرْدَانِیَّةِ۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْعَظِیْمِ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَنْظُرَ اِلَیَّ فِیْ مَحَلٍّ فَاخْتَرْ قَلْبًا فَارِغًا عَنْ سِوَائِیْ۔

فَقُلْتُ یَا رَبِّ مَا عِلْمُ الْعِلْمِ قَالَ عِلْمُ الْعِلْمِ هُوَ الْجَهْلُ عَنِ الْعِلْمِ۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمِ طُوْبٰی لِعَبْدٍ مَالَ قَلْبُهٗ اِلَی الْمُجَاهَدَةِ وَ وَیْلٌ لِعَبْدٍ مَالَ قَلْبُهٗ اِلَی الشَّهْوَاتِ۔

قَالَ الْغَوْثُ سَاَلْتُ الرَّبَّ تَعَالٰی عَنِ الْمِعْرَاجِ قَالَ هُوَ الْعُرُوْجُ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ سِوَائِیْ وَکَمَالُ الْمِعْرَاجِ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی۔

دوستی کے ہوتے بیٹے کے مرنے کو محسوس کیا، اس نے وحدانیت اور فردانیت کی لذت نہ پائی

پھر مجھے فرمایا، یا غوث الاعظم جب تو کسی محل میں میری طرف دیکھنے کا ارادہ کرے۔ پس تو دل کو میرے غیر سے فارغ کر دے۔

پھر میں نے عرض کیا۔ علم العلم کیا ہے۔ فرمایا علموں کا علم تمام علموں سے لاعلمی ہے۔

پھر مجھے فرمایا یا غوث الاعظم، اس آدمی کو بشارت ہو جس کا دل مجاہدہ کی طرف مائل ہو اور اس شخص پر افسوس ہے جس کا دل خواہشات نفسانیہ کی طرف مائل ہو۔

غوث الاعظم نے فرمایا، میں نے اللہ تعالیٰ سے معراج کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا کہ وہ میرے سوائے تمام چیزوں سے بلند ہو جانا ہے، اور معراج کا کمال "نہ آنکھ جھپکی اور نہ بہکی" کا مصداق ہونا ہے۔

Marfat.com

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَاغَوْثُ الْاَعْظَمِ لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَا مِعْرَاجَ لَہٗ عِنْدِیْ۔

پھر مجھے فرمایا، یا غوث الاعظم میرے نزدیک وُہ نماز نہیں ہے جس میں معراج نہیں ہے۔

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَاغَوْثُ الْاَعْظَمِ اَلْمَحْرُوْمُ عَنِ الصَّلٰوۃِ ھُوَ الْمَحْرُوْمُ عَنِ الْمِعْرَاجِ عِنْدِیْ۔

پھر مجھے فرمایا۔ اے غوث الاعظم جو نماز سے محروم ہے وہ میرے نزدیک معراج سے بھی محروم ہے۔

اِلٰی ھُنَا تَمَّتِ الْغَوْثِیَّۃُ وَتُسَمّٰی الْمِعْرَاجِیَّۃُ بِتَوْفِیْقِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَزَّ سُلْطَانُہٗ

Marfat.com

Marfat.com

باب ششم

تصانیفِ غوث پاک قدس سرہٗ

و

خُطبات و مواعِظ

Marfat.com

تصانیف

سیّدنا محبوب سُبحانی قطب ربّانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز

نمبر شمار	نام کتاب	کوائف
۱	غنیۃ الطالبین	۱۲۸۰ھ میں مصر میں طبع ہوئی
۲	الفتح الربانی	۱۲۸۱ھ میں مصر میں طبع ہوئی
۳	فتوح الغیب	〃 〃 〃
۴	حزب نشاء الخیرات	اسکندریہ مصر میں طبع ہوئی۔
۵	الوہاب الرحمانیہ والفتوحات الربانیہ	کشف الظنون حاجی نے ذکر کیا ہے جو خلیفہ تھے
۶	جلاء الخاطر	ایضاً
۷	سرّ الاسرار	علم تصوّف کے بارے میں ہے۔ مدرسہ قادریہ میں قلمی نسخہ موجود ہے۔
۸	ردّ الرّافضہ	مدرسہ قادریہ میں قلمی نسخہ موجود ہے۔
۹	تفسیرِ قرآنِ کریم دو جلد	کتب خانہ رشید کرام طرابلس میں موجود ہے۔
۱۰	علمِ ریاضی کے متعلق	۶۲۲ھ ہجری میں لکھی مگر نا تمام موجود ہے۔

یہ تصنیفات وہ ہیں جو زمانۂ حال میں اقصائے عالم میں موجود پائی جاتی ہیں۔

Marfat.com

مگر معتبر روایات سے معلوم ہے کہ آں حضور قدس سرہ العزیز نے مختلف علوم میں
۶۹ کتب تصنیف فرمائی ہیں اور خاص طور پہ فقہ حنبلی اور فقہ شافعی اور تفسیر قرآن و
احادیث و دیگر علوم اسلامیہ تصنیف فرمائی ہیں۔

Marfat.com

خطبہ وعظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آنحضور قدس سرہ العزیز کے صاحبزادے سیدنا شیخ المشائخ عبدالوہاب شیخ عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمارے والد ماجد مجلس وعظ میں فرمایا کرتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اس کے بعد آپ خاموش ہو جاتے تھے۔ پھر فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پھر خاموش ہو جاتے۔ پھر فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پھر خاموش ہو جاتے۔ پھر یہ فرماتے: (ترجمہ: سب تعریفیں خدائے تعالیٰ کے لیے ہی ہیں)

عَدَدَ خَلْقِہٖ وَ زِنَۃَ عَرْشِہٖ وَ رِضَاءَ نَفْسِہٖ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ وَ مُنْتَھٰی عِلْمِہٖ وَ جَمِیْعَ مَا شَآءَ وَ خَلَقَ وَ زَادَ وَ بَرَاءَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّھَادَۃِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ ھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ

اس کی تمام مخلوقات اس کے عرش اس کے کلمات اُس کے منتہائے علم، اس کی تمام مخلوقات کے سب کے برابر اور جس قدر کہ وہ پسند کرے۔ وُہ ظاہر و باطن غرضیکہ تمام چیزوں کا جاننے والا نہایت نرمی اور مہربانی کرنے والا ہر ایک چیز کا مالک و عیب سب سے غالب اور سب سے زیادہ حکمت والا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوائے کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ملک بھی اسی کا ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی کو زیبا ہیں۔ وہی سب کو

Marfat.com

بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ۝ وَلَا نِدَّ لَهٗ وَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَلَا وَزِيْرَ وَ لَا عَوْنَ وَ ظَهِيْرَ
الْوَاحِدَ الْاَحَدُ الْفَرْدُ الصَّمَدُ
الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۔ وَ
لَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۔ لَيْسَ
بِجِسْمٍ فَيَسْمَنُ وَ لَا جَوْهَرٌ
فَيُحْسِنُ وَ لَا عَرْضٌ فَيَكُوْنُ
مُنْتَقِضًا هُنَالِكَ وَ لَا وَزِيْرَ لَهٗ
وَ لَا مُشَارِكَ جَلَّ اَنْ يَشَبَّهَ
بِمَا صَنَعَهٗ اَوْ يُضَافَ لِمَا
اخْتَرَعَهٗ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَ
هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ وَ اَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَحَبِيْبُهٗ وَخَلِيْلُهٗ
وَصَفِيُّهٗ وَ نَجِيُّهٗ وَخِيَرَتُهٗ مِنْ
خَلْقِهٖ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ

زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ وُہ خود تا ابدالاباد
زندہ رہیگا اسے کبھی موت نہیں۔ ہر طرح کی بھلائی اسی کے
قبضۂ قدرت میں ہے اور وہ ہر بات پر قادر ہے۔ نہ
اس کا کوئی ہمسر ہے نہ کوئی شریک ہے نہ وزیر نہ معاون
نہ مددگار ایک اکیلا تن تنہا، پاک اور بے نیاز ہے نہ
وُہ کسی سے اور نہ کوئی اس سے پیدا ہُوا۔ کوئی اس کی
برابری کا نہیں۔ نہ وُہ جسم ہے کہ گھٹ بڑھ سکے نہ وہ
جوہر ہے کہ جلا قبول کرے۔ نہ وہ عرض ہے کہ نقصان
قبول کرے۔ وہ اس بات سے بھی بالاتر ہے کہ اس کی
بنائی ہوئی چیزوں سے اسے تشبیہ یا اس کے اختراعات
میں سے کسی کے ساتھ اسے نسبت دی جائے
بلکہ اس جیسی کوئی بھی شئے نہیں۔ وُہ سب کچھ سنتا
اور سب کچھ دیکھتا ہے۔ میں اس بات کی بھی گواہی
دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے
بندے اور اس کے رسول اس کے دوست اور
پسندیدہ دوست اور اس کی کل مخلوقات میں بہترین مخلوق
ہیں۔ اس نے آپ کو [illegible] دین [illegible]

Marfat.com

الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ
اَرْضَ عَنِ الرَّفِيْعِ الْعِمَادِ الطَّوِيْلِ
النِّجَادِ الْمُؤَيَّدِ بِالتَّحْقِيْقِ الْمَكَنِّيْ
بِعَتِيْقِ الْخَلِيْفَةِ الشَّفِيْقِ الْمُسْتَخْرَجِ
مِنْ اَطْهَرِ اَصْلٍ عَرِيْقِ الَّذِيْ اِسْمُهٗ
بِاِسْمِهٖ مَقْرُوْنٌ وَجِسْمُهٗ مَعَ جِسْمِهٖ
مَدْفُوْنٌ اَلْاِمَامُ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَنِ الْقَصِيْدِ
الْاَمَلِ الْكَثِيْرِ الْعَمَلِ الَّذِيْ لَا
خَامَرَهٗ وَجِلٌ وَلَا عَارَضَهٗ ذَلَلٌ
وَلَا دَخَلَهٗ مَلَلٌ الْمُؤَيَّدِ بِالصَّوَابِ
الْمُلْهَمِ لِفَصْلِ الْخِطَابِ حَنِيْفِيِّ
الْمِحْرَابِ الَّذِيْ وَاقِفَ حُكْمُهٗ
نَصَّ الْكِتَابِ اَلْاِمَامُ اَبِيْ حَفْصٍ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
وَعَنْ مُجَهِّزِ جَيْشِ الْعَسْرَةِ قَ

تاکہ تمام ادیان پر اس کو غالب کردے۔ گو مشرک
اس بات کو پسند نہ کریں۔ اے اللہ تو راضی ہو اور
اپنی رحمتیں اتار ان پر جو اونچے گھرانے والے اور
بڑے پرَیوں والے ہوئے ہیں حق کے موید ہیں جن
کی کنیت عتیق ہے جو کہ خلیفہ مہربان ہوئے۔ اور جن
کی اصل اصلِ طاہر سے ہے جن کا نام کہ جناب سرورِ
کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسمِ مبارک کے ساتھ
ساتھ اور جن کا جسمِ مبارک آپؐ کے جسمِ اطہر کے ہم پہلو
مدفون ہے، یعنی امامِ عادل امیر المومنین حضرت
ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اور اُن پر جو کہ
کوتاہ حرص و کثیر العمل ہوئے جن کو نہ کسی کا خوف
لاحق ہوتا نہ لغزش سرزد ہوتی اور نہ راہِ حق میں وہ کسی
طرح سے تھکتے۔ حق جن کی تائید پر تھا جنھیں فیصلے و تصفیے
کرنا الہام ہو چکا تھا جو کہ سیدھی راہ پر تھے اور جن کا حکم
وحی و آیاتِ قرآنی کے موافق اُترا یعنی امامِ عادل امیر المومنین
ابوحفص عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اور ان پر
جو کہ اسلامی لشکر کی تیاریوں میں نہایت سرگرم تھے اور

Marfat.com

عَاشِرِ الْعِشْرَةِ مِنْ شَدِّ الْاِيْمَانِ
وَ مَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ شَتَّتِ الْفُرْسَانَ
وَ مَنَعْضَعِ الْطُغْيَانَ وَ مَزَيِّنَ
الْمِحْرَابِ بِاِمَامَتِهٖ وَ الْقُرْاٰنَ
بِتِلَاوَتِهٖ اَفْضَلِ الشُّهَدَآءِ وَ
اَكْرَمِ السُّعَدَآءِ الْمُسْتَحْيٰ
مَلٰئِكَةُ الرَّحْمٰنِ ذِى النُّوْرَيْنِ
اَبِى عَمْرٍو عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِىَ
اللّٰهُ عَنْهُ وَ عَنِ الْبَطَلِ الْبُهْلُوْلِ
وَ زَوْجِ الْبَتُوْلِ وَ ابْنِ عَمِّ رَسُوْلِ
وَسَيْفِ اللّٰهِ الْمَسْلُوْلِ قَالِعِ
الْبَابِ وَ هَازِمِ حِزَابِ اِمَامِ
الدِّيْنِ وَ عَالِمِهٖ وَ قَاضِىَ الشَّرْعِ
وَحَاكِمِهٖ وَ الْمُتَصَدِّقِ فِى الصَّلٰوةِ
بِخَاتِمَةِ مُقْتَدِى رَسُوْلِ اللّٰهِ
بِنَفْسِهٖ وَ مَظْهَرِ الْعَجَآئِبِ الْاِمَامِ
اَبِى الْحَسَنَيْنِ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ

عشرۂ مبشّرہ سے ہوئے۔ جنھوں نے ایمان کی جڑ کو
مضبوط کر دیا۔ جنھوں نے لشکر پھیلا کر کفار کی سرکشی
مٹا دی۔ جنھوں نے مسجدوں کی محرابوں کو اپنی امامت
سے اور کلام زبانی کو اس کی تلاوت سے مزین کیا
جو کہ افضل الشّہداء و اکرم السّعداء ہیں۔ جن کی شرم
حیا کا یہ حال تھا کہ ان سے فرشتے بھی حیا کرتے
تھے یعنی امیر المومنین حضرت ابو عمرو عثمان بن
عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر۔ اور اُن پر جو کہ
شیرِ خدا، زوجِ بتولؓ اور جناب سرورِ کائنات
علیہ الصلوٰۃ و السّلام کے چچیرے بھائی ہیں جو
کہ خدا تعالیٰ کی نکلی ہوئی تلوار ہیں۔ دشمنوں کے
لشکروں کو شکست فاش دیا کرتے تھے۔ جو کہ امام
عادل، قاضی و حاکمِ شرع اور نماز کا پورا حق ادا
کرنے والے ہوئے جو کہ اپنی نوبت پر فتوحات کو جناب
سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام پر فدا کرتے
تھے یعنی مظہرِ العجائب والغرائب امام عادل امیر
المومنین ابی الحسنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ

Marfat.com

كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَعَنِ السِّبْطَيْنِ
الشَّهِيْدَيْنِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ
وَعَنِ الْعَمَّيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ الْحَمْزَةِ
وَ الْعَبَّاسِ وَعَنِ الْاَنْصَارِ وَ
الْمُهَاجِرِيْنَ وَعَنِ التَّابِعِيْنَ
لَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ
يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ اَصْلِحِ
الْاِمَامَ الْاُمَّةَ ط وَ الرَّاعِيَ وَ
الرَّاعِيَةَ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ
فِي الْخَيْرَاتِ وَ اَرْفَعْ شَرَّ بَعْضِهِمْ
عَنْ بَعْضٍ۔ اَللّٰهُمَّ وَ اَنْتَ الْعَالِمُ
بِسَرَائِرِنَا فَاَصْلِحْهَا وَ اَنْتَ
الْعَالِمُ بِذُنُوْبِنَا فَاغْفِرْهَا وَ
اَنْتَ الْعَالِمُ بِذُنُوْبِنَا فَاسْتُرْهَا
وَ اَنْتَ الْعَالِمُ بِحَوَائِجِنَا فَاقْضِهَا
لَا تَرَانَا حَيْثُ نَهَيْتَنَا وَ لَا
تَفْقِدْنَا حَيْثُ اَمَرْتَنَا وَ اَعِزَّنَا

وجہہٗ اور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
نواسے سبطین الشہیدین الامام الحسن والحسین اور
آپ کے عم بزرگ حضرت حمزہ اور عباس اور کل
مہاجرین وانصار پر سب پر رضی اللہ تعالیٰ عنہم
اور ان پر بھی جو کہ قیامت تک ان کی پیروی
کرتے ہیں۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔ اے
پروردگار امام اور امت و حاکم ومحکوم دونوں
کو صلاحیت نصیب کر۔ ان کے دلوں میں ایک
دوسرے کی محبت ڈال۔ انھیں نیکی کی توفیق دے
اور ایک دوسرے کے شر سے انھیں محفوظ رکھ
اے پروردگار تو ہمارے مخفی رازوں سے واقف
ہے تو ان کی اصلاح کر۔ تجھ کو ہمارے گناہوں کی
خبر ہے تو انھیں معاف کر تو ہمارے عیبوں سے
آگاہ ہے انھیں چھپا۔ تو ہماری ضرورتوں کو جانتا ہے
ان کو پورا کر۔ جن باتوں سے تو نے ہمیں منع کیا ہے
ان کے کرنے کا موقع ہمیں نہ دے اور توفیق دے
کہ ہم تیرے احکام کے پابند رہیں۔ ہمیں اپنی طاعت و

Marfat.com

بِالطَّاعَةِ وَ لَا تُذِلَّنَا بِالْمَعْصِيَةِ
وَ اَشْغِلْنَا بِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ
وَاقْطَعْ عَنَّا كُلَّ قَاطِعٍ
يَقْطَعُنَا عَنْكَ وَ اَلْهِمْنَا
ذِكْرَكَ وَ شُكْرَكَ وَ حُسْنَ
عِبَادَتِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَ مَالَمْ
يَشَأْ لَمْ يَكُنْ مَاشَآءَ اللّٰهُ
لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا فِيْ غَفْلَةٍ وَ
لَا تَاْخُذْنَا اِنْ نَسِيْنَا اَوْ
اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا
اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا
لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَ اعْفُ عَنَّا
وَ اغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا اَنْتَ
مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ

عبادت کی عزّت نصیب کر اور گناہوں کی ذلت
میں نہ ڈال۔ اپنے ماسوٰی سے ہمیں اپنی طرف
کھینچ لے اور اسے ہم سے دُور کر دے جو
تجھ سے ہمیں دُور کرے۔ ہمیں اپنے ذکر و فکر
کرنے کا طریقہ سکھلا اور صبر و شکر کی توفیق عطا
فرما اور طاعت اور عبادت کرنے میں ہمیں
خلوص اور یقین نصیب فرما۔ اللہ تعالیٰ کے سوائے
کوئی معبود نہیں جو کچھ کہ وُہ چاہتا ہے وہی ہوتا
ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔ کسی کو کچھ
طاقت و قوت نہیں۔ مگر اس کی اعانت سے جو
وُہ عظمت والا اور بزرگی والا ہے۔ اے پروردگار
ایسا کرم کر کہ ہماری زندگی کی غفلت میں بسر نہ
ہو۔ اے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں
یا قصداً ہم سے خطا ہو جائے۔ تو ہم سے اس کا
مؤاخذہ نہ کر اور ہم پر اتنا بوجھ نہ ڈال۔ جتنا کہ تو نے
اگلی امتوں پر ڈالا۔ جس بات کی ہمیں طاقت نہ
ہو۔ اس کے لیے تو ہمیں مجبور نہ کر۔ ہم سے تو

Marfat.com

الْكٰفِرِيْنَ اٰمِيْنَ يَا اِلٰهُ الْعٰلَمِيْنَ ۔ نرمی فرما اور ہمارے گناہوں کو بخش دے اور اپنا فضل و کرم ہمارے شاملِ حال رکھ۔ تو ہی ہمارا مالک اور حقیقی مددگار ہے۔ تو ہی کافروں پر بھی ہماری مدد فرما۔ آمین یا اِلٰہ العالمین!

اعمالِ صالح کے متعلق

جو شخص کہ اپنے مالکِ حقیقی سے سچا تعلق قائم کرکے نکوکاری اور پرہیزگاری اختیار کرلیتا ہے۔ وہ رات دن ماسوی اللہ سے بیزار رہتا ہے۔ میرے دوستو، تم ایسی بات کا جو تم میں نہ ہو ہرگز دعویٰ نہ کرو۔ خدا کو ایک جانو۔ کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ نہ اس کا کوئی ہم شکل اور مشابہ ٹھیراؤ۔ اس کو جلال اور اتحاد سے مبرّا سمجھو۔ جس کسی کا اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں کچھ بھی خرچ ہوتا ہے خدائے تعالیٰ ضرور ہی اسے نعم البدل عطا فرماتا ہے۔

یاد رکھو کہ دل کی کدورت نہیں جاسکتی۔ جب تک کہ نفس کی کدورت نہ جائے۔ تاوقتیکہ نفس اصحابِ کہف کے کتّے کی طرح رضا کے دروازے پر نہ بیٹھ جائے۔ دل میں صفائی پیدا نہیں ہوسکتی۔ اسی وقت تو یہ خطاب ملیگا: یٰٓاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۔ یعنی اے نفسِ مطمئنہ تو نہایت خوش و خرّم ہوکر اپنے پروردگار کی طرف چلا جا۔ اُسی وقت وہ حضرت القدس میں باریابی حاصل کر سکیگا اور توجہات اور نظرِ رحمت کا آماجگاہ بنے گا۔ اس کی عظمت اس کا جلال اس پر منکشف ہوگا اور مقامِ ارفع اور اعلیٰ سے اسے یہ سنائی دینے لگے گا۔ یَا عَبْدِیْ وَکُلُّ عَبْدِیْ

Marfat.com

اَنْتَ لِیْ وَ اَنَا لَكَ ۔ یعنی اے میرے بندے اور تمام میرے بندو! تو میرے لیے ہے اور میں تیرے لیے۔ جب اس حال میں اسے مدت تک تقرب الٰہی حاصل رہے گا۔ تو اب وہ خاصانِ خدا سے ہو جائے گا۔ اور خلیفۃ اللہ علی الارض کہلانے کا مستحق اور اس کے اسرار پر مطلع ہونے کا اہل ہو جائیگا۔ اور اب وہ خدا کا امین ہو گا۔ اور اب اس لیے خدائے تعالیٰ نے اسے دُنیا میں بھیجا ہے کہ مصیبت کے دریا میں ڈوبنے والوں کو غرق ہونے سے بچالے اور گمراہی کے بیابانوں میں۔ راہِ حق سے گم گشتہ لوگوں کو راہِ حق پر لا نکالے پھر اگر مُردہ دل پہ اس کی گزر ہو جاتی ہے تو وہ زندہ کر دیتا ہے اور اگر گنہگار پر نظر پڑتی ہے تو اسے نصیحت کرتے ہی بدبخت سے نیک بخت بنا دیتا ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ اولیاء اللہ ابدال کے غلام ہیں اور ابدال انبیاءؑ کے اور انبیاء حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صلوٰۃ اللہ وسلامہ اجمعین۔

اولیاء اللہ کی مثال بادشاہ کے فسانہ گر جیسی ہے کہ وہ ہمیشہ بادشاہ کا مصاحب بنا رہتا ہے۔ اولیاء اللہ کے لیے رات تو ان کے حق میں تخت سلطنت ہوتی ہے اور ان کے لیے دن تقرب الٰہی کا سبب ہوتا ہے۔ مگر راز کو ظاہر کرنے کی اجازت نہیں۔ یَا بُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْیَاكَ عَلٰی اِخْوَتِكَ یعنی اے بیٹے تم اپنی خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا۔

علم کے متعلق

پہلے علم پڑھو، پھر گوشہ نشین بنو۔ جو شخص بغیر علم کے عبادت الٰہی میں مشغول ہوتا ہے اس کے تمام کام بہ نسبت سنورنے کے بگڑتے

Marfat.com

زیادہ ہیں۔ پہلے اپنے ساتھ شریعتِ الٰہی کا چراغ لے لو، پھر عبادت الٰہی میں مشغول ہو جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کے علم کو وسیع کرتا ہے۔ اور علمِ (لدنّی) جو اُسے حاصل نہیں تھا سکھلاتا ہے۔ تم اسباب سے اور تمام خلقت سے منقطع ہو جاؤ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ تمہارے دل کو مضبوط اور مستحکم کر دے گا اور اس کا میلان و رجحان عبادت اور پرہیزگاری کی طرف کر دے گا۔ ماسوائے اللہ سے جُدا رہو۔ اور اپنا چراغِ شریعت گُل ہونے سے ڈرتے رہو۔ خدا تعالیٰ سے نیک نیتی رکھو۔ چالیس روز اگر تم اس کی یاد میں بیٹھے رہو تو تمہارے دل سے زبان کی راہ حکمت کے چشمے پھوٹ نکلیں گے اور تمہارا دل اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح محبّتِ الٰہی کی آگ دیکھنے لگے گا اور آتشِ محبّت دیکھ کر تمہارے نفس تمہاری خواہش تمہارے شیطان تمہاری طبیعت تمہارے اسباب اور وجود سے کہنے لگے گا۔ کہ ٹھہر جاؤ میں نے آگ دیکھی ہے اور مقام سرّ سے اس کی ندا ہوگی کہ میں ہوں تیرا رب، تو میرے غیر سے تعلق نہ رکھ۔ مجھے پہچان لے اور میرے ماسوٰی کو بھول جا مجھ سے علاقہ رکھ اور سب سے تعلق توڑ دے۔ میرا طالب بنا رہ اور باقی سب سے اعراض کر میرے علم سے میرا تقرب حاصل کر۔ پھر جب لقا تمام ہو جائیگی تو تمہیں جو کچھ حاصل ہوگا، الہام ہوگا اور حجاب زائل ہو جاویں گے اور کدورت دُور ہو جائیگی اور نفس بھی ساکن ہو جائیگا اور الطاف کریمانہ ہونے لگیں گے۔ خطاب ہوگا کہ اے دل فرعون نفس اور خواہش و شیطان کو میرے پاس لاؤ۔ میں انھیں ہدایت کرونگا۔ اور ان سے کہنا کہ تم میری پیروی کرو، میں تمہیں نیک راہ بتاؤنگا۔

Marfat.com

فنا کے متعلق

آپ نے فرمایا کہ تم حکمِ الٰہی کو مدِّ نظر رکھ کر مخلوقات سے اپنے نفس اور خواہش اور اُس کے ارادہ کو مدِّ نظر رکھ کر اپنے فعل سے درگزر کرو۔ اس وقت تم علم الٰہی کے لائق ہو سکو گے۔ مخلوق سے فنا ہو جانے کی یہ علامت ہے کہ ان سے تمہارا تعلق منقطع ہو جائے۔ ان کے نفع سے ناامید اور ان کے ضرر سے بے خوف رہو۔ اور خود اپنی ہستی اور نفس و خواہش سے فنا ہو جانے کی یہ علامت ہے کہ نفع حاصل کرنے اور ضرر دُور کرنے میں اسباب ظاہری سے نظر اُٹھا لو اور اپنے ذریعہ اور سبب سے خود کچھ نہ کرو اور نہ اپنے لیے کچھ اپنا بھروسہ سمجھو۔ بلکہ اپنے تمام اُمور اسی خالقِ حقیقی کو سونپ دو جس نے اولاً اس میں تصرّف کیا ہے۔ وہی اب بھی تصرّف کریگا اور اپنے ارادہ سے فنا ہو جانے کی یہ علامت ہے کہ مشیّتِ الٰہی کے سامنے تمہارا ارادہ باقی نہ رہے بلکہ اسی کا فعل تمہارے اندر جاری رہے اور تمہارے اعضاء اس کے فعل سے خاموش ہوں اور دل مطمئن اور خوش رہے اور ذرا بھی منقبض نہ ہو اور باطن معمور اور تمام حاجتوں سے مستغنی رہے اور تم قدرت الٰہی میں ہو جاؤ۔ جو کچھ بھی وُہ تم پر تصرف کرے۔ زبان ازلی اس وقت تمہیں پکاریگی۔ علم لدُنّی تم کو حاصل ہوگا۔ نورِ جمال الٰہی کا لباس پہنو گے۔ پھر جب ارادۂ الٰہی کے سوائے تمہارے اندر اور کچھ نہ رہیگا۔ تو اس وقت تصرّفات و خرق عادات تمہاری طرف منسوب ہونگے۔ مگر بظاہر اور درحقیقت وُہ فعلِ الٰہی ہوگا۔ اور نشاۃ اُخرٰی ہے۔ پھر جب تم اپنے دل میں کوئی ارادہ پاؤ۔ تو خدائے تعالیٰ کی عظمت و بزرگی کا خیال کرو اور اپنے وجود کو حقیر جانو۔ یہاں تک کہ تمہارے وجود پر قضاءِ الٰہی وارد ہو۔ اس وقت تمہیں بقا حاصل ہوگی کیونکہ فنا حد ہے۔ وہ یہ کہ اکیلا خدا

Marfat.com

تعالیٰ ہی باقی رہے۔ جیسا کہ خلق کے پیدا کرنے سے پہلے بھی اکیلا تھا۔ یہی حالت فنا ہے۔ جب تم خلق سے جُدا ہو جاؤ گے۔ تو کہا جائیگا۔ رَحِمَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَحْيَاكَ یعنی خدا تعالیٰ تم پر اپنی رحمت اتارے اور حقیقی زندگی نصیب کرے)۔ تب حقیقی زندگی حاصل ہوگی اور وُہ غنا کہ جس کے بعد فقر نہیں اور وُہ عطا کہ جس کے بعد رکاوٹ نہیں اور وُہ امن کہ جس کے بعد خوف نہیں اور وُہ نیک بختی کہ جس کے بعد بدبختی نہیں اور وُہ عزت کہ جس کے بعد ذلّت نہیں اور وُہ قرب کہ جس کے بعد بُعد اور وُہ عظمت اَور بزرگی کہ جس کے بعد ذلت اور حقارت نہیں اور وُہ پاکی کہ جس کے بعد نجاست متصوّر نہیں ہو سکتی حاصل ہوگی۔

زُہد و وَرع کے متعلق

آپ نے فرمایا۔ وَرع سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بندہ تمام اشیاء سے رکا رہے۔ شریعت جس چیز کی اجازت دے اُسے اختیار کرے اور باقی سب کو چھوڑ دے۔ وَرع کے تین درجے ہیں :-

اوّل ، ورع عوام : یہ ہے کہ حرام اور مشتبہ چیزوں سے رُکا رہے۔

دوم ، وَرع الخواص : یہ ہے کہ نفس اور خواہش کی تمام چیزوں سے رُکا رہے۔

سوم ، وَرع الخاص الخواص : یہ ہے کہ بندہ ہر اُس چیز سے جس کا کہ وُہ ارادہ کر سکتا ہے رکا رہے

وَرع کی دو قسمیں ہیں :

اوّل ، وَرع ظاہری : وہ یہ کہ بجُز امرِ الٰہی حرکت نہ کرے۔

دوم ، وَرع باطنی : یہ کہ دل پر ماسوٰی اللہ کے کسی کا گزر نہ ہو۔

پس جو شخص وَرع کی باریکیوں کو مدِّ نظر نہیں رکھتا۔ وُہ اس کے مراتب عالیہ تک نہیں

Marfat.com

پہنچ سکتا اور وَرع اللّبسان بہت مشکل ہے (یعنی گفتگو میں) اور امارت اور ریاست کی حالت میں تو نہایت ہی مشکل ہے۔ زہد وَرع کی پہلی سیڑھی ہے۔ جیسا کہ قناعت رضا کی پہلی سیڑھی ہے۔ وَرع کے قوانین کھانے، پینے بیٹھنے میں بھی ہیں۔ متقی کا کھانا خلقت کے کھانے کے برعکس ہوتا ہے کہ نہ تو شریعت اس پر گرفت کر سکتی ہے نہ کسی کو اس میں کچھ نزاع ہوتی ہے اور ولی کا کھانا وہ ہے کہ جس میں اس کا کچھ ارادہ نہیں ہوتا بلکہ محض فضلِ الٰہی سے وُہ کھانا اسے ملتا ہے۔ پس جس کے لیے پہلی صفت متحقق و متخلق نہیں ہو سکتی۔ وُہ دوسرے درجے تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ نیز حلالِ مطلق یہ ہے کہ اُس میں کسی طرح سے بھی معصیت الٰہی متصوّر نہ ہو سکے۔ اور نہ اس کی وجہ سے کسی وقت خدا تبارک و تعالیٰ کو فراموش کرے اور لباس تین طرح پر ہے۔ لباس انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ لباس اولیاء رحمہم اللہ۔ لباس ابدال رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

لباسِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسّلام: جلالِ مطلق ہے خواہ ظاہری، سن، صُوف وغیرہ کسی شے کا بھی ہو۔ اور لباس اولیاء اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ کہ شریعت نے جتنا کہ حکم دیا ہے۔ وہ صرف یہ ہے کہ جس سے ستر پوشی ہو سکے اور ضرورت پوری ہو جائے۔ اس لیے کہ اس سے ان کی خواہشیں سرد ہو جاویں اور ان کا نفس مر جاوے۔ اور لباس ابدال رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے فضل و کرم سے عطا فرمائے۔ پہنتے ہیں، خواہ قیمتی ہو یا کم قیمت۔ خود انھیں نہ اعلیٰ کی خواہش نہ ادنیٰ سے نفرت۔

ورع کامل نہیں ہو سکتا۔ تاوقتیکہ دس خصلتیں نفس پر لازم نہ کر لی جاویں:

Marfat.com

اوّل : زبان کو قابو میں رکھنا ۔

دوم : غیبت سے بچنا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے : وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۔

سوم : کسی کو حقیر نہ جانے کسی کی ہنسی نہ اُڑائے ۔ جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں : لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ ۔ یعنی ایک قوم دوسری قوم کا مذاق نہ اُڑائے ۔ شاید کہ وُہ اس سے بہتر نکلے ۔

چہارم : محارم پر نظر نہ ڈالنا ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں : قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ ۔ یعنی مسلمانوں سے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں ۔

پنجم : راستی و راستبازی ، اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں : وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا ۔ یعنی جب بات کہو انصاف کی یعنی سچی ۔

ششم : انعامات و احساناتِ الٰہی کا اعتراف کرتا رہے ۔ تاکہ نفس عجب اور غرور میں مبتلا نہ ہو جائے ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں : بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ ۔ بلکہ اللہ ہی تم پر احسان کرتا ہے ۔ کہ اس نے تمھیں ایمان کی ہدایت کی ۔

ہفتم : اپنا مال و متاع راہِ حق میں صرف کرے نہ کہ اپنے نفس و خواہش میں ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں : وَالَّذِيْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا ۔ یعنی وُہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو اسراف نہیں کرتے اور نہ بُخل کرتے ہیں ۔ یعنی وُہ اپنا مال گناہ و معصیت میں نہیں اُڑاتے اور نہ نیک راہ میں خرچ کرنے سے رُکتے ہیں ۔

ہشتم : اپنے نفس کے لیے بہتری و بھلائی کا خواہاں نہ ہووے اور کبر و غرور سے مکمل طور پر

Marfat.com

بچے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا یعنی (جنّت) ہی اصل گھر ہے۔ اس میں انھی لوگوں کو جگہ دینگے جو کہ دنیا میں برتری نہیں چاہتے اور نہ کوئی فساد کا کام کرتے ہیں۔

نہم: نمازِ پنجگانہ کی حفاظت کرنا؛ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ۔ یعنی نمازِ پنجگانہ اور خصوصاً نمازِ عصر کی حفاظت کرو اور نہایت عاجزی سے اس کے سامنے کھڑا ہوا کرو۔

دہم: سُنّتِ نبوی اور اجماعِ مسلمین پر قائم رہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: وَاِنَّ هٰذَا مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ۔ یعنی دینِ اسلام میری سیدھی راہ ہے اس کی تم پیروی کرتے رہو۔

محبّت کے متعلّق

آپ قدّس سرّہ العزیز نے فرمایا ہے کہ محبّت دل کی تشویش کا نام ہے جو کہ محبوب کے فراق سے اسے حاصل ہوتی ہے۔ اس وقت دُنیا اسے انگوٹھی کے حلقہ یا مجلسِ ماتم کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ محبت وہ شراب ہے کہ اس کا نشّہ کبھی نہیں اترتا۔ محبت محبوب سے خواہ ظاہر ہو خواہ باطن ہو۔ ہر حال میں خلوص نیّتی کرنے کا نام ہے۔ محبت جز محبوب کے سب سے آنکھیں بند کر لینے کا نام ہے۔ عاشق محبت کے نشہ سے [illegible] اُنھیں بجز مشاہدہ محبوب کے کبھی ہوش نہیں آتا

Marfat.com

وہ ایسے مریض ہیں کہ بغیر دیدار محبوب صحت نہیں پاتے۔ انھیں اغیار سے حد درجہ کی وحشت ہوتی ہے۔ بغیر مولا انھیں کسی سے محبت نہیں ہوتی۔

ہمّت کے متعلّق آپ قدس سرّہ العزیز نے فرمایا کہ نفس کو حبِّ دُنیا سے اور رُوح کو تعلّقِ عُقبیٰ سے دُور رکھنا اور ارادۂ عقبیٰ سے ارادۂ مولا سے تبدیل اور مقامِ سِرّ کو اشارہ کون سے خواہ ایک لمحہ کے لیے سہی خالی کرنا ہے۔

شوق کے متعلّق آپ قدس سرّہ العزیز نے فرمایا کہ بہترین شوق وُہ ہے جو کہ مشاہدہ سے پیدا ہو اور لقا کے بعد بھول نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ اُنس باقی نہ رہے۔ بدون لقا کے کسی طرح سے تسلّی اور تسکین ممکن نہ ہو۔ جس قدر کہ لقا حاصل ہو، اس سے شوق بڑھتا رہے۔ شوق کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے اسباب موافقت روح یا متابعتِ ہمّت یا حظِّ نفس سے خالی ہو۔ اس وقت مشاہدہ دائمی ہوتا ہے اور مشاہدہ سے مشاہدہ کا شوق ہُوا کرتا ہے۔

Marfat.com

کن چیزوں کا مُسلمان میں ہونا لازمی ہے

ارشاد حضرت غوث اعظم قدس سرہ العزیز

کہ ہر ایک مسلمان کے لیے ان چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔

اوّل احکام کی پابندی اور تعمیل کرنا

دوئم) اُن چیزوں سے جن کے لیے اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے۔ اجتناب کرنا۔

(سوئم) قضاء قدر پر راضی رہنا اور کبھی تقدیر کا شاکی نہ ہونا۔ ان تینوں خصوصیتوں سے کبھی خالی نہ رہنا۔ اسلام کا پہلا درجہ ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے۔ کہ وہ ان کا پابند رہے اور ہمیشہ اپنے دل میں ان کا خیال رکھے اور ان پر کاربند ہو۔

اعمالِ صالح کی تلقین

سنتوں کی پیروی کرنا۔ اور بدعت سے بچنا۔ اور رسولؐ کا حکم ماننا۔ خدا کو واحد مطلق سمجھنا۔ اس کے ساتھ شرک نہ کرنا اور اس کی ذات مستودہ صفات کو منزہ جاننا۔ اس پر کوئی شبہ نہ لانا۔ بغیر کسی شک و شبہ کے دینِ اسلام کو سچا ماننا۔ مصیبت کے وقت صبر کرنا۔ اور ہر حالت میں ثابت قدم رہنا۔ اللہ سے اس کا فضل و کرم طلب کرنا۔ ناکامی پر مایوس نہ ہونا اور اس کی ذات سے ہر وقت امید رکھنا۔ باہم بھائیوں کی طرح میل جول رکھنا۔ دشمنی و کینہ سے احتراز کرنا۔ ہم جماعت ہو کر عبادت الٰہی بجا لانا اور خدا کے واسطے آپس

Marfat.com

میں محبت رکھنا۔ گناہوں سے بچنا اور بندگی الٰہی سے زینت حاصل کرنا۔ ہر وقت اسی کی جانب متوجہ رہنا اور اس سے کبھی روگردانی نہ کرنا۔ توبہ میں عجلت کرنا۔ شب و روز میں بھی اس کی یاد سے غافل نہ رہنا اور عذر سے سستی نہ کرنا۔ ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے اور ہر شخص کو ایسا کرنا چاہیے۔ اس اُمید پر کہ ممکن ہے اللہ تعالیٰ جو ارحم الراحمین ہے ہم پر رحم فرمائے اور نیک بختی عطا فرمائے۔ وہ اس دوزخ سے امان دے اور نعمت ہائے بہشت عطا فرمائے جہاں کنواری بیوؤں کی صحبت اچھے اچھے گھوڑوں کی سواری مفرح خوشبو اور حسینہ وجمیلہ حوروں کی خوش آئند آوازیں خوش حال کریں گی اور پیغمبروں صدیقوں شہیدوں اور نیک مردوں کے ساتھ مرتبہ اعلیٰ بخشے گا۔

دنیاداروں کے متعلق

جب تم دنیاداروں کو دیکھو۔ کہ ان کے ہاتھ میں جھوٹے سامانوں اور فکر و فریبوں اور مہلک زہروں کے ساتھ مال دنیا جمع ہے جس کا ظاہر نرم اور باطن خشک ہے اور ان لوگوں کو جن کے ہاتھ میں فی الحال مال ہے۔ اور جو مغرور اور بے فکر ہیں دنیا بہت جلد ہلاک کر ڈالے گی۔ اور اپنی بدعہدی کی وجہ سے ان کو مبتلائے مصائب کر دے گی۔ تو اس کو اس طرح سمجھو۔ جس طرح کوئی شخص پاخانہ پر برہنہ بیٹھا ہے اور جیسا کہ اس کو برہنہ دیکھنے کے بعد آنکھیں بند کر لوگے اور نجاست کی بدبو سے بچنے کے لیے ناک بند کر لوگے۔ اسی طرح یہاں بھی دنیا کو دنیا دار کے ہاتھوں میں دیکھ کر ناک آنکھ بند کر لو۔ تاکہ اس کی

Marfat.com

فریب دہ زینت نہ دیکھ سکو۔ اور اس کی شہوتوں اور لذتوں کی مغز شکن بدبو نہ سونگھ سکو۔ اس طرح ان کی آفات سے نجات ملے گی اور وہ خوشگوار حصہ بھی تمہارے نصیب کا ہے تم کو مل جائے گا۔ اللہ تبارک تعالیٰ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ۔

اور نہ دیکھو۔ تم اس کو جو ہم نے چند کافروں کے فائدے کے لیے عطا کی ہے یعنی زندگانی کی آرائش تاکہ ہم اس سے ان کی آزمائش کریں اور اللہ تعالیٰ نے جو رزق تم کو دیا ہے (یعنی ہدایت نبوت) وہ بہتر اور پائیدار ہے۔

ترک نفس اور توبہ کے متعلق

اے لوگو اپنے نفس سے علیحدہ ہو جاؤ اور اپنے وجود کی بادشاہی کو چھوڑ دو۔ برادر کو سپہ وخدا کرکے اس کی جانب سے اپنے دل کے دربان ہو جاؤ یعنی جس کو وہ اندر جانے کا حکم دے۔ اس کو تو آنے دو۔ اور جس کو منع کرے اس کو روک دو۔ اس طرح وہ ہوا و ہوس بھی جو ایک مرتبہ نکل گئی ہے پھر نہ آئے گی۔ کیونکہ جس طرح وہ مخالفت کرنے سے نکل جاتی ہے۔ اسی طرح موافقت اور ترک مخالفت سے پھر آجاتی ہے لہٰذا سوائے ارادہ الٰہی کے کوئی ارادہ نہ کرنا چاہیے کیونکہ حالت میں ہونا تو وہی ہے جو ارادہ الٰہی اور حکم خدا ہے۔ پھر سوائے اس کے دوسری خواہش کرنی حماقت کرنی اگر نہیں تو اور کیا ہے جس کی وجہ سے فضول مبتلائے بلا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی نظر عنایت سے گر

Marfat.com

جاؤ۔ پس بہتر یہی ہے کہ حکم الٰہی بجا لاؤ۔ امر و نہی کی پابندی کرو۔ اور تمام امور کو اسی کے سپرد کر دو۔ فانی مخلوق سے کسی چیز کو نسبت کر کے اس کا شریک نہ بناؤ یعنی بشر کا ارادہ ہو یا خواہش سب فانی ہیں۔ پس ان کو ترک کر دینا چاہیے تاکہ مشرک نہ بن جاؤ۔ قال اللہ تعالیٰ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا۔ یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں ——— جو اُمیدوار دیدار پروردگار ہو۔ اس کو چاہیے کہ نیک عمل بجا لائے اور کسی غیر کو عبادتِ الٰہی میں شریک نہ کرے۔ کچھ یہ ہی نہیں ہے کہ نیت ہی کرنے سے شرک ہوتا ہے۔ بلکہ خواہش ہائے نفسانی کی پیروی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دنیا یا آخرت کی چیز کو پسند کرنا بھی شرک ہے۔ کیونکہ اس کی ذات خاص کے علاوہ ہر ایک شئے اُس سے غیر ہے۔ اور جب اس سے غیر کی جانب مائل ہو گا تو یہ شرک ہے۔ لہٰذا پرہیز کرنا اور ماسوائے سے بچنا چاہیے۔ نیز ہمیشہ اس سے ڈرنا اور اس کی جستجو کرنا چاہیے۔ تاکہ کسی غیر سے لگاؤ نہ ہو جائے اور اپنے نفس کے حال یا قال کے متعلق اگر ذکر تو نے لوگوں سے کر دیا ہے تو بدل نہ کر۔ اگر کوئی حال بھی عطا ہوا ہو یا اور کوئی وجہ بھی ہے تو اس کو بھی لوگوں سے چھپا۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے کاموں میں تغیر و تبدل بھی ہے کہ اس درجہ سے جس کو تو نے لوگوں سے کہا ہے ناحق شرمندگی ہو گی۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ اپنے ہی میں ضبط کرے اور دوسروں کو بالکل اطلاع نہ دے (یعنی خبر تک نہ ہونے دے) اور اگر اس درجہ سے حالات بدلے نہیں اور ان کو ثبات و بقا حاصل ہو جائے تو اس کو بخششِ الٰہی سمجھنا

Marfat.com

چاہیے اور شکر بجا لاکر سوال طلب زیادتی درجات کرنا چاہیے اور اگر وہ مقام بدل بھی جائے گا تو بھی اس سے علم و معرفت و ہوشیاری کے نور میں بہت کچھ اضافہ ہو جائے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَاتِهِ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا ——— یعنی جس آیت کو ہم منسوخ کر دیتے ہیں۔ یا اس کو بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر آیت یا اس کی مانند لاتے ہیں۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کو شیٔ قدیر یعنی ہر چیز پر قادر نہیں جانتے۔ اللہ تعالیٰ کو عاجز نہ سمجھو۔ وہ ہر ایک چیز پر قادر ہے ممکن ہے کہ وہ زائل شدہ چیزوں سے بہتر عطا کر دے۔ ناامیدی برار باب طریقت کفر است گرورے بستہ شد اے دل دیگرے بکشایند۔

اس کو عاجز نہ سمجھو۔ نہ اس کی غلطی خیال کرو۔ اس کے وعدے میں شک نہ لاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرو۔ دیکھو آیتیں نازل ہوئیں جو صحفوں میں لکھی گئیں مسجدوں میں پڑھی گئیں۔ مدتوں ان پر عمل ہوتا رہا۔ مگر وہ منسوخ ہو گئیں۔ اور ان کی بجائے دوسری نازل ہوئیں یہ کچھ تو ظاہر شرع میں ہوا اور باطن و علم باطن اور اس حال میں جو مابین خدا اور رسولؐ کے تھا اس کے متعلق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے دل پر ہلکے ابر کی طرح پردہ کیا جاتا ہے۔ پس میں توبہ استغفار کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے ایک دن میں ستر مرتبہ اس مقام میں سو مرتبہ کی بھی روایت ہے، آپ ایک سے دوسری جانب بدلائے جاتے اور سیدان ہائے غیب میں سیر کرائے جاتے اور ہمیشہ لباس نور بدلتے رہتے جس کی وجہ سے حالت موجودہ کے سامنے

Marfat.com

گذشتہ حالت یعنی دوسری کیفیت کے سامنے پہلی کیفیت ظلمت معلوم ہوتی تھی جس کے لیے توبہ کی تلقین کرائی جاتی تھی کیوں کہ بندہ کے لیے قوبہ استغفار بہترین چیزوں سے ہے خواہ اس نے گناہ کیا ہو یا نہیں۔ کیوں کہ توبہ میں صرف اقرار گناہ ہوتا ہے۔ اور بندہ کو یہ دو صفتیں حضرت آدم علیہ السلام سے بطور روایت ملی ہیں یعنی جب آپ کی صفاحالت پر عہد و پیمان کی فراموشی کی تاریکی طاری ہوگئی اور بہشت کا مدامی قیام اور ہمسائیگی الٰہی (جو رحمان اور رحیم اور قابلِ تعظیم ہے) کھوتے ہوئے فرشتوں کی خصلت کی خواہش ہوئی (تو اسی جگہ سے ہوائے نفس کا ظہور ہوا) چونکہ اس حالت میں اپنے ارادہ کے ساتھ شرکت تھی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس ارادہ کو توڑ دیا جس سے وہ ولائت جاتی رہی اور وہ مرتبہ گھٹ گیا۔ انوار میں تکدر پیدا ہوگیا۔ آخر کار وہ محب اللہ متنبہ کیے گئے۔ اس وقت انہوں نے اپنی غلطی اور گناہ کا اقرار کیا اور رو کر عرض کیا۔ خدایا ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا اگر تو ہم کو نہ بخشے گا تو ہم سخت خسارے میں رہیں گے۔ آخر کار ان پر انوار ہدایت نازل ہوگئے اور مصلحتیں اور علوم معرفتیں جو پوشیدہ تھیں توبہ استغفار سے ظاہر ہوگئیں اس وقت پہلا وہ ارادہ دوسرے ارادہ سے اور وہ پہلی حالت دوسری حالت سے بدل گئی۔ اور ان کو ولایت ملی۔ اور دنیا و آخرت کا آرام نصیب ہوا۔ چند روزہ آسائش کے لیے ان کے اور ان کی اولاد کے لیے دنیا منزل گاہ قرار پائی۔ اور آخرت بازگشت و عشرت سرائے جاوید مقرر ہوئی۔ حاصل کلام ہر شخص کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اور حضرت آدم علیہ السلام کی جو تمام انبیا علیہم السلام کے جد امجد ہیں۔ پیروی کرنا لازم ہے

Marfat.com

یعنی ہر حال میں قصور و استغفار اور خواری و محتاجی کا اقرار کرنا چاہیے۔

تقدیر و مقدر کے متعلق

حصول نعمت و ردّ مصیبت کی کوشش کرنی ممنوع نہیں ہے کیوں کہ اگر نعمت قسمت میں ہے۔ تو وہ ضرور تجھ تک پہنچ جائے گی اور اگر مصیبت لکھی ہے تو وہ کسی طرح دفع نہ ہو گی خواہ تو اس سے کیسی ہی گرامت کیوں نہ کرتا ہو اور کیسی ہی دعا و التجا نہ کرے (راضی برضا رہے) لہٰذا بہتر یہی ہے کہ ایسی حالت میں صبر و تسلیم اختیار کرتا کہ تیرے ہر کام اللہ ہی کرے پھر اگر نعمت حاصل ہو تو شکر بجا لا اور اگر سختی پڑے تو صبر و رضا کو ہاتھ سے نہ دے بلکہ اس کو نعمت سمجھ یا بالکل نیست و نابود جان اور یہ سمجھ کہ اس حالت پر اب بدلا گیا ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے راستہ کی منزلوں میں چھڑایا جاتا ہے تاکہ رفتہ رفتہ منزل اعلیٰ تک یعنی جہاں انبیاء اور ملائکہ ہیں پہنچ جاوے پس اس وقت تو شہداء اور صدیقوں کے برابر کھڑا ہو گا۔ اس بلند تر مقام پر جہاں سے خدا بہت نزدیک ہے۔ تاکہ ان کا جو تجھ سے پہلے گئے ہیں۔ اور وہ مقربین بارگاہ الٰہی سے ہیں اور جنہوں نے بڑے بڑے مراتب اور نعمت و خوشیاں پائی ہیں مرتبہ اکٹھے میں آنے اور بلا کے آنے میں مزاحمت نہ کرے اور اس سے گھبرا نہ جائے کیوں کہ اس کی حدت و شدت آتش دوزخ سے زیادہ شعلہ افگن نہیں ہے۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ دوزخ مرد مومن سے کہے گی کہ اے شخص تو یہاں سے آگے بڑھ جا تیرے نور نے میری حدت ہی کم کر دی۔ نور جو دوزخ کے شعلہ کو فرو کرے گا یہی ہے جو دنیا میں انسان کے ساتھ ہے اور جس سے مطیع و گنہگار میں فرق کیا جاتا ہے پس یہ نور بھی سختی کو

Marfat.com

دور کر دے گا۔ اور صبر و موافقتِ حکمِ الٰہی کی سردی تیز سے تیز گرمی کو فرو کرے گی جو نازل ہوئی ہو یا ہونے والی ہو۔ لہٰذا جاننا چاہیے کہ بلا ہلاکت کرنے کو نہیں آتی بلکہ اس کا مقصد صرف امتحان ہوتا ہے اور یہ کہ ایمان کی خوشی کی جانب خوش خبری ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ. یعنی ہم تم کو آزمائش میں ڈالیں گے تاکہ جہاد اور صبر کرنے والوں کو معلوم کریں اور ہم تمہارے صبروں کی آزمائش کرتے ہیں۔ تمہارا ایمان حق پر ثابت ہو جائے گا۔ لہٰذا تم بہ توفیق الٰہی کامل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فعل میں اس کی موافقت کرو اور قضاء قدر پر صبر کرو۔ حکم الٰہی سے انحراف نہ کرو۔ اپنے ارادہ کو اپنے یا کسی دوسرے کے کاموں میں مطلق دخل نہ دو۔ اور کوئی نئی بات جو امر و نہی سے ہو نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو بغور سنو اور بسرعت ان کو بجا لاؤ۔ ان کو صرف تقدیر کے حوالے نہ کرو بلکہ قوی ہو کر اپنے ہاتھ پاؤں ہلاؤ۔ اور اپنی کوشش بھی ادا ئیگی امر الٰہی میں صرف کرو اور اس کی پناہ پکڑو۔ اور عذر بیان کر کے اپنے اس عجز اور رکاوٹ کا سبب معلوم کرو۔ ممکن ہے کہ یہ تیری دعاؤں سے یا اس کی بندگی میں رجوع ماسوائے اللہ! واقع ہو جانے سے ہوا ہو۔ یا تیری کسی غلطی کی وجہ سے اپنے آپ پر بھروسہ کرنے یا اپنے عمل پر فخر و غرور یا تکبر کرنے یا اللہ تعالیٰ کو بھی اپنے جیسا یا مخلوق سا سمجھنے سے ہوا ہو۔ اور اس نے اپنا دروازہ بند کر کے تجھ کو اپنی بندگی کی نعمت سے محروم کر دیا ہو اور امداد توفیق و قطع کر کے تیری جانب سے منہ پھیر لیا ہو۔ اور تجھ

Marfat.com

کو دشمن جان کر تجھ پر غصّہ فرمایا ہو۔ اس لیے تجھ کو بلائے بشری یعنی دنیا کے ارادہ اور آرزو کے ساتھ مشغول کر دیا۔ کیوں کہ یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ سے غافل کر کے اس کی نظروں سے بالکل گرا دیتی ہیں پس مقامِ خوف ہے کہ کوئی غیر شے اس کی یاد سے جس نے پیدا کیا ہے اور اب پرورش کر رہا ہے۔ اور مال و دولت اور عیش و عشرت عطا فرماتا ہے غافل کر دے۔ اللہ کے سوا تمام چیزیں غیر ہیں۔ لہٰذا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والی غیر چیز کو بالکل پسند نہ کیا جائے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے بشر کو صرف اپنے ہی لیے پیدا کیا ہے اب اس سے پھر کر کسی دوسرے کی طرف مائل ہو گا تو اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے کیوں کہ وہ اس کی سزا میں اُس آگ میں جھونک دیا جائے گا۔ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہے اس وقت کی پشیمانی کچھ فائدہ نہ دے سکے گی نہ وہاں عذر سُنا جائے گا۔ نہ فریاد و زاری پر توجہ ہو گی۔ تو رضامندی مانگے گا مگر نہ مل سکے گی تو تلافیِ مافات کی غرض سے دنیا میں واپس آنا چاہے گا مگر یہ نہ ہو سکے گا۔ پس اے شخص تجھ میں کچھ عقل بھی ہے۔ تو اپنے نفس پر رحم کھا اور ان ہتھیاروں کو جو تجھ کو منجانب اللہ ملے ہیں۔ اسی کی بندگی میں استعمال کر یعنی عقل علم ایمان اور معرفت وغیرہ کی روشنی سے تقدیروں کی تاریکی میں کام لے اور صراطِ امر و نہی کو اختیار کر۔ اور سوائے امر و نہی کے ہر امر کو پروردگار کی جانب حوالہ کر جس نے تجھ کو عالم عدم سے وجود میں لا کر رکھا اور اُس سے کسی حالت میں کفر نہ کر جس نے تجھ کو بنایا پالا۔ تیری بنیاد مٹی ہے۔ اور اس کے بعد منی کا ایک قطرہ۔ مگر دیکھ اسی سے اس قدر درست اندام انسان بنایا گیا

Marfat.com

ہے۔ اس احسان کو مان اور اس کے احکام میں اپنے ارادہ کو مطلق دخل نہ دے بسوائے امور نہی اور کسی امر کو بُرا نہ مان اور کراہت نہ کر اور دنیا و آخرت میں امر حق کے ساتھ قناعت کر اور امور نہی سے دونوں جگہ محترز رہ۔ کیوں کہ سب کچھ اس کی تابع ہیں جب تو ایسا کرے گا اور اس کے حکم کی متابعت میں امر و نہی بجا لائے گا تو تمام جہان تیرا حکم بجا لائے گا۔ اور کل سختیاں تجھ سے دُور ہو جائیں گی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔ اے نبی آدم میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔ اگر میں ایک لفظ کن کہتا ہوں تو ہر ایک چیز پیدا ہو جاتی ہے پس تو میرا کہنا مان۔ تجھ کو بھی ایسا ہی کر دونگا تو جس چیز کو کہے گا، ہو جا وہ ہو جائے گی۔ اور ایک جگہ فرمایا ہے۔ اے دنیا میرے خدمت گذار کی تو خدمت گذار بن۔ مگر اپنے خدمت گذار کی تو سردار اور اس کو مبتلائے آلام رکھ۔ پس اپنے آپ کو یوں سمجھ لے کہ اللہ جس سے روکے رک جا اور اسی کی رضا میں گم ہو جا کہ تو اسی مکان کے تاریک صحن میں بیٹھا ہے جس کی بنیادیں منہدم ہو چکی ہیں۔ اور چھت گر چکی ہے۔ اور ایک بے حس بے نشان اور بہرے و اندھے شخص کی مانند بن جا تیرے ہونٹ زخمی و پراگندہ سے بن جائیں اور زبان بالکل گنگ ہو جائے۔ دانت ایسے معلوم ہوں کہ گویا ان میں زخم پڑے ہوتے ہیں اور بہت کچھ درد ہے نوخیز بالکل نامرد سا بن جا اور ہر حالت میں شکم سیر سا دیوانہ سا معلوم ہو اور تیرا جسم مردہ کی مانند ہو کہ گویا قبر کی جانب اُٹھایا جا رہا ہے۔ پس سُنتے ہی فوراً قبول کر لینا قوام میں ہوتا ہے، اور تساہل کرنا نہی میں، اور بالکل فانی ہو جانا تقدیر میں۔ اے عزیز اس شربت کو پی۔

Marfat.com

اور اس دوا سے علاج کر اور اس غذا کو کھا تاکہ تجھ کو ہضم بھی ہو جائے اور امراض گناہ اور بیماری ہائے خواہش نفسانی وغیرہ سے تندرستی حاصل ہو۔

ترک اسباب ظاہری کے متعلق

تجھ کو جو فضل الٰہی اور نعمت بے واسطہ ملتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ تو ذریعہ اور سبیلوں پیشوں اور کاریگروں پر بھروسہ رکھتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ حرص حجاب ہے مگر کسب کر کے کھانا بھی سنت ہے۔ پس جب تک تو خلق کی عطا اور فضل کا امیدوار رہے گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے والا ہو گا اور تجھ کو سنت کے موافق سزا دے گا بلکہ تو خلق سے عطا و بخشش کا اُمیدوار بھی رہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بھی نہ کرے اور کسب کر کے کھائے مگر تیرا بھروسہ صرف کسب پر ہی ہو اور فضل و کرم کو بالکل بھلا دے تو بھی مشرک ہی رہے گا۔ مگر یہ شرک خفی ہو گا اس کی سزا میں اللہ تعالیٰ تجھ کو بے واسطہ نعمت پہنچانے سے محروم کر دے گا۔ ہاں اگر تو توبہ کر لے اور اس شرک کو ترک کر دے اور کسب و سبب و ذریعہ کا بھروسہ چھوڑ دے تو صرف اللہ ہی کو رازق مطلق اور مسبب الاسباب اور تمام مشکلوں کا آسان کرنے والا کسب پر طاقت اور نیکیوں کی توفیق عطا فرمانے والا سمجھ لے اور یہ کہ کر اسی کے ہاتھ میں انسان کی روزی ہے اور وہی ہر ایک کو پہنچاتا ہے خواہ ریاضت کی حالت میں۔ بفرض امتحان خلق سے سوال و دعا کروا کے دے اور خواہ کسب کے ذریعہ سے یا محض اپنے فضل و کرم سے کہ نہ اس میں کسب ہو نہ کوئی ذریعہ اور وسیلہ۔ الحاصل جب تو اس کے حضور میں تسلیم

Marfat.com

خم کردے تو وہ تیرے اور اپنے فضل کے درمیان سے پردہ اُٹھالے گا اور تجھ کو ہمیشہ وسیلہ کے بغیر ہی حسب ضرورت نعمتیں عطا فرماتا رہے گا جس طرح کہ ایک دانا اور مہربان حکیم مریض کے لیے کرتا ہے اور وہ تجھ کو ہر طرح راضی وخوشنود رکھے گا۔ تاکہ دوسرے امور سے تیری رغبت ہٹ جاوے اس طرح تیرے دل سے تمام خواہشیں اور لذتیں دُور ہو جاویں گی اور سوائے اس ارادہ کے کچھ باقی نہ رہے گا جب وہ تیری قسمت کی روزی پہنچاتا رہے گا جس کا دنیا میں اور کوئی مستحق نہیں ہے۔ تو تیرے دل میں اس کی خواہش پیدا کر دے گا اور اس کو تیری جانب بھیج دے گا۔ جو خاص ضرورت کے وقت تجھ کو مل جائے گی۔ اس کے بعد وہ تجھ کو توفیق عطا فرمادے گا۔ کہ تو اس کا شکریہ ادا کرے اور سمجھ عطا کرے گا۔ تو اس شے کو اسی کی جانب سے سمجھے اور اسی کو عطا کرنے والا سمجھے پس تو اس وقت اس کا شکریہ ادا کرے گا۔ اور پوری طرح اہل وعلم معرفت میں سے ہو جائے گا اور اس صفت وعلم ومعرفت سے تجھ کو تمام مخلوق سے ایک خاص قسم کا امتیاز اور علیحدگی ہو جائے گی اور تیرا دل ماسوا سے بالکل خالی ہو جائے گا جب یہ بات ہو گی اور تیرا علم ویقین قوی تیرا منہ کشادہ اور تیرا دل نورانی ہو جائے گا اور تو اپنے مالک سے زیادہ قریب ہو جائے گا۔ تیری لیاقت اس کے اسرار کی حفاظت کے لیے اور تیری امانت اس کے پاس ہو گی تب تجھ کو قبل از وقت معلوم ہو جایا کرے گا کہ تیری روزی تیرے پاس کب آوے گی۔ یہ بغرض تیری بزرگی وعزت افزائی اور ازروئے فضل وکرم الٰہی ہو گا جیسا کہ

Marfat.com

ارشادِ الٰہی ہے۔ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا وَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ۔ یعنی اور ہم نے ان میں (یعنی بنی اسرائیل میں سے) بنائے پیشوا جو ہدایت کرتے تھے جب کہ صبر کرنے اور ہماری آیتوں پر یقین کرنے میں پکے ہو گئے اور ارشاد ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ یعنے جنہوں نے ہمارے راستہ میں جد و جہد کی۔ ہم ان کو اپنے راستے بتا دیں گے۔ اور ارشاد ہے وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور وہ تم کو علم دے گا۔ غرضیکہ اس کے بعد درجہ تکوین عطا ہو گا۔ اور تو اپنے ہی حکم اور اذنِ صریح سے پیدا کر سکے گا جس پر کوئی اعتبار نہیں اور روشن دلائل کے ساتھ اور بہت عمدہ کلام کے ساتھ جو لذیذ ترین اشیاء سے ہے۔ اور بیچ و بغیر شک و شبہ کے الہام کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتابوں میں ارشاد فرمایا ہے کہ اے بنی آدم میں اللہ ہوں۔ اور نہیں میرے سوائے کوئی دوسرا معبود۔ میں جس کو کہتا ہوں ہو جا وہ ہو جاتی ہے تو میری فرمانبرداری کر۔ میں تجھے بھی ایسا ہی کر دوں گا کہ تو بھی جس چیز کو کہے گا ہو جا وہ ہو جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کے کئی نبیوں اور ولیوں کے ساتھ یہ معاملہ کیا ہے

رضا کے متعلق اگر کوئی تکلیف بھی تجھ پہ آ پڑے تو لوگوں سے اس کی شکایت نہ کرنی چاہیے خواہ دوست ہوں یا دشمن اور پروردگار پر اس کے فعل کے لیے تہمت نہ لگا۔ بلکہ ہر آن شکریہ ادا کر۔ کیوں کہ بھرنٹ مونٹ بغیر نعمت کے شکریہ ادا کرنا اس سے بہتر ہے۔ کہ تو سچا بن کر اس کی شکایت کرے۔ کیا دنیا میں کوئی

Marfat.com

ایسا فرد و بشر ہے جو اس کی نعمتوں سے خالی ہو۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔ یعنی اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو ان کو ہرگز نہ گن سکو گے) پس اس قسم کی نعمتیں جن کو تو جانتا بھی ہے۔ تیرے پاس ان گنت ہیں۔ بہتر یہی ہے۔ تو کسی سے جو مخلوق ہو الفت نہ کر اور نہ کسی کو اپنی حالت کی خبر دے۔ پس اللہ سے تو محبت کر اور اسی کو اپنا آرام بنا اور اگر شکوہ کرے تو اسی سے کر ؎

پیش کہ برآورم ز دستت فریاد
ہم پیش از دست تو میخواہم داد

اور کسی اور کو مت دیکھ کیوں کہ کسی کے اختیار میں نہ تو فائدہ ہے نہ نقصان۔ نہ نیکی ہے نہ بدی نہ عزت ہے نہ خواری نہ بلندی ہے نہ تونگری ہے نہ محتاجی نہ آرام ہے نہ حرکت۔ تمام چیزوں کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے اور اسی کے وہ اختیار میں ہے۔ ہر چیز مدت مقررہ تک جاری رہتی ہے۔ اور ہر چیز کا اندازہ مقرر ہے جس کو اس نے پیچھے کیا ہے۔ اور اس کو کوئی آگے نہیں کر سکتا اور جس کو اس نے آگے کیا ہے اس کو کوئی پیچھے نہیں ہٹا سکتا۔ اگر اللہ تعالیٰ تجھ پر نقصان پہنچاوے تو سوائے اُس کے اُس کو کوئی دفع نہیں کر سکتا۔ اگر وہ تیرے ساتھ کوئی نیکی کرنا چاہے تو اس کو کوئی منع نہیں کر سکتا۔ اگر تو باوجود نعمت اور عاقبت موجود ہونے کے زیادہ طلبی کی خواہش سے اس کا شکوہ کرے گا تو وہ تجھ کو اپنے غضب میں پھنسا دے گا اور نعمت و عاقبت کو تجھ سے دور کرے گا اس وقت تیرا شکوہ سچا ہو جائے گا اور تجھ کو دوگنی سزا ملے

Marfat.com

گی۔ اللہ تعالیٰ تجھ سے ناراض ہو کر دشمن سمجھے گا۔ اور تجھ کو اپنی نظروں سے گرا دے گا۔ پس تجھ کو خوف کھانا چاہیے۔ اگر چاقو قینچی سے تیرا گوشت کاٹا جائے تو اس سے بچانا لازم ہے یا نہیں۔ پس شکایت سے بھی اپنے تئیں بچا اللہ سے ڈر جلدی جلدی بھاگ کر پرہیز کر۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی شکایت کرنے سے انسان پر قسم قسم کی بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ بھلا اُس ارحم الراحمین اور احکم الحاکمین کی شکائت زیبا ہے۔ جو اپنے بندوں پر مدام رحمت کرتا اور ظلم سے بچاتا ہے جس طرح کوئی حکیم طبیب یا پیارے عزیز بلکہ مہربان والدین کرتے ہیں ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم فرماتا ہے جس طرح ماں اپنے بچہ سے محبت کرتی ہے پس ہر وقت اُس کا ادب ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے کسی مصیبت کے وقت صبر کرنا۔ عاجزی کے وقت زبان کو شکایت سے روکنا۔ یا اگر موافق رضا کے وہ عاجزی ہو تو صبر کرنا۔ اگر ہنوز وجود باقی ہے تو رضا کو اختیار کرنا۔ اگر مفقود ہو گیا ہے تو فانی ہو جانا چاہیے۔ آہ اے مقام فنا تو کس جگہ ہے اور تجھ کو کہاں ڈھونڈیں۔ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا۔ کہ فرماتا ہے جس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ پر تم پر کافروں سے [illegible] لکھا گیا ہے عالانکہ وہ تم کو ناپسند ہے اور شاید کہ تم کسی چیز کو اپنے حق میں برا سمجھو گے کہ وہ تمہارے لیے بہتر ہو گی اور [illegible] خیال کرو گے مگر وہ تمہارے لیے بری ہو گی اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے کیوں کہ حقیقت اشیاء کا علم بنی آدم سے پوشیدہ رکھا گیا ہے لہٰذا اپنی پسند اور ناپسندی سے بے ادبی نہ کرنا چاہیے۔ بلکہ ہر حال میں شریعت کی پیروی کرنا لازمی ہے

Marfat.com

جب کہ حالت تقویٰ میں جو کہ قدم اول ہے۔ ہونے اور جو ولائت انتقالی آتش ہوا کی حالت میں ہو جو دوسرا قدم ہے۔ تو امر کی پیروی کر اور اس سے آگے قدم نہ بڑھا اور ابدالیت اور غوثیت اور صدیقیت کی حالت میں جو تیرا آخری درجہ ہے فعل الٰہی پر راضی ہو کر اس سے موافقت کر اور بالکل درست ہو جا اور قدر کے راستہ سے علیحدہ ہو جا۔ اپنے نفس و ہوا کو رد کر دے اور اپنی زبان کو شکائت سے روک۔ پس جب تو یہ کام کرے گا اور نیکی سرزد ہو گی تو اللہ تعالیٰ تجھ کو خوش زندگی عطا فرمائے گا۔ اور اگر برائی ہو گی تو تجھ کو اسی طاعت میں محفوظ رکھے گا۔ اور تجھ سے ملامت کو دور کرے گا اور تجھ کو اس میں ایسا گم کر دے گا کہ وہ مصیبت و ملامت تجھ سے آگے گزر جائے گی جس طرح رات کی اندھیری گذر جاتی ہے۔ اور دن نکل آتا ہے یا ایک موسم کے بعد دوسرا موسم جلوہ گری کرتا ہے یہ نمونے ہیں۔ لہٰذا ان سے عبرت کرنی چاہیے انسان گناہوں بدکاریوں جرم اور طرح طرح کی نافرمانیوں اور خطاؤں سے بھرا ہوا ہے۔ پر اللہ تعالیٰ کی حضوری وہی لوگ حاصل کر سکتے ہیں جو گناہوں کی نجاست سے پاک ہوں اور اس کی چوکھٹ کو وہی چوم سکتا ہے جو میل ہائے دعوٰی سے صاف ہو جس طرح بادشاہوں کی مجلس میں وہی شریک ہو سکتے ہیں جو نجاستوں اور اقسام بدبوؤں سے پاک صاف ہوں پس گناہوں کا بدلہ اور دل کو صاف کرنے والی بلائیں جیسا کہ آنحضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک دن کا بخار ایک برس کا کفارہ ہے۔

دنیاوی جسمانی تکلیفیں

نفس کے لیے صرف دو حالتیں ہیں۔ ایک حالت بلا اور دوسری حالت عافیت۔ اگر وہ بلا کی حالت میں ہے۔

Marfat.com

تو اس کی شناخت یہ ہے کہ وہ ہمیشہ جزع فزع میں رہے گا اور شکوہ کرے گا اور قضا سے ناراض رہے گا۔ اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرے گا تہمت لگائے گا۔ صبر و رضا کی بجائے بے ادبی کرے گا۔ اور مخلوق کو وسیلہ اور شریک الٰہی بنا کر کفر کرے گا۔ اور اگر عافیت کی حالت میں ہے۔ تو مطلب یہ ہے کہ دنیوی اعتبار سے خوش و خرم ہے تو وہ منکر شہوت و لذت پرست ہوگا۔ اس کی خواہشوں کا لامتناہی سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ غرضیکہ کھانے پہننے، نکاح کرنے وغیرہ کے واسطے خواہ اس کے پاس سب ہی کچھ ہو۔ مگر وہ دوسروں کے حصّہ کا بھی آرزومند رہتا ہے۔ اور اپنے سے حقیر خیال کرتا ہے اور ان میں عیب و نقص نکالتا ہے۔ اور اپنے مقسوم سے پُر ہو کر شے موجودہ سے اعلیٰ بھی طلب کرتا ہے۔ اور جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہے یا اس کی قسمت میں ہے وہ اس سے راضی نہیں ہوتا۔ آخر سختیوں کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور ایسی جگہ جہاں ہلاکت ہے گر پڑتا ہے۔ اور جہاں کہ مشقت کی کوئی انتہا نہیں نہ دنیا میں نہ آخرت میں کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

اِنَّ مِنْ اَشَدِّ الْعُقُوْبَاتِ طَلَبُ لَا یُقْسِمُ۔ یعنی کہ عقوبات میں سے زیادہ تر سخت اس چیز کا طلب کرنا ہے جو مقسوم میں نہ ہو۔ پس جب مبتلائے بلا ہو جاتا ہے تو سب کچھ آرزوئیں اور خواہشیں بھول جاتی ہیں اور بس یہی چاہتا ہے کہ کسی طرح مصاحب دور ہوں حتیٰ کہ مصیبتیں جاتی رہتی ہیں مگر وہ مصیبتوں کے دفع ہوتے ہی پھر خوشی تکبر اور غفلت کے دریا میں ڈوب جاتا ہے اور اپنی پہلی مصیبت کو بالکل فراموش کر دیتا ہے لیکن رب کی نافرمانی کی سزا بھی اس کو ایسی ملتی ہے اور پھر وہ ہمیشہ کے لیے اللہ کی سب نعمتوں سے محروم کر کے مصائب اور بلا میں مبتلا کر دیا جاتا ہے اس لیے اس کی حفاظت اس صورت میں ہے۔ پس

Marfat.com

اگر وہ اس وقت جب کہ اس کی بلائیں اور مصائب دور کی گئی تھیں اطاعت اور شکریہ کے ساتھ رہتا تو اس لیے دنیا و آخرت میں بہتر ہوتا۔ اور وہ افزائش نعمت و عافیت اور رضامندی الٰہی و توفیق و لطف کبریائی کو حاصل کر لیتا۔ پس جس کو سلامتی دنیا و آخرت مطلوب ہے۔ اس کو صابر اور راضی ہونا چاہیے کبھی خلقت سے کسی امر کی شکایت نہ کرے اور اللہ ہی سے اپنی حاجت براری کے لیے دُعا اور التجا کرے۔ اُسی کی جانب سے کشائش کا منتظر رہے۔ اور تمام علائق توڑ کر اسی کا ہو رہے کیوں کہ وہ سب سے بہتر ہے۔ وہ اپنی عطا سے محروم کرتا ہے اور اپنی عنایت سے عذاب کرتا ہے اس کی سختی میں گویا دوا ہے۔ اس کا وعدہ نقد ہے۔ اس کا ادھار روک ہے اس کا قول فعل ہے اس کا حکم یہ ہے۔ کہ وہ کسی چیز کا ارادہ کر کے کہتا ہے ہو۔ پس وہ ہو جاتی ہے اس کے تمام کام نیکی حکمت اور مصلحت پر مبنی ہیں مگر اس نے اپنی مصلحتوں کا علم اپنے ہی تک محدود رکھا ہے پس بندہ کو مناسب اور اس کی حالت کے موافق یہ ہے کہ وہ رضا و تسلیم اور بندگی کے ساتھ مشغول ہو اور امر و نہی کو پابندی کے ساتھ بجا لائے۔ تقدیر کو تسلیم کرے اور ربوبیت سے جو تقدیروں کے جاری ہونے کی جگہ ہے مشغول نہ ہو اور چنیں و چناں سے اور اللہ تعالیٰ کو تہمت دینے سے زبان کو بند کر لے۔ یہ مذکورہ جملہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب پھرتا ہے اور وہ حدیث یہ ہے جس کو عطا نے روایت کیا ہے اور جس کا ترجمہ تمام و کمال درج ذیل کیا جاتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے اونٹ پر سوار تھا تو فرمانے لگے اے صاحبزادے اللہ کی حفاظت کرو وہ تمہاری حفاظت کرے گا۔ تو اسے اپنے آگے پاؤ گے۔ اگر سوال کرنا ہو تو اللہ کی مدد کرو۔ اور اگر

Marfat.com

مدد چاہو تو اسی سے طلب کرو۔ اور اگر تمام دنیا مل کر چاہے کہ اس چیز کو جو اللہ نے تیری قسمت میں نہیں لکھی تجھ کو دیں تو یہ ناممکن ہے وہ ہرگز اس پر قدرت نہیں پا سکتے۔ یا اگر وہ کسی ایسی چیز کو تجھ کو نقصان پہنچانا چاہیں جو تیری قسمت میں نہیں ہے تو یہ بھی ان کے امکان سے باہر ہوگا۔ پس اگر یقین اور راستی سے بوجہ اللہ عمل کر سکتا ہے تو کر ورنہ صبر ہی اختیار کر لے۔ کیوں کہ طبیعت کی ناپسندیدہ شے میں صبر کرنا ہی بہت اچھا ہے۔ واضح رہے کہ صبر کے ساتھ مدد اور سختی کے ساتھ کشائش و آسانی وابستہ ہے پھر ہر مومن کو یہ حدیث اپنے دل کا آئینہ اور لباس بنا لینا چاہیے۔ اور ہر طرح اس پر اپنی تمام حرکت و سکون میں عمل کرنا چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ عزوجل کی رحمت و عنایت سے دنیا و عقبیٰ میں سلامت رہے اور ہر دو جہان میں عزت پاوے

توکّل کے متعلق

ایک مرحوم بڈھے نے مجھ سے خواب میں دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کرنے والی کیا چیز ہے۔ میں نے کہا کہ وہ ابتدا اور انتہا ہے یعنی ابتدا میں پرہیزگاری کرے اور انتہا میں رضا و تسلیم اور توکل۔

تعمیل احکام و فرائض کے متعلق

مومن کو لازم ہے کہ اول فرائض بجا لاوے اور بعد بجا آوری فرائض کے سنّت نبوی کی جانب مائل ہوتا وقتیکہ فرائض سے فارغ نہ ہووے سنتوں کی جانب راغب ہونا مکروہ ہے اور اسی طرح سنتوں یا نفلوں میں قبل از ادائیگی فرائض مشغول ہونا قبول نہ کیا جائے گا بلکہ وہ خوار ہوگا۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ کسی شخص کو بادشاہ اپنی حضوری میں طلب کرے مگر وہ وہاں تو نہ جائے اور ایسے کے پاس آ کر کھڑا ہو جائے جو اس شہنشاہ کا غلام ہے۔ اور

Marfat.com

اسی کے زیرِ حکومت ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سے روائت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس نماز کی مثل جو باوجود فرائض ذمہ ہونے کے نفل ادا کرے اس حاملہ جیسی ہے جو حاملہ رہے مگر قریب نفاس وہ اسقاط حمل کر دے۔ اب نہ تو وہ حاملہ ہی ہے اور نہ زچہ۔ اسی طرح بے نماز ہے اللہ اس کے نوافل ہی قبول نہیں فرماتا۔ تاوقتیکہ فرائض ادا نہ کرے اور ایک مثال سوداگر کی بھی ہے کہ اس کو جب تک کہ وہ اپنا سرمایہ نہ لے لے گا۔ کوئی منافع معلوم نہ ہوگا۔ اسی طرح اس نفل گزارنے کی حالت ہے کہ جب تک کہ وہ فرائض ادا نہ کرے قبول نہیں ہوتے۔ اور ایسا ہی وہ شخص ہے جو سنت ترک کرنے نوافل پر دوڑے جو تاکیداً نماز کے ساتھ مقرر نہیں کیے گئے۔ حاصل کلام فرائض یہ ہیں۔ حرام کا ترک کرنا شرک نہ کرنا۔ اس پر اعتراض کرنے کو اس کی قضاء قدر میں شرک کرنا۔ مخلوق کی فرمانبرداری اور اجابت کو ترک کرنا جیسا کہ ارشاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ ترجمہ۔ نہیں فرمانبرداری مخلوق کی خالق کی بے فرمانی میں۔

مقالہ نمبر ۹ہ۔ جس نے بیداری پر جو ہوشیاری کی دلیل ہے۔ خواب کی ترجیح دی۔ جان لو کہ اس نے بہت بھلائیوں پر برائی کو اور مصلحتوں پر بے خبری کو مستولی کر دیا۔ کیوں کہ سونا اور مرنا برابر ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ کو نہ نیند ہے نہ اونگھ حتیٰ کہ فرشتے بھی جو اس سے قریب ہیں۔ نیند سے معرا ہیں۔ نیز اہل بہشت سے بھی کہ وہ بلند مراتب ہیں نیند دور کی گئی ہے کیوں کہ نیند نقصان کا سبب ہے پس جاگنے میں بھلائی اور سونے میں برائی ہے۔ لیکن جو لوگ خواہش نفسانی سے کھاتے ہیں۔ وہ کھاتے پیتے بھی بہت اور سوتے بھی بہت ہیں۔ مگر وہ

Marfat.com

ایسے پشیمان بھی ہوں گے کہ اپنے ہاتھ سے بہت کچھ بھلائی کو کھو بیٹھیں گے۔ اور ذرہ حرام کھانا بہت سے حلال کھانے کے برابر ہے۔ کیوں کہ حرام خوری ایمان کو چھپا لیتی ہے۔ اور اندھیرا کر دیتی ہے جیسا کہ شراب عقل کو تاریک کر دیتی ہے۔ پس جب کہ ایمان ہی بے نور ہو گیا تو پھر نہ تو نماز ہو سکتی ہے نہ عبادت۔ نہ اخلاص۔ مگر جو لوگ اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے حال حال میں سے بہت سا کھائیں گے وہ انہیں کی مانند ہوں گے جو حلال میں سے تھوڑا کھاتے ہیں۔ عبادت میں خوشی اور قوت پانے کے لیے۔ پس حلال تو نور میں سے تھوڑا کھاتے ہیں۔ اندھیرے میں اندھیرا ہے۔ حاصل کلام حلال کا مال صرف اپنی خواہش سے بغیر حکم کے کھانا حرام کھانے کی مانند جو نام اور ہے اور جس میں بہتری نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ مومنوں میں سے جو اس کے دوست اور صاحب ولایت و معرفت ہیں میں سے ایک گروہ کو صرف اس غرض سے بتلائے بلا فرماتا ہے کہ وہ کچھ سوال کریں اور ان کے سوال کو پسند کرتا ہے۔ تاکہ جود و کرم سے ان کا حق ادا کرے۔ مومن اللہ تعالیٰ سے سوال کے وقت ہی قبولیت بھی چاہتے ہیں۔ بعض اوقات تو فوراً اجابت ہو جاتی ہے مگر بعض اوقات بالفعل مطلب حاصل نہیں ہوتا۔ یہ لیے نماز رکھنے تقدیر کے۔ اس کا مطلب نامقبولیت نہیں ہوتا یا محروم رکھنا نہیں ہوتا پس بندہ پر لازم ہے کہ زوال بلا کے وقت صبر کرے اور ادب سے رہے اور اپنے گناہوں کی جستجو کرے کہ کیا کیا سرزد ہوئے ہیں۔ آیا کون کون سے حکم ترک کر دیے۔ ظاہر و باطن میں کیا کچھ کیا۔ تقدیر میں تنازعہ کیا۔ وغیرہ ذالک کے واسطے حالتوں میں مبتلائے بلا ہونا ہی قرین مصلحت تھا۔ پس اگر بلا دفع ہو جائے

Marfat.com

تو فبہا ورنہ دعا و زاری و عذر داری کرے۔ پس اس بات کے جائز ہونے کے لیے ہمیشہ دعا کرتا ہے کہ مبتلائے بلا ہو تاکہ سوال کر سکے اور اگر قبولیت میں توقف لاحق ہو تو اللہ تعالیٰ کو مہتم نہ کرے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔

قضا و قدر کے متعلق

اللہ تعالیٰ سے اس کی قضا و قدر پر راضی رہنے اور اس کے فعل میں فانی ہونا طلب کرو کیوں رضا الٰہی بہت بڑی خوشی بلکہ دنیا کی جنت ہے اور تقربِ الٰہی کے لیے وہ ایک بڑا دروازہ ہے اور بندہ مومن سے اللہ تعالیٰ کی دوستی کا ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے دوست پر ہرگز عذاب نہ کرے گا نہ دنیا میں نہ آخرت میں اور رضا و فنا میں اللہ تعالیٰ سے ملنا اور اس تک پہنچنا اور اس کے ساتھ انس و آرام حاصل کرنا ہے۔ نصیبے اور قسمت کی طلب میں مشغول نہ ہونا چاہیے خواہ وہ اپنی مقسوم ہو یا نہ ہو اگر وہ مقسوم ہی میں نہیں! اس کی طلب سراسر حماقت پر مبنی ہے جس سے بڑھ کر کوئی عذاب ہی نہیں۔ چنانچہ مقولہ ہے کہ اس چیز کا طلب کرنا جو قسمت میں نہ ہو۔ سخت ترین عذاب ہے اگر وہ چیز مقسوم میں ہے تو اس کی طلب سراسر طمع و حرص و شرک ہے۔ اس لیے اللہ کے ماسوا سے مشغول ہونا شرک ہے اور جو طالبِ حظ ہے۔ وہ اللہ کی دوستی میں صادق نہیں ہے پس جو لوگ سوائے اللہ تعالیٰ کے دوسری چیزوں کی طرف مائل ہوتے ہیں وہ محبت الٰہی میں جھوٹ بولتے ہیں اور اعمال کا عوض طلب کرنے والا ہرگز مخلص نہیں ہے۔ کیوں کہ شانِ اخلاص یہ ہے کہ صرف اس نیت سے اس کی عبادت کی جاوے۔ کہ ربوبیت کو اس کا حق دیوے اور حقیقت اور ملکیت ہونے کی وجہ سے اس کی عبادت

Marfat.com

کرے۔ کیوں کہ طاعت الٰہی کا اس پر حق ہے اس لیے بندہ کی ہر ایک چیز خواہ وہ متحرک ہو یا ساکن یا مکتوب۔ اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہے نیز وہ بھی اس کی ہے جس کا وہ خود مالک ہے ہم قبل ازیں چند بار لکھ چکے ہیں کہ عبادت میں منجانب اللہ اور انعام الٰہی ہیں اور یہ اس کا فضل ہے۔ اس لیے کہ اس نے بندہ کو اس قدر توفیق عطا کی اور اس کو قدر بخشی کہ وہ عبادت کر سکے لہٰذا شکر الٰہی بجالانا لازم ہے۔ نہ کہ اور الٹا طالب عوض ہوا ے طالب حق تو کیا سوچ لذتیں طلب کرتا ہے درحالیکہ یہ بات عام طور سے دیکھی جاتی ہے کہ فراوانی لذت ہو جاتی ہے اور پے در پے نعمتیں اور لذتیں اُن کی جانب آتی ہیں تو وہ اپنے پروردگار سے بھی زیادہ ہی ناراض ہوتے ہیں اور وہ بے قرار ہو کر کفران نعمت اور ناشکری کرتے ہیں۔ ان کا غم و اندوہ اور بھی بڑھ جاتا ہے اور وہ ان کے لیے جو ان کی قسمت میں نہیں ہیں زیادہ تر محتاج ہونے لگتے ہیں ان کے علاوہ جو ان کے پاس ہے وہ اپنی قسمتوں کو ناچیز اور حقیر سمجھنے لگتے ہیں اور دوسروں کی قسمتوں کو بزرگ و خوبصورت خیال کرتے ہیں اور ان کی طلب میں لگ جاتے ہیں حالانکہ وہ ان کی قسمت میں نہیں ہوتی۔ الحاصل انہی موہوم امیدوں اور پریشان خیالوں میں ان کی عمریں آئی گئی ہوتی ہیں۔ ان کے قویٰ مضمحل، ان کے جسم ناکارہ ہو جاتے ہیں اور آپکی پشیمانیاں عرق آلود اور ان کے نامۂ اعمال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ ان کے گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے جو وہ غیر از قسمت امور کی تحصیل حاصل میں کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم کو ترک کر دیتے ہیں۔ لطف یہ ہوتا ہے کہ وہ ان چیزوں کو بھی نہیں پاتے اور مفلسانہ حالت میں دنیا سے نکلتے ہیں۔ بفریکہ۔ نہ خدا ہی

Marfat.com

ملا نہ وصالِ صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے آہ نہ تو امرِ الٰہی ہی بجا لائے کہ آخرت میں اس کا ثواب ملتا اور نہ غیر کی قسمت ہی کو پا سکے پس اس طرح بھولنے سے دنیا آخرت ضائع کر دی ایسے لوگ سخت احمق اور بیوقوف ہیں جن کی کوئی نظیر نہیں اگر وہ راضی بقضا اور قانع برضا رہتے تو ضرور بضرور دنیا بھی ان کے پاس بے مشقت و رنج پہنچ جاتی۔ آخر کار وہ ہمسائگی الٰہی کی جانب تبدیل کیے جاتے اور اس وقت جو چاہتے پا لیتے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم تم کو ان لوگوں میں سے جو قضا پر راضی ہوتے ہیں اور جنہوں نے اپنے سوا دل کو رضا اور فنا اور حفظ و حال اور اس چیز پر جو محبوب الٰہی ہے منحصر رکھا ہے، کر دے۔

واضح ہو کہ جب بندہ خلق ارادہ و آرزو سے فانی ہو جائے اور دنیا و آخرت میں سوائے اللہ کے کچھ نہ چاہے تو وہ خدا رسیدہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کو منتخب و برگزیدہ اور اپنا اور اپنی خلقت کا محبوب کرے گا اور اس کو توفیق عطا فرمائے گا کہ تقرب الٰہی کا خواستگار اور فضل باری سے فیض یاب اور اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت کے دروازے وا کر دے گا۔ اور ان سے وعدہ کرے گا کہ وہ دروازہ ہائے رحمت ان پر کبھی بند نہ کیے جائیں گے۔ پس اس وقت بندہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کو اختیار کر لیتا ہے اسی کے ارادہ سے ارادہ اسی کی تدبیر سے تدبیر، اسی کی خواہش سے خواہش کرتا ہے اور اسی کی رضا سے راضی ہوتا ہے۔ وہ سوائے امرِ الٰہی کے اور کسی غیر کے امر کی بالکل فرمانبرداری نہیں کرتا۔ بلکہ سوائے خدا تعالیٰ کے اور نہ کوئی وجود دیکھتا ہے نہ فعل پس اس وقت ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کے ساتھ کوئی وعدہ کرے اور اس کی وفا نہ ہو۔ یعنی بندہ کے دل میں جو خیال گزرا تھا وہ پورا نہ ہوا۔ اس لیے کہ دوئی تو دور

Marfat.com

ہی ہوگی اور اللہ تعالیٰ اور بندہ کے ارادہ میں مغائرت تو رہی ہی نہیں۔ پس بندہ فعل و ارادہ الٰہی بن گیا۔ پس اس کی جانب و عمدہ نسبت نہ کیا جاوے گا اور نہ اس کا اختلاف محسوب ہوگا کیوں کہ یہ تو ان کی صفت ہے جن میں ہوا اور ارادہ ہو۔ پس وقت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے حق میں ایسا ارادہ ہوگا۔ جیسا کہ کسی شخص نے کسی کام کا ارادہ کیا مگر اس کی نسبت کرکے پھر کسی وجہ سے وہ نیت بدل دی۔ مانند ناسخ و منسوخ کے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب وحی فرمائی ہے اور وحی یہ ہے۔ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَاتٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا اَوْ مِثْلِهَا اَلَمْ تَعْلَمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ ترجمہ۔ جب ہم منسوخ کرتے ہیں کسی آیت کو یا اس کو بھلاتے ہیں۔ تو لاتے ہیں اس سے بہتر یا اس کی مانند کیا تو نہیں جانتا۔ کہ اللہ ہر ایک چیز پر قادر ہے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارادہ کھینچا گیا تھا۔ ان جگہوں کے علاوہ جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ بدر کی قید وغیرہ سے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے مراد اس کے محبوب تھے جب ان کو ایک حالت پر نہیں چھوڑا اور تقدیر کی جانب بدلا اور تقدیر کی باگ ان کی جانب پھیر دی اور ان کو تقدیر سے پھرایا اور بدلا اور فرمایا کہ تو جانتا نہیں کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ تنبیہ فرمائی۔ قدر کی مرجیں کبھی ادھر کبھی ادھر پلٹتی رہتی ہیں۔ پس ولی کے امر کی نہایت بھی کے امر کا شروع ہے۔ یعنی نبوت کا آغاز اور ولایت اور ابدالیت کی انتہا۔

ترک ماسوائے اللہ کے متعلق

ہر طرف سے اندھا ہو جا اور کسی کی جانب نہ دیکھ تاوقتیکہ تو ان میں سے کسی ایک کی جانب

Marfat.com

دیکھے گا تیرے لیے اللہ تعالیٰ کے فضل و قرب کی راہیں نہ کھولی جادیں گی۔ الحاصل اول تو اپنی ذات اور نفس کو بھول کر پھر اپنے علم کو فنا کر کے سب اطراف کو بند کر دے پس اُس وقت تیری چشم باطن اللہ تعالیٰ کے فضل عظیم کی جانب کی جائے گی تاکہ تو فنا ہو سکے۔ بعد اپنے سر کی دونوں آنکھوں اور ایمان اور دل اور یقین کے نور کی شعاع سے دیکھے گا اور ایک شمع کی مانند جو اندھیرے گھر میں روشن کی جائے اور تمام گھر منور ہو جائے اسی طرح تیرے باطن سے تیرے ظاہر پر نور ہو گا اور وعدہ اور عطا الٰہی پر نفس اور اعضا آرام پکڑیں گے۔ پس اے شخص تو اپنے نفس پر رحم کر اور اس پر ظلم نہ کر اور نہ اس کو جہالت و حماقت کی تاریکی میں پھنسا یعنی جہالت اور خلق و ماحول و قوت و اسباب وغیرہ کو نہ دیکھ اور نہ ان پر بھروسہ کر اگر ایسا کرے گا تو تجھ سے طرفین بھی بند کر لی جائیں گی اور شرک و مقابلہ کی وجہ سے تیرے لیے فضل و کرم الٰہی کی راہیں بھی نہ کھولی جائیں گی اور اگر تو صرف اللہ ہی کی جانب نظر امید رکھے گا۔ اور اس کے ماسوا سے بالکل اندھا ہو جاوے گا تو اللہ تعالیٰ تجھ کو تقرب مرحمت فرمائے گا اور تجھ پر رحم فرما کر پرورش کرے گا کھانے پینے کو عطا کرے گا۔ بیماری میں دوائی اور تندرستی عطا کرے مفلسی میں مال دے گا اور مدد کرے گا دوست اور حاکم بنائے گا مگر پھر خلقت اور نفس سے محو کرے گا اور تجھ کو فنا کر دے گا۔ تو اس کے بعد نہ تو اپنے فقر کو دیکھ سکے گا نہ تونگری کو۔

مقالہ نمبر ۶۔ سلوک کی ابتدا یہ ہے کہ متعاد سے مشرع کی جانب نکلے۔ اس کے بعد مقدر کی طرف اور پھر حفظ و حدود کی شرائط پر متعاد کی جانب رجوع کرنا تو متعاد سے

Marfat.com

کھانے پینے پہننے. نکاح کرتے رہنے وغیرہ ضروریات عادت اور طبیعت کے ساتھ شرع کے امر و نہی کی جانب نکلے گا پس تو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی پیروی کرے گا جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے. مَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ. یعنی جو چیز لا دے تم کو رسول اس کو پکڑو اور جس سے منع کرے تم کو اس سے باز رہو اور فرمایا اے محمد کہو اگر تم کو اللہ سے محبت ہے تو میری پیروی کرو. اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا. اے شخص اس وقت تو اپنے ظاہر و باطن میں ہوائے نفس اور اس کی رعونت سے فانی ہوگا اور سوائے توحید الٰہی کے تیرے باطن میں کچھ نہ رہے گا اور ظاہر میں بھی یا تو عبادت رہے گی یا طاعت اور بس پس تیرا لباس اور تیری عادت و حرکت و سکون بمنزلہ طاعت ہو جائے گی. خواہ سفر ہو یا حضر. دن ہو یا رات صحت ہو یا علالت عافیت ہو یا مصیبت غرضیکہ ہر حال میں تو ان کا مطیع رہے گا اس کے بعد میدان قدر کی جانب اٹھا لیا جائے گا. اور جب تجھ میں قضاء قدر تصرف کریں گے تو تو اپنی کوشش طاقت قوت سے بھی فانی ہو جائے گا. اس وقت تجھ پر ان نعمتوں کا بھی ظہور ہوگا جو تیرے مقسوم ہو چکے ہیں. پس تجھ کو ان میں حفظ و سلامتی عطا کی جائے گی. حدود شرع ان میں ملحوظ رکھی جائے گی اور فعل الٰہی کی ان میں موافقت حاصل ہوگی. شرع کا فائدہ بھی کچھ یا حرام کو جائز کرنے کی طرف یا مامور کو ذلیل و خوار کرنے کی جانب نہ لے گا. ارشاد باری تعالیٰ ہے. تحقیق ہم نے ذکر کو اتارا ہے اور ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں اور حضرت یوسف علیہ السلام کے حق میں فرمایا

Marfat.com

ہے، ہم نے اسی طرح کیا تاکہ اس سے بُرائی اور بے شرمی کو دور کریں بلاشک کہ وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے ہے۔ پس اے شخص خدا تعالیٰ کی رحمت سے تو تلاوت کے وقت تک حفظ و پرہیزگاری کی صحبت کرے گا۔ اور وہ سب کچھ کھانا ہو یا کپڑا تیری جو قسمت میں ہو گا مل جائے گا۔ اور تیرے سیر کرنے کی حالت میں تیرے راستہ میں اور تیرے چلنے کی حالت میں طبیعت کے جنگل اور ہوا کی وادی میں خواہشات نفسانی بند کی گئی ہیں کیوں کہ یہ بار ہے اور یہ بار تجھ سے دُور کر دیا گیا ہے تاکہ تجھ کو بوجھل کر کے ضعیف نہ کر دیں اور کہ تو اپنے مقصود سے رُکا نہ رہے۔ اس وقت کہ تو دارِ فنا تک پہنچے گا بس یہی فنا قربتِ الٰہی کا موجب ہے۔ اور اس کی معرفت علوم لدنیہ سے باہر ہے اور دریائے انوار میں داخل ہونے کا اسرار اس طرح ہے۔ کہ ظلمت طبع انوار کو مضرت نہ پہنچائے جب تک جسم میں روح ہے۔ اس وقت تک طبیعت بھی باقی ہے تاکہ قسمتوں کو پورا کرے اس لیے کہ اگر انسان کی طبع زائل ہو جائے تو پھر اس میں اور فرشتوں میں فرق ہی کیا رہے۔ پس نو بنو نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ اور حکمت باطل ہو جائے گی۔ پس طبع تجھ میں اس لیے باقی رہی ہے کہ تو اس سے قسمتیں اور حظوظ حاصل کرے۔ پس بقائے طبائع وعیقہ ہوں گے نہ اصل جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میری جانب تمہاری دنیا میں سے تین چیزیں محبوب کی گئی ہیں یعنی خوشبو عورتیں اور نماز یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا اور دنیا کی چیزوں سے فانی ہو گئے تو ان کی جانب ان کی قسمتیں پھیری گئیں جو ان کی سیر کرنے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی جانب ان سے رد کی گئی تھیں۔ پس

Marfat.com

آپ نے ان کو پورا کر لیا۔ حکم الٰہی کی موافقت اور اس کے فعل پر راضی ہونے سے اور اس کی فرمانبرداری کے طور پر نیز اس کی رحمتیں عام ہیں۔ اس کا فضل نبیوں اور ولیوں پر عام ہے۔ اس معاملہ میں ولی بھی اسی طرح ہیں۔ فانی ہونے کے بعد ان حفظ کو بھی ان کی جانب رجوع کرنا کہتے ہیں۔

ہوا و ہوس نفسانی سے پرہیز کے متعلق

تربیت کہتا ہے کہ وہ نزدیک کیا گیا ہے، اور میں دُور ہوں۔ یا وہ عطا کیا گیا ہے۔ میں محروم ہوں۔ یا وہ غنی ہے میں مفلس ہوں یا وہ تندرست ہے میں بیمار ہوں۔ یا وہ معزز ہے اور میں خوار ہوں یا وہ راست باز مشہور ہے پر میں دروغ گو سمجھا جاتا ہوں۔ اے شخص تم کو معلوم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے اور وحدانیت ہی کو پسند کرتا ہے۔ اور اس کو دوست جانتا ہے جو صرف اسی سے محبت رکھتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو کسی دوسرے شخص کے ذریعہ سے قریب کرتا یعنی کچھ عطا فرماتا ہے تو تیری محبت اللہ تعالیٰ کے لیے کم ہو جاتی ہے اور باہم محبت ہو جاتی ہے یعنی اکثر اوقات تیرے دل میں اس شخص کی رغبت اور محبت بھی پیدا ہوتی ہے جس کے ذریعہ سے وہ نعمت اللہ تعالیٰ نے تجھ کو دی اور اس طرح محبت الٰہی کم ہو جاتی ہے یہ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑا غیور ہے وہ شرکت نہیں چاہتا۔ لہٰذا دوسروں کے ہاتھوں کو تیری امداد سے ان کی زبان کو تیری صفت و ثنا سے اور پیروں کو تیری طرف آنے سے روک دیتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ سے غافل ہو کر اس کی محبت میں پھنس جاوے۔ کیا تو نے ارشاد رسول اکرم صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم نہیں سُنا کہ دل اس کی محبّت کے لیے جو ان سے احسان کرے اور اس کی دشمنی کے لیے جو ان سے بُرائی کرے پیدا کیے گئے ہیں۔ الحاصل اللہ تعالیٰ مخلوق کو تجھ پر ہر طرح احسان کرنے سے روکتا ہے۔ حتیٰ کہ تو اُس کو تنہا جانے اور اسی سے دل لگائے اور ظاہر و باطن میں اسی کا ہو رہے تو سوائے اس کے نہ دیکھے نہ سُنے۔ اور تو خلق نفس ہوا و ارادہ وغیرہ سب سے فانی ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ کے ماسوائے سب کو ترک کر دے اس وقت لوگوں کے ہاتھ تیری جانب فراخ ہو جائیں گے۔ بخشش کے لیے اور زبانیں تیری ثناء میں رطب اللسان ہو جائیں گی۔ پس تو ہمیشہ ناز و نعم میں رہے گا اور دنیا و آخرت میں سب قسم کے عیش پائے گا۔ پس اے شخص بے ادب نہ ہو اور اس کی جانب دیکھ جو تجھ کو دیکھ رہا ہے اس کی طرف متوجہ ہو جس کی تجھ پر توجہ ہے۔ اس سے محبّت کر جو تجھ کو محبت کرتا ہے اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے۔ جو تجھ کو گرنے سے بچا دے۔ اس کا سہارا لے جو تجھ کو سنبھالے۔ وہ تجھ کو جہالت کی تاریکی سے نکالے گا۔ تجھ کو نجات دے گا اور تجھ کو ہلاکت سے بچائے گا۔ وہ تجھ سے تیری ناپاکیاں دور کرے گا۔ اور تجھ کو گندگیوں سے صاف کرے گا۔ وہ تیری پست ہمتی کو دور کرے گا وہ بدحکم دینے والے نفس اور بُرا راستہ دکھانے والے دوستوں سے جو اخوان الشیاطین ہیں اور ہوا و ہوس سے جو تیرے اور سعادتوں کے درمیان حجاب ہیں تجھ کو بچائے گا۔ کہاں عادت کہاں خلقت ہوا رعونت دنیا آخرت اور اللہ تعالیٰ کے ماسوا تو خالق الاشیاء سے کس قدر دور پڑا ہوا ہے۔ جو چیز کو پیدا کرنے والا اور ہر شے کی ابتدا اور انتہا ہے۔ اسی جانب سب کو بازگشت ہے اور

Marfat.com

اسی کے قبضہ میں تمام دل ہیں اور کل روحوں کو اسی سے اطمینان ہے۔ اور اسی کے در لطف کرم پر بوجھوں کا اُترنا ہے اور بے شمار احسان ہیں۔

دُعا کی قبولیت کے متعلق

اگر اللہ تعالیٰ بندہ کی دُعا قبول کرتا ہے اور اس کی مطلوبہ شے کو عطا فرماتا ہے تو اس سے یہ خیال نہ کرنا چاہیے کہ اس سے اس کا ارادہ ٹوٹ جاتا ہے اور جو چیز تقدیر میں آچکی وہ بدل جاتی ہے بات یہ ہوتی ہے کہ اس کا سوال اور دعا ارادہ الٰہی اور تقدیر کے موافق آن پڑتا ہے اس وقت حاجت روائی ہو جاتی ہے۔ مگر اسی وقت میں جو اس کے لیے مقرر ہو چکا ہے کہ فلاں وقت یہ تقدیر پہنچے۔ جیسا کہ اہل علم نے اللہ کے اس قول کو کہا ہے۔ ترجمہ درج ذیل ہے۔ ہر وقت وہ شان میں ہے۔ کہ پہنچاتا ہے مقدرات کو وقتوں تک پس اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی کو کوئی چیز صرف دعا سے نہیں دیتا اور اسی طرح صرف دعا سے کوئی بُرائی دفع نہیں کرتا اور حدیث شریف میں جو آیا ہے کہ نہیں رد کرتا قضا کو۔ مگر دعا۔ اس سے یہ مراد ہے۔ کہ قضا کو نہیں رد کرتا۔ مگر وہ دعا جو تقدیر ہو چکی ہے اور اسی سے قضا رد ہو گی اور سب طرح صرف اپنے اعمال سے قیامت کے روز کوئی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے۔ مگر اللہ تعالیٰ اعمال کے موافق جنت میں بندوں کو درجات عطا فرمائے گا جیسا حدیث شریف میں آیا ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا۔ کیا کوئی شخص اپنے اعمال سے بھی داخل جنت ہو سکے گا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں۔ صرف رحمتِ الٰہی سے۔

Marfat.com

حضرت صدیقہؓ نے کہا۔ یا رسُول اللہ آپ۔ فرمایا میں بھی نہیں۔ مگر اس وقت تک کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو چھپائے اپنے دامان رحمت میں اور اپنے سر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ رکھا۔ اس پر کہ اللہ تعالیٰ پر کسی کا کوئی حق نہیں اور نہ اس کو عہد ہی وفا لازمی ہے۔ جو چاہے کرے۔ جس کو چاہے بخشے اور جس کو چاہے عذاب میں رکھے جس کو چاہے نعمت دے اور جس پر چاہے رحم کرے وہ جو کچھ کرتا ہے اس کا کوئی پوچھنے والا نہیں۔ وہ جس کو چاہے بے حساب رزق عطا فرماوے اپنے فضل و کرم سے اور جس کو چاہے بالکل نہ دے اپنے عدل سے ایسا کیوں نہ ہو۔ عجب کہ عرش سے لے کر زمین کے نیچے تک تمام خلقت اسی کی ملکیت اور صنعت ہے نہ اس کے سوا کوئی مالک ہے اور نہ کوئی خالق۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے (ترجمہ آیت شریف) کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی پیدا کرنے والا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور بھی معبود برحق ہے کیا تو اس کے واسطے کوئی اور بھی ہمنام جانتا ہے۔ کہ یا اللہ اے مالک کے مالک تو جس کو چاہے ملک دیتا ہے اور جس کو چاہے ملک دیتا ہے۔ تو جس کو چاہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہے ذلت دیتا ہے۔ تیرے ہاتھ میں بھلائی ہے تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہے۔ جیسا کہ خود تو اپنی کلام پاک میں فرماتا ہے (ترجمہ آیت شریف) اور تو رزق دیتا ہے جس کو چاہے بغیر حساب کے اور تو اس پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے کے متعلق

سوائے ان امور کے اللہ تعالیٰ سے اور کچھ نہ مانگ۔ گزشتہ گناہوں سے بخشش آئندہ گناہوں

Marfat.com

سے محفوظ رہنا اچھے کاموں میں طاقت اور امر کی فرمانبرداری نواہی سے باز رہنا اور
قضائے تلخ پر رضامندی بلاؤں پر صبر عطا نعماء پر شکر کی توفیق۔ اس کے بعد نیک انجام
اور باایمان مرنے کی اور صدیقوں شہیدوں صالحوں اور ان لوگوں کے ساتھ رہنے کی
جو نیک ہیں اللہ سے دنیا کو نہ مانگ اور نہ فقر کو دور کرنے اور بلا کو تونگری سے بدلنے
اور نہ عاقبت کی خواہش کر بلکہ رضا کو طلب کر اس چیز کے لیے جو اللہ تعالیٰ نے تیری قسمت
میں کی ہے اور تجھ پر اُتاری ہے۔ حتیٰ کہ تجھ کو اس خبر کی جانب بدلے کیوں کہ تو یہ تو نہیں
جانتا کہ تیری بہتری کونسی حالت میں ہے آیا تیرے لیے فقر اچھا ہے یا تونگری اور بلا
بہتر ہے۔ یا عافیت کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ سے اس شے کا علم پوشیدہ رکھا ہے
صرف ایک اسی کی ذات والا صفات ہے جو ان کی مصلحتوں اور خوابیوں کو جانتا
ہے۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا
کہ خواہ میں کسی حالت میں ہوں مجھ کو اس کی مطلق پرواہ نہیں۔ وہ پسند ہو یا ناپسندیدہ
کیوں کہ مجھ کو تو معلوم ہی نہیں کہ ان میں سے بھلائی کس میں ہے یہ اس لیے فرمایا
کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر خوش اور اس کے اختیار و قضا پر مطمئن تھے۔ جیسا کہ ارشاد
الٰہی ہے۔ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
لکھا گیا تم پر جہاد کرنا حالانکہ وہ ناپسند ہے تم کو اور قریب ہے کہ تم کسی شے کو
ناپسند جانو گے حالانکہ وہ بہتر ہوگی تمہارے لیے اور قریب ہے کہ تم کسی چیز سے

Marfat.com

محبت کرو گے حالانکہ وہ تمہارے لیے بری ہو گی۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے
پس تو عبادت و طاعت صبر و شکر و رضا و تسلیم و ترکِ تدبیر و ترکِ اختیار اپنا وتیرہ بنا۔
جس سے تیری خواہشیں دور ہوں اور تیرا نفس ٹوٹ جائے اور ذلیل و خوار اور مغلوب
ہو جائے اور تمام آرزوئیں اور عنایتیں نکل جائیں غرضیکہ محبت الٰہی کے سوا تیرے دل میں
کچھ باقی نہ رہے۔ تیرا دل اس سے معمور ہو اس کی طلب میں تیرا ارادہ صادق ہو جائے
اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے تیرا ارادہ دنیا یا آخرت کے حظوظ میں سے کسی حظ کی
جانب اس کی طلب کے لیے مائل نہ ہو۔ پس اس وقت تو اس کے حکم فرمانبرداری
اور موافقت کے ساتھ اس کا سوال کرے گا اور اگر اللہ تعالیٰ اس کو تیرے تئیں عطا
فرمائے گا تو شکر گذاری کرے گا اور اس حظ سے لطف اٹھائے گا اور اگر نہ دے گا
تو اس پر ناراض نہ ہو گا اور اس پر تہمت نہ لگائے گا اس لیے کہ تو اس کا طالب از روئے
ہوائے نفسانی نہیں ہے کیوں کہ ہوا اور ہوس تو تیرے دل میں بالکل ہے ہی نہیں بلکہ
تو نے تو حکم کی فرمانبرداری میں سوال کیا تھا۔ پس سلامتی ہو بندگان فرمانبرداروں پر۔

ولی کے اوصاف کے متعلق

مقالہ نمبر ۳۔ بعض اوقات اللہ تعالیٰ اپنے ولی کو دوسروں کے عیوب اور ان کے جھوٹے دعوے اور افعال و اقوال میں شرک کرنے اور ان کی بدیوں پر اور ان کی نیت پر مطلع فرماتا ہے پس ولی اللہ اللہ کے اور اس کے رسول اور اس کے دین کے لیے غیرت کرتا ہے جس سے اس کے باطن میں جوش پیدا ہوتا ہے اور پھر ظاہر میں بھی ہویدا ہو جاتا ہے

Marfat.com

پھر بھلا سلامتی کا دعویٰ کیا جا سکتا ہے۔ باوجود اس قدر ظاہر باطن کی بیماریوں اور مرضوں کے اور کس طرح دعویٰ توحید کیا جا سکتا ہے باوجود اس قدر شرک کے کیوں کہ شرک کفر ہے جو قرب الٰہی سے دور کرتا ہے اور وہ شیطان لعین اور منافقین کی صفت ہے جن کے لیے حکم قطعی درک الاسفل دوزخ کا ہو چکا ہے کہ وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے پس ولی کی زبان پر اس کے عیوب اور اس کے ناپاک کاموں کا ذکر جاری ہو جاتا ہے اور اس کے لیے چوڑے اور صدیقوں کی حالتوں کے دعویٰ کرنے اور اللہ تعالیٰ کے قدر و فعل میں نافیوں اور مرادوں اور مجنونوں کے مزاحم ہونے اللہ تعالیٰ کے لیے غیرت کرنے کی وجہ پر اور کبھی اس شخص کے لیے منکر ہونے اس کی نصیحت کی وجہ پر اور غلبہ کی وجہ پر فعل اللہ تعالیٰ کے اور اس کی شدت غضب کے بھونچنے اور احکام دیگر کو جھونٹنے کی جانب نسبت کرنے پر پس اس ولی اللہ کی جانب غیبت منسوب کی جاتی ہے کیا ولی بھی غیبت کرتا ہے اور حالانکہ وہ اوروں کو غیبت سے منع کرتا ہے کہ ولی اللہ حاضر و غائب کو ان کے عیوب کو جو ظاہر نہ تھے ذکر کرتا ہے۔ پس اس ولی پر گویا انکار کرنا ہوتا ہے منکروں کے حق میں اس کی مانند جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب و قمار بازی کے حق میں فرمایا ہے گناہان دونوں کے نفع سے زیادہ ہے ظاہر میں تو منکر کا انکار ہے اور باطن میں اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنا ہے اور اس پر اعتراض کرنا ہے پس اس منکر کا حال حیرانی پشیمانی سے بدل جاتا ہے پس اس ولی اللہ کے منکر کا فرض ہو گا خاموشی اختیار کرنا اور تسلیم

Marfat.com

کرنا اور توجیہہ و تاویل کی جستجو کرنا جس سے اس کے شروع میں جائز ہونے کی صورت پیدا ہو۔ نہ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے اوپر جو اس کے مدعی کے جھوٹ افترا پر طعن کرتا ہے اعتراض کرنا۔ اور بعض اوقات اس مدعی کے نفاق کی بیخ کنی کے لیے اور اس کی تادیب کے واسطے اس قسم کے اس کے جھوٹے دعوے اور عیوب کا ذکر کیا جاتا ہے پس اس قسم کا ذکر ولی اللہ کے حق میں توجیہ ہوتا ہے اور اس مغرور مدعی کے حق میں جو ہلاک ہونے والا ہے نفع ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے۔ سیدھے راستہ کی ہدایت کرتا ہے۔

مقالہ نمبر ۵۷۔ میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں کہ تقویٰ و طاعت کو ظاہری وصایا شرع کی پابندی لازم جان۔ سینہ کو سلامت نفسی کو غنی رکھ۔ تازہ روائی اور قابلِ عطا شے کو خرچ کر دے خلقت سے تکلیف دور کر کے خود اٹھانے کی فکر اختیار کر۔ بوڑھوں کی عزت و عظمت ملحوظ رکھ۔ بھائیوں سے نیک صحبت رکھ۔ اپنے سے چھوٹوں کو نصیحت کر۔ دنیاوی فوائد کے لیے لڑ جھگڑ نہیں۔ بلکہ اپنے سے دوسروں کے حقوق کو مقدم رکھ۔ مال کو جمع کر کے گناہ نہ کما۔ جو لوگ طالبان حق نہیں ہیں ان کی صحبت ترک کر اور دینی و دنیاوی امور میں لوگوں کی امداد کر حقیقی فقر یہ ہے کہ تو انسان کا جو بالکل تیرے ہی مانند ہے محتاج نہ ہو اور فنا حقیقی یہ ہے کہ اپنے جیسے انسان بالکل بے پرواہ ہو اور تصوف بات چیت کرنے سے نہیں ہوتا۔ بلکہ بھوک اور ترک دنیا سے یا ان چیزوں کے ترک کر دینے سے جو اپنے دل کو اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ فقر کو ظلم کے

Marfat.com

ساتھ ابتدا نہ کر، بلکہ نرمی کے ساتھ کر، اس لیے کہ ظلم اس کو وحشت میں ڈال دیتا ہے مگر نرمی کرنی اس کو الفت میں لاتی ہے۔ تصوف کے لیے آٹھ عنایت لازمی ہیں۔ سخاوت۔ ابراہیمؑ۔ رضا۔ اسحاقؑ۔ صبر ایوبؑ۔ اشارات زکریاؑ۔ خلوت یحییٰؑ۔ پوشاک پشمینہ۔ موسیٰؑ سیرؑ۔ عیسیٰؑ۔ فقر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

Marfat.com

Marfat.com

باب ہفتم

رازہائے سربستہ

و

وظائف واَوراد

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

طالبِ حق کا اولین فرض

یہ ہے۔ کہ علم حاصل کرے اور جہاں تک ممکن ہو اس میں کمالیت کے درجہ تک پہنچے کیونکہ علم شریعت ہی علم حقیقت اور دیگر علومِ لدنی وغیرہ کی اصل ہے اسی لئے حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ کَانَ بِالصِّیْنِ ۔ چنانچہ اس حدیث پاک کا اطلاق اسی علم شریعت و طریقت پر ہے نہ کہ دیگر علوم و فنون کسبیہ پر۔ حضرت مولانا روم علیہ رحمت انہی علوم کے متعلق مثنوی شریف میں فرماتے ہیں

علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہمچو شیر۔ کے شود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر۔ مطلب واضح ہے کہ بدوں حصول علوم شریعت و طریقت انسان جاہل مطلق ہے۔ اور علمِ باطنی کا نا اہل۔ بلکہ مسائل شرعیہ سے بے علمی کے باعث وہ خود غرض حریص مکار و غاباز خلاف شرع شیطان صفت مصنوعی پیروں کے دامِ تزویر میں پھنس کر اپنا دین و دنیا تباہ کر لیتا ہے۔ لہٰذا طالب صادق کو واجب ہے، کہ جہاں تک ہو سکے علمِ شریعت مشرع عالموں کی زیر تربیت رہ کر پڑھے اور عمل پیرا ہو۔ اور ساتھ دیگر علوم ضروریہ متعلقہ شریعت مثلاً علمِ نجوم علمِ طب علمِ حساب وغیرہ میں ملکہ پیدا کرے علمِ نجوم اتنا کہ رات کو ستاروں کی طرف نگاہ کر کے اوقات نماز اور رخ کعبہ کی شناخت کر سکے علمِ طب اس لئے کہ مدت عدت حیض و نفاس و طلاق و نکاح بجامت و غلاظت کی تشخیص اور مسائل وراثت وغیرہ کے سمجھنے کے لئے اور ان کے علاوہ دیگر علوم بھی علم شریعت کو درست کرنے کے لئے حاصل کرے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ اَلْمُتَعَبِّدُ بِلَا فِقْہٍ

Marfat.com

كَالْحِمَارِ فِي الطَّاحُوْنَةِ یعنی علم و شعور کے بغیر عبادت کرنے والا شخص خراس کے گدھے کی مانند ہے یعنی جیسے خراس کا گدھا چلتے رہنے کے باوجود وہیں کا وہیں رہتا ہے جہاں سے چلا تھا ویسے ہی علم کے بغیر عبادت کرنے والا غیر عابد کے حکم میں ہے کیونکہ عمل بے علم خود عمل نہیں مثلاً اگر نمازی کو ارکان فرائض سنت۔ طہارت کی پہچان قبلہ کی شناخت نیت نماز کی کیفیت وغیرہ کا علم نہ ہو تو اس کی نماز ہرگز نہ ہوگی۔ اسی طرح بغیر عمل کے علم نہیں جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَرَاءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ یعنی پھینک دیا اہل کتاب کے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو اپنی پشت کے پیچھے گویا کہ وہ نہیں جانتے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عالم بے عمل کو علماء کے زمرہ سے خارج فرما دیا ہے اور علم سے جاہل کا کام صرف سنی سنائی بات کا روایت کر دینا ہے اس لئے جاہل علماء کے طبقہ سے خارج قرار دیئے گئے ہیں۔ نیز جو شخص اپنے علم سے محض دنیاوی مراتب اور جاہ و حشمت کا طالب ہوتا ہے وہ عالم نہیں کیونکہ علم ان خواہشات سے بلند و بالا ہے بے علم آدمی اللہ تعالیٰ کی کسی پسندیدہ بات کی شناخت نہیں کر سکتا بخلاف اس کے ایک صاحب علم شخص حقیقتِ حال کے تمام مقامات و شواہد و امتیازات کا شناسا اور مستحق ہو سکتا ہے لہٰذا علم شریعت کا حاصل کرنا لازمی ہے بعدہٗ علم طریقت مرشدِ کامل سے جس کی شناخت و تعریف درج ذیل ہے حاصل کرے تاکہ دین و دنیا میں سرخرو ہو اور سعادتین حاصل ہو

مرشدِ کامل کے اوصاف اور اس کی شناخت

جاننا چاہئے کہ مرشدِ کامل کے اوصاف و علامات و نشانات جو اس کی کمالیت پر دلالت کرتے

Marfat.com

ہیں پندرہ ہیں۔

اول :۔ یہ کہ حرام اور مکروہ اور ان چیزوں کے استعمال سے جن پر شبہ کا احتمال ہو۔ مکمل طور پر پرہیز کرنے والا ہو۔ جاننا چاہیئے کہ پرہیز گاری (ورع) یہ ہے۔ کہ انسان ہر لغو اور شبہ والی چیز سے قولاً فعلاً ظاہراً باطناً تارک ہو۔ چنانچہ حضرت شیخ شبلی علیہ رحمت فرماتے ہیں پرہیز گاری کی تین قسمیں ہیں۔ اوّل ورع باللسان یعنی پرہیز گاری زبان کے متعلق وہ لایعنی اور فضول باتوں سے خاموشی ہے دوئم ورع بالارکان یعنی پرہیز گاریِ اعظم یہ کہ شبہات اور خیالات کا ترک کرنا ہے سوئم ورع بالجنان یعنی پرہیز گاریِ دل۔ وہ خیالات فاسدہ اور غم و غصہ اور مضمرات دیہ کا ترک کرنا ہے۔ اور وہ وہ چیزیں ہیں جن میں شک اور یقین پایا جاتا ہو پس ان سے منع کرانے اور فرصت دلانے والا ہو نیز ان کھانوں اور پینوں کے استعمال سے جو ظالموں اور فاسقوں کی چاپلوسی سے حاصل ہوا ہو مکمل طور پر پرہیز کرنے والا ہو اگر روزہ رکھنے والا ہو تو سب سے بہتر ہے۔

دوئم :۔ یہ کہ ان باتوں اور کاموں کو جو لاحاصل اور بے معنی ہوں زیر نظر نہ رکھے یعنی اسلام کی خوبیوں اور نیکیوں کو چھوڑ کر ان کاموں اور مشاغل کی طرف متوجہ ہونا جن سے کچھ فائدہ باطنی حاصل نہ ہو

سوم : یہ کہ پرہیز گار دانا خوش طبع ہو اور کبیرہ گناہوں مثلاً زنا۔ لواطت اغلام اور شہوت انگیز خیالات شراب نوشی اور چوری وغیرہ سے مکمل پرہیز کرنے والا ہو چنانچہ کبیرہ گناہوں کے نزدیک کبھی نہ بھٹکنے والا ہو نہ ہی صغیرہ گناہوں کی طرف رغبت کرنے والا ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اِنْ تَجْتَنِبُوْا مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ

Marfat.com

مُدْخَلًا كَرِيْمًا کہ جو کوئی تم میں سے گناہانِ کبیرہ کو جن کے ارتکاب سے منع کیا گیا ہے ترک کر دیگا تو ہم اس کے صغیرہ دفع کر دیں گے اور اس کو محل گرامی اور بزرگ میں جسکا مقصد بہشت ہے، داخل کر کے جگہ دینگے۔

چہارم: حسنِ خلق۔ اس سے مراد نیک خو اور اچھی خصلت ہے۔ چنانچہ بزرگان کا قول ہے کہ سالک کبھی پیری کے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ حقیقت اس کے وجود میں جاگزین نہ ہو اور حسن خلق کے اوصاف کی بڑی علامت یہ ہے کہ جب کسی مرید پر غصہ آوے اور سزا دینا چاہے۔ تو نفس کو ہدایت کرے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان یہ ہے اَلْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ یعنی آتش غصہ کو فرو کرنے والا اور تقصیر کنندہ کی تقصیر کو بخشنے والا ہو پس اس کی طبیعت اور خو نیک اور بردبار ہونی چاہیئے نہ کہ بری اور غیر متحمل خواہ وہ صغیرہ گناہوں تک سے بھی مجتنب ہو۔ جاننا چاہیئے کہ مرشد بردبار اور حلیم ہو اور مرید کی ہر حرکت پر غصہ لانے والا نہ ہو اور مخلوق سے نرمی اور حلیمی سے زندگی بسر کرنے اور ہر ایک کا مرتبہ ملحوظ رکھنے والا ہو اور جاہلوں کی گفتگو سے دل کو مشغول نہ کر تسکیں پانے والا نہ ہو۔ علم یہ ہے کہ غصہ کی حالت میں آپ سے باہر نہ ہو۔ اور غصہ دلانے والے پر غصہ کی سزا روا نہ رکھے بلکہ بخشنے والا صاحب عقل خوش باش خوشحال اور خندہ پیشانی والا ہو۔ جاننا چاہیئے کہ خرقہ شروسالک کو جب وہ امی بصیرت کے باعث جمال ازلی اور کمال لم یزلی فیض مقدس کی امداد کے باعث اس کے دل و جان میں پہنچتا ہے تو ہر حالت میں اثر اس کی پیشانی پر ظاہر ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ ہشاش بشاش اور تازہ رو ہو جاتا ہے اور اپنی تعریف اور مدح سے خوش نہیں ہوتا نہ برا سننے سے اندوہگین ہوتا ہے اور جس طرح چھوٹے سے پیش آتا ہے اسی طرح بڑے سے سلوک کرتا ہے چنانچہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حُسْنُ

Marfat.com

الْخُلُقِ مِنْ خِصَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ یعنی خوش خلقی اہل جنت کی خصلتوں سے ہے

پنجم: پردہ پوشی - یہ کہ آدمیوں کے عیب چھپانے والا اور ان کے گناہوں کو معاف کرنے والا ہو۔ چنانچہ مرشد کو چاہیئے کہ مرید سے اگر بے ادبی سرزد ہو بھی جائے تو اس سے درگذر فرمادے اور اگر کسی شخص نے اس کی بے ادبی کی ہو یا تکلیف پہنچانے میں کوشش کی ہو اس کے ساتھ بھی نیکی کرے نہ کہ بدی کا بدلہ لینے پر آمادہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے فرمایا ہے وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ بلکہ ان کو ہمیشہ نیکی سے یاد کرے اور اگر ان سے پھر بھی بدی دیکھے۔ تو ان سے پوشیدہ رکھے۔ جاننا چاہیئے جب کسی مرید کے متعلق بُرے کاموں کی اطلاع پائے جس پر کہ اس کو زجر و توبیخ کرنا ضروری ہو تو مجلس عام میں نصیحت کے معیّنہ طریقہ پر ہدایت کرے چنانچہ رمز و کنایہ اور اشارہ کے طریقہ پر روئے سخن جملہ حاضرین مجلس کی طرف کر کے صراحت کرے جس سے مفہوم سخن اس پر دلالت کرے اور اگر اس سے کوئی نیکی دیکھے تو اسے بیشک ظاہر کر دے جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ یعنی وہ لوگ جو کسی ایماندار کی برائی یا بدفعلی کو فاش کرنا اچھا سمجھتے ہیں ان کے لئے دنیا میں دردناک عذاب بدنامی اور آخرت میں جان گداز عذاب آتش ہے۔ چنانچہ اسی بارہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ مَنْ هَتَكَ سِتْرَ اَخِيْهِ فِي الدُّنْيَا هَتَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى سِتْرَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ وَمَنْ سَتَرَ اَخَاهُ فِي الدُّنْيَا سَتَرَ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا

Marfat.com

وَالْاٰخِرَۃ ۔ یعنی جو کوئی اپنے بھائی کا پردہ دنیا میں فاش کریگا خدا تعالیٰ اس کا پردہ قیامت کے روز تمام آدمیوں کے سامنے فاش کریگا اور جو کوئی کسی کا پردہ دنیا میں ڈھانپے گا اس کی اللہ تعالیٰ دنیا اور دین میں پردہ پوشی فرماوے گا کیونکہ اس کو بخشنے کی قدرت ہے۔

ششم معرفت :۔ یعنی شریعت کے احوال کی شناخت کرنے والا ہو۔ اس لئے کہ شریعت اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کے لئے دین محمدی میں عبادتوں اور اعمال صالح سے راہِ مستقیم پر چلتے رہنے کا نام ہے اس لئے مرشد کو چاہیئے کہ وہ علم شرعی میں عالم ہو اور علم طریقت میں مکمل طور پر بہرہ اندوز ہو۔ اگر کسی مرید کو علم شریعت کے متعلق ضرورت پیش آئے تو اس کی حاجت روائی کر سکے اور صحیح جواب دے سکے اور اگر طریقت کے راستہ میں کوئی مشکل لاحق ہو تو اس کو اس مشکل سے باہر نکالنے کا طریقہ عبادت میں سے کسی چیز کی کو ضرورت ہو۔ پس یہی اسلام ایمان۔ احسان کا رکن اعظم ہے۔

و اصل رکن اسلام پانچ ہیں پہلا یہ کہ گواہی دینا باقرار زبان و تصدیق قلب کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ دوم قائم رکھنا نماز پنج وقتی کا سوم ادا کرنا زکوٰۃ کا۔ چہارم روزہ رکھنا ماہ رمضان کا۔ پنجم حج خانہ کعبہ کا عمر میں ایک بار اگر استطاعت۔ نیز یہ بھی جاننا چاہیئے کہ اسلام اللہ تبارک و تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کو ماننا اور اس کی فرمانبرداری میں لگے رہنا اور مسلمانی کے ناک میں اپنے آپ کو رکھنے کا نام ہے اور رکن ایمان چھ ہیں یعنی اللہ تعالیٰ۔ اس کے فرشتوں۔ کتابوں۔ اس کے رسولوں اور روز قیامت۔ نیکی بدی کا اندازہ منجانب اللہ تعالیٰ اور مرنے کے بعد قبروں سے جی اٹھنے پر

Marfat.com

ایمان لانا ہے۔

فائدہ۔ اسلام اور ایمان ایک ہی ہے جو مسلم ہے وہ مومن ہے جو مومن ہے وہ مسلم ہے البتہ احسان یہ ہے کہ خاص خداوند تعالیٰ کی عبادت اس طریقہ سے کرے کہ تو اُس کو دیکھ رہا ہے اور اگر تو نہیں دیکھ سکتا پھر سمجھ لے کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے نیز احسان سے یہ بھی مراد ہے کہ بدی کے مقابلہ میں نیکی کرے بمصداق فرمان خداوندی هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ

ہفتم: دیانت یعنی تعیّن اوقات یہ کہ امور دینی میں ہمیشہ کسی نہ کسی کام پر مشغول رہنا اوقات معینہ پر نماز پنجگانہ با جماعت بدوں کاہلی اور سُستی ادا کرنا اور ہمیشہ طاعت اور فرمانبرداری مثلاً نماز نفل تہجد مستحب دیگر نوافل اور اسی قسم کی دوسری عبادات کا ادا کرنا اور روزے نفلی اور داؤدی رکھنا اور ان پر ہمیشہ قائم رہنا ہے۔

ہشتم: اہل بصیرت ہو۔ وہ یہ کہ احکام دین مثلاً عقائد مذہب۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ۔ حج۔ وضو طہارت سے بخوبی واقف ہو۔ کیونکہ بنائے اسلام و ایمان عقائد پر قائم ہے۔ جب تک عقیدہ صحیح اور درست نہ ہوگا ارکان اسلام متزلزل رہیں گے اور ایمان کے گھر میں اندھیرا رہے گا۔ بس عقیدہ کا صحیح اور مستقل ہونا خانہ ایمان کی روشنی کا موجب ہے اور جو احکام دین اس کے متعلق ہیں وہ یہ ہیں کہ جب مرشد کسی طالب کو مرید بنا دے تو خود اس کا رہنما بنے اور اس کو دین و دنیا کے کام سکھا دے کیونکہ مرید اپنے پیر و استاد کے ہاتھ میں اس طرح ہوتا ہے جس طرح غسال کے ہاتھ میں مردہ۔ کیونکہ مرید اللہ تعالیٰ پر صحیح طور پر اعتماد اور بھروسہ کر کے بالیقین اپنی جان کو اُس اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف راہ پانے کے لئے مرشد کے سپرد کر دیتا ہے جس طرح ایک اندھا اپنی لاٹھی کسی بینا کے ہاتھ میں راہ دکھلانے کے لئے دیتا

Marfat.com

ہے تاکہ اس کی رہبری کرے اور جائے مہلک سے نگاہ میں رکھے تاکہ ورطہ ہلاکت میں نہ پڑے۔

نہم، مہربانی۔ وہ یہ کہ پیر و استاد کو مرید پر اس طرح شفقت کرنی چاہیئے جس طرح ماں باپ اپنے بیٹے پر مہربانی کرتے ہیں۔ جاننا چاہیئے۔ کہ شفقت یہ ہے کہ تمام مخلوق پر مہربان ہو خصوصاً اپنے مریدوں پر وہ اس طرح کہ ان کا کوئی وقت خلاد ملا میں رات دن ضائع و بیکار نہ گزرے اور اُن کو ہمیشہ ایک عبادت سے فارغ ہونے پر دوسری طاعت میں اور ایک نیکی سے دوسری نیکی میں مشغول رکھے اور اُس کے لئے بھی اُس چیز کا خواہاں رہے جو کچھ کہ اپنے واسطے چاہتا ہے یاد رہے کہ ابتدائی مریدوں کو اُن کی قوت بضاعت استطاعت اور طاقت سے زیادہ کام نہ فرمائے تاکہ دل برداشتہ نہ ہوں اور راہ راست سے بھٹک نہ جاویں پس مرشد کو چاہیئے کہ مرید کو آہستہ آہستہ کام میں لگاوے تاکہ اس کا شوق درجہ بدرجہ بڑھے اور کمال کو پہنچے کیونکہ جب تک طالب ہوگی روزِ محشر کو بھی اللہ تعالیٰ کے حضور میں اُس کو بے شوق عبادتوں کا معاوضہ نہیں ملے گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَ کُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ ——— یعنی تم سب حاکم ہو اور سب سے اپنی اپنی رعیتوں کے متعلق پوچھا جائیگا۔ اسی طرح مرید کے متعلق جس نے فی الحقیقت اپنی روح کے آرام کو امانت کے طور پر اپنے مرشد و استاد کو امین مان کر سپرد کر دیا ہے تو جب مرشد امانت کے طریقہ کے خلاف عمل کریگا تو وہ خیانت کرنے والا ٹھیرا اور خائن ہی خسارہ میں ہوا۔ پس مرشد و استاد کو لازم ہے کہ مرید کے لئے ذریعہ ہدایت بنے اور دونوں جہان میں اس کے کلام اور حال کو نیکی کی طرف لانے کی کوشش کرے یہی وجہ ہے کہ مرشد کے حقوق باپ کے حقوق سے فائق ہوتے ہیں۔

Marfat.com

دہم : صدق جس سے مراد سچائی ہے یعنی اس کو اپنی گفتار و اقوال میں راست گو اور افعال میں راست رو ہونا چاہیئے اور ہر کام میں محقق یعنی تحقیق کرنے والا ہو اور باریک بین اور نکتہ داں جو دلیل کو دلیل سے ثابت کرے نہ کہ جھوٹ بول کر۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فَنَجْعَلَ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ یعنی جھوٹوں پر لعنت بھیجتے ہیں ہم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَلْعَنَ نَفْسَهٗ فَلْيَكْذِبْ یعنی جو کوئی اپنے آپ پر لعنت کرنے کا ارادہ کرے وہ جھوٹ بولے یہ بھی جان لے کہ جھوٹا ہر جگہ شرمسار ہوتا ہے اور جھوٹے کی خاص علامت ہے کہ اس کا حافظہ نہیں ہوتا اسی لئے ہر جگہ ذلیل و خوار ہوتا ہے

یازدہم : اِنصاف یہ ہے کہ اپنے نفس کے واسطے بھی منصف ہو اور اس کے احکام کی تعمیل میں برابری کرنے والا ہو اور مریدوں کے حالات و مقامات سمجھنے والا ہو (جاننا چاہیئے کہ اِصطلاحِ سالکان میں مقام کا مفہوم ابتدائے سلوک میں قائم ہوتا ہے۔ جتنا کہ اس کو ارشاد کیا گیا ہے اور سالک کی شرط یہ ہے ایک مقام سے دوسرے مقام پر ترقی کرے تاکہ ثانوے دفعہ تَلْوِيْن سے اور سو دفعہ تمکین سے گزر جائے) پس ہر حقدار کو اس کا جائز حق مطابق حال و احوال اور اس کی قابلیت اور مرتبہ روحانیت کے اندازہ کے مطابق عطا کرے اور جو حدیں کہ از روئے شریعت طریقت حقیقت اور معرفت مقرر ہیں۔ اُن میں سے کسی ایک حد سے بھی تجاوز نہ کرے۔ پس مذکورہ بالا حدود سے کسی ایک حد سے بھی تجاوز کریگا۔ تو ظالم کہلانے کا حقدار ہے کیونکہ ظالم و ستمگار وہ ہے جو حدِ شرعی سے تجاوز کرے (کیونکہ طریقت حقیقت معرفت کا انحصار اسی شریعت پر ہے) نیز کسی چیز کو بے جا و بے محل استعمال میں نہ لاوے۔ مثلاً مسجدیں ذکر و اذکار کرنے

Marfat.com

کی جگہیں ہیں چاہیئے کہ ان میں کسی کو ذکر کرنے سے منع نہ کرے اگر کوئی منع کرے تو وہ ظالم ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا، یعنی اس سے زیادہ کون ظالم ہے جو مسجدوں میں ذکرِ الٰہی کرنے سے منع کرے جہاں کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جاتا ہے اور اس کو خراب کرنے کی کوشش کرے۔ نوٹ (یہاں ذکر سے مراد ذکر جہری ہے) پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا یعنی بہرحال ہم نے ظالموں کے واسطے آگ تیار رکھی ہے جو ان کو خیموں کی مانند گھیرے گی پھر فرمایا مَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا یعنی جو کوئی تم میں سے ظلم و ستم روا رکھے گا وہ عذاب الیم چکھے گا۔ پھر ارشاد ہوا۔ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ یعنی جو کوئی اللہ تعالیٰ کی متعینہ حدوں سے تجاوز کرے گا۔ وہ ظالموں سے ہوگا پس جو کچھ کہ بیان ہوا فی الحقیقت اسی سے ظلم مراد ہے۔ تو ہرگز ظلم نہ کر کیونکہ ظلم و ستم عیب و ننگ ہے اور ظلم کا بدلہ خداوند تعالیٰ کے نزدیک دوزخ ہے اور ہمارا ارادہ و مقصود ظلم سے اس جگہ یہی ہے جو بیان ہوا یعنی کسی چیز کو بے موقع و بے محل استعمال کرنا یا بجا نہ دینا ہے پس مرشدِ کامل و ہادیٔ اکمل پر واضح رہے کہ اس مرید کو جو اس کے اہل نہ ہو کوئی چیز نہ دیوے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ لَا تُعْطُوا الْحِكْمَةَ غَيْرَ اَهْلِهَا ماسوائے اہل کے رموزاتِ حکمت نااہل کو نہ سکھائے جاویں حکمت سے مراد یہاں علم حقیقت ہے اگر یہ نااہل کو دیا گیا تو اس علم پر ظلم ہوا بصورت دیگر جو اس

Marfat.com

علم کا اہل ہے اس سے تو اس کو روکے نہ دینے سے گریز کرے۔ اگر روک رکھے گا تو اُس نے ان پر ظلم و ستم کیا۔ یہ تو کسی صورت میں روا نہیں کہ نا اہل کو علم باطنی عطا کرے اور اسی طرح یہ بھی جائز نہیں۔ کہ چیز جس کا وہ اہل ہے اس کو نہ دیوے پس مرشد کو یہ نگہداشت لازمی ہے کہ توجہ باطنی کرنے سے پہلے مرید کی لیاقت پر نظر کرے اگر اُس کی قابلیت کو مقربین کے طریقہ پر قابلِ سلوک پاوے تو اس کو حکمت کے طور و طریقہ سے اہل قرب کے احوال کا اشارہ دیکر فیض کرے اگر اس میں قابلیت نہ پاوے تو فقط نیک نصیحتوں سے ہدایت کرے۔

دوازدھم: نصیحتِ خلقِ خدا۔ یہ کہ مسلمانوں کو پند و نصیحت دینا لازم سمجھے اور ان کے لئے ان چیزوں کو دوست رکھے جو اپنے لئے پسند رکھتا ہے اور وہ چیزیں جو خود ناپسند رکھتا ہے ان کے لئے بھی ناپسند سمجھے چنانچہ حضرت ابی رقیہ تمیم ابن اوس الداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضور صلی علیہ وسلم نے۔ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ قُلْنَا لِمَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لِلّٰہِ تَعَالٰی وَلِکِتَابِہٖ وَ رَسُوْلِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِھِمْ یعنی دین سے مراد خیر خواہی ہے۔ ہم نے عرض کیا کہ خیر خواہی کس کے واسطے (یعنی خیر خواہی کس سے کرے) فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خداوند تعالیٰ سے اس کی کتاب (قرآن مجید) سے اس کے رسولؐ سے اور اس کے گھر والوں سے اور تمام مسلمانوں سے بلکہ تمام مخلوق سے نیز اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَ الْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ، یعنی کہ لوگوں کو

Marfat.com

اپنے پروردگار کے راستہ کی طرف عقلمندی اور پند و نصائح سے بلا اور ان کے ساتھ بطریق احسن مناظرہ کر۔ کیونکہ داناؤں نے کہا ہے کہ خوش خلقی ظاہری [illegible] کی درستی کے لئے اور دانائی یا حکمت خاصوں کو بلانے کے لئے اور [illegible] اور جنگ دفع دشمنان کے لئے ہے۔ یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ [illegible] وقت سخت و سست الفاظ نہ کہے۔

سیزدھم: مخالفت نفس یعنی نفس کی خواہشات غلبہ قہر اور اس کے [illegible] کی مخالفت اتنی کہ اپنے نفس کو مغلوب کرے اس طریقہ پر کہ جو نفس اور [illegible] نہ کرے بلکہ اس کی ہمدوجہد مخالفت کرے جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۔ کہ جو کوئی اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہونے سے ڈرا اور اپنے نفس کو حرام اور ناشائستہ حرکات سے باز رکھا پس بہشت اس کے لئے آرام گاہ ہے پس اس فرمان الٰہی کا مفہوم یہ ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کی شان میں نازل فرمائی ہے جنہوں نے اپنے گھر میں یا جہاں کسی قسم کا خوف خدا نہ ہو اور [illegible] فعل قبیح پر قادر بھی ہو محض خدا سے تعالیٰ سے ڈر کر اپنے نفس کی [illegible] فعل شنیع سے باز رہے۔

نکتہ۔ ہر چیز جو زندہ ہے پاک ہے مگر جب مرجاتی ہے پلید ہو جاتی ہے مگر انفس جب تک زندہ ہے پلید ہے جب مرجاتا ہے پاک ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

چہاردھم: تواضع - یہ کہ بزرگوں - عالموں - پیروں - پیر بھائیوں اور اس مخلوق خدا کے ساتھ جو اہل طریقت سے نہ بھی ہوں عاجزی اور فروتنی سے پیش آئے حتیٰ کہ مخلوقِ خدا سے کسی ایک کے ساتھ بھی غرور و تکبّر نہ کرے۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیَاتِیَ الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ کہ ہم بہت جلدی ان لوگوں کو آیاتِ قرآنی کی قبولیت سے منحرف کر دیں گے جو دنیا میں بنا راستی تکبّر کرتے ہیں یعنی ان متکبّروں کے دلوں پر مہر کر دیں گے تاکہ وہ ہماری باتوں کو نہ سمجھ سکیں۔

حضرت ذوالنون مصری قدس سرّہٗ سے منقول ہے کہ خداوند تعالیٰ ہرگز ہرگز جھوٹے مدّعیان کے دلوں کو قرآنی حکمتوں کے قیمتی موتیوں سے مزّین کرنا نہیں چاہتا اس لئے ان کے دلوں سے ان کے قبول کرنے کی قابلیت سلب کر دیتا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہٗ وَمَنْ تَکَبَّرَ عَلَی اللّٰہِ وَضَعَہُ اللّٰہُ جو کوئی اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا رتبہ بلند کریگا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے تکبّر کریگا۔ اس کو پست کر دے گا پھر فرمایا یُحْشَرُ الْمُتَکَبِّرُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِثْلَ الذَّرِّ فِی الصُّوْرَۃِ النَّمْلَۃِ الصَّغِیْرَۃِ یَعْلُوْھُمْ کُلُّ صَغِیْرٍ اھ قیامت کے روز لوگ چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑوں۔ کنے بچوں کی مانند اٹھائے جاویں گے تاکہ چھوٹی سے چھوٹی مخلوق بھی ان پر بلندی پائے۔ چنانچہ جس نے دنیا میں تواضع اختیار کی ہے قیامت کے روز اس قدر قد و قامت پائیگا کہ ہر متکبّر اور سرکش کے سر پر اس کا قدم ہوگا۔ لہٰذا تو بھی اگر تواضع اختیار کریگا

Marfat.com

تو بلندی اور بزرگی پائیگا۔ جاننا چاہیئے کہ تواضع سے مراد خداوند تعالیٰ کے ساتھ مقامِ عبودیت میں مشغول رہنا ہے جس کا ماحصل یہ کہ فرمانبرداری۔ عاجزی اور امر و نہی پر استحکام یا تجلیاتِ یا فنائے تجلیاتِ ذات کی حالت میں فرمانبرداری اور فروتنی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر قائم رہنا ہے یہی سالکوں کی تواضع نفس ہے نیز تجلیات اور صفات کا دل کے اندر قبول کرنا یا اپنی مرضی کو خدا تعالیٰ کی مرضی میں فنا کرنا حق کا درمیانی درجہ ہے اور تجلی ذات کا روح میں قبول کرنا یا اپنی نفس کو وجود مطلق میں فنا کرنا تواضع انتہائی ہے۔

مگر تواضع خلقت کے ساتھ انصاف کے مقام میں نفس کے قرار پکڑنے یا تو قبولِ حق سے یا رعایت حقوق کو ملحوظ رکھنے سے یا ترفع و توقع کے چھوڑنے سے مرتبہ تی ہے اور قبولِ حق سے مراد یہ ہے کہ جب مناظروں اور ... میں جانب مخالف سے سچائی دیکھے تو انکار نہ کرے بلکہ مان لے اور گردنِ تسلیم خم کرے۔ نیز رعایت حقوق کا مقصد یہ ہے کہ دوسروں کے حقوق اپنے حقوق کے برابر بلکہ اس سے بھی مقدم جانے اور ترک ترفع اور توقع سے یہ مراد ہے کہ خلقت کے روبرو اس کیفیت کے باوجود جو اس کو حاصل ہے تذکرہ نہ کرے۔ بلکہ اپنے تبحر کے اظہار کی توقع دوسروں سے نہ رکھے۔

پانزدھم : حسن صحبت و السیرت و العشرت یعنی مخلوق خدا کے ساتھ اچھا ... ہو یا چھوٹا آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت خوش خلقی خندہ پیشانی خوبروئی نیک زبانی ... خوش زبانی عادت صالح اور اوصاف حمیدہ و خصائل پاکیزہ سے پیش آنے والا ہو اور شیریں گفتار و نیک کردار ہو اگر اس خلقِ عظیم سے متخلق ہوگا تو دنیا اور آخرت میں نیکی

Marfat.com

فلاح اور سرخروئی پائیگا۔ اور حقیقی راحت حاصل کریگا اور جونہی اوصاف حسنہ سے متصف ہوگا۔ مرشد و راہنما بننے اور مکمل طور پر ارشاد و ہدائت کرنے کے قابل ہوگا۔ اگر یہ خوبیاں اس میں نہ ہوں تو نہ وہ کامل ہے نہ ارشاد کے قابل ہے۔ ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت ہو اور جس پر اللہ تعالیٰ راضی ہو اور اس کے حبیب پاک کی نظر عنائیت ہو اس کو یہ مرتبہ عطا کرتا ہے خدا تعالیٰ ہی فضلِ عظیم کا مالک ہے۔

طریقہ بیعت قادریہ علیہ مجملاً

مرشد کو چاہیئے کہ سب سے پہلے تین بار سورۃ الحمد شریف پھر اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا۔ ایک بار پڑھے۔ پھر اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ تین بار خود کہے اور مرید سے کہلائے۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ کا پنجہ مرید کے دائیں ہاتھ کے پنجہ میں ڈالے اس طرح سے کہ مرشد کی ہتھیلی مرید کی ہتھیلی کے اوپر ہو اور انگوٹھے ہر دو کے بالمقابل کھڑے اور پیوستہ ہوں۔ پس مرشد مرید کو تلقین کرے کہ کہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور اس کے پیغمبر اور اس کے مرسل اور حاضرین مجلس گواہ ہیں کہ تحقیق میں رجوع کرنے والا ہوں اس کی فرمانبرداری پر جیسا کہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

اور اس کے رسولؐ کا فرمان ہے۔ خدا تعالیٰ کے محرّمات سے پرہیز کرنے والا اور اس کی عبادت اور فرمانبرداری (طاعت) پر کوشش کرنے والا اور رجوع کرنے والا ہوں طرف حق تعالیٰ کے اور ہمیشہ تیار ہوں حسب استطاعت بشری فقیروں اور مسکینوں کی خدمت پر۔ اور کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے مقرر کردہ ہمارے سردار و بار دار بہتر و برتر راہنما۔ پیر و مرشد و پیشوا السید الشیخ محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز دنیا اور آخرت میں ہیں۔ بعد ازیں یہ کہے۔ اللہ تعالیٰ میرے دل اور زبان کو مذکورہ بالا اقراروں اور وعدوں پر دنیا کی زندگانی اور آخرت میں قائم رکھ۔ پس مرشد فرمادے کہ یہ ہاتھ سید الشیخ محی الدین عبد القادر جیلانی ہمارے سردار اور رہبر حقیقی کا خدا کی طرف سے ہے اور قسم اور پیمان خاص خدا تعالیٰ کے ساتھ اور یہ عہد اس کے پیغمبر برحق کے ساتھ ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر درود پڑھے اور چاہیئے کہ پہلے ہی مرشد کے روبرو اس طرح دو زانو بیٹھے جس طرح کہ نماز میں بحالت تعدہ بیٹھتے ہیں اور اپنی آنکھیں بند رکھے اور اگر حجام موجود ہو تو سر منڈا دے اور منہ اور لبوں کے بال کٹا دے۔ (بلکہ ہر آدمی کو چاہیئے کہ لبوں کے بال کٹا دے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی لبوں کے بال نہیں کٹواتا وہ ہم سے نہیں ہے) پس تین بار لا الٰہ الا اللہ کہہ کر ختم کرے اس کے بعد حاضرین مجلس بیعت کے ساتھ مل کر فاتحہ پڑھے۔ یہ بیعت دوسری کتب ہائے معتبرہ میں درج ہے۔

Marfat.com

طریقہ بیعت سلسلہ قادریہ نقیبیہ طاہریہ بغداد یہ

۱۔ مرید ہونے والے پر لازم ہے کہ پہلے وضو کرے پھر دوزانو قبلہ رو ہو کر بیٹھے مرید کرنے والا (مرشد یا پیر) اس کے روبرو اس طرح بیٹھے کہ اس کا منہ مرید کی طرف اور پشت قبلہ کی جانب ہو

۲۔ پہلے مرید ہونے والے سے پوچھنا چاہیئے کہ حضور غوث پاک کے طریقہ میں ان کا مرید جان و دل سے ہونا چاہتا ہے؟ اگر وہ اقرار کرے تو پھر اسے ہدایت کریں کہ جو کچھ اسے تلقین کیا جائے گا قبول کریگا۔ اس کے جواب میں کہے کہ مجھے قبول ہے تاکہ اقرار باللسان و تصدیق بالقلب ہو۔

۳۔ پھر اسے مرشد پڑھائے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فِي الْمُلْكِ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَسَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

۴۔ پھر اسے توبہ کرائے اور اسے پڑھائے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ۝

۵۔ اس سے اقرار کرائیں وہ کہے کہ میں نے توبہ کی خدا کے سامنے اور رسول اللہ کے سامنے اور غوث پاک کے سامنے اور پیر صاحب کے سامنے اور خلیفہ صاحب کے سامنے میں نے

Marfat.com

توبہ کی کہ آئندہ گناہ اور برا کام نہیں کرونگا اور انشاء اللہ آئندہ جھوٹ نہیں بولونگا اور مسلمان کی خیانت نہیں کروں گا اور ظلم نہیں کروں گا۔

(۶) پھر اُسے یہ سب کچھ قبول کرائیں جو درج ذیل ہے جس کے جواب میں وہ مرید ہونے والا فرداً فرداً کہے مجھے قبول ہے۔

(۱) نماز پنجگانہ پڑھوگے — مرید ہونے والا کہے مجھے قبول ہے۔

(۲) رمضان کے روزے رکھوگے — ایضاً — ایضاً

(۳) اگر خدا مال و دولت دے تو زکوٰۃ دوگے اور حج کروگے۔ — ایضاً — ایضاً

(۴) خدا ایک ہے کبھی مت کہو خدا دو ہیں — ایضاً — ایضاً

(۵) خدا ایک ہے اور وحدہٗ لاشریک ہے — ایضاً — ایضاً

(۶) کپڑا اور بدن ہمیشہ پاک رکھنا چاہیئے — ایضاً — ایضاً

(۷) زبان سے برا کلام نہ کرنا چاہیئے اور گالی اور بد الفاظ نہ بولنے چاہئیں — ایضاً — ایضاً

(۸) کسی مسلمان پر ظلم نہ کرنا چاہیئے — ایضاً — ایضاً

(۹) شریعت کی پابندی کرنی چاہیئے — ایضاً — ایضاً

(۱۰) مسلمان کی محبت اور خدمت خاص طور پر اور خلق خدا کی محبت عام طور پر کرنی چاہیئے — ایضاً — ایضاً

Marfat.com

(۱۱) نیک کام کی کوشش اور بُرے کاموں سے پرہیز اور
بُرے لوگوں سے نہ دوستی نہ دشمنی ۔ } مرید ہونے والا کہے مجھے قبول ہے ۔

(۱۲) جتنا نماز تہجد اور نفل زیادہ پڑھتا جائیگا۔ انشاء اللہ
اتنی ہی دُنیاوی مشکلات اور دینی تکالیف دُور ہو جائینگی } ایضاً
اور درجہ بلند ہوگا ۔

(۷) وظائف : ہر نماز کے بعد جب وقت ملے ۱۷۵ مرتبہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے ۔ اس کے علاوہ شجرہ شریف میں درج شدہ وظائف سلسلہ قادریہ قصیدہ غوثیہ درج ہیں ان سب کے پڑھنے کی اجازت ہے۔

(۸) عشا کی نماز کے بعد گیارہ دفعہ اَلْحَمْدْ شَرِیْفْ گیارہ دفعہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدْ شریف اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ رَسُوْلُ اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وحضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تمام بزرگان سلسلہ قادریہ اور دوسرے بزرگان دین کی ارواح کو ثواب بخشے۔

(۹) سونے سے پہلے بشرطیکہ بدن پاک ہو جب سر تکیہ پر رکھے ۔ سات بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ، سات دفعہ کلمہ شہادت اور سات دفعہ درود شریف پڑھے اور پھر سو جائیے ۔ اس عمل سے پہلے کم از کم دو منٹ یہ سوچنا چاہیئے کہ یوم گذشتہ میں میں نے کونسا نیکی کا کام کیا ہے اور کونسا برائی کا ۔ پھر برائی پر توبہ کرنا لازمی ہے ۔

Marfat.com

(۱۰) ہر مہینے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے لنگر اور دربار شریف کے لئے اگر توفیق ہو۔ تو کچھ نذرانہ دینا چاہیئے۔

(۱۱) اگر مرید کو کوئی حاجت تکلیف یا پریشانی درپیش ہو اور حضور پیر صاحب بغداد شریف تشریف فرما ہوں تو بذریعہ خط ان کو مطلع کریں۔ اور اگر پاکستان میں ایسی جگہ موجود ہوں جہاں مرید نہ پہنچ سکتا ہو تو بھی بذریعہ ڈاک مطلع کریں۔

(۱۲) مرشد کو اس کے بعد مرید کے دست راست کو اپنے سیدھے ہاتھ میں لینا چاہیئے اور پڑھنا چاہیئے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

ترجمہ: جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ سے بیعت کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا ہاتھ اُن کے ہاتھ پر ہے پھر جو عہد توڑے تو عہد توڑنے کا نقصان اسی کو ہے۔ اور جو اس بات کو جس کا اس نے عہد کیا ہے پورا کرے تو اسے عنقریب اجر عظیم دیگا (سورۃ الفتح پہلا رکوع آخری آیت) پھر پانی پر یہ پڑھ کر دم کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قَلْبَهٗ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ اور یہ پانی اسے پلا دے۔

Marfat.com

اس کے بعد خود پڑھے اور اگر پڑھ سکتا ہے تو مرید بھی پڑھے۔ ایک دفعہ سورۃ فاتحہ شریف اور تین دفعہ قُلْ شریف اور ایصال ثواب روح رسول پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم و حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ اور تمام مشائخین طریقہ قادریہ کی ارواحِ مقدسہ پر کرے۔ اس کے بعد مرید کا پتہ۔ جائے سکونت ولدیت رجسٹر میں درج کرے۔ شجرہ شریف پر دستخط کرے اور اس کے حوالہ کرے جو نذرانہ مرید پیش کرے۔ وہ بھی اس کے سامنے درج کرے۔

دربیان تشریح و وضاحت عہد و بیعت

حسبِ طریقہ فرمانِ پاک

حضرت غوثِ صمدانی محبوبِ سبحانی قطبِ ربّانی

السیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرّہ العزیز

اے طالبِ حقیقی اور مرید جان لے یہ کہ اوّل پیر مرید کو حکم دیوے کہ اگر حجام دستیاب ہو تو سر منڈاوے اور اس کے بعد حکمی و حقیقی پلیدی (باطنی و ظاہری) دور کرے۔ چنانچہ رسالہ حصول الاصول مصنفہ خواجہ حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتے ہیں کہ ذاکر کو چاہئے کہ وضو اور

Marfat.com

غسل میں بہت احتیاط رکھے اگر بے طہارت ظاہری اور باطنی ذکر کریگا تو تکلیف پاویگا یا کوئی مکروہ حادثہ پیش آوے گا یا جس کام کو ہاتھ ڈالے گا ضائع ہوگا۔ اگر کوئی چیز پکاوے گا بے مزہ ہوجاوے گی اور اس کا دل سیاہ ہوجاوے گا۔ بعد طہارت کپڑے پاک اور حلال کمائی سے بنائے ہوئے پہنے اگر اس کے پاس موجود ہوں ورنہ اُس کو کچھ ضرورت نہیں وہ محتاج اور درویش ہو۔ چنانچہ شیخ ممدوح الصدر نے فرمایا ہے کہ مرشد اپنا کپڑا اس مفلس مرید کو دے دیوے۔ تاکہ کپڑے کے نور سے اس مرید پر ذکر کی نعمت کشادہ ہوجائے۔ جیسا کہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کو فرمایا کہ نماز جنازہ ادا کرے اور اپنی چادر مبارک اُن کو اوڑھادی جب واپس تشریف لائے تو عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ کی ادائیگی کے وقت بارش ہو رہی تھی میں نہیں سمجھا آنحضرتؐ نے فرمایا یہ ابر رحمت ہے جو ہمیشہ برستا ہے اس چادر کی برکت تو نے دیکھی؟ ——

پس مرشد اس کو غسل اور وضو کا حکم دے اور دو رکعت نماز نفل واسطے خداوند تعالیٰ توبہ کی نیت سے پڑھے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے —— اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ ، یعنی جو شخص صدق و اخلاص سے بُری باتوں اور مکروہ کاموں سے باز آجائے۔ خداوند تعالیٰ اس کو بخش دیگا اور اس کے سابقہ گناہوں کو معاف کردیگا وہ ایسا ہوجائے گا جیسا کہ گناہ کیا ہی نہیں جب مرید اس کام سے فارغ ہوجاوے پس اس بوجھ کو اُٹھانے اور اُن شرطوں کو قبول کرنے کو جواز روئے طریقت مرشد نے اس پڑاؤ کی ہیں تیار ہوجائے پھر مرشد

Marfat.com

خداوند تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر مرید کے حالات کو عرض کرے اور مرید کے لئے خداوند تعالےٰ سے کشائش ظاہری و باطنی طلب کرے اور بحضور قلبی دعائے خیر کرے اور اپنے اور مرید کے لئے توفیق فرمانبرداری عطا کرنے اور قبولیت بخشنے کے لئے بحضور خداوندی بتوسل و بتوسط جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ ہمارے بہترین اور بلند ترین وسیلہ خداوند تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان ہیں سوال کرے۔ پھر مرید کو اپنے سامنے نماز کے قعدہ کی صورت میں بیٹھنے کا حکم دے اس طرح کہ مرید کا منہ قبلہ کی جانب ہو اور مرشد کی کعبہ کی جانب پشت ہو پھر تلقین سبق شروع کرے۔ پہلے مرشد کلمہ توحید شروع کرے پھر تمام حاضرین مجلس ساتھ ساتھ پڑھیں۔ جاننا چاہیئے کہ یہ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دل سے تلقین کرے کیونکہ دل کا ذکر خداوند تعالیٰ کے نزدیک سے ایک راز ہے بندہ کے لئے اور اس بھید کو مریدوں کو سمجھا دے۔ مرشد اس کو ۱۶۰۱ بار پڑھے جب اس کے پڑھنے سے فارغ ہو تو بیعت لینے سے پہلے مرشد اپنے بزرگوں پیشواؤں سے امداد طلب کرے کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ (یعنی جب تم کاموں میں عدم مقصد برآری کے باعث متحیر ہو جاؤ تو اہل قبور سے مدد مانگو) اور کہے :۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا ذَوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام ، اَللّٰھُمَّ

Marfat.com

بِبَرَكَتِ اَنْبِيَاءِكَ وَاَوْلِيَاءِكَ وَ كُلِّ مَا كَانَ عِنْدَكَ
حَقٌّ صُبَّ عَلٰى قُلُوْبِنَا كَاْسَ شَرَابَ مُحَبَّتِكَ كَمَا صَبَبْتَهٗ
عَلٰى قَلْبِ نَبِيِّكَ وَعَلٰى سَائِرِ قُلُوْبِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
كَمَا صَبَبْتَهٗ عَلٰى سَائِرِ قُلُوْبِ مَشَائِخِ الطَّرِيْقَةِ اَجْمَعِيْنَ
فَاطْمِسِ اَللّٰهُمَّ مِنْ قُلُوْبِنَا حُبَّ غَيْرِكَ وَاَسْقِنَا بِكَاْسِ
مَحَبَّتِكَ وَاجْعَلْنَا سُكَارٰى مِنْهُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ
اِنَّا نَسْئَلُكَ بِمِنْ وَرَاءِ ذَالِكَ مَا سَئَلَكَ اَنْبِيَاؤُكَ وَ
اَوْلِيَاؤُكَ وَ سُكَّانُ سَمٰوٰتِكَ وَاَهْلُ اَرْضِكَ اَجْمَعُوْنَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ حِكْمَتِكَ وَ
انْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ وَ اَدِمْ عَلَيْنَا سَحَابَ نِعْمَتِكَ وَارْفَعْ
عَنَّا شَرَّ نِقْمَتِكَ وَجَنِّبْنَا سَخَطَكَ [illegible]
ذَوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۔ اَللّٰهُمَّ [illegible]
وَالْبِرَّ وَالْاِحْسَانَ وَ زَيِّنْ فِيْ قُلُوْبِنَا [illegible]
الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاغْفِرْ اَللّٰهُمَّ [illegible]
وَلِمَشَائِخِنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا
تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ
رَّحِيْمٌ ۞

Marfat.com

جب مرشد اس دعا سے فراغت پائے تو خطبۂ عہد و بیعت شروع کرے جو یہ ہے :-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ
وَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظَّالِمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ
وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَامٌ عَلَى
الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

پس جب مرشد مرید سے بیعت لینے کا ارادہ کرے ، تو اس کو چاہیئے ، کہ ذکر کی تلقین کرنے سے پیشتر اس راہِ مستقیم کی منزلوں کی مشکلات تکلیفات اور دشواریوں کا تذکرہ مرید سے کرے جیسا کہ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام جو بحیثیت مرشد کے تھے حضرت موسٰے علیہ السلام سے کہا :-

اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۔ یعنی تو میرے ساتھ نہ ٹھہر سکے گا ، جس کے جواب میں حضرت موسٰے علیہ السلام نے چونکہ اس راہ میں تصدق و ارادت قدم رکھا تھا ، کہا :-

سَتَجِدُنِيْ اِنْشَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَا اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ۔
انشاء اللہ تو مجھے پائے گا ٹھہرنے والا صابر اور تیرے کسی حکم کا

Marfat.com

انکار نہ ہو گا۔

پس اس طرح مرشد کو چاہیئے کہ مرید کو راہِ مستقیم کے خوف و ہراس اور ہلاکت خیز مقامات درپیش آنے سے خبردار کر دے تاکہ اگر مرید دنیاوی خواہشات کے تحت مرید ہونے آیا ہو تو واپس چلا جائے اور اگر فی الحقیقت طالب ہو کر آیا ہو تو راستہ کی تکلیفوں کو جان و دل سے قبول کرے۔

اس کے بعد مرید کو حکم دے کہ دایاں ہاتھ لمبا کرے اور مرشد بھی اپنا دایاں ہاتھ لمبا کرے اور مرید کے پنجہ سے اپنا پنجہ ملا دے اس طرح کہ مرید کی ہتھیلی پر کی [illegible] اپنا انگوٹھا مرید کے انگوٹھے سے ملا دے اور ہاتھ [illegible]

اور اوّل بار اس کو استغفار اور توبہ کی تلقین کرے چنانچہ حضور [illegible] فرمایا ہے۔ لَا صَغِيْرَةَ مَعَ الْاِصْرَارِ وَلَا كَبِيْرَةَ مَعَ الْاِسْتِغْفَارِ۔

——— یعنی گناہ صغیرہ ترک کر دینے سے اور گناہ کبیرہ استغفار کرنے سے باقی نہیں رہتے۔ پھر بھی توبہ کا حق یہ ہے کہ ہمیشہ استغفار کے ساتھ گناہوں کا غبار اپنے آپ سے دور کرتا رہے۔ پھر مرشد مرید کو کہے اے بیٹا کہو۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

تین بار خود کہے اور مرید سے کہلوائے۔ جس طرح کہ خود کہہ رہا ہے پھر ارشاد کرے کہ کہو اُشْهِدُ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ وَاَنْبِيَائَهٗ وَرُسُلَهٗ وَاَوْلِيَائَهٗ وَالْحَاضِرُوْنَ مِنْ خَلْقِهٖ يَا بُنَيَّ تُبْ اِلَى اللّٰهِ

Marfat.com

الَّذِیْ اَحَلَّ الْحَلَالَ وَحَرَّمَ الْحَرَامَ وَلَازَمَ عَلَیْکَ الذِّکْرَ
کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰے وَاَلْزَمَھُمْ کَلِمَۃَ التَّقْوٰے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالطَّاعَۃُ بِحَسْبِ الْاِسْتَطَاعَۃِ گواہ ہوں اللہ تعالیٰ اور اس
کے فرشتے اور اس کے پیغمبر اور اس کے مرسل اور اس کے اولیاء اور اس کی مخلوق
سے جو یہاں حاضر ہیں۔ پھر کہے اے بیٹے توبہ کر بحضور خداوند تعالیٰ جس نے حلال کو حلال
کیا اور حرام کو حرام کیا اور لازم کیا تجھ پر ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور طاعت
اور زہد و عبادت باندازہ طاقت پس مرید بھی اسی طرح کہے۔ جس طرح کہا گیا ہے پھر
مرشد مرید کو کہے کہ کہو القطب ربانی والہیکل نورانی والمعارف صمدانی سیدی واستاذی
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ ہمارے پیر و مرشد اور استاد اور اللہ تعالیٰ
کی طرف جانے کے لئے ہمارے افضل تریں وسیلہ ہیں اور ان کے پیر ہمارے پیر اور ان
کا طریقہ (قادریہ) ہمارا طریقہ ہے اور جو کچھ کہ ہم کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ کا رگذار ہے۔
پھر مرشد مرید کی طرف رجوع کرے اور کہے خدایا اس کو قبول فرما اور اس سے دوسروں
کو قبول فرمایوں کہے کہ قبولیت کا دروازہ اس پہ کھول دے اور اس کو نیک کاموں میں مشغول
فرمانہ کہ برے کاموں میں اور اس کی دنیا اور آخرت کی زندگی میں اس سخن ثابت و محکم پر قائم رکھ یعنی کلمہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۵ پر اس کو دنیا کی زندگانی اور آخرت میں تقویت فرما ساتھ اپنی تقویت کے
یَا عَزِیْزُ یَا حَکِیْمُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۵
پھر مرشد مرید کو ارشاد کرے کہ میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ کے

Marfat.com

ساتھ پرہیزگاری اور طاعت اور عبادت اور احکام میں فرمانبرداری اور موانعات سے روگردانی اختیار کر اور اس بات کی قسم تجھ سے لیتا ہوں کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب نہ ہوگا اور گناہ صغیرہ سے پرہیز کریگا کیونکہ گناہاں صغیرہ کے ارتکاب کی مداومت گناہاں کبیرہ کے اقدام کی طرف لے جاتی ہے اور اسی وجہ سے جلدی یا بدیر گناہان کبیرہ سرزد ہو جاتے ہیں)

نیز جس پر تجھے عمل کرنا چاہیئے وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید اور سنت یعنی طریقہ و رسم و عادات پیغمبر خدا حضرت محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور شریعت اور طریقت پر دل و جان سے عمل کرنا ہے چنانچہ [illegible] سے عہد و پیمان لے کہ میں نے آپ کی وصیت قبول کر لی ہے پس مرشدان حاضرین [illegible] سے ہر ایک کے لئے بلکہ تمام مسلمانان عالم کے حق میں دعاء خیر کرے اور یہ دعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْنَا وَاَصْلِحْ بِنَا وَاِهْدِنَا وَاِهْدِ بِنَا وَارْشِدْنَا وَارْشِدْ بِنَا وَاَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَاَلْهِمْنَا اِتْبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَارْزُقْنَا اِمْتِنَاعَهٗ اَللّٰهُمَّ اقْطَعْ عَنَّا كُلَّ قَاطِعٍ يَقْطَعُنَا عَنْكَ وَلَا تَقْطَعْنَا بِالْاَغْيَارِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ۔ پھر کہے :-

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

Marfat.com

یہ آیت پاک عہد و بیعت خاص مردوں کے لئے۔ اگر بیعت عورت کے لئے تو اس طرح پڑھے :۔

یَآاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآئَکَ الْمُؤْمِنَاتُ یُبَایِعْنَکَ اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَہٗ اَیْدِیْھِنَّ وَاَرْجُلِھِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْھُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَھُنَّ اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں۔ کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیعت کرتے وقت صرف زبان مبارک سے ارشاد فرماتے تھے اور دستِ مبارک سے کسی عورت کے ہاتھ کو نہ چھوتے تھے منقول ہے کہ عورتیں پانی کے پیالہ میں ہاتھ ڈالتی تھیں اُس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک اس پیالہ میں ڈالتے۔ بس یہی طریقہ بیعت عورتوں کے لئے تھا۔

اس کے بعد مرشد مرید کو ارشاد کرے کہ مجھ سے کلمۂ توحید تین بار سُن۔ اور توحید کا مطلب لغات میں خداوند عزّ و جلّ کو ایک جاننا ہے اور تُو بھی میری مانند کہہ یعنی :۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو تین بار مرشد کہے اور اسی طرح مرید بھی کہے۔ پس مرید اس کلمہ پاک کے صحیح اور برحق ہونے کا اقرار کرے پھر مرشد مرید کو اس کلمہ پاک کے بکثرت ذکر کرنے کی ہر حالت میں کہ کھڑا ہو یا بیٹھا ہو یا لیٹا ہو رات ہو یا دن وصیت کرے اور اس کو حقوق سلوک اور حقوق مرشد اور حقوقِ برادران اور حقوق جملہ مسلمانان سمجھاوے

Marfat.com

اس کے بعد دعائے خیر اس کے اور جملہ مسلمانِ عالم کے حق میں نیکی پر قائم رہنے کے لئے فرماوے اور کہے :-

اَللّٰھُمَّ کُنْ لَنَا بَرًّا رَّحِیْمًا جَوَّادًا کَرِیْمًا ، اَللّٰھُمَّ دُلَّہٗ بِاَنَیْکَ اَللّٰھُمَّ خُذْ اَللّٰھُمَّ فُتْحَ عَلَیْہِ وَلِوَالِدَیْہِ فَتُوْحَ الْاَنْبِیَآءِ وَالْاَوْلِیَاءِ بِجُوْدِکَ وَکَرَمِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِھِمْ وَاَصْحَابِھِمْ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

Marfat.com

تشریح ذکر بالجہر و بالخفی و ترکیب شروع کرنیکے

——— بیان میں ———

جاننا چاہیئے کہ ذاکر کو ذکر شروع کرنے سے پہلے سورۃ فاتحہ تین بار۔ سورہ بقر از الم تا مفلحون آیت اتاہ ایک بار۔ آیت الکرسی از اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ تا خَالِدُوْنَ ایک بار (سپارہ ۳ سورت بقر آیت نمبر ۲۵۵ تا ۲۵۷ و لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ تا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ ۝ (سپارہ نمبر ۳ سورت بقر کی آخری ۳ آئتیں از ۲۸۴ تا ۲۸۶ ایک بار حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَنِعْمَ النَّصِیْرُ تین بار پڑھے پھر بآواز بلند (جَہْر) ذکر میں مشغول ہو جانا چاہیئے کہ ذکر دو طرح کا ہے ایک آہستہ دوسرا بآوازِ بلند ——— چنانچہ بعضے علماء (فقیر کامل) آہستہ کو افضل جانتے ہیں اور بعضے بآوازِ بلند کو۔ اور ہر ایک اس بارہ میں اپنے دلائل پیش کرتا ہے جو دونوں طرح ہی درست ہے چنانچہ کتب ہائے معتبرہ میں مرقوم ہے کہ جب کافر (بعہد حضورؐ) غالب تھے تو بانگ نماز قرأت اور تلاوتِ قرآن و ذکر و تسبیح کرنے کا فرمان بآہستگی تھا۔ جیسا کہ اس وقت کے لئے اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً و قولہ تعالیٰ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَۃً دُوْنَ الْجَہْرِ مِنَ الْقَوْلِ :۔ یعنی پکارو اپنے رب کو تم اپنے ہر سانس کے ساتھ عاجزی اور انکساری

Marfat.com

سے آہستگی کے ساتھ بغیر بلند آواز اور زبان کے۔ اور جب غلبہ اسلام ہؤا اور کفّار مغلوب ہوئے تو حکم ربّانی ہؤا۔ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى الَّذِیْ ، اَیْ اَرْفَعَ صَوْتِكَ بِذِكْرِ رَبِّكَ : یعنی تسبیح کر اپنے رب کے نام کی جو بلند ترین ہے یعنی اپنے رب کا ذکر بآواز بلند کر۔ پس سننے والوں کے لئے ذکر جہری بہتر ہے اور عابدوں کے لئے ذکرِ سرّی اچھا ہے۔

ذکر کی ابتداء بائیں پہلو کی جانب یعنی دل سے کرے اور لفظ اَللّٰہ کی ہ کو جو بہت بزرگی والا حرف ہے کلمہ ختم کرنے کے بعد بھی دل پر ہی بائیں جانب زور سے مارے یعنی مقام دل سے الف کو کھینچتا ہؤا داہنے شانہ تک لا کر سر پر لاوے پھر وہاں سے بائیں شانے کی طرف لا کر بڑے زور سے لہ کی ضرب دل پر لگاوے اور آنکھیں بند رکھے دل میں غیر خیالات گزرنے نہ دے اور حضوری قلب کے ساتھ عاجزی سے ذکر کرے تاکہ ذکر میں مستغرق ہو جاوے پھر جس طرح چاہے کرے۔

پس جب ذکر سے فارغ ہو اس پر لازم ہے کہ سورۃ فاتحہ تین بار بعد ذکر آیت تین بار پڑھے۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

پس جو کوئی خدائے تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق اور دلدادہ ہے اس پر لازم ہے کہ درود و سلام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجے۔ سلام کا مقصد یہ ہے کہ حضور پاکؐ کے احکام میں گردن تسلیم خم کرنا ہے یہ بھی چاہئے کہ جب درود

Marfat.com

شریف پڑھے تو سلام بھی اس کے ساتھ شامل کرے تاکہ فرمانِ الٰہی کی تعمیل ہو۔ پھر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ کُلَّمَا ذَکَرَکَ وَ ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ وَ ذَکَرَہُ الْغَافِلُوْنَ وَرَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَعَنِ التَّابِعِیْنَ وَ تَابِعِ التَّابِعِیْنَ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ پڑھے۔

اس کے بعد یہ دعا پڑھ کر ختم کرے:۔

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنَا وَاَمِتْنَا عَلٰی حُبِّھِمْ وَاحْفَظْنَا مِنْ بُغْضِھِمْ وَ سَبِّھِمْ وَلَا تَجْعَلْ لِاَحَدٍ مِّنْھُمْ وَلَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فِیْ اَعْنَاقِنَا ظِلَامَۃً وَاجْعَلْھُمْ شُفَعَائَنَا اِلَیْکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَللّٰھُمَّ اَرْضَ عَنْ قُطْبِ الْاَقْطَابِ وَ فَرْدِ الْاَحْبَابِ الْعَامِلِ عَلَی الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ الْقَائِلِ عَلٰی رُؤُسِ الْاَشْھَادِ قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْفَرْدِ الْاَوْحَدِ اَبِی الْمَکَارِمِ وَالْمَحَاسِنِ اَعْنِیْ شَیْخَ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ قَدَّسَ اللّٰہُ تَعَالٰی سِرَّہٗ وَاَعَادَ عَلَیْنَا وَعَلَی الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ بَرَکَاتِہٖ وَ خُصُوْصَاتِہٖ وَ نَفَحَاتِہٖ وَجَلَوَاتِہٖ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَتِہٖ وَتَحْتَ لِوَاءِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

Marfat.com

نَحْنُ وَ وَالِدَيْنَا وَ مَشَائِخِنَا وَ مُعَلِّمِيْنَا وَ اِخْوَانِنَا وَ
اَصْدِقَائِنَا وَ سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

در بیان تعلیم ذکر نفی اثبات،

منجانب مرشد بحق مرید را

پس مرشد مرید کو سمجھاوے اور سکھاوے کہ اے بیٹے لا اپنے دل کے مرکز سے اپنے ذہن و خیال میں دائیں پستان تک کھینچتا ہوا پھر دائیں شانے تک لاتا ہوا سر کی چوٹی تک لا کر اِلٰہَ پڑھ یعنی بہر صورت اللہَ اپنے سر کی چوٹی پر ختم کر پھر اسی خیالی صورت میں سر کی چوٹی سے بائیں شانے تک نیچے لاتا ہوا بائیں پستان پر لفظ اِلَّا اللّٰہ لے آ اور آخری حرف ہ کو جو کہ نہایت بزرگ اور جلالیت والا ہے دل کے سر پر لہ کہکر ضرب شدید سے مار۔ یہ ضرب اتنی سخت ہونی چاہیئے کہ دل حرکت کرے اور تمام بدن کانپے اور ہر حالت میں تیرا ذکر اسی مقام سے شروع اور اسی مقام پر ختم ہو کیونکہ یہ دشمنوں کا مقام ہے جس کو نفس امارہ کہتے ہیں۔ جو کہ نہایت سرکش نافرمانبردار۔ ناتابع اور سخت ترین مائل کرنے والا لذات

Marfat.com

نفسانیہ اور خواہشات فانیہ ممنوعہ کی طرف کو ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :۔
اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ ، تحقیق نفس امارہ برائی کی طرف حکم کرنے والا ہے پس ذکر نفی اثبات کے لفظ لَا کو مد سے پڑھے کہ نفی کرنے والا ہے اور اس قدر حرکت دیوے جتنی کہ ضرورت ہے۔

پھر بتاوے کہ اِلٰہ کے الف کو زیر سے پڑھے اور لَ کو زبرِ خفیف سے یعنی ایسا لمبا یا پُر نہ پڑھے کہ بجائے زبر کے الف ظاہر ہونے لگے بلکہ سکون سے پڑھے اور اِلَّا اللّٰہ کی آخری ھ کو جو کہ اسم جلالی ہے لَہٗ سخت ضرب سے پڑھے — اور اِلٰہ کی لَ کو اور اِلَّا اللّٰہُ کے پڑھنے میں جُدائی نہ کرے کیونکہ اگر لَا اِلٰہَ کو اِلَّا اللّٰہُ سے علیحدہ کرے یا دونوں کلمات کو دو سانسوں سے علیحدہ علیحدہ ادا کرے تو پہلے سانس میں صرف نفی کرنا ثابت ہوتا ہے اور نفی اِلٰہ کی بغیر اثبات یعنی اِلَّا اللّٰہُ کے کفر ہے پس ذاکر پہلے سانس میں اگر صاحب علم ہے تو کافر اور اگر بے علم ہے تو گنہگار ہے۔ بوجہ ترک کرنے اس بات کے جو بیان ہوئی۔

پھر اے سالک ذکر کرنے والے تجھ پر لازم ہے کہ لفظ اِلٰہَ کے الف کے ظاہر کرنے کو خوب تحقیق کر کیونکہ اگر تو اس جگہ غفلت سے کام لیگا اور سستی کریگا۔ تو تیرے بولنے میں الف کی آواز بوجہ زیر کو لاعلمی یا لاپرواہی سے لمبا کر کے پڑھنے سے ی کی آواز سے بدل جائے گی تو تیرا ذکر اس طرح ہو جائیگا — لَا اِیْلَاہَ اِلَّا اللّٰہُ تو

Marfat.com

یہ سراسر غلط ہے اور اسی طرح اِلٰہَ کی ہ کی زبر کو لمبا کر کے پڑھنے سے پرہیز کر۔ کیونکہ اگر ہ کو پُر کر کے پڑھیگا۔ تو بجائے زبر کے الف کی آواز برآمد ہوگی پس اس صورت میں تیرا ذکر اس طرح ہوگا۔ لَا اِلٰھَا اِلَّا اللّٰہُ جو صریحاً غلط ہے۔ اور اسی طرح الف اِلَّا کی زیر پڑھنے میں احتیاط چاہیئے تاکہ زیر کی بجائے ی کی آواز نہ بن جائے پھر اس طرح بن جائیگا۔ لَا اِلٰہَ اِیْلَا اللّٰہُ اور یہ بھی سراسر غلط ہے چنانچہ ان تمام حالتوں میں کلمہ توحید نہیں کہا جا سکتا پس اس طرح غلط پڑھنے سے نہ ثواب ہے، نہ تاثیر ہے بلکہ گناہ لازم آتا ہے بلکہ ذاکر کے لئے دین کا خطرہ ہے عام طور پر اس زمانہ کے ذاکر اس سقم قبیح بدنما اور رسوا کنندہ کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں حالانکہ اپنی جہالت کم علمی اور نادانی کے باعث اپنے ضرر اور نقصان کو نہیں جانتے نیز تجھ کو اِلَّا اللّٰہُ کی ھ ادا کرنے کے بعد توقف کرنا (ٹھیرنا) لازم ہے کیونکہ بقاعدۂ قرأت بلحاظ مخرج و ادائیگی الفاظ کے عین مطابق ہے اگر تو ھ الّا اللہ پر سانس نہ توڑے تو اس ہ کو کلمہ توحید کے پہلے الف سے ملا کر پڑھنا پڑیگا جو صریحاً غلط ہے پس ہ کو ظاہر کر کے سانس لے کر ابتدائی الف کو زبر کے ساتھ پڑھ۔ کیونکہ زبر اور زیر کی کمی بیشی کلمہ توحید کے معنوں میں نقصان اور ضرر پذیر ہوتی ہے جو کہ کسی حالت میں جائز نہیں۔ اس تعلیم کے دینے کے بعد مرشد سورۃ فاتحہ پڑھے اور مرید اور تمام مسلمانوں کے حق میں نیک دعا کرے۔

مرید کو چاہیئے کہ اکثر اوقات اپنی زبان کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے ذکر کے دھیان سوائے

Marfat.com

اللہ سے محفوظ رکھے تاکہ ذکر قلب میں خلل واقع نہ ہو کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جب زبان باتوں میں مشغول ہو تو دل ذکر کرنے سے رُک جاتا ہے ؎

عمر خود ضائع مکن اے بوالہوس!
لب مزن جز نام اللہ یک نفس!

جاننا چاہیئے کہ ذکر دو طرح کا ہوتا ہے ایک ذکر تقلیدی دوسرا ذکر تحقیقی۔ ذکرِ تقلیدی یہ ہے کہ بلا اجازت اور بلا تلقین مرشد کرے اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ چنانچہ کچے بیج کو اگر زمین میں بو یا جاوے تو وہ نہ اُگے گا نہ پھل دیگا۔ یہ بھی جاننا چاہیئے کہ ذکر کرنا بندہ کے لئے ذریعہ محبت ہے اس کی علامتیں یہ ہیں کہ جب بندہ خاص اللہ تعالےٰ کو دوست رکھتا ہے تو اس کا ذکر زیادہ کرتا ہے چنانچہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ۔ جو شخص کسی چیز کو دوست رکھتا ہے اس کو خاص طور پر زیادہ یاد کرتا ہے۔

یہ بھی جان لے کہ فتوح الغیب میں حضرت غوث پاکؓ فرماتے ہیں :۔

وَلَا یَبْقٰی فِیْ قَلْبِکَ شَیْءٌ مِّنَ سِوَی اللّٰہِ تَعَالٰے یعنی تیرے دل میں سوائے اللہ تعالیٰ کے کچھ باقی نہ رہے۔ پس تیرا دل محبتِ ایزدی میں پُر ہو جاوے اور مدعا کے مطابق اس کی طلب میں درست اور صحیح ہو جاوے۔

نیز صدق وارادت یہ ہے کہ کوئی چیز اغراض دنیوی میں سے تیرے دل کے خیمہ کے گرد پھرنے نہ پائے تاکہ حقیقی اخلاص ظہور پذیر ہو۔

Marfat.com

اور ارادہ کے معنی دل کی خواہش ہے جو کسی کے دل میں پیدا ہوتی ہے بس اسی خواہش دل کو ارادہ کہتے ہیں اور یہی نیک ارادہ افضل ترین ہے جو تمام نیک بختیوں کا تخم ہے۔ چنانچہ بزرگان فرماتے ہیں کہ ارادہ انسانی صفتوں سے نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کی صفتوں کے انوار سے ایک نور ہے بلکہ یوں سمجھو کہ مریدی صفت حق ہے کہ حق تعالیٰ جل شانہٗ اس صفت سے انسان کے روح پر تجلّی کرتا ہے۔ لہٰذا اس انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے انوار کا عکس ظاہر ہوتا ہے اور جب اس تخم ارادہ سے مومن بندہ کے دل کی زمین میں محبتِ الٰہی پیدا ہو تو اس انسان کو چاہیئے کہ اس کو غنیمت جانے اور اس غیبی مہمان کو نہائت عزیز رکھے اور مناسب اغذیہ سے اس کی خدمت کرے کیونکہ ارادہ مرید کے دل میں نوزائیدہ طفل غیبی ہے اور اس طفل کی غذا سوائے پستانِ تقرب و تصرف مرشد کے اور کہیں حاصل نہیں ہوتی پس لازم ہے کہ شیخ کامل صاحب تقرب و تصرف کی طلب میں مشغول ہو جاوے اور اپنے آپ کو اس کی رضا اور تصرف پر چھوڑ دے۔

گر تو نتوانی بدریائے خطیر — رو نشیں در بطن کشتی دستگیر
کشتیٔ غوث الوریٰ جائے امان — سوئے قرب رہرواں بیند عیاں
خوفِ طوفاں نیست و زکام نہنگ — میرود با بال و پر تیر و خدنگ

Marfat.com

طریقہ قادریہ کے مُطابق خلوت میں داخل ہو کر چلّہ کشی کرنا

خلوت میں داخل ہوتے وقت یہ نیّت باندھے۔ اَللّٰھُمَّ نَوَیْتُ الْخَلْوَتَ تَبَتُّلاً اِلَیْکَ وَابْتِغَاءً لِّمَرْضَاتِکَ وَ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ بِفَضْلِکَ وَ فَیْضِکَ وَجُوْدِکَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝ یعنی اے اللہ تعالیٰ میں نیّت یا ارادہ کرتا ہوں چلّہ کشی کی تیری طرف رجوع کرنے کے لئے اور تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دل دنیا سے قطع کرتا ہوں کیونکہ تو بخشنے والا اور ہر گناہ سے درگذر کرنے والا ہر خطا سے توبہ قبول کرنے والا اپنی زیادتی بخشش اور فیض عظیم اور بے نہایت سخاوت کی بخشش کے باعث ہے اے بخشنے والوں کے بخشنے والے اور اے بزرگ ترین بخشنے والوں سے۔

پس جس وقت کہ خلوت (چلہ) میں داخل ہو تو چاہیئے کہ دن کو روزہ رکھے کیونکہ روزہ رکھنا تعلقات بشری اور خواہشاتِ نفسانی سے قطع تعلقی کر دیتا ہے چنانچہ روزہ رکھنا بڑی خاصیّت اور قوی تاثیر رکھتا ہے اس لئے مرید کو لازم ہے کہ اپنے نفس کو مجاہدہ اور ریاضت اور عبادت پر مطمئن کرے۔ کیونکہ نفس کی اصلاح کے لئے کوئی مجاہدہ بھوک کے برابر نہیں۔ اس لئے چاہیئے کہ ہر روز بلا ناغہ روزہ رکھے تا مقصود کو

Marfat.com

پہنچے اور رات کو جاگے کیونکہ اس کو زیادہ سونے کی اجازت نہیں ہے اور سالک کو چاہیئے کہ نیند کو کم کرنے کی کوشش کرے کیونکہ یہ راستہ جاگنے والوں (یعنی شب بیداروں) کے لئے ہے بلکہ اپنے مناسب حال ذکر و اذکار میں مشغول رہے اور ذکر کی حقیقت کو پیش خیال رکھے پس اگر اس کو ماسوائے حقیقتِ ذکر دوسرا خیال یا خطرہ سامنے آئے تو ذکر کے معنوں کی طرف رجوع کرے۔ اگرچہ لَا نفی ہے مگر اس حقیقتِ ذکر کو حاصل کرنے کے لوازمات سے ہے۔ پس اس طرح ذکر کا معنے مدِ خیال رکھنا خطرہ کو رفع کر دیتا ہے اگر نیند اس کو غلبہ کرے پس تھوڑا سا سو جاوے۔ جاننا چاہیئے کہ سالک پہلو کو زمین پر نہ لگاوے مگر اس وقت جب نیند کے غلبہ سے تھک جاوے جس کے باعث تھکاوٹ اور ملال عبادت میں ظاہر ہو۔ ملال اور تھکاوٹ کی حالت میں عبادت نہیں کرنی چاہیئے اس وقت ایک ساعت کے لئے گھٹنے پر تکیہ کرے جب جاگ پڑے تو وضو کرے اور دو رکعت نماز تَحِیَّۃُ الْوُضُوْ گذارے۔ اور دو رکعت بہ نیت تَحِیَّۃُ الْمَکَانُ گزارے۔ سالک کو چاہیئے کہ کثرت نمازیں کوشش کرے کیونکہ رات کو زیادہ نماز پڑھنا عاشقوں کا معراج ہے اور نماز تسبیح گزارنے پر دوانست مداومت کرے۔ کیونکہ اس میں بیشمار فوائد ہیں کیونکہ اس سے تمام نمازوں میں دل کی حضوری حاصل ہوتی ہے بغیر حضوریٔ دل کے نماز نہیں ہوتی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ پس نماز ادا کرنے کے بعد ذکر میں مشغول ہو اگر نیند غلبہ کرے تو اس کو رفع کرنے کی کوشش

Marfat.com

کھڑا ہونے آہستگی اور نرمی سے اس مکان کے اندر ٹہلنے اور از سرِ نو استنجا وضو اور طہارت کرنے سے کرے کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ ۝ یعنی اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو محبت کرتا ہے۔ کے مصداق محبت کی کرامت سے مخصوص ہو پھر بھی اگر نیند شدید غلبہ کرے تو مذکورہ بالا طریقے عمل میں لائے جو ابھی بیان ہوئے۔ حاصل مقصد یہ ہے کہ بہت کم سوئے نیز چلہ کشی کی جگہ (خلوت گاہ) بہر حال تنگ ہونی چاہیئے اس میں سوائے دروازہ کے روزن یا سوراخ تک نہ ہو تاکہ آواز مخالف کان تک نہ پہنچے۔ اور اس کا وقت اُس آواز سے مشوش نہ ہو اور ہر حالت میں دروازہ بند رکھے اور اس پر پردہ ڈالے رکھے تاکہ روشنی کا اثر دروازہ کی درزوں سے ظاہر نہ ہو تاکہ حواسِ خمسہ اپنے کام سے معطل ہو جاویں۔ اور روح عالم غیب کے ساتھ پیوند ہو جاوے اور پورے طور پر خدا کے ساتھ مشغول ہو کر اس جہاں سے منہ پھیر لے اور زبان کو فضول باتوں سے اور حواسِ خمسہ کو بیہودہ تصرفات سے باز رکھے کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں وَمَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ۝ جو بات کی جائے اس کے ہر لفظ کے لئے رقیب ہے۔ پھر فرمایا اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا ——— یعنی تحقیق کان اور آنکھوں اور وجود غرضیکہ سب سے متعلق پوچھ ہوتی ہے۔

پس اگر ایسی جگہ نہ ملے جو آوازوں سے محفوظ ہو تو ایسی صورت میں اپنے دونوں

Marfat.com

کانوں کو روئی سے بند کرے۔ اور آنکھوں کو ذکر کرتے وقت بند کرلے اور قبلہ رو چار زانو بشکل قعدۂ نماز بیٹھے اور تکیہ نہ لگائے کیونکہ تکیہ لگانا نیند لاتا ہے اگر پیاس ہو تو پانی بہت تھوڑا پیوے کیونکہ پانی پینا نیند لاتا ہے اور اپنے راز کو ہر حالت میں ظاہر کرنے سے باز رہے اور چاہیئے کہ چلہ کشی کی ابتدا اس وقت کرے جب کہ آفتاب برج جدی میں ہو وہی وقت موسم سرما کا آغاز ہے اور خلوت میں اتنے روز بیٹھے جتنے دن اس کے مرشد نے تعین کئے ہوں اور مرشد کے حکم سے خلوت (چلہ) سے باہر آوے اور لازمی ہے کہ چلہ میں مرشد کے امر و اجازت سے بیٹھے اگر مرشد کی بلا اجازت خلوت اختیار کریگا۔ ہرگز مقصود کو نہ پہنچے گا بلکہ مرشد کے دل پر بھی کدورت پیدا ہوگی۔ چنانچہ وہی کدورت مرید کے لئے راہ حق میں حجاب ہوگی اور مقصود حجاب کی وجہ سے حاصل نہ ہوگا۔

جاننا چاہیئے کہ چلہ کشی کے آداب سے ایک یہ بھی ہے کہ طلب اور اغراض دنیوی کی آلودگیوں سے نیت پاک ہو اور صرف غرض آخرت ملحوظ ہو پھر صدق و صفائی کے ساتھ منہ قبلہ کی طرف کرکے بیٹھے اور حضرت سرور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ تشریف فرما ہیں تاکہ احترام اور آداب اور وقار اور عزت و حرمت کی قید میں رہے اور سالک اس بات کا یقین رکھے کہ بلا حضوری کا قرب حاصل نہیں ہوسکتا اس کی خاص عنایت اور اطاعت کے حصول نہیں ہوسکتا اللہ تبارک و تعالیٰ کا حکم ہے۔ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولُوالْاَمْرِ مِنْکُمْ یعنی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ اور جو تم میں سے صاحب امر یعنی مرشد ہو کی تابعداری کرو۔

Marfat.com

جاننا چاہیئے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لامتناہی عشق کے غلبہ کے باعث خلقت سے کنارہ کش ہو کر کبھی کبھی غار حرا میں تشریف لے جاتے اور اُس جگہ ذکر و عبادت میں کئی کئی راتیں گذار دیتے۔ بہر حال مرشدِ کامل مرید کو ابتداء میں چلہ کشی کا حکم دیتے ہیں۔ تاکہ خلوت کی بھٹی میں ریاضت کی آگ سے پگھل جاوے اور اس کی طبیعت تمام آلائشوں سے پاک اور صاف ہو جاوے کیونکہ حواسِ خمسہ پر قابو پانا بجز چلہ کشی کے نہیں ہے چاہیئے کہ حواس خمسہ کو اپنے قبضہ تصرف میں لے آوے کیونکہ جب آنکھ کوئی چیز دیکھتی ہے یا کان کوئی آواز سنتا ہے دل اپنی جگہ سے باہر ہو جاتا ہے اور جو کچھ کہ دیکھتا ہے یا سنتا ہے یا خیال کرتا ہے دل پر نقش ہو جاتا ہے اور ان کی طرف محو تماشا ہو جاتا ہے اور ان جگہوں کی طرف جو دیکھی ہیں متوجہ ہو جاتا ہے اور مکرر اُن باتوں کو جو سنی ہیں یا دیکھی ہیں یاد کرتا ہے لہٰذا دل مشوّش ہو جاتا ہے اور جب دل تشویش پذیر ہو گیا تو یکسوئی حاصل نہیں ہوتی پس چاہیئے کہ سب خیالات فاسدہ کو ترک کر دے چنانچہ حضرت غوث پاک رضؓ فتوح الغیب میں فرماتے ہیں۔

وَتَرْكُ الْكُلِّ عَلٰى بَابِ خَلْوَتِكَ وَادْخُلْ وَحْدَكَ وَتَرٰى مُؤْنِسَكَ فِيْ خَلْوَتِكَ بِعَيْنِ سِرِّكَ یعنی ہر دنیوی خیال و خواہش کو درِ خلوت کے باہر چھوڑ کر تن تنہا داخل ہو تاکہ تو اپنی باطن کی آنکھ سے اپنے محبوب اور راحت بخشنے والے کو تنہائی میں دیکھ لے اور عین الیقین سے اس کا مشاہدہ کرے جو کہ ان مناظر اور

Marfat.com

ہستیوں سے بالا تر ہے جو کہ سر کی آنکھ سے دیکھے جاتے ہیں۔

سالک کو چاہیئے جب خلوت اختیار کرے تو غیر حق کے تمام مشاغل سے یک طرف ہو کر عبادت و ریاضت میں مشغول ہو اس وجہ سے کہ جب اسبابِ ظاہریہ کے راستے اپنے آپ پر بند کر دیگا تو حواس باطن کے دروازے اس کے حال پر کھل جائیں گے اور ساتھ ہی یہ چاہیئے کہ منہ پر مہر خاموشی ثبت کرے یعنی خاموشی اختیار کرے اور ہمیشہ دنیا کی باتوں وغیرہ سے چپ رہ کر وضو اور نماز میں مشغول رہے چنانچہ امام زاہد ابو عثمان مغربی اپنے رسالہ میں فرماتے ہیں کہ راہ حقیقت طے کرنے کے لئے پہلا قدم خلوت اختیار کرنا ہے پس جو کوئی خلوت یا چلہ کشی کرے۔ اُس کے لئے پہلی شرط دل کو ماسوائے یادِ خدائے عزوجل کے تمام مخلوقات سے خالی کرنا ہے یعنی اس میں سوائے یادِ الٰہی کے اور کچھ نہ ہو اور تمام خواہشات سے ماسوائے طلب رضائے حق سے فارغ ہو اور جب خلوت سے باہر آوے تو چاہیئے کہ کسی سے بات نہ کرے اور زمین سے نظر نہ اٹھاوے اور کسی سے گفتگو وغیرہ میں مشغول نہ ہو اور زبان کو ہمیشہ ذکر و تسبیح کرنے اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے میں مشغول رکھے اور کوئی سانس اس شغل سے بیکار نہ رہے پس تنہائی اور خلوت اس راہِ حقیقت کے لوازمات ہیں۔ جو بزرگان کا طریقہ ہے۔

جاننا چاہیئے کہ طالب کا مقامِ مقصود پر پہنچنے کا وہی وقت ہے جب کہ اس کا دل ماسوائے اللہ سے منقطع ہو جاوے۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا۔ علیہ

Marfat.com

الصلوٰۃ والسّلام کو فرمایا۔ وَاذْکُرِاسْمَ رَبِّکَ وَ تَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا ، یعنی پس ذکر کر اپنے پروردگار کا اور چھوٹ جا اس کی طرف سب سے الگ ہو کر۔ اور یہ رتبہ سوائے مجاہدہ اور اخلاص کے حاصل نہیں ہوتا اور پیر کامل اور عارف کی صحبت اختیار کرنے میں دستیاب ہوتا ہے۔

پس جو کوئی چاہے کہ اس کے دل کی کھڑکی عالم ملکوت کی طرف کھل جاوے تو اس کو چاہیئے کہ اندھیری کوٹھڑی میں بیٹھے تاکہ اس کا دل مطمئن ہو اور ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ہمیشہ ورد کرے تاکہ اس کا حال اس طرح ہو جائے جیسے آدمی خواب میں چیزیں دیکھتا ہے۔ وہ جاگتے ہوئے دیکھے اور روح انبیاء اور اولیاء کو دیکھے اور ان سے فائدے حاصل کرے اور حال اس پر ظاہر ہوں اور عارف باللہ ہو جائے۔

جاننا چاہیئے کہ علم کی تمام شرطیں مکمل طور پر مجاہدہ میں استعمال کرنی چاہئیں کیونکہ دل مثل آئینہ ہے اور اس آئینہ پر غبار نہ پڑنے دیا جائے۔ چنانچہ ایسا سمجھو کہ علم دل کے آئینہ پر لکھا ہوا ہے اور دل کے تفکرات غبار کی طرح ہیں اور گناہ سے مراد سیاہی ہے جو غبار کی طرح اس پر پھیلی ہوئی ہے اگر ان ممنوعہ چیزوں سے دل کو ہٹا رکھے گا تو انکشاف میں کوئی امر مانع نہیں ہوگا اور دل ان معلومات ناقصہ سے خالی ہو جائے گا اور عالم غیب کی صورتیں اس میں ظاہر ہونے لگیں گی۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ ؕ

Marfat.com

تشریح مقامات مشتمل بر چہار فصل و چہل مقام

فصل اوّل شریعت

اس باب شریعت کے دس مقام مندرجہ ذیل ہیں۔

پہلا مقام : اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں۔ کتابوں۔ پیغمبروں۔ دن قیامت یعنی روز جزا و سزا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیکی بدی کا اندازہ ہونے پر ایمان لانے اور مرنے کے بعد جی اٹھنے پر یقین لانا اور برحق سمجھنا ہے۔

دوسرا مقام : نماز پنجگانہ فرض جاننا اور پانچوں نمازوں کی بر وقت ادائیگی خصوصاً نمازِ وسطیٰ یعنی نماز عصر کی حفاظت کرنا ہے۔

تیسرا مقام : زکوٰۃ جس کا ادا کرنا اہلِ نصاب پر واجب ہے۔

چوتھا مقام : روزہ۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے امّتِ محمدیہ پر فرض کیا ہے۔

پانچواں مقام : حج بیت اللہ شریف بشرط استطاعت عمر میں ایک بار۔

چھٹا مقام : اپنی کوشش سے رزق حلال حاصل کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ حلال کمائی میں برکت عطا کرتا ہے اور اس کے مالک کی دعا قبول ہونے کی اُمید ہوتی ہے۔

ساتواں مقام : حرام سے پرہیز کرنا۔ کیونکہ حرام دل کو سیاہ کرتا ہے اور پتھر کی طرح سخت کرتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت اور سیاہ کرتا ہے۔

Marfat.com

آٹھواں مقام: شریعت کے زیر فرمان ادخال۔ وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی متابعت اور اس کے ممنوعات سے پرہیز اور حلالِ خدا کو حلال اور حرامِ خدا کو حرام جاننا ہے۔

نانواں مقام: تلاوتِ قرآن مجید اور اس کو صحیح جاننا اور اس کے تمام احکام پر بصدق دل عمل کرنا ہے۔

دسواں مقام: نیک کاموں کے کرنے کا حکم اور بُرے کاموں سے ممانعت یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تعمیل چنانچہ قرآن پاک میں حکم فرماتے ہیں۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ، یعنی نماز پنجگانہ قائم رکھ اور نیک کام کی ہدایت کر اور ناپسندیدہ کاموں سے منع کر اور مصیبت پر صبر کر جو تجھ پر آئے تحقیق یہ کام کارہائے مقصود سے ہے۔

فصل دوئم طریقت

اس باب طریقت کے دس مقام ہیں۔

پہلا مقام توبہ۔ یہ کہ ہر بالغ و عاقل مسلمان پر فرض ہے کہ اپنے گناہ مالک حقیقی سے ہمیشہ بخشواتا رہے۔

دوسرا مقام: حسن خلق یعنی نیک عادات۔ اس میں تمام نیک عادات قابلِ تعریف

Marfat.com

اور ہر اچھا کام قابلِ مدح شامل ہیں کیونکہ حُسن خلق ہر نیک کام کو زیادہ کرتا ہے۔

تیسرا مقام : مجاہدہ تقویٰ پرہیز گاری اور طاعتِ خدا اور طاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ پس جس کسی نے کوشش کی راہ حق پالیا۔ اور جس نے نہ کی بے مشاہدہ رہا۔

چوتھا مقام : خوف و رجا۔ یہ کہ خوف و امید میں وابستہ رہے یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہووے اور اس کے عذاب سے بے خوف نہ ہو جائے۔

پنجم مقام : ترک شہوات یعنی خواہشات نفسانی سے باز رہنا اور نفسانی لذات کی پیروی نہ کرنا۔ کیونکہ خواہشات دل کو سخت اور سیاہ کر دیتی ہیں۔

چھٹا مقام : شبہات سے پرہیز۔ یہ کہ اُن چیزوں سے جن میں شک و شبہ پایا جائے یا حرام، حلال مکروہ کی تمیز نہ ہو سکے یا شک و شبہ کا ان میں امکان یا گمان ہو سخت پرہیز کرے۔

ساتواں مقام : تضرع الی اللہ یعنی بارگاہ الٰہی میں زاری۔ اور زاری یہ ہے کہ اس کے حضور میں گریہ و زاری توبہ کرنے اور مغفرت مانگنے کے لئے ہو۔ نہایت خلوصِ قلبی عاجزی و انکساری اور حضورِ دل کے ساتھ اور شر شیطان سے محفوظ اور مامون رہنے کے لئے ہو۔

آٹھواں مقام : رضائے مرشد یعنی ہر امر میں رضاءِ مرشد۔ یہ خوشنودیٔ مرشد اس

Marfat.com

کی محبت اور نصیحت اور اس کے قول اور فرمان کی تکمیل فرمانبرداری ہو بوں کسی قیاس و وہم کے بجالانے سے حاصل ہوتی ہے چنانچہ مرشد اور استاد کے حضور میں مرید ایسا ہونا چاہیئے جیسے کہ مردہ غسّال کے ہاتھ میں تاکہ جس طرف اس کو چاہے پھیرتا رہے۔

نانواں مقام: سماع الوعظ یہ کہ مجالس وعظ میں جانا متوجہ ہونا پند و نصیحت کا سننا اور ان کا قبول کرنا اور ان پر عمل پیرا ہونا ہے حتیٰ کہ ناصح کی نصیحت سننے سے شرم نہ کرے اور جب دوسروں کو خود وعظ و نصیحت کرے تو نہایت آرام۔ نرمی اور خوش اخلاقی سے گفتگو کرے۔

دسواں مقام: ترک ماسوائے اللہ یعنی ماسوائے اللہ سے ترک اور مخلوقات سے علیحدگی۔ کیونکہ غیر اللہ کے یہ جملہ سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی نزدیکی اور قرب میں سخت ترین حجاب واقع ہوتا ہے۔

فصل سوم حقیقت

اس کے بھی دس مقام ہیں جو درج ذیل ہیں۔

پہلا مقام: تواضع۔ فروتنی۔ عاجزی۔ انکساری و عدم اظہار طاقتِ جسمانی و روحانی۔

دوسرا مقام: یہ کہ تیری دانست میں بلحاظ مساوات بہتر فرقوں سے کسی ایک فرقہ یا فرد کو حقیر نہ سمجھے نہ ان میں فرق نکالے مگر صرف ان کی گمراہی کے باعث کیونکہ یہ تمام فرقے سوائے فرقہ اہل سنت و الجماعت کے گمراہ

Marfat.com

ہیں پس ایسا سمجھنے والے اللہ تعالیٰ کے حضور میں مقرب ہیں۔

تیسرا مقام : خورد و نوش جو کچھ بھی از قسم طعام تھوڑا یا بہت جس قسم کا بھی ہو سامنے آوے کھا لیوے اور نئے لذیذ کھانے کا منتظر نہ رہے پہلے ہی آمدہ طعام پر قناعت کرے۔

چوتھا مقام : یہ کہ راہِ حق پانے میں ہمیشہ کوشاں رہے اور مخلوقِ خدا میں سے کسی کو تکلیف نہ دیوے بلکہ ان کی تکالیف کو رفع کرنے کی دل و جان سے کوشش کرے۔

پانچواں مقام : یہ کہ اُس کے دل میں بغض و کینہ نہ ہو۔ بلکہ جو شخص اس سے بدی کرے اس سے نیکی سے پیش آئے اور جن سے کسی وجہ سے تعلقات منقطع ہوں اُن سے جوڑنے کی حتی الامکان کوشش کرے۔ بلکہ اُن سے عفو و صفح خواہاں بھی نہ ہو جنہوں نے اس پر ظلم کیا ہو۔

چھٹا مقام : یہ کہ مسکینوں اور درویشوں اور غریبوں پر سختی نہ کرے بلکہ ان پر نہایت مہربانی اور شفقت کی نظر رکھے اور جہاں تک ممکن ہو سکے نیکی اور خوش خلقی خندہ پیشانی سے پیش آئے۔

ساتواں مقام : یہ کہ راہِ حق میں اس کا ہر قول و فعل ہر عمل و عبادت محض خوشنودئ ذاتِ الٰہی کیلئے مخصوص ہو نہ کہ ریا اور نمائش خلق کے لئے۔

آٹھواں مقام : یہ کہ اپنے رازِ قلبی کو مخلوق سے پوشیدہ رکھے بلکہ مخلوقِ خدا سے کسی کا

Marfat.com

بھید ظاہر نہ کرے خواہ وہ کسی قسم کا ہو۔ بلکہ جب گناہ کرتا دیکھ بھی لے تو پردہ پوشی کرے۔

نانواں مقام: یہ کہ مناجات الٰہی میں ہمیشہ مشغول رہے اور دنیاوی کاموں میں سے کسی ایک مہمّ کو مناجات میں شامل نہ کرے۔ بجز اس صورت کے جہاں دینی امور میں سہولت اور آسانی کے لئے سخت ترین بنیادی ضرورت ہو

دسواں مقام: جن چیزوں کی طرف نظر کرے ان سے نصیحت اور سبق حاصل کرے۔ نیز نفس کی بہتری کے لئے علم نافع کو حاصل کرنے کی کوشش کرے چنانچہ رسول اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اَلْعِلْمُ ذُهْدٌ وَاَدَابُ الْمُرِيْدِ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ زُهْدِهٖ یعنی علم ایک زہد و عبادت ہے اور مرید کے لئے ادب اس سے بہتر ہے جس میں اس کے لئے اس زہد میں برکتیں ہی برکتیں ہیں۔

فصل چہارم معرفت

اس کے دس مقامات ہیں۔

پہلا مقام: ملحوظِ آداب یعنی طریقِ ادب پر استوار رہنا۔ کیونکہ جو شخص عاقل دانا اور باادب ہوگا وہ بالضرور آدابِ شریعت میں مؤدّب ہوگا اور ہمیشہ انِ اداب کا محافظ اور نگہدار ہوگا۔

دوسرا مقام: یہ کہ ظلم و ستم تنگی اور تکلیف کا متحمل ہو جو کوئی اس کو تکلیف پہنچادے اس سے کینہ نہ رکھے بلکہ اگر ان کو تکلیف پہنچے تو دور کرنے کی کوشش

Marfat.com

کرے اور ان کے گناہوں کو معاف کرنے والا درگذر کرنے والا اور بخشنے والا ہو۔

تیسرا مقام: یہ کہ بُروں کی آگ کے شراروں سے بچنے والا ہو نیکیوں کی مجلس اختیار کرے اور فتنہ اور فساد ظاہری سے دور رہے۔

چوتھا مقام: خدمتِ مرشد۔ یہ کہ خدمتِ مرشد صاف دلی اور اخلاص پر مبنی ہو اور جو ان کی خدمتِ عالیہ میں قیام پذیر ہوں اُن کو نیک نصیحت کرے۔ اور ان کے ساتھ ظاہراً سچی دوستی رکھے۔

پانچواں مقام: یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے ایک دم بھی غافل نہ ہو اور ہر چیز میں اس کا جلوہ دیکھے پس حقِ عبادت یہ ہے کہ یہ جانے کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں اگر خود نہ دیکھ سکے تو یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے

چھٹا مقام: یہ کہ حسبِ استطاعت سخی ہو اور اپنے آپ کو دوسروں پر فوقیت نہ دے

ساتواں مقام: بردباری بمقابلہ قہر و ستم۔ یہ کہ کسی کام میں جلدی سے کام نہ لے بلکہ نہایت غور و خوض کے بعد تحمل و مزاجی سے کام لے۔

آٹھواں مقام: یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دل کی زنگ سیاہی کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ فَجِلَاؤُهَا بِذِكْرِ اللّٰهِ یعنی کہ انسانوں کے دل اس

Marfat.com

طرح سیاہ اور زنگ آلود ہو جاتے ہیں جس طرح زنگار سے پس ذکر الٰہی سے ان کو مجلیٰ کرو۔

نانواں مقام: یہ کہ ہر طرح کی عبادتوں اور بندگیوں سے اللہ تعالیٰ کے حضور کے نزدیک جاگزین ہو۔

دسواں مقام: یہ کہ اپنے آپ کو تمام انسانوں سے ذلیل و خوار اور سبک تر خیال کرے اور دوسروں کو اپنے آپ سے بہت بلند اور بہتر جانے اور اپنے نفس کو کسی سے کسی حالت میں افضل نہ سمجھے۔ ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

اول وُہ آداب حق کا بجا لانا مُرید کے لیے بحق مرشد واجب ہے

مُرید کو چاہیئے کہ اعتقاد کامل اور اخلاص و محبت اور دوستی سے صحبت مرشد میں رہ کر کام کرے اور کوئی فعل بد ہو یا نیک اور کوئی بات اچھی ہو یا بُری عزت افزا ہو یا ہتک آمیز جو بھی مرید کے دل میں مرشد سے نہ چھپائے۔ اور چاہیئے کہ اپنے کام اور اپنی جان و مال اس کے سپرد کر دیوے اور اس پر کسی حالت میں کوئی اعتراض نہ کرے یعنی اپنے آپ کو مرشد کے تسلیم و تصرف میں دے دیوے اور ہر حال میں مطیع و فرمانبردار رہے اور کسی وجہ سے

Marfat.com

اپنے ظاہر و باطن میں مرشد کے تصرفات پر مجالِ اعتراض نہ لائے اور ہر حکم و فرمان کو ظاہراً باطناً برضا و رغبت قبول کرے اور بحالت تنگدستی۔ غریبی مفلسی اور عاجزی اس کے حکم سے روگردانی نہ کرے اور اپنا مال و حال جان و تن بلکہ جو کچھ بھی ملکیت میں ہو مرشد پر قربان کرنے والا ہو چنانچہ مرید مرشد کے ہاتھ میں مانند مردہ کے ہو رہے تاکہ جدھر اس کی مرضی ہو ادھر پھیرتا رہے۔ نیز اس کے آگے نہ چلے بلکہ پیچھے پیچھے چلے اور اس سے ڈرتا رہے اور اس کے ہر امر کی تعمیل کرنے والا ہو اور اس کی گفتگو سے نجیدہ خاطر نہ ہو اور مرشد کے ایسے کہ فرمائے جانے سے ڈرتا رہے جس کی تعمیل اس سے ناممکن ہو اور یہ بھی کہ مرشد کی خصوصی میں دوسروں کو نصیحت کرنے کے لائق ہو کر نصیحت کرنے والا ہو اور خود ذمہ دار ہو۔ اور اس کے ہر حال و قال اور معاملات میں خاص طور پر لحاظ رکھنے والا ہو۔ اور تعمیل حکم کے لئے ہر وقت تیار رہے اور اپنے تمام کام مرشد کے سپرد کر دے اور اس کے راز دل کو چھپائے اور جو کچھ مرشد فرماوے اس کو نگاہ رکھے اور کسی بات کو بے فائدہ سمجھ کر ترک نہ کرے اور کسی بات یا حکم کو فراموش نہ کرے۔ اور اس کے ہر آداب میں ادب ملحوظ رکھے اور اس کی ہر خصلت اپنائے اور اس کی ہر حالت یعنی حال و قال اور دیگر امورات وغیرہ میں پیروی کرنے والا ہو اور وہ کام جس میں مرشد راضی نہ ہو ترک کر دیوے اور کسی کام کو خواہ وہ دینی ہو یا دنیوی بے اجازت و بے اشارت مرشد شروع نہ کرے اور نہ شروع کرنے کی جرأت کرے۔ چنانچہ بلا اجازت مرشد نہ کھانے پینے وہ پہننے نہ سونے نہ دے نہ سونے بلکہ اسی طرح عبادتوں کو بھی مثلاً روزہ رکھنے افطار

Marfat.com

کرنے نفلوں میں بیشی کرنے فرائض پر قائم رہنے اور ذکر و تلاوتِ قرآنِ کریم و مراقبہ وغیرہ وغیرہ بلا اجازت مرشد شروع نہ کرے اور جس کام کو مرشد ناپسند رکھے ہرگز نہ کرے بلکہ کوئی کام اپنی مرضی سے بلا اجازت مرشد نہ کرے اور جو کچھ امر و نواہی سے فرمائے اس کی فوراً تعمیل کرے یعنی جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے وہ کرے اور جن کاموں کے کرنے سے منع کیا ہے نہ کرے۔ یہ بھی نہ کہے کہ میرے واسطے کس کس بات کی اجازت ہے اور کون کون سی ممانعت ہے پس ایسی صورت میں کسی بات کے متعلق امر و نہی کا حکم دیگا تو اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ نیز اس کی مسند پر بھولے سے بھی قدم نہ رکھے اور نہ بیٹھے نہ اس کے سرہانے پر سوئے اور نہ ہی اس کے کپڑوں میں سے کسی کپڑے کو پہنے اور نہ ہی اس کے کپڑوں میں بلا امر مرشد داخل ہو اور نہ ہی اس کے کھانوں میں سے خواہ کسی قسم کا ہو کھا دے اگر ایسا نہ کریگا جو بتلا دیا گیا ہے تو فائدہ اور فیض سے محروم رہ جائے گا۔ مزید برآں مرشد کے فوت ہو جانے کے بعد اس کی عورت سے نکاح نہ کرے اگر ایسا کرے گا تو مرشد کے فیضِ روحانی سے دوری اور ناامیدی کا باعث ہوگا۔ نیز اس کے فرمان پر خواہ جھڑک کے گالی دے یا سخت سست بولے دل پر کدورت نہ لائے بلکہ اس کی محبت پر قائم رہے اور جو کچھ نیک یا بد اثر دل میں پیدا ہو فوراً نکال دے نیز اس کی مجلس میں ضرورت سے زیادہ بات نہ کرے۔ خواہ وہ اس پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہی کیوں نہ ہو اور جو زائد از ضرورت ہو چھوڑ دے۔ اگر مرشد کی مجلس میں کوئی شخص مرید کی بات

Marfat.com

کا جواب نہ دیوے تو اس سے لڑائی بھڑائی نہ کرے خواہ مرشد موجود ہو یا نہ نیز یہ کہ اس پر یہ اعتقاد رکھے کہ وہ موجودہ زمانہ کے سب کاملوں سے زیادہ کامل ہے اور دشمنوں اور حاسدوں کی باتوں پر کان نہ رکھے بلکہ اس کی عصمت پر گناہ کا اعتقاد نہ کرے۔ نیز بے حیائی کی بات نہ کرے۔ اور شطحات یعنی جو باتیں باصطلاح صوفیا ظاہراً غیر شرع ہیں اس کے حضور مجلس میں نہ کہے اور جو خطرہ یا خیال یا شوق یا وجد مرید کے دل میں پیدا ہو مرشد کے حضور میں بیان نہ کرے کیونکہ وہ خود جانتا ہے۔ اور اس کے حضور میں ہنسی۔ جنگ و جدال یعنی لڑائی بھڑائی اور گفتگو میں پہل بالکل ترک کر دیوے۔ بلکہ خاموشی سے جو کچھ کہ بیان ہو رہا ہے سنے۔ بلکہ اپنی نظر جس وقت کہ مجلس میں حاضر ہو مرشد کی طرف لگائے رکھے اور مجلس میں قعدہ نماز کی شکل بیٹھے۔ اور یہی ادب ہے جو مرید پر بحالتِ مرشد واجب ہوتا ہے اور اسی طرح ماں باپ کے حضور میں بھی اولاد پر مؤدب رہنا لازمی ہے اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دینے والا ہے اور اس پر قادر ہے۔

جاننا چاہیئے کہ ادب سے مراد یہ ہے کہ ناپسندیدہ باتوں سے زبان کو نگاہ رکھے اور اعضاء کو ناشائستہ حرکات سے باز رکھے اور اپنے اور غیر کے مرتبہ کو حسب المراتب ملحوظ رکھے اور اپنی اور دوسروں کی عزت کو برباد نہ کرے پس جو کوئی ان اوصاف سے متصف ہو وہی مؤدب کہلانے کا مستحق ہے اور ہر خاص و عام کے دلوں میں مقبول ہوگا۔ اور مراتب دنیوی اور مراتب دینی میں کامیاب اور سعادت مند رہے گا۔

نقل ہے کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ ابن ابی طالب شام کی نماز ادا کرنے

Marfat.com

مسجد نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تشریف لے جا رہے تھے۔ ایک ضعیف العمر آتش پرست بڑھاپے کی کمزوری کے باعث نہایت آہستگی سے آنحضرت کے آگے آگے چلا جا رہا تھا۔ آنجناب ولایت مآب نے اس وقت تک اس سے پیشقدمی نہ فرمائی جب تک وہ حدِ مسجد سے نہ گزر گیا۔ حالانکہ ادائیگی نماز میں اس توقف کی وجہ سے تاخیر واقع ہو گئی۔

دیگر۔ سلطان محمود غزنوی سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ کے حضور میں اتنے صاحب جمال غلام موجود ہیں۔ مگر جناب والا کا رجحانِ طبیعت جتنا کہ ایاز کی طرف ہے دوسروں کی طرف نہیں حالانکہ وہ اتنا حسین بھی نہیں۔ سلطان محمود نے جواباً فرمایا کہ زیادہ تر توجہ اس پر اس وجہ سے ہے کہ وہ آدابِ خدمت بڑھ چڑھ کر بجا لاتا ہے حالانکہ دوسروں میں یہ خاصیت نہیں پائی جاتی۔ چنانچہ ایک روز شکارگاہ میں ایک ہما نکلا اور پرواز کرنے لگا۔ تمام غلام اور ملازم مجھے چھوڑ کر ہما کے سایہ کی طلب میں دوڑے۔ مگر ایاز گھوڑے سے نیچے اتر پڑا اور نزدیک آ کر میری رکاب میں ہاتھ ڈال دیا میں نے کہا تو ہما کے سایہ کی طلب میں کیوں نہیں گیا۔ اس نے جواب دیا کہ میرے تمام دوست ہما کے سایہ کے طالب ہیں اور مجھے محض حضور کے سایہ کی تمنا ہے اس حسن ادب کی وجہ سے اس کی قدر میرے دل میں اس قدر بڑھ گئی۔ کیونکہ حسن ادب اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں نہایت مقبول ہے

دیگر۔ ایک شخص نے اپنی تمام عمر گناہوں اور نافرماں برداری میں گزار دی تھی اور کوئی ثواب کا کام اس سے سرزد نہ ہوا تھا۔ ایک روز راستہ سے ایک کاغذ اس نے اٹھایا۔

Marfat.com

دیکھا تو اس پر نام حق سبحانہ لکھا ہوا تھا۔ بلحاظ ادب اس نے اس کاغذ کو بوسہ دیا۔ اور آنکھوں اور سر پہ لگایا۔ اور تعویذ بنا کر باندھ لیا جب وہ مر گیا۔ کسی بزرگ نے خواب میں اُسے دیکھا کہ بہشت بریں میں مقیم ہے اور نعمت ہائے گوناگوں میں مشغول ہے اس بزرگ نے پوچھا کہ کس عمل صالح کے عوض تو نے یہ بلند رتبہ حاصل کیا۔ اس نے جواب دیا کہ محض اللہ تعالیٰ کے نام کی تعظیم و تکریم کے آداب بجا لانے کی خاطر جو تمام عمر میں ایک دفعہ واقع ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے میرے تمام عمر کے گناہ بخش گئے اور بہشت کی نعمت اور دولت سے فائز و واصل ہوا۔ لہٰذا جاننا چاہیئے کہ علم کے لئے ادب لازم ہے مگر ادب کے لئے علم ضروری نہیں ہے حالانکہ علم اشرف اور اعظم ہے اگر صاحب علم بے ادب ہوگا وہ کچھ حاصل نہ کر سکے گا اور اہل ادب کی نظروں میں بے توقیر ہوگا۔ اور اگر بے علم باادب ہوگا۔ وہ ہر جگہ باعزت اور مکرم ہوگا اور دلوں میں مقبول ہوگا۔

وہ آداب جو مرید کو اپنے پیر بھائیوں کے ساتھ ادا کرنے واجب ہیں

یہ ہیں کہ ان تمام کے ساتھ بدرجۂ اتم محبت اور دوستی رکھے اور ان کا مطیع اور فرمانبردار رہے۔ تاکہ وہ اس سے راضی رہیں۔ نیز ان کی حاجت روائی میں ہر ممکن کوشش کرے اور ان کی نیک حاجتوں کے پورا کرنے یا کرانے میں پورے طور پر مدد کرے بلکہ

Marfat.com

اپنی حاجت برآری سے ان کی حاجت روائی مقدم جانے اور جو جو پند و نصائح ان کو سمجھا دے ان کے متعلق کوشش یہ کرے کہ وہ ان کو پورا کریں اور جہاں تک ممکن ہو ان کی خدمت کرے اور اپنے نفس کے لئے ان سے بڑھ کر فائدہ ملحوظ نہ رکھے۔ بلکہ ان کے فائدے کو اپنے فائدے پر مقدم جانے اور جو کچھ اپنے لئے پسند کرے وہ ان کے پیش کر دے۔ نیز یہ کہ چھوٹے بڑے کے ساتھ مکمل ادب سے بیٹھے اور چھوٹے بڑے سے تکبر نہ کرے اور یہ کہ ان کے احوال اور گفتار و کردار سے روگردانی نہ کرے۔ بلکہ ان کے ساتھ تمام باتوں میں جو مذکور ہوئیں موافقت کرے مگر شرط یہ ہے کہ اُن حالات گفتار اور کردار میں جو مطابق شریعت ہوں اور جب کوئی اُن سے فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ پیچھے پیچھے جاوے اور اگر کوئی ان کے احوال و اقوال و افعال کے متعلق دریافت کرے تو نیکی اور اچھائی سے ان کی تعریف کرے اور ان کی غیر حاضری میں ان کے اسباب کو حتی الامکان ہاتھ نہ لگاوے اور ان کے ساتھ ظاہری و باطنی طور پر موافقت کرے اور جب ان سے ملاقات کرے تو ان کے حق میں دعائے خیر کرے اور ان کے متعلق کسی جھوٹے اور حاسد کی بات نہ سنے نہ ملانے بلکہ جو اُن کو تکلیف پہنچاوے اُن سے کنارہ کشی کرے نہ ہی آزار دہندہ سے بدلہ لینے کی ہدایت کرے اور ان میں سے کسی سے بھی انتقام نہ لے اگرچہ اس کو اس پر بدلہ لینے کا حق بھی ہو۔ اور یہ کہ مال و اسباب کو جو اُن کے قبضہ میں ہو ان کی ملکیت سمجھے اور اگر کوئی بُرا کام ان کا دیکھ لیوے تو پردہ پوشی کرے ان کے حال و راز کو فاش نہ کرے اور نہ ہی ان کو

Marfat.com

ان کے گناہوں اور برائیوں کی وجہ سے شرمندہ و رسوا کرے۔ مگر جب وہ بدیاں اور گناہ ظاہر ہو رہے ہوں تو اُن گناہوں پر اس کو لعن طعن اور جھڑک اور تنبیہہ کرے تاکہ وہ اُن بُرے کاموں سے رجوع اور توبہ کرے۔ نیز ان کے حق میں خفیہ طور پر اور ظاہر طور پر بحضور خدا دُعا مانگے اور یہ کہ خلوص نیت سے ان کے ساتھ دوستی اور محبت رکھے۔ اور جب چاہے کہ ان میں سے کسی کو کوئی نصیحت کرے تو نہایت نرمی اور محبت سے پیش آئے اور یہ کہ اگر ان میں سے کسی کو مقصد حاصل ہو جائے تو اس پر حسد نہ کرے۔ پس اگر وہ واقعی اِن یارانِ طریقت میں سے کسی کو تکلیف و رنج پہنچائے گا تو وہ ایذا رسانی اپنی ہی خواری اور نا امیدی کا باعث ہوگی۔ نیز کوئی بھی اپنے بھائی کی شرکت اُن کے روا نہ رکھے۔ اور اگر ان میں سے کوئی اس کے ساتھ فخر و تکبر سے پیش آئے۔ تو اُس کی مانند ہو کر اُس کا مقابلہ نہ کرے بلکہ اس کے ساتھ پہلے سے زیادہ خندہ پیشانی اور خوش کلامی سے پیش آئے اور یہ کہ اگر کوئی اُن میں سے کوئی ایک اُن ہی کے ساتھ بدی کرے۔ تو اس بدی کنندہ کا ساتھ نہ دے۔ اور اگر وہ ان یارانِ طریقت میں سے کسی کو نسبی یا کسبی طعنہ دیتا ہو تو اس کو لعنت ملامت اور ایسا کرنے سے منع کرے اس صورت میں کہ وہ اُن کی نیکی بدی [illegible] اور یہ کہ جس طرح ان پیرِ بھائیوں میں سے جو ملاحظہ عمر یا رتبہ [illegible] سلوک یا برتاؤ کرتا ہے اُسی طرح چھوٹوں اور کم حیثیت پیر بھائیوں کے ساتھ پیش آئے۔ اور اگر ان سے کوئی غائب یا غیر حاضر ہو تو جس طریقہ سے ممکن ہو دوسروں سے

Marfat.com

دریافت کرے اگر اس کو ضرورت درپیش ہو تو اس کی مدد کرے اور زور لگا دے جتنی کہ اس میں سکت و طاقت ہو اور یہ کہ ان میں سے کوئی ایک بوجہ عدم ادائیگی قرض بر تاریخ معیّنہ یا غیر معیّنہ کے قید ہو تو اس کو چھڑانے کے لئے اس کا قرضہ ادا کرنے میں امداد کرنے کی کوشش کرے اور یہ کہ جس کسی کو مرشد نے اُن میں سے مقدم مقرر کیا ہو۔ اس کی پیروی کرے اور اس کی خدمت گذاری میں کوشش کرے خواہ وہ عمر میں اس سے کتنا ہی چھوٹا ہو اور تمام مریدوں پر یہی واجب ہے کہ جس کو مرشد نے مقدم کیا ہو۔ اس کی اقتدا کریں اور اس کے گذشتہ گناہ اور بدکاریاں اس کو نہ جتائیں۔ اور یہ کہ اپنے نفس کے متعلق یہ مکمّل اعتقاد رکھے کہ میرا نفس ان سب سے کمتر ہے۔ نہ یہ کہے کہ میں اس سے اچھا ہوں نہ یہ کہے کہ فلاں فلاں سے اچھا ہے۔

وہ آداب جو مُرید کو اپنے نفس اور ذات کے متعلق واجب الادا ہیں

یہ وہ آداب ہیں کہ جن پر مرید کو بذات خود قائم رہنا اور عمل کرنا ضروری ہے چنانچہ وہ آداب عاجزی بھوک و تذلیلِ نفس خود ہیں۔ ساتھ ہی نفس کو تمام نیک اعمال سے قابو میں لانا اور اس کے اثرات سے منہ موڑنا اور اس کی خواہشوں کو ترک کرنا بھی ہے یہاں تک کہ اسی مخالفتِ کارِ نفس میں ہی موت آجائے۔ یعنی آخری دمِ مرگ تک نفس امّارہ کی اور خواہشات میں کوشاں رہے۔ اور یہ کہ اس دنیا میں مجاہدہ اور پرہیزگاری

Marfat.com

اختیار کرے تاکہ یہ نفس امّارہ دنیا کی طرف راغب نہ ہونے پائے۔ بلکہ اس کو ملعون و مغضوب جانے اور اس کی محبّت نہ رکھے کیونکہ دنیا کی محبّت سالک کو خدا تعالیٰ کے قرب سے دور رکھتی ہے اور یہ کہ اپنے نفس امّارہ کے ساتھ اس طرح کا جہاد کرے جس طرح کہ جہاد کرنے کا حق ہے کیونکہ جو کوئی مجاہدہ نہیں کرتا۔ مشاہدہ نہیں پا سکتا اور جو کوشش کرتا ہے مشاہدہ پا لیتا ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں۔ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ، یعنی جو لوگ ہمارے دین کے راستہ میں کوشش کرتے ہیں۔ ہم ان کو اپنا راستہ دکھا دیں گے۔ جو کوئی اپنے زعم میں خداوند تبارک و تعالیٰ تک پہنچنے کا یقین نہیں رکھتا یہ اس کی سراسر جہالت ہے اس کو سوائے لاحاصلی کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ اللہ حدود اور جہات سے پاک ہے۔ کوئی ملک یا سمت یا ولایت نہیں ہے جس میں گھیرا ہوا ہو اور نہ ہی اس کا کوئی مکان ہے کہ فنا ہو۔

علاوہ ازیں یہ کہ نفس کی غفلت کے باعث عیش و آرام میں نہ پڑے۔ اور نہ ہی عبادات اور عملیات کو بوجہ کمیابی مشاہدہ کے ترک کرے اور یہ کہ تہائی رات آخر میں نہ سوئے اور یہ کہ نوجوان اور بیگانہ عورتوں کی صحبت سے خواہ آپس میں بھائی بہن تصور کیا ہو ہمیشہ بچتا رہے۔ بجز اس صورت میں کہ نامبردگان خود اس کے حقیقی بھائی یا بہنیں ہوں اور یہ کہ ماسوائے حکم مرشد ایک قدم بھی خواہ وہ ماں باپ کی خدمت کے متعلق ہی ہو اٹھا کر نہ رکھے۔ کیونکہ سالک کے لئے ایسا فعل محبّت الٰہی اور

Marfat.com

حقوقِ خلق سے گرا دیتا ہے۔ اگر بالفرض دو حقوق باہم لاحق ہو جائیں تو اوّل حق خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔ دوسرے کے حق سے اللہ تعالیٰ کا حق مقدم جانے۔ نیز آنکہ حقوق والدین سے حقوق مرشد کو ترجیح دینا اور فائق جاننا بہت سی وجوہ کے باعث ہے اول یہ کہ مرشد ان کو راہ راست کی طرف راہنمائی کرتا ہے مگر والدین کو نہ تو قربِ خدا حاصل ہے اور نہ راہ کی واقفیت۔ دوم یہ کہ مرید کو گناہ کی خواری اور بربادی سے نکال کر عزت و طاعتِ حق کی طرف لاتا ہے مگر والدین میں یہ خاصیت نہیں۔ سوم یہ کہ مرشد اس کو بدبختی کے راستہ سے جو اس نے جہل و نادانی کے باعث اختیار کیا ہوا ہے ہٹا کر سعادتِ ابدی کی طرف لے آتا ہے مگر والدین ایسا کرنے سے قاصر ہیں۔ چہارم یہ کہ مرشد اس کو زندگانی دنیا میں زہد و عبادت اور مجاہدہ و ریاضت کی ترغیب اور آخرت کے گھر کی رغبت دلاتا ہے مگر والدین میں یہ طاقت کہاں۔ پنجم یہ کہ مرشد قیامت کے روز کی مصائب اور خوف و ہراس سے رہائی دلانے کا اور ہمیشگی اور سرمدی نعمتوں کے عطا کرانے کا ذریعہ ہے حالانکہ والدین میں یہ طاقت نہیں بلکہ وہ راہِ راست سے اس کو مخالف سمت کی طرف لے جانے والے ہیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ کہ لَوْ جَازَ السُّجُوْدُ لِغَیْرِ اللّٰہِ لَسَجَدَ الْمُتَعَلِّمُ لِلْمُعَلِّمِ وَالْمَرْأَۃُ لِزَوْجِھَا ——— یعنی اگر سجدہ غیر خدا تعالیٰ کے لئے جائز ہوتا۔ تو شاگرد کے لئے استاد کے حق میں اور عورتوں کے لئے خاوند کے لئے ہوتا۔ نیز دوسری روایت میں منقول ہے کہ لَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ یَسْجُدَ

Marfat.com

لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمُتَعَلِّمَ اَنْ يَسْجُدَ لِلْمُعَلِّمِ وَالْمَرْاَةَ لِزَوْجِهَا لِكَثْرَةِ الْحُقُوْقِ الْوَاجِبَةِ عَلَيْهَا ۝

یعنی اگر میں کسی دوسرے کے آگے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو شاگرد کو بحق استاد اور عورت کو بحق استاد اور عورت کو بحق خاوند ان کثرت حقوق کے باعث جو اُن پر واجب ہیں دیتا۔ نیز اپنے ورد و وظائف کو کبھی ترک نہ کرے نہ ناغہ ہونے دے۔ کیونکہ جس روز وظیفہ و ورد ترک ہو جائے گا اس روز امدادِ غیبی منقطع ہو جاوے گی پس جو شخص ورد کا تارک ہے اس کے لئے کوئی امداد غیبی نہیں ہے۔ لہٰذا چاہیئے کہ ہمیشہ اداب ورد و وظائف کو ملحوظ خاطر رکھے اور ان کے حقوق کی ادائیگی کو مکمل طور پر ادا کرے۔ یُوَفَّقُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی ۝

وہ آداب جو ذکر فکر ورد و وظائف کی حالت میں واجب الادا ہیں

چنانچہ ذکر کے آداب یہ ہیں۔ پانچ شروع کرنے سے پہلے بارہ ذکر حالت میں اور تین ذکر ختم کر لینے کے بعد۔ پس قبل از آغازِ ذکر پانچ اداب ذکر یہ ہیں اوّل غسل دوضو دوم توبہ استغفار سوم خاموشی چہارم سکون پنجم اپنے ہادی و مرشد کے وسیلہ سے امداد ملنے کا مکمل اعتقاد۔ اور یہ بھی یقین رکھنا کہ اس کی امداد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں۔

Marfat.com

نیز وہ جو بحالتِ ذکر بارہ ہیں۔ ان میں سے پہلا آداب منہ قبلہ کی طرف کرنا اور قعدہ نماز کی صورت میں بیٹھنا۔ دوسرا۔ اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں رانوں پر رکھنا۔ تیسرا آنکھوں کو بند رکھنا۔ چوتھا۔ پاک وصاف اور پانچواں اندھیرے مکان میں بیٹھنا۔ چھٹا اس ذکر معمّہ کے ذریعہ حصول مقصد پر کلی اعتماد رکھنا۔ ساتواں خلوصِ نیت آٹھواں بدن اور کپڑوں کو خوشبو لگانا۔ نانواں مکان (معبد خانہ) میں خوشبو دار بتیاں جلانا۔ دسواں اپنے دل سے خطرات وخیالات کا دور کرنا۔ گیارھواں۔ نفی اثبات یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے معنوں کو خیال میں رکھنا۔ بارھواں مرشد کے تصور کو دل میں قائم کرنا۔ اس طریقہ سے کہ ایک دم بھی غفلت نہ ہو۔ جاننا چاہیئے کہ دل کا تعلق تصورِ شیخ کے ساتھ ہے۔ اور اس راہِ سلوک میں وجودِ مرشد کا تصور تمام حالات میں مقدم ہے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے۔ پہلے مخلص سہراہ اس کے بعد راہ۔

پھر بعد از اختتام ذکر تین آداب یہ ہیں اوّل خاموشی اور آرام دوم تصورِ شیخ ہمراہ پاس انفاس اور اپنے نفس کو ذلیل وخوار جاننا حقیر سمجھنا مردود اور بُرا جاننا۔ سوم۔ ذکر کے بعد پانی نہ پینا۔ کیونکہ پانی پینا گرمیٔ شوق و وجد کو مردہ کر دیتا ہے۔ جاننا چاہیئے کہ وجد اگر زیر سے پڑھا جائے تو اس کے معنی طاقت ور ہونے یا پالینے کے ہیں۔ اور اگر زبر سے پڑھا جائے تو غمگین ہونے یا عاشق ہونے کے ہیں۔ اور عام طور پر ذوق شوق کی حالت کو جو صوفیان کو بحالت سماع پسند حاصل ہوتی ہے کہتے ہیں اور یہاں یہی مراد ہے۔

پس جہاں تک مجھے علم ہے۔ کسی پیر کامل نے ذکر سے فارغ ہونے کے بعد کم از کم

Marfat.com

آدھ گھنٹہ سے پہلے کسی ذاکر کو پانی پینے کی اجازت نہیں دی۔ اس لیے تجھے لازم ہے کہ ذکر کرنے کے بعد ہرگز جلدی سے پانی نہ پینا۔ ورنہ امدادِ غیبی سے محروم رہ جائے گا۔ ذکر کرنے کے بعد ایک گھڑی پانی پینے میں صبر کرے تاکہ اپنے مقصود پانے میں فتح حاصل کرے۔ اگر بفرضِ محال وجد و محبت یا وجد و محبت کی آگ اس کے وجود میں اس قدر بڑھ جائے کہ صبر ناممکن ہو۔ تو جس طریقہ سے ہمارے پیشواؤں نے اجازت دی ہے۔ پانی کا استعمال کرے۔ اور پانی پینے میں یہ احتیاط رکھنا لازمی ہے کہ سخت پیاس کی حالت میں بھی عادت سے زیادہ نہ پیوے۔ وَاللّٰہُ ھَادِیْ وَمِنْہُ التَّوْفِیْق

تقربِ الٰہی کیلئے اسمائے اصول و فروع کا بیان

اسم اصول و توجہ

اسمائے اصول و فروع بتقرب الی اللہ تعداد میں تیرہ ہیں۔ چنانچہ اسمائے اصول سات اور اسمائے فروع چھ ہیں۔ پس سات اسمائے اصول جو ہیں۔ وہ ساتوں نفسوں کے لیے ہیں اور ہر ایک نفس کا علیحدہ علیحدہ نام ہے۔ پس ہر اسم کے لیے تعداد مقرر ہے اور توجہ کی ضرورت ہے۔ جو ہر ایک نفس کے لیے پڑھے جاتے ہیں۔ چنانچہ ہر نفس کے متعلق یہ ہے عالم ہے۔ محل ہے۔ درود ہے نور ہے اور ذکر ہے۔

پس اسم اول برائے نفسِ امارہ جو کہ سب سے زیادہ گناہوں کی طرف مائل کرنے والا۔ نہایت سختی سے دنیاوی لذتوں کی طرف کھینچ لے جانے والا۔ اور بدکاریوں اور فواحشات

Marfat.com

وغیرہ کی طرف راغب کرانے والا ہے کے لیے۔ جیسا کہ اللہ تبارک و تعالےٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ

اسم دوئم برائے نفس لوامہ: نفس لوامہ وہ نفس ہے۔ جو نور دل کی ہدایت کے باعث گناہ کے وقوع پذیر ہونے پر اپنے آپ کو سخت ملامت کرتا ہے۔ اور یہ نفس سلمانؑ اور اولیا کو حاصل ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کی قسم اٹھائی ہے۔ لا اقسم بالنفس اللوامہ

اسم سوم برائے نفس ملہمہ: نفس ملہمہ وہ نفس ہے۔ جو از قسم نیکے کے خیالات دل میں ڈالتا ہے۔ اور خواب میں ظاہر کرتا ہے۔

اسم چہارم برائے نفس مطمئنہ: نفس مطمئنہ وہ نفس ہے جو بری خصلتوں سے پاک اور نیک خصلتوں سے متصف ہو کر حضور الٰہی میں حاضر ہو کر اطمینان کو پہنچتا ہے۔ اسی لیے اس کا نام نفس مطمئنہ رکھا گیا ہے۔ مصداق آیہ کریمہ یا ایھا النفس المطمئنۃ ارجعی تا اخر

اسم پنجم برائے نفس راضیہ: نفس راضیہ وہ نفس ہے۔ جو بمصداق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کی ماہیت پیدا کرتا ہے ارضائے الٰہی پر راضی ہو جانے کی ترغیب دیتا ہے۔

اسم ششم برائے نفس مرضیہ:

اسم ہفتم برائے نفس کاملہ:۔

مرید کے لیے لازم ہے کہ پہلے مطابق تعداد معینہ اسم اصول متعلقہ ہر نفس کا ورد کرے۔ اس کے بعد اسم توجہ جو کہ ورد شدہ اسم اصول کی طرف منسوب ہے۔ پڑھے۔ نیز یہ کہ جو اسم مقرر کئے گئے ہیں۔ ان کی جگہ کوئی دوسرا اسم نہ بدلا جائے۔ جب تک اس اسم کی جگہ دوسرا اسم بدلنے

Marfat.com

کا مستحق نہ ہو جائے یعنی مرشد کے اشارہ سے یا جناب باری تعالےٰ کی امداد فیض سے جو نشانوں اور علامتوں سے تجھ پر ظاہر ہوں۔ یا بحکم ظاہری مرشد کے جس نے بتلایا ہو نبدیل کر۔ پس یہ اسمائے متبرکہ ان طریقوں، ترکیبوں۔ علامتوں کے ساتھ پڑھ کر پڑھنے والے کو مجلّٰی و منور کر کے چمکا دیں۔ اور ہر نفس کے متعلقہ اطوار۔ علامتیں اور رنگ وغیرہ بخوبی معلوم ہیں۔ پس اس بھید کو یاد رکھو اور مخفی رکھو۔ مگر جو مستحق ہے پر بیشک ظاہر کر۔ پھر جب سالک ان اسماء اصول کے ورد سے فراغت حاصل کرے۔ تو پھر اسم فرع ہر شش قسم یکے بعد دیگرے کا ورد شروع کرے جب ان کا ورد بھی ختم ہو جائے۔ تو پھر شروع سے اسم اول اصول شروع کر دے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے راز کھول دے۔ پس لازم امر ہے کہ خلوص کے ساتھ اور تن تنہائی کی حالت میں عاجزی اور گڑگڑاہٹ کے ساتھ ذکر میں مشغول رہے۔ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

(۱) اسم اوّل اصول یہ ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اس کے ورد کی تعداد ایک لاکھ بار ہے اور اس کی ترجیع یہ ہے: اِلٰہِیْ اَظْہِرْ عَلَیَّ ظَاہِرِیْ سُلْطَانَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحَقِّقْ بَاطِنِیْ بِحَقَائِقِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاسْتَغْرِقْ فِیْکَ ظَاہِرِیْ بِاَحَاطَۃِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَللّٰھُمَّ لَکَ فِیْ مَرَاتِبِ وُجُوْدِکَ بِبُھُوْدِکَ وَصِفَاتِکَ حَتّٰی لَا اَشْھَدُ غَیْرَ اَفْعَالِکَ وَصِفَاتِکَ بِوَجْھِکَ

Marfat.com

اَلْحَقّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ھُ ـــــ یہ اسم خاص نفس امارہ کے لیے ہے۔ سیر اس کی الی اللہ یعنی اللہ کی طرف۔ اور جہاں اس کا یہ جہاں اور جائے رہائش (محل) اس کی سینہ اور حال اس کا توجہ و خواہش جانب خدا اور وارد اس کا شریعت ہے اور نور اس کا نیلا مائل سیاہی (کبود) ہے۔

(۲) اسم دوم اصول اللہ ہے تعداد ورد اس کی اٹھتر ہزار چوراسی بار ہے۔ اور توجہ اس کی یہ ہے۔ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اِلٰھِیْ دُلَّنِیْ بِکَ عَلَیْکَ وَزَرْقِنِی الثَّبَاتَ عِنْدَ وُجُوْدِکَ لِاَکُوْنَ مُتَادِّبًا بِہٖ بَیْنَ یَدَیْکَ یَا اللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اِلٰھِیْ بِعَظْمَتِکَ وَجَلَالِکَ اُرْزُقْنِیْ حُبَّکَ یَا اَللّٰہُ یَا اللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اِلٰھِیْ اِجْعَلْ قَلْبَ عَبْدِکَ الضَّعِیْفَ مُظْھِرًا لِذَاتِکَ وَمُتَّبِعًا لِاٰیَاتِکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ

مذکورہ بالا اسم نفس لوامہ کے لیے ہے پس سیر اس کی للہ ہے اور عالم اس کا برزخ ہے یعنی میانہ یا معنی وہ زمانہ کہ مرنے کے وقت سے لے کر قیامت تک ہے اور محل اس کا دل ہے۔ جو بائیں جانب پستان کے نیچے بقدر چار انگل یا دو انگل کے ہے اور حال اس کا محبت ہے اور وارد یعنی آنا اور راہ بتلانا اس کا طریقت ہے اور نور اس کا زرد ہے۔

(۳) اسم سوم اصول ھُوَ ہے اور اس کے ورد کی تعداد چوالیس ہزار چھ سو چھتیس بار ہے اور توجہ اس کی یہ ہے۔ یَا ھُوْ یَا ھُوَ یَا ھُوَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا ھُوَ یَا ھُوَ یَا ھُوَ حَقِّقْ بَاطِنِیْ بِسِرِّ ھَوِیَّۃِ ذَاتِکَ وَاَفْنِ مِنِّیْ اَنَانِیَّتِیْ اِلٰی اَنْ

Marfat.com

اَنْ تَصِلَ اِلٰی هُوِیَّةِ ذَالِكَ الْعُلِیَّةِ یَا مَنْ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ اَفْنِنِیْ
عَنْ كُلِّ شَیْءٍ غَیْرِكَ وَخَفِّفْ عِنِّیْ ثِقْلَ كَثَافِ الْمَوْجُوْدَاتِ
وَامْحُ عَنِّیْ نُقْطَةَ الْغَیْرِیَّةِ لَا شَاهِدُكَ وَلَا اُوْلٰی
غَیْرَكَ یَا هُوَ یَا هُوَ لَا سِوَاكَ مَوْجُوْدٌ لَا سِوَاكَ مَعْبُوْدٌ
لَا سِوَاكَ مَقْصُوْدٌ یَا وَاحِدُ الْوُجُوْدِ یَا اَللّٰهُ یَا هُوَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

مندرجہ بالا اسم ھُو نفسِ لمہ کے لیے ہے اس کی سیر و رفتار علی اللہ عالم امر کا اور اس عالم سے مراد اصطلاح صوفیہ کرام میں عالم حقیقت یا عالم غیب یا عالم ملائکہ و عالم ارواح سبھی پر حاوی ہے۔ اور محل یا مقام اس کا روح ہے۔ جو سینہ کے دائیں جانب عین قلبی لطیفہ کے مقابل ہے۔ اور حال اس کا عشق ہے اور وارد آنا اور راہ بتلانا اس کا معرفت ہے اور نور اس کا سُرخ ہے۔

(۴) اسم چہارم اصول حَیٌّ ہے۔ اس کے ورد کی تعداد بیس ہزار بانوے بار ہے۔ اور توجہ اس کی یَا حَیُّ یَا حَیُّ یَا حَیُّ اِلٰهِیْ اَحْیِنِیْ حَیٰوةً طَیِّبَةً وَاَسْقِنِیْ شَرَابَ مَحَبَّتِكَ اَعْذَبَهٗ وَاَطْیَبَهٗ یَا حَیُّ یَا حَیُّ یَا حَیُّ اِلٰهِیْ حَقِّقْ حَیَاتِیْ یَا حَیُّ یَا حَیُّ یَا حَیُّ اِلٰهِیْ اَحْیِ رُوْحِیْ بِكَ حَیَاةً لَّا تَمُوْتُ وَمَتِّعْ سِرِّیْ بِسِرِّكَ فِی الْحَضْرَةِ الشُّهُوْدِیَّةِ وَاَمْلِاْ قَلْبِیْ بِالْمَعَارِفِ الرَّبَّانِیَّةِ وَاَطْلِقْ لِسَانِیْ بِالْعُلُوْمِ اللَّدُنِّیَّةِ ۔ یَا حَیُّ یَا حَیُّ یَا حَیُّ

Marfat.com

یہ اسم چہارم خاص نفسِ مطمئنہ کے لیے ہے۔ سیر اس کی عینُ اللہ ہے۔ اور عالم اس کا حقیقت محمدی ہے اور محل یا جگہ یا لطیفہ اس کا سر ہے جو مابین دائیں اور بائیں پہلو کے اکہ فم معدہ ہے۔ اور حال اس کا وصل ہے اور وارد اس کا یعنی آنا اور راہ بتلانا حقیقت ہے اور نور اس کا سفید ہے۔

(۵) اسم پنجم اصل واحدٌ ہے اور تعداد ورد اس نام کی ترانوے ہزار چار سو بیس ہے۔ اور توجہ اس کی۔ یَا وَاحِدُ یَا وَاحِدُ یَا وَاحِدُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَوْجُوْدُ اجْعَلْنِیْ مَوْجُوْدًا بِنُوْرِ وَحْدَا نِیَّتِکَ مُؤَیَّدًا بِشُھُوْدِ اُنْسِکَ یَا وَاحِدُ یَا وَاحِدُ یَا وَاحِدُ اِلٰھِیْ اَنْتَ الْمَوْجُوْدُ فِیْ ذَاتِکَ الْعُلْیَا بِاُلُوْھِیَّتِکَ یَا وَاحِدُ یَا وَاحِدُ یَا وَاحِدُ

یہ اسم مذکورۃ الصدر نفسِ راضیہ کے لیے مخصوص ہے اور سیر اس کی فی اللہ اور عالم اس کا لاہوت یعنی عالم ذات الٰہی ہے جہاں سالک کو اس مقام میں مرتبہ فنا فی اللہ کا حاصل ہوتا ہے اور مرتبہ صفات کو جبروت اور مرتبہ اسماء کو ملکوت کہتے ہیں۔ محل اس کا سر اسر یعنی مغز ہے۔ اور حال اس کا فنا ہے اور وارد اس کا نہیں ہے اور نور اس کا سبز ہے

(۶) اسم ششم اصل یا عزیز ہے۔ اس کے ورد کی تعداد چوہتر ہزار چار سو چالیس ہے۔ توجہ اس کی یَا عَزِیْزُ یَا عَزِیْزُ یَا عَزِیْزُ اجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الْعَزِیْزِ الذَّکِرِیْنَ یَا عَزِیْزُ یَا عَزِیْزُ یَا عَزِیْزُ یَا اِلٰھِیْ عَزِّنِیْ بِعِزَّتِکَ یَا عَزِیْزُ یَا عَزِیْزُ یَا عَزِیْزُ یَا عَزِیْزُ اِلٰھِیْ وَاجْعَلْنِیْ مُکَرَّمًا یَا عَزِیْزُ یَا عَزِیْزُ

Marfat.com

یَا عَزِیْزُ

اسم مذکورۃ الصدر نفسِ مرضیہ کے لیے ہے۔ سیر اس کا عینِ اللہ ہے عالم اس کا شہادت ہے۔ اس کو عالمِ مشاہدہ اور عالم مخلوق بھی کہتے ہیں۔ جو کہ عرش و کرسی سات آسمان اور ساتوں زمینوں مع اس کے فرشتے کے جو تمام زمین کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر سنگِ مرمر پر کھڑا ہے اور مع اس گائے کے کہ جس نے سنگِ مرمر کو اپنے دونوں سینگوں پر رکھ کر ایک سیاہ پتھر پر کھڑا ہے مع اس مچھلی کے کہ جس نے اس سیاہ پتھر کو اپنی گردن پر رکھا ہوا ہے اور مع ایک دریائے عظیم کے جو ساکن ہے۔ کہ جس ہوا کے جس پر وہ دریا قائم ہے یہ سب کچھ عالم مشاہدہ میں محسوس ہے۔ اور حال اس کا حیرت اور وارد اس کا بعض اسرارِ شریف ہیں۔ اور نمود اس کا سیاہ ہے۔

(۷) اسم ہفتم اصول یا وَدُوْدُ ہے۔ اس کے ورد کی تعداد بیس ہزار دس ہے۔ توجہ اس کی یہ ہے۔ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ اِلٰہِیْ اَعْطِنِیْ وُدًّا فِیْ قَلْبِیْ اِلٰہِیْ اِجْعَلْ لِیْ عِنْدَکَ عَهْدًا وَاجْعَلْ لِیْ فِیْ صُدُوْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ الْعَارِفِیْنَ مَوَدَّةً اِلٰہِیْ اَکْفِنِیْ شَرَّ مَنْ لَفَیْتُهٗ وَکَفِیْتُهٗ بِیَدِکَ

اسم اصول مذکورۃ الصدر نفس کاملہ کے لیے۔ یہ اس کی بااللہ ہے اور عالم اس کا وحدت کو کثرت میں اور کثرت کو وحدت میں دیکھنا ہے۔ اس کی جگہ یا لطیفہ اخفا ہے۔ اور مقام اس کا سر کی پیشانی یعنی سر کا اعلیٰ حصہ ہے۔ اور حال اس کا بقا ہے۔ اور وارد اس

Marfat.com

کا تمام نیک اوصاف جو نفسوں کے ذکر میں بیان ہو چکے ہیں۔ اصول السبع ختم ہوئے ۔

اسمائے فروع کی تفصیل

اسمائے فروع یہ ہیں۔ حَقٌّ ۔ قَہَّارٌ ۔ قَیُّوْمٌ ۔ وَہَّابٌ ۔ مُہَیْمِنٌ بَاسِطٌ پس اسمائے اصول و اسمائے فروع متذکرۃ الصدر گل تیرہ ہوئے ۔ اور انہی میں اسم اعظم ہے ۔ اور ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اسمائے فروع کے ہر ایک اسم کے ورد کی تعداد ایک ایک لاکھ ہے ۔ یعنی حَقٌّ ایک لاکھ بار قَہَّارٌ ایک لاکھ بار ۔ قَیُّوْمٌ ایک لاکھ بار ۔ وَہَّابٌ ایک لاکھ بار ، مُہَیْمِنٌ ایک لاکھ بار ۔ بَاسِطٌ ایک لاکھ بار

پس میرے اس کو غیر سے پوشیدہ رکھنا اور محفوظ رکھنا تم پر لازم ہے اور ہر ورد کو اس کے معینہ محل میں بطور امانت رکھنا اور پرہیزگاری پر قائم رہنا ضروری ہے ۔ تاکہ اپنے مطلوب کو پہنچے انشاء اللہ تعالیٰ ۔

جاننا چاہیئے ۔ کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمایا کرتے تھے ۔ اور جہان کے لیے نصیحت فرماتے تھے ۔ کہ اے مخلوق عالم تمہارا رب ایک ہے ۔ باپ تمہارا ایک ہے ۔ عربوں کو عجمیوں پر کسی فضیلت نہیں نہ عجمیوں کو عربوں پر ہر ایک کی بزرگی پرہیزگاری پر ہے ۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے ۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ یعنی تم میں سب سے بزرگ خداوند تعالیٰ کے نزدیک

Marfat.com

سب سے زیادہ پرہیزگاری ہے۔ پس سب سے زیادہ بزرگ و قابل تعظیم وہی ہے۔ جو سب سے زیادہ پرہیزگار اور نیکوکار ہے ان وجوہ کے باعث وہی خدا کا مخلص ہوگا چنانچہ حضور مرشد پاک فرماتے ہیں۔ اگر تقوے عمل ریاضت اور مجاہدہ کے ساتھ ہو۔ تو وہ شخص یقیناً ولی حقانی ہے۔ پس تقوے سے مراد اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہنا۔ اس کی ہر حکم کی تعمیل پر مستعد رہنا اور اس کی رضا پر راضی رہنے کا نام ہے۔

بعض کتابوں میں اسمائے اصولِ ہفتگانہ اس طرح درج ہیں۔ اول لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دوم اللّٰہُ سوم ھُوَ چہارم حَقٌّ پنجم حَیٌّ ششم قَیُّوْمٌ ہفتم قَھَّارٌ یا صَمَدُ

پس ان اسماء اصول و فروع کا ورد کرنے سے پہلے سالک کو لازم ہے کہ اپنے مرشد سے اجازت حاصل کرے تفاوت الفاظی کو رفع کرکے حقیقی اسم کا سبق دے کر اجازت ورد دے دے گا۔ ورد کرنے کے بعد یہ درود شریف کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النُّوْرِ الذَّاتِیِّ السَّارِیْ سِرُّہٗ فِیْ جَمِیْعِ اٰثَارِ السَّمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِكَ مُضَاعِفًا بِدَوَامِ مُلْكِكَ وَاَمْدِیَتِكَ

اس درود شریف کا ایک بار پڑھنا ثواب کے لحاظ سے ہزار دردوں کے پڑھنے کے برابر ہے اس کے متعلق بزرگان اور اہل کشف نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تمام دینی و دنیاوی مقاصد

Marfat.com

برآری کے لیے پڑھنا مجرب ہے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقِ

نیز ایک اور روایت میں اسمائے مروع سات اور بھی ہیں پس دونوں مل کر چودہ ہو جاتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:۔ حَیٌّ قَیُّوْمٌ۔ سَرِیْعٌ مُبِیْنٌ۔ کَبِیْرٌ مُتَعَالٌ فَتَّاحٌ عَلِیْمٌ۔ عَزِیْزٌ قَدِیْرٌ۔ مَلِکٌ قُدُّوْسٌ۔ ھَادِیٌ خَبِیْرٌ پس بروز اتوار حَیٌّ قَیُّوْمٌ کا ورد ۱۹۴ بار بروز سوم وار سَرِیْعٌ مُبِیْنٌ کا ورد ۴۴۲ بار اور بروز منگل کَبِیْرٌ مُتَعَالٌ کا ورد ۳۰۳ بار بروز بدھ فَتَّاحٌ عَلِیْمٌ کا ورد ۶۳۹ بار بروز جمعرات عَزِیْزٌ قَدِیْرٌ کا ورد ۴۸۰ بار۔ بروز جمعہ ملک قدوس کا ورد ۲۶۰ بار بروز ہفتہ ھَادِیٌ خَبِیْرٌ کا ورد ۸۳۲ بار بروز اتوار کرنا ضروری ہے جو نماز تہجد کے بعد ہونا چاہئے اللہ تعالیٰ اس کو جو راہ مستقیم کی طرف جانا چاہئے اپنے فضل و کرم سے راہ دکھائے

سانوں نفسوں اور اُن کی صفتوں کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

حمد و درود کے بعد جاننا چاہیئے کہ اس قالب انسانی میں سات نفس ہیں۔ اور ہر نفس اپنی اپنی صفت سے متصف ہے۔ ان میں سے ہر ایک کا نام علیحدہ علیحدہ ہے۔ اور ہر

Marfat.com

ایک کام بھی بلحاظ صفت جدا جدا ہی ہے۔ چنانچہ ان سے نجات حاصل کرنے کا واحد ذریعہ خلوت (چلہ کشی) ہی ہے

(۱) نفس امارہ ہے۔ اس کی صفتیں کنجوسی، بخیلی، حرص و آز، بیوقوفی، بدی، کینہ اور غصب و غصہ وغیرہ ہیں۔ اور ان صفات سے نجات حاصل کرنا اسم اوّل سے ممکن ہے۔ وہ اسم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔ اس کے ورد کی تعداد ستر ہزار بار ہے۔ چنانچہ بعد طہارت وضو دو رکعت نماز نفل گزارے۔ اور ہر رکعت میں ایک بار سورۃ فاتحہ اور بعد اس کے جو سورت کہ چاہیے پڑھے۔ پس سلام پھیرنے کے بعد یہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَشْتَرِیْ مِنْکَ نَفْسِ الْاَمَّارَۃِ بِھٰذِہِ السَّبْعِیْنَ اَلْفًا

یعنی اے خداوند تعالےٰ میں ان ستر ہزار اسم گرامی کے عوض اپنا نفس امارہ تجھ خریدتا ہوں۔ پھر فرمان مرشد کے مطابق روزانہ ورد کرے۔

(۲) نفس لَوَّامَہ ہے۔ اس کی صفتیں مکر و ریا۔ خود بینی۔ اور خواہشات نفسانی اور غفلت ہے۔ اور ان سے نجات پانا اسم دوم سے ممکن ہے۔ وہ اسم ہُوَ ہے اور اس کا ورد ساٹھ ہزار بار ہے۔ پس اس کے ورد کرنے سے پہلے پہل وہی طریق نماز گزارے اور کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اِشْتَرِیْ مِنْکَ نَفْسِی اللَّوَّامَہ بِھٰذَا السِّتِّیْنَ اَلْفًا

یعنی اے خدا تعالےٰ میں ساٹھ ہزار اسم ہُوَ کے عوض اپنا نفس لوامہ خریدتا ہوں۔ پھر مطابق طریقہ اسم اور ورد شروع کر کے میعاد معینہ تک ختم کرے اگلا ورد شروع کرے۔

(۳) نفس ملہمہ ہے اس کی صفتیں قناعت۔ سخاوت۔ علم۔ نافع۔ توبہ اور عبادت تحمل ہیں۔ اور ان سے نجات پانا اسم سوم سے ممکن ہے۔ اور وہ اسم ھُوَ ہے۔ تعداد

Marfat.com

وردِ اس کے کی پچاس ہزار ہے۔ پس پہلے کی طرح نماز ادا کرے۔ اور یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اشْتَرِیْ مِنْكَ نَفْسِی الْمُلْھِمَّةِ بِھٰذِہٖ الْخَمْسِیْنَ اَلْفًا

لے بارِ خدا میں پچاس ہزار اسم کے عوض اپنا نفسِ ملہمہ خرید رہا ہوں۔ پھر مطابق طریقہ اسم اوّل ورد شروع کرکے میعاد معینہ تک ختم کرکے اگلا اسم شروع کرے۔

(۴) نفس مطمئنہ ہے۔ اس کی صفتیں بخشش۔ توکل۔ بردباری حقیقت و رضا اور شکر ہے۔ اور ان سے رہائی پانا اسم چہارم سے ممکن ہے۔ اور وہ اسم ہے۔ اور تعداد ورد اس کے چالیس ہزار ہے۔ پس پہلے کی طرح نماز گذارے۔ اور کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اِشْتَرِیْ مِنْكَ نَفْسِی الْمُطْمَئِنَّةَ بِھٰذِہِ الْاَرْبَعِیْنَ اَلْفًا

یعنی اے خداوند تعالےٰ میں تجھ سے اپنے نفسِ مطمئنہ کو ان چالیس ہزار اسم کے عوض خریدتا ہوں۔

(۵) نفسِ راضیہ ہے اور اس کی صفتیں کرامات۔ زہد و ریاضت۔ ذکر و فکر اور عشق ہے۔ اور اس سے رہائی پانا اسم پنجم سے ممکن ہے۔ اور وہ اسم حَیٌّ ہے۔ اور اس کے ورد کی تعداد تیس ہزار بار ہے۔ پس پہلے کی طرح نماز گزارے۔ اور کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَشْتَرِیْ مِنْكَ نَفْسِی الرَّاضِیَةَ بِھٰذِہِ الثَّلَاثُوْنَ اَلْفًا

یعنی اے بارِ خدایا میں تجھ سے اپنے نفسِ راضیہ کو ان تیس ہزار اسم کے عوض خریدتا ہوں۔ پھر مطابق طریقہ اسم اوّل میعاد معینہ تک ختم کرکے اگلا اسم شروع کرے۔

(۶) نفس مرضیہ۔ اس کی صفتیں حسنِ خلق۔ نرمی۔ قربِ خدا۔ متابعت سنت مصطفےٰ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم ہیں۔ اور اس سے رہائی پانا اسم ششم سے ممکن ہے۔ اور وہ قیّوم ہے اور اس کے درود کی تعداد بیس ہزار ہے۔ پس پہلے کی طرح نماز گزارے اور کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَشْتَرِیْ مِنْکَ نَفْسِیَ الْمَرْضِیَّۃَ بِھٰذِہِ الْعِشْرُوْنَ اَلْفًا

یعنی اے بارخدایا میں تجھ سے اپنے نفس مرضیہ کو ان بیس ہزار اسم کے عوض خریدتا ہوں۔ پھر مطابق طریقہ اسم اوّل میعاد معینہ تک ختم کر کے اگلا اسم شروع کرے۔

(۷) نفسِ کاملہ ہے جس کو صافیہ کہتے ہیں۔ اس کی صفتیں گوشہ نشینی عبادت زن و فرزند سے مفارقت۔ خاموشی، سچائی۔ مددگاری۔ وفائے عہد اور فرمانبرداری وغیرہ احکام الٰہی ہے اور وہ اسم قہار یا صمد ہے۔ اس سے رہائی پانا اسم منتقم سے ہے۔ اور اس کے ورد کی تعداد دس ہزار ہے۔ پس پہلے کی طرح نماز ادا کرے۔ اور کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَشْتَرِیْ مِنْکَ نَفْسِیَ الصَّمِیْمَۃَ وَالصَّافِیَۃَ بِھٰذِہِ الْعَشَرَۃِ الْاٰفِ

یعنی اے بارخدایا میں تجھ سے اپنے نفس کاملہ کو جو کہ خالص و خلوص و صفا ہے ان دس ہزار اسم کے عوض خریدتا ہوں۔ جب تو ان نفسوں سے خلاص ہو جاوے تو خاصوں اور کاملوں سے ہوگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

جدول مقامات صوفیہ اور اسماء و صفات نفس ہائے ہفتگانہ

نمبر شمار								
۱	مقام	اوّل	دوم	سوم	چہارم	پنجم	ششم	ہفتم
۲	نفس	امّارہ	لوامہ	ملہمہ	مطمئنہ	راضیہ	مرضیہ	کاملہ
۳	سیر	الی اللہ	للہ	علی اللہ	مع اللہ	فی اللہ	عن اللہ	باللہ
۴	عالم	شہادت	برزخ	ارواح	حقیقت محمدیہ	لاہوت	شہادت	کثرت در وحدت وحدت در کثرت
۵	محل	سینہ	دل	روح	سرّ	سرالسر	خفی	اخفا
۶	حال	میل	محبت	عشق	وصل	فنا	حیرت	بقا
۷	وارد	شریعت	طریقت	معرفت	حقیقت	×	راز شریعت	تمام اکار
۸	نور	ہیلا	زرد	سرخ	سفید	سبز	سیاہ	×
۹	صفات	کنجوسی حرص	مکر۔ ہوا	سخاوت	بخشش	کرامات	حسن خلق	گوشہ نشینی
۱۰		نادانی جہالت	خود بینی	قناعت	توکل	زاہد۔ ذکر	و	زن و فرزند
۱۱		بدی۔ کینہ	خواہشات نفس	علم	بردباری	عشق و	نرمی	سے تنہائی
۱۲		غصہ	قہر و	تواضع	عبادت	پرہیزگاری	و	عبادت اور
۱۳		غفلت	غضب	توبہ۔ صبر	رضا	و	اخلاق حسنہ	خاموشی سچائی
۱۴		اور	تکبر	تحمل مزاجی	اور	ترک ماسوی اللہ	قرب الٰہی	وفا عہد و
۱۵		شہرت	اور	اور	شکر	اور	اور متابعت	فرمانبرداری
۱۶		×	اعتراض	خلوص	×	وفا	رسول اللہ	اللہ و رسولؐ

Marfat.com

بذریعہ خواب نفس ہائے ہفتگانہ کے حالات کا اظہار اور انکا علاج

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اما بعد اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ (اِی لِیَعْرِفُوْنَ) یعنی میں نے انسان اور جنوں کو پیدا نہیں کیا مگر عبادت اور پرستش کے لیے تاکہ وہ مجھے پہچانیں اور میری طرف مشغول ہوں۔

اسی طرح حضرت داؤد علیہ السلام نے پروردگار سے عرض کی کہ اے باری تعالیٰ خلقت کو کیوں پیدا کیا۔ جس کے جواب میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا۔ کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ۔ یعنی میں [illegible] ہوں کہ پہچانا جاؤں بایں وجہ خلقت کو پیدا کیا۔ پس لفظ خلق کا اطلاق تمام مخلوق [illegible] ریت، مٹی وغیرہ پر ہے۔ مگر مقصود و مراد انسان ہے اسی واسطے اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ یعنی انسان کو میں نے نہایت اعلیٰ ترکیب اور صورت پر پیدا کیا۔ پس انسان کو معرفت خداوندی کے قابل بنایا۔ اور دل انسان کو اپنے آپ کو ظاہر کرنے کے لیے آئینہ بنایا۔ تاکہ خداوند تبارک وتعالیٰ کے انوار جمال کے حصول کے لیے انسان نیکی اور صلاحیت کی طرف متوجہ ہوں۔

Marfat.com

آدم علیہ السلام کی مٹی اللہ تبارک وتعالےٰ کے دستِ قدرت نے چالیس دن میں گوندھی اور خمیر کی گئی پس اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا۔ اِذَا سوَیتُہٗ ونفختُ فیہ من رُوحی یعنی کہ جب شکل وصورت درست کرلوں اور اس میں اپنا روح کہ میرا پیدا کردہ ہے۔

انسان کے درجہ کمال وبلند ترین احوال اور روشن ترین مقال کی طرف اشارہ ہے اسی واسطے انسان تمام موجودات بلکہ ملائکہ مقربین سے بھی مخصوص شدہ ہے۔ لہذا اللہ تبارک وتعالےٰ نے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا حکم دیا ہے۔ اور ان پر کتابیں بھیجی ہیں۔ اور پیغمبر مبعوث فرمائے ہیں۔ جیسا کہ پیغمبروں میں سے ہر ایک پیغمبر نے ان کو راہ راست دکھایا اور سکھایا ہے اور خاص طور پر اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ پیغمبروں سے افضل واعلیٰ منتخب فرماکر ان کو راہ ہدایت وتوکل کی طرف لانے کے لیے بھیجا ہے۔ کیونکہ انسان خود بخود اپنے نفس کی اصلاح نہیں کرسکتا۔ اور معارفِ حقیقی کی طرف متوجہ نہیں ہوسکتا۔ جناب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

یعنی جس کسی نے اپنے نفس کو پہچان لیا۔ اس نے اپنے خدا کو پہچان لیا۔ پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین۔ سیدنا حضرت ابی بکر صدیقؓ۔ حضرت عمر خطابؓ حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علی کرم اللہ وجہٗ اہل یقین ہیں۔ خداوند تعالیٰ ہمیشہ ان پر راضی ہو کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف خاص اسلام کا راستہ بتلایا۔ ان کے بعد مشائخ بزرگوار ہیں۔ جنہوں نے پروردگار عالم کے راستہ حق کی طرف گمراہوں کو ہدایت فرمائی جس طرح کہ انہوں نے امت ہائے گزشتہ کے حال وقال اور تعبیر رؤیا اور حوادث واحوال کو دیکھا اور

Marfat.com

حاصل کیا۔ پس مریدوں سے جو کوئی مرید اپنے نفس کی شکل خواب میں دیکھے (خدا تعالےٰ ان کے اخلاق کو پاک کرے اور ان کے نفسوں کو صلاحیت بخشے) تو مرید فی الفور اپنے واقع کو اپنے مرشد کے حضور میں ظاہر کرے۔ مرشد اس واقع کی پہچان کرے کہ کس دائرہ کے متعلق ہے اور مرید کو بتلائے۔ تاکہ اس کو اپنا حال کما حقہٗ ظاہر ہو جائے۔ پس دائروں کے نام اور صفتیں حسب ذیل ہیں۔

چنانچہ اوّل دائرہ امارہ ہے۔ دوئم دائرہ لوامہ سوم دائرہ ملہمہ۔ چہارم دائرہ مطمئنہ پنجم دائرہ راضیہ ششم دائرہ مرضیہ ہفتم دائرہ کاملہ۔

اوّل، دائرہ نفسِ امارہ ہے۔ جو بدی کی طرف سخت ترین مائل کرنے والا۔ اور کفر و عناد کی صفتوں سے متصف ہے۔ پس جب انسان خواب میں سور یا کتا یا ہاتھی یا بچھو یا سانپ یا چوہا یا پسو یا جوں یا چڑ یا گدھا یا ٹٹی خانہ یا اصطبل یا شراب یا بھنگ یا افیون یا اس کی مثل کوئی چیز شراب سے ملتی جلتی ہوئی ہو۔ گندھا پانی یا کیچڑ یا ٹھہرا ہوا پانی مثلاً تالاب یا جوہڑ یا جاری پانی جس کا رنگ سیاہ یا مٹی کے رنگ کا ہو۔ دیکھے تو سمجھے کہ یہ تمام خاصیتیں نفس امارہ کی ہیں پس انسان ان صفتوں سے متصف ہو۔ تو وہ خاص طور پر اپنے نفسانی خواہشوں کے تابع ہے۔ پس اس کو اپنے نفسِ امارہ کی صفائی کے لیے ریاو عبادت کی سخت ترین ضرورت ہے۔ اور ذکر کلمہ پاک کی طرف متوجہ ہونا لازمی ہے۔ پس اس دائرہ امارہ کو اصولِ کے پہلے اسم سے منقطع کرے۔ اور ذکر کے تین اصول ہیں۔ اوّل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اس کا فروع لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ لَا مَحْبُوْبَ اِلَّا اللّٰہ لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہ

Marfat.com

لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہ لَا مَطْلُوْبَ اِلَّا اللّٰہ لَا مُرَادُ اِلَّا اللّٰہُ۔

اور ان کے ورد کی تعداد ہر ایک کی پانچ پانچ لاکھ ہے۔ اسم نہ گانہ سے اسم اوّل ہے۔

دوسرا اصول اللّٰہ اور اس کا فروع یَا نُوْرُ یَا بَاسِطُ یَا اَللّٰہُ یَا نُوْرُ یَا هَادِیُ یَا اَللّٰہُ یَا نُوْرُ یَا اَللّٰہُ یَا هَادِیُ یَا اَللّٰہُ اور ان میں سے ہر ایک کے ورد کی تعداد پانچ پانچ لاکھ ہے۔ تیسرا اصول هُوْ ہے۔ اور اس کا فروع یَا هُوْ اَنْتَ هُوْ یَا هُوْ اَنْتَ هُوْ یَا هُوْ اَنْتَ هُوْ یَا اَللّٰہ پس ان میں ہر ایک کے ورد کی تعداد پانچ پانچ لاکھ ہے۔ یہ اصول اسمائے حسنہ سے ہے۔ جو اپنے اپنے مواقع پر ذکر کئے جاتے ہیں۔ یہ نہ گانہ اسماء سے اسم دوئم ہے۔

مثال کے طور پر دائرہ نفس امارہ اگر خنزیر کو خواب میں دیکھے۔ تو یہ صفت حرام ہے۔ اگر کتا دیکھے تو یہ صفت غضب و غصہ کی ہے۔ اگر ہاتھی دیکھے تو یہ صفت غرور کی ہے۔ اور سانپ صفت منافق کی ہے۔ اور بندر صفت سخن چینی کی ہے۔ اور بچھو صفت عذاب کی ہے۔ اور چوہے کی صفت خلقت سے پوشیدہ رہتی ہے۔ محض اللہ تعالےٰ کو معلوم ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ اپنے نفس کی خواہش کے تابع ہے۔ اور چڑا اور جوں۔ چھپکلی۔ بستر سے مراد ایسا گناہ کرنا ہے جو مکروہ ہو۔ اور گدھی کے ساتھ مباشرت کرنا ایسا کام کرے۔ جس سے اسے نفع نہ ہو۔ اور ٹٹی خانہ سے مراد محبت دنیا میں غرق ہونا ہے۔ پس جب شراب کو چکھے۔ تو یہ صفت حرامکاری پر دلالت کرتی ہے۔ اگر شراب دیکھے۔ مگر اس کو نہ چکھے۔ تو اس کے خیالات حرام کی طرف مائل ہوں گے۔ اگر شراب خانہ دیکھے تو اس کے

Marfat.com

خیالات فاسدہ موجزن رہیں گے۔ ایسی قسم کی دوسری چیزیں خواب میں دیکھنے کا مطلب بھی دائرہ نفس امارہ سمجھ لیجئے۔ ہم نے کتاب ہذا کے طویل ہو جانے کے خوف سے قلیل الالفاظ اور کثیر المعنی عبارت پر اکتفا کیا ہے۔

دوم دائرہ نفس لوامہ ہے اس کی شکلیں اور صورتیں یہ ہیں۔ بھیڑ۔ بکری۔ گائے۔ اونٹ مچھلی۔ کبوتر۔ بطخ۔ مرغی۔ درخت کھجور۔ طعام ہائے پختہ۔ میوے۔ کپڑا سیا ہوا۔ گھوڑا بے زین یا بجھا ہوا دیا یا لالٹین یا شمع۔ یا پکی ہوئی روٹی یا دکانات یا عمارات یا محل یا ٹاری یا ان کی مانند دیگر عمارات یا شہد یا گنا یا شربت تو ان کو دائرہ نفس لوامہ کہا جاتا ہے۔ پس جب ان صفتوں اور خیالات سے متصف ہو۔ اور ساتھ ہی اس کا ارادہ دائرہ سوم کی طرف ہو۔ تو وہ اصول کلیہ میں سے اسم اللہ کا ذکر دے۔ جس ترکیب سے مرقوم و مذکور ہو چکا ہے۔

اب دائرہ نفس لوامہ کے حالات کی تفصیل بیان کرتا ہوں پس بھیڑ حلال ہے اور گائے کی صفت کام کرنا ہے۔ جس سے انسان کو نفع پہنچتا ہے۔ اور اونٹ کی صفت بوجھ اٹھانا اور تکلیف برداشت کرنا ہے۔ جیسا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

یعنی مومن کی شرط یہ ہے کہ تکلیف برداشت کرے۔ مچھلی کی صفت یہ ہے کہ حلال روزی کھاتی ہے۔ نیز بطخ آبی۔ مرغی۔ کبوتر اور ان کے مانند پاکیزہ جانور حلال ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ اور خرما اور شہد اخلاق پسندیدہ اور حمیدہ کی دلیل ہیں۔ اور پکے ہوئے کھانے اپنے کی خواہش کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور جملہ قسم کے میوے بے معنی کلام سے نجات پانے پر اور گھر اور دکانیں اپنے نفس کے عیش و آرام پر دلالت کرتے ہیں۔

Marfat.com

سوم دائرہ نفس ملہمہ۔ جب خواب میں انسانوں سے ایسے ناقص انسان مثلاً عورتیں اور کافر۔ ملحد منافق۔ بے دین اور بداعتقاد (یعنی ایک دین کو چھوڑ کر دوسرے دین کی طرف رغبت کرنے والا) یا سپاہی یا داڑھی منڈہ۔ یا لنگڑا یا بے ریش (کھودا) بہرا یا گونگا یا جاسوس یا مست یا ہیجڑا یا غلام آزاد شدہ یا ہنسی خانہ یا ایسی چیز جس کو دیکھنے پر ہنسی آوے۔ یا پہلوان (کشتی گیر) یا چوکیدار یا قصہ گو یا دلال یا قصاب یا بہانہ ساز یا بھینگا یا اندھا یا مریض دق یا بندر دیکھے تو یہ سب شکلیں دائرہ نفس ملہمہ پر دلالت کرتی ہیں پس اس جیسے کے لیے ریاضت اور عبادت کرنے اور دنیاوی تعلقات سے باہر آنے کی ضرورت ہے۔ اور اس سے رہائی پانا اسم ھُوَ کے شغل سے ہے۔ اور اس کا فروغ یہ ہے۔ یَا ھُوَ اَنْتَ ھُوَ یَا ھُوَ یَا ھُوَ یَا مَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَحَدٌ ھُوَ ھُوَ اَحَدٌ مَوْجُوْدٌ۔ اور ان ہر دو کے دور کے ورد کی تعداد پانچ پانچ لاکھ ہے۔ پس جو کوئی شخص عورتوں کو خواب میں دیکھتا ہے۔ تو اس شخص کے نقصانِ عقل کی دلیل ہے۔ اور کافروں کو دیکھنا اس کے دین میں نقصان کی دلیل ہے۔ اور بے دین سپاہی۔ رافضی اس کے مذہب میں نقصان کی دلیل ہے۔ اور داڑھی منڈا یا نڑا شیدہ کا دیکھنا اس کی شرع میں نقصان کی علامت ہے۔ اور لنگڑے کو دیکھنا یہ ہے کہ خلقت کو خدا کی طرف بلاوے۔ مگر خود اس کی فرمانبرداری نہ کرے۔ اور کھودے کو دیکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل نہ کرے۔ اور اندھے کا دیکھنا یہ کہ سچی گواہی کو چھپائے رکھے اور بہرے کا دیکھنا یہ کہ شریعت کی باتیں نہ سنے اور نہ وعظ کی طرف کان دھرے۔ اور گونگے کا دیکھنا یہ کہ سچی بات نہ کہے۔ اور غلام کا دیکھنا یہ کہ کسی کے روبرو جو بات کہے اس

Marfat.com

کے عیب ہی کی کہے۔ اور جاسوس کا دیکھنا یہ کہ سنت کا تارک ہو۔ اور مدھوش کو دیکھنا عشقِ مجازی میں مبتلا ہونا ہے اور قمار باز اور پہلوان۔ مسخرہ اور قصے گو کو دیکھنا ترکِ عبادت اور مباشرت بالزنا پر دلالت کرتا ہے۔ اور چور کا دیکھنا یہ ہے کہ جو عبادت کرے۔ دکھلاوے کی غرض سے خلقت کے سامنے کرے۔ اور دلال کا دیکھنا یہ کہ نامحرموں سے اپنی نظر کو نہ روکتا ہے۔ اور دروغ گوئی پر دلالت کرتا ہے۔ اور قصاب کا دیکھنا دل کی سیاہی پر اور بھنگے کا دیکھنا دیکھنے والے کی گمراہی پر دلالت کرتا ہے۔ اور ان سے رہائی پانے کے لیے اسم ھُوَ کا شغل لازمی ہے۔ جو اسماء نہ گانہ سے اسم سوم ہے۔

چہارم دائرہ نفس مطمئنہ جب کوئی شخص خواب میں قرآنِ مجید پڑھتے ہوئے یا پیغمبر یا بادشاہ یا عالم یا پیر یا قاضی یا کعبہ شریف یا مدینہ منورہ یا بیت المقدس یا جامع مسجد یا مدرسہ یا نیک لوگوں کا مکان یا ان کی جائے رہائش یا ان کی مانند اور چیزیں یا تیر و کمان یا تلوار یا خنجر یا چھری یا بندوق یا کتابیں دیکھتا ہے۔ تو یہ اس کے نفس مطمئنہ پر دلالت کرتی ہیں۔ اور اس سے رہائی پانا اسم حق کے ورد و وظائف میں ہر وقت مشغول و مصروف رہنے سے ہے۔ اور وہ اسم چہارم اصول نہ گانہ کے نو اسموں میں سے ہے اور فروع اس کا یہ ہے۔ یَا مُغِیْثُ هُوَ الْحَقُّ یَا فَرْدُ هُوَ اَنْتَ الْحَقُّ یَا حَقُّ اَنْتَ الْحَقُّ حَقَّ الْحَقِّ یَا مُجِیْبُ الْحَقِّ۔ پس ان میں سے ہر ایک کے ورد و وظائف کی تعداد پانچ پانچ لاکھ ہے یہ صورتیں اور نشان اور علامتیں وہی مرید دیکھتا ہے۔ جو صادق اور کامل ہوتا ہے۔ پس جب قرآن مجید دیکھتا ہے تو اس کے اپنے دل کی صفائی پر دلالت کرتا ہے۔ یہ بھی ممکن

Marfat.com

ہے۔ کہ خواب میں قرآن مجید سے وہی سورت دیکھے یا تلاوت کرے جو اس کے مطابق حال ہو۔ یا آئندہ کے لیے خوش خبری ہو۔ اور پیغمبروں کا دیکھنا ایمان اور اسلام کا نشان ہے اور بادشاہوں کا دیکھنا اللہ تعالےٰ کی عبادت و ریاضت کی طرف رجوع کرنے کی علامت ہے اور فاسق حق یا شیفتہ و شیدائے کا دیکھنا خدا تعالےٰ کی عبادت میں استقامت اور توجہ باطنی کا رجوع کرنا ہے۔ اور خیانت کرنا اور پیروں مرشدوں کا دیدار اپنے نفس کی رہنمائی کی علامت ہے۔ اور منافقوں کا دیکھنا اللہ تعالےٰ کے احکام کی فرمانبرداری کی ہے اور بیت اللہ شریف اور مدینہ منورہ اور بیت المقدس کی زیارت بحالت خواب اپنا دل وہم اور وسوسوں سے پاک ہونے کی دلیل ہے اور جامع مسجد اور مسجد اور جھنڈا۔ کمر بند اور تیر و کمان کا دیکھنا شیطانی وسوسوں پر دلالت کرتا ہے اور ان سے رہائی حاصل کرنا اسم حَیّ کے شغل سے ممکن ہے۔ جس طرح بیان کیا جا چکا ہے۔

پنجم دائرہ نفس راضیہ۔ جب کوئی شخص فرشتے۔ غلمان۔ حور، براق۔ جنت۔ زیور خواب میں دیکھے۔ پس وہ اسم حَیّ کا ورد شروع کرے۔ جو نگانہ اسماء کا اسم پنجم ہے۔ اور فروع اور اس اسم کا

يَا حَيُّ لَا غَيْرُهٗ يَا حَيُّ اَنْتَ الْحَيُّ يَا عَلِيُّ يَا جَمِيْلُ اَنْتَ الْحَيُّ يَا عَظِيْمُ الْاَلْطَافُ حَيٌّ يَا حَيُّ آفِنِيْ عَيْنِيْ وَاَيْقِنِيْ بِكَ وَبِاَنَّ ذَالِكَ فَالْحُوْرُ وَالْجَنَّةُ وَالْمَلٰئِكَةُ۔ اس خواب کی تشریح یہ ہے۔ کہ جب کوئی حور یا جنت یا فرشتہ دیکھے۔ تو اس کے عقلِ کل یا عقل تمام کے کمال اور قرب خداوند تعالےٰ کے حصول پر دلالت کرتی ہے۔ اور آفتاب و ماہتاب کا دیکھنا کبھی کبھی

Marfat.com

معرفت خداوندی حاصل ہونے کی اور مرشد کے مرشدوں کی طرف رجوع کرنے کی دلیل ہے۔

پس اسم حَیٌّ کا ورد کرے تا مطلوب کو پہنچے۔

ششم دائرہ نفس مرضیہ ہے اور اس کی صفات ہیں ساتوں آسمان سورج چاند۔ ستارے اور رعد اور جلتی ہوئی شمع یا مشعل یا قندیل جو کہ روشن ہوں خواب میں دیکھے۔

پس اسم قَیُّوْم کا ورد کرے۔ پس یہ اسم اسمائے نہ گانہ سے اسم ششم ہے۔ اور اس کا فروع

یَا کَافِیْ یَا عَلِیُّ یَا مُغْنِیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا قَادِرُ یَا قَیُّوْمُ اَنْتَ الْاَزَلُ

بِا الْاَزَلِ یَا قَیُّوْمُ الْاَزَلِیُّ یَا اَللّٰہُ۔ اسم ہے۔ اور بیان نفس مرضیہ کا یہ ہے۔ کہ جب خواب میں سات آسمان دیکھے تو اس کی نظر ہمیشہ خداوند تعالےٰ کی طرف لگی رہتی ہے اور ستارے دیکھنا اس کے نفس کا نور ہے۔ اور لوگ دیکھنا اپنے نفس کے فنا ہونے کی علامت ہے۔ اور رعد کا سننا یا دیکھنا کسی چیز یعنی راز حق سے آگاہی پانے کی دلیل ہے۔ اور آفتاب اور نور چراغ اور چاند کا دیکھنا دل کی روشنائی کی علامت ہے پس مرید کامل ہادی و راہنما کی طرف رجوع کرے۔ تاکہ وہ اس کو دائرہ ہفتم کی طرف پہنچا دے اور اس کو اسم قیوم کی تلقین فرما دے۔

ہفتم دائرہ نفس صافیہ الکاملہ۔ اس کی صفات بارش، برف، اولے، ندی اور چشمہ اور کنواں خواب میں دیکھنا ہے۔ اور یہ تمام راحق کے کھل جانے کی نشانیاں ہیں۔ پس چاہیئے۔ کہ مرید شیخ کامل کی طرف رجوع کرے۔ اور مرشد کو چاہیئے کہ اس کو قہار کی تلقین کرے۔ جو کہ نہ گانہ سے ساتواں اسم ہے اور اس کا فروع:۔

Marfat.com

قَیُّوْمٌ قَهَّارٌ جَبَّارٌ قَهَّارٌ عَظِیْمٌ قَادِرٌ قَهَّارُ اَلْحُکْمُ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ نَادِ عَلِیًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ لَکَ عَوْنًا فِی النَّوَائِبِ کُلِّ هَمٍّ وَ غَمٍّ سَیَنْجَلِیْ بِقُدْرَتِکَ یَا اَللّٰهُ وَ بِنُبُوَّتِکَ یَا مُحَمَّدُ بِوَلَائِیَتِکَ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ ۔

تفصیل اس دائرہ کی یہ ہے۔ بارش کا خواب میں دیکھنا رحمت کی دلیل ہے اور برف بارش سے زیادہ رحمت کی نشانی ہے۔ اور نہر اور دریا اور چشمہ سے مراد خدا تعالیٰ کی معرفت کے ذریعہ اخلاص حاصل کرنا ہے۔ پس مرید تصدیق اور رجوع اسم قَهَّارُ کی ورد کی طرف کرے۔ پس یہی کافی ہے۔ کیونکہ دائرہ ہائے ہفتگانہ مشکل ہیں۔

اسمائے نہ گانہ

۱	۲	۳	۴	۵
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	لِلّٰہِ	هُوَ	حَقٌّ	حَیٌّ
۷۰۰۰۰	۶۰۰۰۰	۵۰۰۰۰	۴۰۰۰۰	۳۰۰۰۰

۶	۷	۸	۹
قَیُّوْمٌ	قَهَّارٌ	دَائِمٌ	صَمَدٌ
۲۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۵۰۰۰	

درمیان اسمائے فروع

اسمائے فروع کا ذکر و ترکیب و ورد وغیرہ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے۔ اب پھر مختصر طور پر

Marfat.com

ان کا تذکرہ مرشد مریداں کی ہدایت کے لیے کیا جاتا ہے اس کو مدنظر رکھیں اور پوشیدہ اور چھپا کر رکھیں اور امانت سمجھیں اور موزوں جگہوں پر استعمال کریں۔ وہ اسمائے فروع یہ ہیں۔

حَقٌّ۔ قَهَّارٌ۔ قَيُّوْمٌ ۔ وَهَّابٌ مُهَيْمِنٌ ۔ باسطٌ اور سات اسم اصول ہیں پس دونوں مل کر ۱۲ ہوئے اور انہی میں اسم اعظم ہے۔ پس اے بھائی تجھ پر ان کو پوشیدہ رکھنا اور چھپا رکھنا اور اپنی اپنی جگہ پر امانت رکھنا لازم ہے۔ اور تجھے تقویٰ اور اخلاص اختیار کرنا ضروری ہے۔ تاکہ مطلوب کو پہنچے۔ جو کہ سب سے بڑا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

بیان تصور شیخ

تصور شیخ ذکر سے افضل ہے یعنی صورت مرشد کو نگاہ میں رکھنا اور خیال میں یاد کرنا تصور کہلاتا ہے۔ اور یہ امر مرید کے لیے سب سے زیادہ بمقابلہ ذکر مفید اور مناسب تر ہے۔ کیونکہ مرید کے لیے جناب الٰہی کی طرف واصل ہونے کا یہی ذریعہ ہے۔ امید جمع وسیلہ ہے۔ جوں جوں مرید کا تعلق اور نسبت مرشد کے ساتھ زیادہ ہوتی جائے گی۔ اسی قدر باطن میں اس کو فیض بڑھتا جائے گا۔ اور تھوڑی مدت میں وہ اپنے مطلوب تک انشاء اللہ تعالیٰ پہنچ جائے گا۔ پس مرید کو لازم ہے۔ کہ وہ مرشد میں فنا ہو جانے کی کوشش کرے۔ اور ذات مرشد میں فنا ہو جائے گا۔ تو خدا تعالیٰ تک پہنچ جائے گا۔

Marfat.com

وظائف قادریہ (سہل العمل)

۱۔ ہر فرض نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ الحمد شریف، ۱۱ مرتبہ سورۂ اخلاص، اول و آخر گیارہ گیارہ دفعہ درود شریف تحفہ یعنی اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ اٰلِ سیدنا محمد وبارك وسلّم ؕ

۲۔ ہر فرض نماز کے اختتام پر ۷۵ مرتبہ نفی اثبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ضروری طور پر اور دیگر اوقاتِ فرصت میں جتنا بھی ہو سکے ورد کرے کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہٗ نے فرمایا ہے کہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے پس جو کوئی اس قلعہ میں داخل ہوا اس نے میرے عذاب سے نجات پائی ۔

۳۔ عموماً فرصت و رغبت کے اوقات میں ۱۱۱ مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ بسم اللہ و باللہ و ماشاء اللہ و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ؕ

۴۔ بعد نماز عشا اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ الہ وصحبہ وازواجہ واھل بیتہٖ وتابعین وتبع تابعین بلحسانك الیٰ یوم الدین ۱۰ مرتبہ

۵۔ کم از کم ایک تسبیح روزانہ ضرور پڑھا کریں استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب علیہ

Marfat.com

۶۔ استعین باللہ وتوکلت علی اللہ رب العالمین اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم الملک القدوس السلام المومن المھیمن العزیز الجبار المتکبر الودود ذوالجلال والاکرام یا کریم وصلی اللہ علی خیر خلقہ ان النبی صادق وعلی الہ واصحابہ الطاھرین وازواجہ امہات المومنین وذریتہ وتبع التابعین ومن اتبعھم بالاحسان الی یوم الدین وعلی وارث حالہ سیدنا الامین المکین مولنا السید الشیخ محی الدین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیھم اجمعین ۔

اگر یہ وظیفہ ۱۱۱ دفعہ روزانہ بعد نماز عشا یا بعد نماز تہجد پڑھا جائے تو ایک قادر آسکتا ہے تمام حاجتوں کے پورا کرنے کے لئے یہی کافی ہے ۔

۷۔ درود ہزارہ ہر مقصد کے لئے اور خاص طور پر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے اکسیر ہے ۔ اللھم صل علی سیدنا ومولنا محمد بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرۃ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ ۔

۸۔ ہر قسم کے دکھ اور مرض کے بچاؤ کے لئے ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم سلام قول من رب الرحیم ۃ سلام علی نوح فی العالمین ۔ سلام علی ابراھیم ۃ سلام علی موسیٰ وھارون ۃ سلام علی الیاسین ۃ سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین ۃ سلام ھی حتی مطلع الفجر ۃ

۹۔ یہ وظیفہ صبح وشام تین تین دفعہ اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ دفعہ پڑھا جائے

Marfat.com

اللہ کے فضل وکرم سے ہر مصیبت اور بلا سے محفوظ رہیگا۔ حضرت غوث الاعظم قدس سرہ العزیز کے اسرار سے ہے ـــــ اَللّٰھُمَّ صَمًّا صَمًّا صَمًّا وَّحًا وَّبُحًا حٰمٓ لَا یُبْصِرُوْنَ وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ کٓھٰیٰعٓصٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ لَا یُصَدَّعُوْنَ عَنْھَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ یَا رَبُّ یَا رَبُّ یَا رَبُّ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝

ختم القادریہ

۱۰۔ ترکیب اس کے پڑھنے کی شام کے بعد سے لیکر عشا کی نماز تک ایک دفعہ بطریق بلاناغہ روزانہ اور تمام مہماتِ ظاہری و باطنی جبکہ کوئی مہم درپیش ہو تمام رات میں ایک دفعہ درمیانِ شام و عشا جبتک یہ کام سرانجام نہ ہو جائے یا مصیبت دور نہ ہو جائے۔ ختم شریف یہ ہے :۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۱۱۱ مرتبہ ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ۱۱۱ مرتبہ ۔ شَیْئًا لِلّٰہِ یَا حَضْرَتْ سُلْطَانْ شَیْخ سَیِّدْ عَبْدُ الْقَادِرْ جِیْلَانِی ۱۱۱ مرتبہ ۔ سورہ یٰسٓ شریف ۱ مرتبہ ۔ سُوْرَۃ اَلَمْ نَشْرَحْ ۱۴۱ مرتبہ ۔ یَا بَاقِیُ اَنْتَ الْبَاقِیْ ۱۱۱ مرتبہ یَا غَوْث اَغِثْنِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ ۱۱۱ مرتبہ ۔ یَا حَضْرَۃْ مُحْیُ الدِّیْن مُشْکِلْ کُشَا بِالْخَیْر ۱۱۱ مرتبہ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ۱۱۱ بار

Marfat.com

قصیدۂ المبارک غوثیہ یا خمریہ

۱۱۔ یہ قصیدۂ شریف خاص حضور غوث پاک قدس سرہ العزیز کا فرمودہ ہے جس کے متعلق غیر مذاہب بھی تسلیم کرتے ہیں۔ جتنے وظائف و قصائد اس کتاب میں درج ہوئے ہیں سب کے سب حضور غوث پاک قدس سرہ العزیز کے فرمودہ اور عمل پذیر فتہ ہیں اور ان کا وِرد حضور کا روزانہ کا معمول تھا یہ قصیدہ مبارک تمام دینی دنیاوی حاجتوں کو پورا کرنے مشکلات کو آسان کرنے بزرگوں کی زیارت بلکہ اللہ تعالیٰ کے حصولِ دیدار اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مستفید ہونے کے لیئے بلکہ تمام امور دینی و دنیوی کے برلانے میں یکتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ صاحب عمل کو کسی کامل بزرگ سے اجازت ہو جلال جمالی اشیاء سے پرہیز ہو شریعت کا پابند اور درست تو اور اکل حلال پر عمل پیرا ہو۔ اس کے ہر حصے کی کئی ترکیبیں ہیں۔ پہلی ترکیب سالم کے ساتھ قصیدہ ۳۰ کے ۳۰ ابیات مسلسل ورد کرنے کی ہے یعنی سالم قصیدۂ مبارک ہر ماہِ قمری کی پہلی تاریخ بعد از نماز عشا یا بعد از نمازِ تہجد شروع کرے اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ دفعہ پڑھے اور پڑھنے کے بعد ختم شریف برارواحِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و حضور پاک برارواح بزرگان سلسلہ قادری پہنچاوے اگر ہو سکے تو پہلے بھی شروع کرنے سے ختم شریف ان ارواح متذکرہ پر پہنچاوے۔ تصور مرشد کو ہمراہ رکھے اور از کم ۴۱ بار روزانہ ورد کرے۔ یا جو مرشد فرماوے اسپر عمل کرے۔ دوسری ترکیب شعر شعر کی الگ الگ ہے۔ جو ہر مطلب کے لئے ورد کیا جاتا ہے وہ بھی چاند کی پہلی تاریخ شروع کرے اور لکھی ہوئی ترکیب کے مطابق روزانہ ورد کرے انشاء اللہ تعالیٰ سالم قصیدہ شریف لکھ کر پھر نمبر وار شعر وار ترکیب وظیفہ درج کرتا ہوں!

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَقَانِي الْحُبُّ كَاسَاتِ الْوِصَالِي ١ فَقُلْتُ لِخَمْرَتِي نَحْوِي تَعَالِي

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِي فِي كُئُوسٍ ٢ فَهِمْتُ بِسُكْرَتِي بَيْنَ الْمَوَالِي

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوا ٣ بِحَالِي وَادْخُلُوا اَنْتُمْ رِجَالِي

وَهِيْمُوا وَاشْرَبُوا اَنْتُمْ جُنُودِي ٤ فَسَاقِي الْقَوْمِ بِالْوَانِي مَلَالِي

شَرِبْتُمْ فُضْلَتِي مِنْ بَعْدِ سُكْرِي ٥ وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّي وَالتِّعَالِي

مَقَامُكُمُ الْعُلٰى جَمْعًا وَّلٰكِنْ ٦ مَقَامِي فَوْقَكُمْ مَا زَالَ عَالِي

اَنَا فِي حَضْرَةِ التَّقْرِيْبِ وَحْدِي ٧ يُصَرِّفُنِي وَحَسْبِي ذُو الْجَلَالِي

اَنَا الْبَازِيُّ اَشْهَبُ كُلِّ شَيْخٍ ٨ وَمَنْ ذَا فِي الرِّجَالِ اُعْطِي مِثَالِي

كَسَانِي خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ ٩ وَتَوَّجَنِي بِتِيْجَانِ الْكَمَالِي

وَاَطْلَعَنِي عَلٰى سِرٍّ قَدِيْمٍ ١٠ وَقَلَّدَنِي وَاَعْطَانِي سَوَالِي

وَوَلَّانِي عَلَى الْاَقْطَابِ جَمْعًا ١١ فَحُكْمِي نَافِذٌ فِي كُلِّ حَالِي

فَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّي فِي بِحَارٍ ١٢ لَصَارَ الْكُلُّ غَوْرًا فِي الزَّوَالِي

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّي فِي جِبَالٍ ١٣ لَدُكَّتْ وَخْتَفَتْ بَيْنَ الرِّمَالِي

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ نَارٍ ١٤ لَخَمَدَتْ وَانْطَفَتْ فِي سِرِّ حَالِي

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ مَيْتٍ ١٥ لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰى تَعَالٰى

Marfat.com

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرًا اَوْ دُهُوْرٌ ١٦ تَمُرُّ وَتَنْقَضِىْ اِلَّا اَتَالِىْ

وَتُخْبِرُنِىْ بِمَا يَأْتِىْ وَيَجْرِىْ ١٧ وَتُعْلِمُنِىْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِىْ

مُرِيْدِىْ هِمْ وَطِبْ وَشْطَحْ وَغَنِّىْ ١٨ وَاَفْعَلْ مَا تَشَاءُ فَاَلْاِسْمُ عَالِىْ

مُرِيْدِىْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّىْ ١٩ عَطَانِىْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَعَالِىْ

طُبُوْلِىْ فِى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ ٢٠ وَشَاعَ وُسُ السَّعَادَةُ قَدْ بَدَالِىْ

بِلَادُ اللّٰهِ مُلْكِىْ تَحْتَ حُكْمِىْ ٢١ وَوَقْتِىْ قَبْلَ قَبْلِىْ قَدْ صَفَالِىْ

نَظَرْتُ اِلٰى بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا ٢٢ كَخَرْدَلَةٍ عَلٰى حُكْمِ التِّصَالِىْ

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰى صِرْتُ قُطْبًا ٢٣ وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَى الْمَوَالِىْ

رِجَالِىْ فِىْ هَوَاجِرِهِمْ صِيَامٌ ٢٤ وَفِىْ ظُلَمِ اللَّيَالِىْ كَاللَّوَالِىْ

وَكُلُّ وَلِىِّ اللّٰهِ قَدَمٌ وَرَانِىْ ٢٥ عَلٰى قَدَمِ النَّبِىِّ بَدْرِ الْكَمَالِىْ

نَبِىٌّ هَاشِمِىٌّ مَكِّىٌّ حِجَازِىٌّ ٢٦ وَهُوَ جَدِّىْ بِهٖ نِلْتُ الْمَوَالِىْ

مُرِيْدِىْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَانِّىْ ٢٧ عُزُوْمٌ قَاتِلٌ سِرَّ الْقَتَالِىْ

اَنَا الْجِيْلِىُّ مُحْىِ الدِّيْنِ اِسْمِىْ ٢٨ وَاَقْدَامِىْ عَلٰى رَاْسِ الْجِبَالِىْ

اَنَا الْحَسَنِىُّ وَالْمَخْدُوْمُ مَقَامِىْ ٢٩ وَاَقْدَامِىْ عَلٰى عُنُقِ الرِّجَالِىْ

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِىْ
وَجَدِّىْ صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِىْ ٣٠

Marfat.com

شعروار قصیدۃ المبارک غوثیہ مذکورہ بالا کی ترکیب و ظائف درج ذیل ہے۔ عمل میں لائیں ؛

۱۔ سقان الحب الخ برائے معرفت الٰہی ہزار بار گیارہ روز و برائے رجوعِ محبوب ہر روز پانصد بار اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار بعد نماز عشا یا تہجد گیارہ روز پڑھیں پرہیز جلالی و جمالی اشیاء سے لازمی ہے منہ قبلہ کی طرف کریں ؛

۲۔ برائے مقاصد دینی و دنیوی ہر روز ایک ہزار پانصد بار ۴۱ روز شعر نمبر ایک کے طریقہ پر ورد کریں اگر ایک صد بار روزانہ ورد کرتے رہیں طرح طرح کے فوائد خزانہ غیب سے ظاہر ہونگے۔ اگر تنگی سرچلہ میں روزانہ ہزار بار پڑھے اول و آخر درود شریف مطابق ترکیب شعر نمبر ا پڑھنا چاہیئے انشاءاللہ بطفیلِ غوث پاک قدس سرہ العزیز بارش ہوگی ،

۳۔ فَقُلْتُ لِسَائِرْ الخ برائے تسخیر خلائق ہر روز پانچصد بار گوشہ میں بیٹھ کر پڑھے جلالی و جمالی سے پرہیز ؛

۴۔ وَهِيمُوا الخ برائے افزونی ہمت و طاقت براہِ خدا سو بار روزانہ پڑھے ؛

۵۔ شِرِبتم الخ برائے طلب فنا فی الشیخ جو کوئی پانچصد بار گوشہ تنہائی میں رہ کر جلالی جمالی سے پرہیز پڑھے انشاءاللہ کامیاب ہوگا ؛

۶۔ مقامکم العلیٰ الخ برائے بلندیِ درجات ہر روز ایک ہزار ایک سو بار گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر با پرہیز ورد کرے مراد کو پہنچے ؛

۷۔ انا فی حضرۃ الخ برائے حصول مقام یکتائی ہر روز ۱۵ سو بار با پرہیز ورد کرے

Marfat.com

۸۔ انا البازی الخ برائے تسخیر خلائق ہر روز گیارہ دن پڑھے با پرہیز،

۹۔ کسانی خلعۃ الخ برائے طلب کمال درجات پندرہ سو بار با پرہیز گوشہ تنہائی میں پڑھے۔

۱۰۔ وَاَطلعنِیْ الخ برائے عطا و انکشاف رموزات و وارداتِ الٰہی پندرہ سو بار ہر روز گیارہ روز با پرہیز گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر پڑھے۔

۱۱۔ دولّانی الخ۔ برائے تسخیر خلائق ہر روز ہزار بار گیارہ روز با پرہیز ورد کرے اور بعدہٗ سو بار بلاناغہ عمل رکھے۔ نیز بانجھ عورت کے لئے نقش عدد ایں بیت زعفران اور عرق گلاب سے مربعہ لکھ کر تعویذ بنا کر زیر ناف بندھوائے۔ بعد فراغت حیض انشاء اللہ حمل ہو جائے گا۔ نقش مذکور کے نیچے گیارہ اسم قطب بھی لکھے نیز دشمن کے نیست و نابود کرنے کے لئے گیارہ روز گیارہ سو مرتبہ ورد کرے۔ پرہیز جلالی و جمالی و گوشہ تنہائی لازمی امر ہے بلکہ ہر شعر قصیدہ شریف کے ورد میں یہ شرط لازمی امر ہے۔

۱۲۔ فلوا القیت سرّی فی بحارٍ الخ برائے شکستن و تفرقہ دشمن گیارہ دن پانچ سو بار با پرہیز پڑھے۔

۱۳۔ ولوا القیت سری فی جبال الخ برائے ہلاکی دشمن گیارہ روز گیارہ سو بار با پرہیز پڑھے۔

۱۴۔ ولوا القیت سری فوق نار الخ۔ برائے امراض مزمنہ و لاعلاج گیارہ روز ۱۱ سو بار ورد کرے اور مریض کو دم کر کے پلاتا رہے، انشاء اللہ صحت سے ہمکنار ہو۔

Marfat.com

۱۵۔ وَلوالقیتُ سِرّی فوق میّت الخ۔ برائے دفعیہ زخمِ چشم گیارہ بار پڑھ کر پانی پر دم کرکے اور مریض کا منہ دُھلائے اور تھوڑا سا پلائے اگر کسی کا دِل مُرجھایا ہُوا یا غمناک رہتا ہو تو ہر روز گیارہ سو دفعہ گیارہ روز باپرہیز گوشہ نشین ہو کر ورد کرے عشقِ الٰہی پیدا ہوگا

۱۶۔ ومامنھا الخ برائے تسخیر کواکب باپرہیز گیارہ سو بار روزانہ باپرہیز ورد کرے

۱۷۔ وتخبرنی الخ برائے اطلاع اسرار و اخبار غیبی ہر روز گیارہ سو بار گیارہ دن با پرہیز ورد کرے۔

۱۸۔ مُرِیدِیْ ھِمْ الخ برائے حصول مقاصد و مراتب دینی و دنیوی ایک سو بار روزانہ وِرد باپرہیز کرے اور گناہوں کی معافی کے لئے اسی طرح عمل کرے۔

۱۹۔ مریدی لاتخف اللہ الخ برائے دفع خوف و خطرِ شیطانی ہر روز ایک ہزار بار پرہیز کے ساتھ گیارہ روز ورد کرے۔

۲۰۔ طبولی فی السماءِ الخ برائے تسخیر خلائق و برائے طلبِ جاہ و جلال و مال و منال و بلند آوازگی و حصُولِ نیک بختی ہر روز بلا ناغہ پانچصد بار ہمیشہ ورد کرے۔

۲۱۔ بلاد اللہ ملکی الخ برائے تسخیر جملہ خلائق و برائے حصُول جاہ و جلال گیارہ روز ایک ہزار بار باپرہیز ورد کرے اور خطراتِ شیطانی کے دفعیہ کے واسطے سَو بار روزانہ مداومت رکھے۔

۲۲۔ نظرت الیٰ بلاد الخ برائے کشود وحدت وجود گیارہ روز پانچہزار پانصد بار روزانہ باپرہیز ورد کرے اور بعدہٗ یک صد بار روزانہ مداومت کرے۔ نیز برائے

Marfat.com

موافقت مرد اور عورت کے گیارہ دفعہ شکر پر دم کر کے کھلاوے انشاء اللہ موافقت ہو جائیگی

۲۳ - درست العلم الخ برائے حصول علم ظاہری اور باطنی ایک سو گیارہ مرتبہ بعد نماز صبح بلاناغہ ورد رکھے ؛

۲۴ - رجالی فی الخ برائے حصول شوقِ ریاضت و عبادت ۴۰ یوم با پرہیز ورد رکھے اور بعدہٗ ایک سو مرتبہ روزانہ مداومت کرے ؛

۲۵ - وکل ولی اللہ الخ برائے زیارت حضرت محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا حضرت غوث الاعظم قدس سرہ العزیز یَا رَزَّاقُ یَا فَتَّاحُ یَا وَهَّابُ یَا عَزِیْزُ یَا غَنِیُّ یَا مُغْنِیُّ یَا اَللّٰهُ یَا مُعِزُّ ہر بار شعر کے بعد ملا کر پڑھے اس جگہ جہاں کسی کا آواز کان میں نہ پڑے اور ہزار دفعہ روزانہ چلہ میں بیٹھ کر چالیس یوم پڑھے انشاء اللہ مطلب حاصل ہوگا۔

۲۶ - نبی ہاشمی الخ زیارت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بطریق شعر نمبر ۲۵ عمل کرے ؛

۲۷ - مریدی لاتخف واش الخ برائے فتح و نصرت برائے اصلاح بار گیارہ روز متواتر بلاناغہ پڑھے پھر گیارہ بار پڑھ کر مٹھی بھر خاک پر دم کرے دشمن کی طرف پھینکے دشمن انشاء اللہ تعالیٰ ہلاک ہو جائے ؛

۲۸ - انا الجیلی الخ شعر ہذا کے ہمراہ یَا بَاسِطُ یَا رَافِعُ یَا عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ حَسْبِیَ اللّٰهُ مَا بِیْ گیارہ اور گیارہ سو بار با پرہیز خلقت میں مشہوری کے لئے پڑھے نیز اس شعر کے عدد نکال کر مربعہ پُر کر کے نوزائیدہ

Marfat.com

کے گلے میں باندھے انشاء اللہ تمام آفات سے محفوظ و مامون رہے گا؛

۲۹۔ اَنَا الْحُسَیْنِیُّ الخ برائے حصول بلندیِ مراتب روزانہ باپرہیز ایک سو گیارہ دفعہ معمول بنائے؛

۳۰۔ وَعَبْدُ الْقَادِرِ الخ برائے ہر مقصد دفع دشمن و بلیات ایک سو دفعہ روزانہ ورد رکھے اور بعد اختتام وظیفہ ختم شریف پڑھ کر ثواب روح پر فتوح پر پہنچا دے؛

دسترخوانِ قادری

اِس ورد کا نام دسترخوانِ قادری ہے اور حضور غوثِ پاک قدس سرہ العزیز کے خاص اوراد سے ہے فراخی رزق اور تمام دنیوی کاروبار اور حصولِ مراتب اخروی کے لئے اس سے بہتر وظیفہ کم ملیگا ترکیب اس کی یہ ہے کہ ۴۱ روز اول تو ۱۱۱ بار یومیہ یا کم از کم ۴۱ بار کسی ایسی جگہ میں خلوت کے اندر جہاں کسی کی آواز نہ پہنچتی ہو، ورد کرے اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ لے جلالی و جمالی اشیا سے پرہیز رکھے اور وقت اس کا تہجد کے بعد صبح طلوع ہونے تک ہے اگر باروزہ رہے اور بہت جلدی مراد کو پہنچے، تمام حاجات سے مستغنی کر دے گا؛

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اَجِبْ یَا اِسْرَافِیْلُ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اَلْقَائِمُ الدَّائِمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ حَاضِرًا نَاضِرًا وَلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ قَادِرٌ قَدِیْرٌ عَلٰی کُلِّ مَخْلُوْقٍ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ

Marfat.com

عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ كَرِيْمٌ رَحِيْمٌ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا
خَلْفَهُمْ وَلَا خِلَافَ وَلَا كِذْبَ غَفَّارٌ سَتَّارٌ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ
مِنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا
يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ حَافِظٌ حَفِيْظٌ عَلٰى كُلِّ رَقِيْبٍ
وَكِيْلٌ نَاصِرٌ نَصِيْرٌ عَلٰى كُلِّ اَمْرٍ بِحَقِّ اللّٰهِ الَّذِيْ يَا اِسْرَافِيْلُ لَا
زَوَالَ مُلْكِهٖ وَلَا فَنَاءَ لِحُكْمِهٖ حَكَمٌ حَكِيْمٌ حَاكِمٌ بِحَقِّ اللّٰهِ الَّذِيْ اِلنَّبِيِّ
نَبِيِّ اللّٰهِ حَبِيْبُ اللّٰهِ مَحْبُوْبُ اللّٰهِ اِسْمُهٗ اَحْمَدُ مُحَمَّدٌ مَحْمُوْدٌ
حَامِدٌ فِي التَّوْرَاتِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ الْاَعْظَمِ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصِّدِّيْقِ وَالْفَارُوْقِ وَالذُّوْ النُّوْرَيْنِ وَالْمُرْتَضٰى
وَالْفَاطِمَةِ وَالْحَسَنَيْنِ وَاَئِمَّةِ رِضْوَانَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ
اِلٰهِيْ بِحَقِّ حَضْرَتْ شَيْخْ عَبْدُالْقَادِرْ جِيْلَانِيْ سَخِّرْلِيْ مِنْ اَهْلِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِنَا بِقُدْرَتِ يَا اَقْدِرَ الْقَادِرِيْنَ بِقُدْرَتِ اللّٰهِ
تَعَالٰى وَبِحُكْمِكَ يَا اَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ بِحُكْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَغِثْنِيْ يَا
قَادِرُ يَا قَدِيْرُ يَا حَاكِمُ يَا حَكِيْمُ يَا فَاتِحُ يَا فَتَّاحُ يَا عَالِمُ يَا عَلِيْمُ
يَا حَافِظُ يَا حَفِيْظُ يَا نَاصِرُ يَا نَصِيْرُ يَا رَازِقُ يَا رَزَّاقُ يَا مَالِكُ يَا
مَلِيْكُ يَا رَاحِمُ يَا رَحِيْمُ يَا غَافِرُ يَا غَفُوْرُ يَا غَفَّارُ يَا اَللّٰهُ يَا بَاسِطُ
يَا رَقِيْبُ يَا قَرِيْبُ بِحُرْمَتِ نَبِيِّ وَاٰلِهِ الْاَمْجَادِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ

Marfat.com

الرَّاحِمِيْنَ ۝

یہ سُورۂ فاتحہ باعمل ہے اس کو روزانہ ہر نمازِ پنجگانہ کے بعد بہ ترتیب ذیل بعد نماز صبح ۳۰ مرتبہ بعد نماز ظہر ۲۵ مرتبہ بعد نماز عصر ۲۰ مرتبہ بعد نماز مغرب ۱۵ مرتبہ بعد نماز عشا ۱۰ مرتبہ پڑھے اور جب سو بار پڑھ چکے تو دعا مخصوص جو آخر میں درج ہے تین بار پڑھے اور ہمیشہ اس کا ورد رکھے انشاء اللہ تعالیٰ عجائب و غرائب غیب اندر دیکھیگا۔ اول عروج ماہ شروع کرے ؛

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) مُنَوِّرَ اَبْصَارِ الْعَارِفِيْنَ بِنُوْرِ الْمَعْرِفَةِ وَالْيَقِيْنِ ۔ وَجَاذِبَ اَزِمَّةِ اَسْرَارِ الْمُحَقِّقِيْنَ بِجَذَبَاتِ الْقُرُوْبِ وَالتَّمْكِيْنِ ۔ فَاتِحَ اَقْفَالِ قُلُوْبِ الْمُوَحِّدِيْنَ بِفَاتِحَةِ التَّوْحِيْدِ وَالْفَتْحِ الْمُبِيْنِ الَّذِيْ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَأَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۔ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ مَّاءٍ مَّهِيْنٍ ۔ (اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ الْاَوَّلِ الْقَدِيْمِ خَاطِبِ مُوْسَى الْكَلِيْمِ بِخِطَابِ التَّكْرِيْمِ وَشَرَّفَ نَبِيَّهُ الْكَرِيْمَ بِالنَّصِّ الشَّرِيْفِ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ) قَاهِرَ الْجَبَابِرَةِ وَالْمُتَمَرِّدِيْنَ وَمُبِيْدَ الطُّغَاةِ الْجَاهِدِيْنَ ذَالِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ فَيَا مَنْ لَّا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا مُعِيْنَ (اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ) مُعْتَرِفِيْنَ عَنِ الْقِيَامِ بِحَقِّكَ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ وَحِيْنَ ۝

Marfat.com

يَا بَاعِثَ الرِّيحِ الْعَقِيْمِ يَا مُحْيِ الْعِظَامِ وَهِيَ رَمِيْمٌ (اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ) صِرَاطِ اَهْلِ الْاِخْلَاصِ وَالتَّسْلِيْمِ (صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ) صِرَاطَ الَّذِيْنَ تَسَلَّوْا بِالْهُدٰى وَفَرِحُوْا بِمَا لَدَيْهِمْ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ) هَبْنَا اَللّٰهُمَّ مِنْكَ مَوَاجِبَ الصِّلَةِ يَقِيْنَ وَاَشْهِدْنَا مَشَاهِدَ الشُّهَدَاءِ وَلَا تَجْعَلْنَا ضَآلِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ وَلَا تَحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَةِ الظَّالِمِيْنَ (وَلَا الضَّآلِّيْنَ (اٰمِيْن)

ایک سو بار ختم ہونے پر تین بار یہ دعا پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذِهِ الْفَاتِحَةِ اَفْتَحْ لَنَا فَتْحًا قَرِيْبًا اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذِهِ الشَّافِيَةِ اُشْفِنَا مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ وَعَاهَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ بِحَقِّ هٰذِهِ الْكَافِيَةِ اَكْفِنَا مَا اَهَمَّنَا مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَجِرْ تَعَلُّقَاتِيْ وَتَعَلُّقَاتِ عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى اَجَلِّ عَوَائِدِكَ وَاُشْفَعْ لَنَا بِنَفْسِكَ عِنْدَ نَفْسِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِذْ لَا اَرْحَمَ بِنَا وَبِهِمْ مِنْكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ؕ

چہل قُل

ترکیب :۔ نماز تہجد کے بعد روزانہ بلاناغہ ۴۱ بار اوّل آخر درود شریف گیارہ گیارہ

Marfat.com

مرتبہ ورد کیا جاوے، بدبُودار اشیائے خوردنی سے پرہیز لازمی، صدقِ مقال و اکلِ حلال کا ہونا لازمی ہے رو بقبلہ ہونا چاہیئے بلکہ جتنے وظائف درج ہیں۔ یا آئندہ کسی جگہ بھی درج ہونگے۔ سب کے لئے یہ شرط لازمی ہے۔ زیارت حضرت غوث پاک قدس سرہ العزیز و دیگر اولیائے کرام کے لئے ورد کیا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قَادَرَ رَبَّ قَدَّرَ قَضَاءً فَقَهْقَرَ اَقُوْلُ بِقَرْقَارٍ مَعَ قُرْقَشٍ فِيْ قَيْقُوْشٍ بِحَقِّ قِلَاسِ ۨ الْقُطْبِ الْقَمْقَامِ الْقَنَاقِنِ فَقَرْقَرِيْرِيْ تَقُبَّلَ بِقَبُوْلٍ قُرْبِ قَدَّسَ عَنِ الْقَرَامِ بِقَوْقَامِهَا فِيْ قَيْقَانٍ بِقَفْقَفَةٍ فَقْفَقَةً فَقَهِّرْ قَطَاطِيْ وَقَسِّمْ فُقْنَةُ يَا قَوِيُّ -

چہل کاف

ترکیب :- نماز مغرب کے بعد ۴۱ بار یومیہ اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف روزانہ ورد کرے۔ جنات وغیرہ کے شر اور جادو ٹونہ کے شر سے خود بلکہ تمام گھر محفوظ رہیگا۔ بلکہ مداومت کرنے سے جنات مطیع ہو سکتے ہیں۔ ایسی صورت با پرہیز چلہ میں بیٹھ کر عمل کرنا پڑے گا اور تا حصولِ مطلب کوئی آواز کان میں نہ پڑنی چاہیئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيْكَ وَاكِفَةً كِفْكَافُهَا كَكَمِيْنَ كَانَ مِنْ كَلُكَ تُكَرُّ كَرٍّ كَكَرِّ الْكَرِّ فِيْ كَيْدِيْ تَحْكِيْ مُشَكْشَكَةٍ كَلَّتْ لَكَ الْكَلَكَ كَفَاكَ مَا بِيْ

Marfat.com

كَفَاكَ الْكَافُ كُرْبَتَهٗ كَانَ يَحْكِيْ كَوْكَبَ الْفَلَكَا ۔

سبع کاف

ترکیب:۔ نماز تہجد کے بعد روزانہ ہر نیک مقصد کے لئے ایک ہزار ایک سو بار ورد کرے اعمال موافق شریعت رکھے دینی دنیوی مرادوں کے حصول کے لئے اکسیر اعظم ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ قَصَدْتُ الْكَافِيْ ۔ وَجَدْتُ الْكَافِيْ ۔ نِعْمَ الْكَافِيْ ۔ لِكُلِّ كَافِيْ ۔ كَفَانِيَ الْكَافِيْ وَ لِلّٰهِ الْحَمْد ۔

اَوْرَادُ السُّبُوع یعنی (ہفتہ وار اوراد)

یہ اوراد بھی قبیل اوراد سابقہ مصنفہ حضرت محبوب سبحانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے معمولات سے ہیں روزانہ صبح کی نماز کے بعد شام تک یوم وار اس کے ورد کی اجازت ہے، شروع کرنے سے پہلے سورۂ اخلاص و سورۂ فلق اور سورہ الناس ایک ایک دفعہ اور سورہ بقر الم ۔ ذالك الكِتَابُ سے اولئك هم المفلحون تک ایک بار اور آیۃ الکرسی ایک بار پڑھ کر ہر روز کا ورد پڑھنا چاہیئے اور ختم ہونے پر اس کا ثواب آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم و اصحاب کرام و تابعین و تبع تابعین اور آئمہ الاربعہ مجتہدین اور حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس العزیز اور آپ کی ذریت اور آپکے خلفائے و مریدوں اور تمام نیک اعمال اور بزرگان تمام مسلمین و مسلمات اور بادشاہان اسلام اور لشکر اسلام بلکہ تمام مومنین و مومنات

Marfat.com

کے ارواحِ مبارک پر پہنچا دینا چاہیئے؛

وِرُدُ الاَحَدْ (یعنی اتوار کے روز کا وظیفہ)

هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْجَلِیْلُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اللَّطِیْفُ الْحَلِیْمُ
الرَّءُوْفُ الْعَفُوُّ الْمُؤْمِنُ النَّصِیْرُ الْمُجِیْبُ الْمُغِیْثُ الْقَرِیْبُ السَّرِیْعُ
الْکَرِیْمُ ذُوالْاِکْرَامِ ذَوالطَّوْلِ رَبِّ اکْسِنِیْ مِنْ جَمَالِ بَدِیْعِ الْاَنْوَارِ
الْجَمَالِیَّةِ مَا یُدْهِشُ الْبَابَ الذَّوَاتَ الْکَوْنِیَّةِ فَتَوَجَّهَ اِلٰی حَقَائِقِ
الْمُکَوَّنَاتِ تَوَجُّهَ الْمَحَبَّةِ الذَّاتِیَّةِ الْجَاذِبَةِ اِلٰی شُهُوْدِ مُطْلَقِ
الْجَمَالِ الَّذِیْ لَا یُضَادُّهُ قُبْحٌ وَلَا یَقْطَعُ عَنْهُ اِیْلَامٌ وَاجْعَلْنِیْ
مَرْحُوْمًا مِنْ کُلِّ رَاحِمٍ بِحُکْمِ الْعَطْفِ الْحُبِّیِّ الَّذِیْ لَا یُشُوْبُهٗ
اِنْتِقَامٌ وَلَا یَنْقُصُهٗ غَضَبٌ وَلَا یَقْطَعُ مَدَدَهٗ سَبَبٌ وَتَوَلَّ
ذَالِکَ بِحُکْمِ اَبَدِیَّةِ وَارِثَیِّتِکَ اِلٰی غَیْرِ نِهَایَةٍ تَقْطَعُهَا غَایَةٌ
یَا رَحِیْمُ هُوَالرَّحِیْمُ رَبَّاهُ رَبَّاهُ عَوْثَاهُ یَا خَفِیًّا لَا یَظْهَرُ
یَا ظَاهِرًا لَا یَخْفٰی لَطُفَتْ اَسْرَارُ وُجُوْدِکَ الْاَعْلٰی فَتُرٰی فِیْ
کُلِّ مَوْجُوْدٍ وَعَلَتْ اَنْوَارُ ظُهُوْرِکَ الْاَقْدَسِ فَبَدَتْ فِیْ کُلِّ
مَشْهُوْدٍ فَاَنْتَ الْحَلِیْمُ الْمَنَّانُ بِالرَّاْفَةِ وَالْعَفُوُالسَّرِیْعُ بِالْمَغْفِرَةِ
مَأْمَنُ الْخَائِفِیْنَ نَصِیْرُ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ الْقَرِیْبُ بِمَحْوِ جِهَاتِ

Marfat.com

الْقُرْبِ وَالْبُعْدِ عَنْ عُيُوْنِ الْعَارِفِيْنَ يَا كَرِيْمُ يَا ذَوالْجَلَالِ وَالْاِ
كْرَامِ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيْمٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

وِرْدُ الْاِثْنَيْنِ (سوموار کا وظیفہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
الْحَلِيْمُ الرَّحِيْمُ الْفَعَّالُ اللَّطِيْفُ الْوَلِیُّ الْحَمِيْدُ الصَّبُوْرُ الرَّشِيْدُ
الرَّحْمٰنُ رَبِّ اَذِقْنِیْ بَرْدَ حِلْمِكَ عَلَیَّ حَتّٰی اَبْتَهِجَ بِهٖ فِیْ عَوَالِمِیْ
فَلَا اَشْهَدُ فِی الْكَوْنِ اِلَّا مَا يَقْتَضِیْ سَكَوْنِیْ وَرِضَائِیْ فَاِنَّكَ الْحَقُّ
وَاَمْرُكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّحِيْمُ ○ رَبِّ اَشْهِدْنِیْ مُطْلَقَ
فَاعِلِيَّتِكَ فِیْ كُلِّ مَفْعُوْلٍ حَتّٰی لَا اَرٰی فَاعِلًا غَيْرَكَ لِاَكُوْنَ
مُطْمَئِنًّا تَحْتَ جَرَيَانِ اَقْدَارِكَ مُنْقَادًا لِكُلِّ حُكْمٍ وَوُجُوْدٍ
عَيْنِیْ وَغَيْبِیْ وَبَرْزَخِیْ يَا فَاتِحَ اَمْرِهٖ فِیْ كُلِّ عَيْنٍ اِجْعَلْنِیْ
مُنْفَعِلًا فِیْ كُلِّ حَالٍ لِمَا يُحَوِّلُنِیْ عَنْ ظُلُمَاتِ تَكْوِيْنَاتِیْ وَالْحِقْ
فِعْلِیْ وَفِعْلَ الْفَاعِلِيْنَ فِیْ اَحَدِيَّةِ فِعْلِكَ وَتَوَلَّنِیْ بِجَمِيْلِ حَمِيَّةِ
اِخْتِيَارِكَ لِیْ فِیْ تَوَجُّهَاتِیْ وَاَفْنِ مِنِّیْ اِرَادَتِیْ وَصَبِّرْنِیْ وَسَدِّدْنِیْ
وَارْحَمْنِیْ وَاَصْحِنِیْ يَا لَطِيْفُ الْعِنَايَةِ بِمَعِيَّةٍ خَاصَّةٍ مِنْكَ وَحَقِّقْنِیْ
بِقُرْبِكَ الَّذِیْ لَا وَحْشَةَ مَعَهٗ يَا رَحْمٰنُ يَا سَلَامُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

Marfat.com

وِرْدُ یَوْمِ الثَّلَاثَاءِ (یعنی منگل کے اوراد کا وظیفہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اِلٰهِیْ مَا اَحْلَمَكَ عَلٰى مَنْ عَصَاكَ وَمَا اَقْرَبَكَ مِمَّنْ دَعَاكَ وَمَا اَعْطَفَكَ عَلٰى مَنْ سَئَلَكَ وَمَا اَرْاَفَكَ بِمَنْ اَمَلَكَ مَنْ ذَالَّذِیْ سَاَلَكَ فَحَرَمْتَهٗ اَوِالْتَجَاءَ اِلَيْكَ فَاَسْلَمْتَهٗ اَوْتَقَرَّبَ مِنْكَ فَاَبْعَدْتَهٗ اَوْ هَرَبَ اِلَيْكَ فَطَرَدْتَهٗ لَكَ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ اِلٰهِی اَتُرَاكَ تُعَذِّبُنَا وَتَوْحِيْدُكَ فِیْ قُلُوْبِنَا وَمَا اِخَالُكَ تَفْعَلُ وَلَئِنْ فَعَلْتَ اَجْمَعْنَا مَعَ قَوْمٍ طَالَ مَا بَغَضْنَاهُمْ لَكَ فَبِالْمَكْنُوْنِ مِنْ اَسْمَاءِكَ وَمَا وَارَتْهُ الْحُجُبُ مِنْ بَهَائِكَ اَنْ تَغْفِرَ لِهٰذَا النَّفْسِ الْهَلُوْعِ وَلِهٰذَا الْقَلْبِ الْجَزُوْعِ الَّذِیْ لَا يَصْبِرُ لِحَرِّ الشَّمْسِ فَكَيْفَ يَصْبِرُ لِحَرِّ نَارِكَ يَا حَلِيْمُ يَا عَظِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا رَحِيْمُ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّلِّ اِلَّا اِلَيْكَ وَمِنَ الْخَوْفِ اِلَّا مِنْكَ وَمِنَ الْفَقْرِ اِلَّا اِلَيْكَ ۔ اَللّٰهُمَّ كَمَا صُنْتَ وَجْهَنَا اَنْ تَسْجُدَ لِغَلُوِكَ فَصُنْ اَيْدِيْنَا اَنْ تَمْتَدَّ بِالسُّؤَالِ لِغَيْرِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

Marfat.com

وِرْدُ یَوْمِ الْاَرْبِعَاء (بدھ کا وظیفہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۔ اِلٰھِیْ عَمَّ قِدَمُکَ حَدَثِیْ وَلَا اَنَا وَاَشْرَقَ سُلْطَانُ نُوْرِ وَجْھِکَ فَاَضَاءَ ھَیْکَلَ بِشَرِیَّتِیْ فَلَا سِوَاکَ فِمَا دَامَ مِنِّیْ فَبِدَ وَامِکَ وَمَا فَنِیَ عَنِّیْ فَبِرُوْیَتِیْ اِلَیْکَ وَاَنْتَ الدَّائِمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْاَلُکَ بِالْاَنْفِ اِذَا تَقَدَّمَتْ وَبِالْھَاءِ اِذَا تَاَخَّرَتْ وَبِالْبَاءِ مِنِّیْ اِذَا انْقَلَبَتْ لَامًا اَنْ تُفْنِیَنِیْ بِکَ عَنِّیْ حَقَّ تَلْتَحِقَّ الصِّفَۃُ بِالصِّفَّۃِ وَتَقَعَ الرَّابِطَۃُ بِالذَّاتِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اَجْمَعِیْنَ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط اس کے بعد ۱۴ دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ ورد کرے۔

وِرْدُ یَوْمِ الْخَمِیْس (جمعرات کا وظیفہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۔ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْم الٓمّٓ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْم وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ بِمَا سَئَلَکَ

Marfat.com

بِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا ذَالْعَرْشِ الْمَجِیْدِ ۔ یَا مُبْدِیُ یَا مُعِیْدُ یَا فَعَّالٌ لِمَا یُرِیْدُ اَسْئَلُکَ بِنُوْرِ وَجْھِکَ الَّذِیْ مَلَأَ اَرْکَانَ عَرْشِکَ وَبِقُدْرَتِکَ الَّتِیْ قَدَرْتَ بِھَا عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِکَ وَبِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا مُغِیْثُ اَغِثْنَا (تین بار) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا لَطِیْفًا قَبْلَ کُلِّ لَطِیْفٍ وَیَا لَطِیْفًا بَعْدَ کُلِّ لَطِیْفٍ وَیَا لَطِیْفًا لَطَفْتَ بِخَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَسْئَلُکَ رَبِّ کَمَا لَطَفْتَ بِیْ فِیْ ظُلُمَاتِ الْاَحْشَاءِ الْطُفْ بِیْ فِیْ قَضَائِکَ وَقَدْرِکَ وَفَرِّجْ عَنِّیْ مِنَ الضِّیْقِ وَلَا تُحَمِّلْنِیْ مَالَا اُطِیْقُ بِحُرْمَتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِبَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَا لَطِیْفُ (تین بار) اُلْطُفْ بِیْ بِخَفِیِّ خَفِیِّ خَفِیِّ لُطْفِکَ الْخَفِیِّ الْخَفِیِّ الْخَفِیِّ اِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

وِرْدُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ (یعنی جمعہ کا وظیفہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِعَظِیْمِ قَدِیْمِ کَرِیْمِ مَکْنُوْنِ مَخْزُوْنِ اَسْمَائِکَ وَبِاَنْوَاعِ اَجْنَاسِ رُقُوْمِ نُقُوْشِ

Marfat.com

اَنْوَارِكَ وَبِعِزَّتِكَ وَبِجَوْلِ طَوْلِ جَوْلِ شَدِيْدِ قُوَّتِكَ وَبِقُدْرَةِ
مِقْدَارِ اقْتِدَارِ قُدْرَتِكَ ۔ وَبِتَابِيْدِ تَحْمِيْدِ تَمْجِيْدِ عَظْمَتِكَ
وَبِسُمُوِّ عُلُوِّ نُمُوِّ رِفْعَتِكَ ۔ وَبِقَيُّوْمِ دَيْمُوْمِ دَوَامِ مُدَّتِكَ
وَبِرِضْوَانِ غُفْرَانِ اَمَانِ مَغْفِرَتِكَ ۔ وَبِرَفِيْعِ بَدِيْعِ مَنِيْعِ
سُلْطَانِكَ وَسَطْوَتِكَ ۔ وَبِرَهْبُوْتِ عَظْمُوْتِ جَبْرُوْتِ
جَلَالِكَ وَبِصَلَاةِ سَعَاةِ سَعَةِ بَسَاطِ رَحْمَتِكَ ۔ وَبِلَوَامِعِ
بَوَارِقِ صَوَاعِقِ عَجِيْجِ هَجِيْجِ رَهِيْجِ وَهِيْجِ بَهِيْجِ نُوْرِ
ذَاتِكَ وَبِبَهْرِ قَهْرِ جَهْرِ مَيْمُوْنِ ارْتِبَاطِ وَحْدَانِيَّتِكَ ۔
وَبِهَدِيْرِ هَيَّارِ تَيَّارِ اَمْوَاجِ بَحْرِكَ الْمُحِيْطِ بِمَلَكُوْتِكَ
وَبِاتِّسَاعِ انْفِسَاحِ مِيَادِيْنِ بَرَازِخِ كُرْسِيِّكَ ۔ وَبِهَيْكَلِيَّاتِ
عُلْوِيَّاتِ رُوْحَانِيَّاتِ اَمْلَاكِ اَفْلَاكِ عَرْشِكَ ۔ وَبِاَمْلَاكِ
الرُّوْحَانِيِّيْنَ الْمُدِيْرِيْنَ الْكَوَاكِبَ الْمُنِيْرَةَ بِاَفْلَاكِكَ ۔ وَ
بِجَنِيْنِ اَنِيْنِ تَسْكِيْنِ قُلُوْبِ الْمُرِيْدِيْنَ لِقُرْبِكَ ۔ وَبِخَضَعَاتِ
حَرَقَاتِ زَفَرَاتِ الْخَائِفِيْنَ مِنْ سَطْوَتِكَ وَبِاَمَالِ نَوَالِ اَقْوَالِ
الْمُجْتَهِدِيْنَ فِيْ مَرْضَاتِكَ ۔ وَبِتَخْضِيْعِ تَقْطِيْعِ تَقَطُّعِ مَرَائِرِ
الصَّابِرِيْنَ عَلٰى بَلْوَائِكَ ۔ وَبِتَعَبُّدِ تَمَجُّدِ تَجَلُّدِ الْعَابِدِيْنَ
عَلٰى طَاعَتِكَ يَا اَوَّلُ يَا آخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا قَدِيْمُ يَا مُقِيْمُ

Marfat.com

اِطْمِسْ بِطَلْسَمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شَرَّ سَوْدَاءِ قُلُوْبِ
اَعْدَائِنَا وَ اَعْدَائِكَ وَ دُقَّ اَعْنَاقَ رُؤُسِ الظَّلَمَةِ بِسُيُوْفِ
نَمَشَاتِ قَهْرِكَ وَسَطْوَتِكَ وَاحْجُبْنَا بِحُجُبِكَ الْكَثِيْفَةِ
بِحَوْلِكَ وَ قُوَّتِكَ عَنْ لَحْظَاتِ لَمْحَاتِ لَمْعَاتِ اَبْصَارِ هِمُ
الضَّعِيْفَةِ بِعِزَّتِكَ وَسَطْوَتِكَ۔ وَاحْجُبْنَا يَا اَللّٰهُ (تین بار)
وَصَبَّ عَلَيْنَا مِنْ اَنَابِيْبِ مِيَازِيْبِ التَّوْفِيْقِ فِيْ رَوْضَاتِ
السَّعَادَاتِ آنَاءَ لَيْلِكَ وَاَطْرَافَ نَهَارِكَ۔ وَاغْمِسْنَا فِيْ حَيَاضِ
سَوَاقِيْ مَسَاقِيْ بَرِّ بِرِّكَ وَرَحْمَتِكَ۔ وَ قَيِّدْنَا بِقُيُوْدِ السَّلَامَةِ
عَنِ الْوُقُوْعِ فِيْ مَعْصِيَتِكَ يَا اَوَّلُ يَا آخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا قَدِيْمُ
يَا قَوِيْمُ يَا مَوْلَايَ يَا قَادِرُ يَا مَوْلَايَ يَا غَافِرُ يَا لَطِيْفُ يَا خَبِيْرُ
اَللّٰهُمَّ ذَهَلَتِ الْعُقُوْلُ وَانْحَصَرَتِ اَفْهَامُ الْاَبْصَارِ وَحَارَتِ
الْاَوْهَامِ وَ بَعُدَتِ الْخَوَاطِرُ وَ قَصُرَتْ عَنْ اِدْرَاكِ كُنْهِ كَيْفِيَّةِ
ذَاتِكَ وَمَا ظَهَرَ مِنْ بَوَادِيْ عَجَائِبِ اَصْنَافِ قُدْرَتِكَ دُوْنَ
الْبُلُوْغِ تَلَأْلُؤُ لَمْعَاتِ بُرُوْقِ شُرُوْقِ اَسْمَاءِكَ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ
يَا اللّٰهُ يَا اَوَّلُ يَا آخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا قَدِيْمُ يَا قَوِيْمُ يَا
مُقِيْمُ يَا نُوْرُ يَا هَادِيْ يَا بَدِيْعُ يَا بَاقِيْ يَا ذَوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ

Marfat.com

اَغِثْنَا۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اَرْحِمْنَا۔ اَللّٰهُمَّ مُحَرِّكَ
الْحَرَكَاتِ وَمُبْدِئَ نِهَايَاتِ الْغَايَاتِ وَمُخْرِجَ يَنَابِيْعَ قَبْضَانِ
قَصَبَاتِ النَّبَتَاتِ ۔ وَمُشَقِّقَ صُمِّ جَلَامِيْدِ الصُّخُوْرِ الرَّاسِيَاتِ
وَالْمُنْبِعَ مِنْهَا مَاءً مَعِيْنًا لِلْمَخْلُوْقَاتِ وَالْمُجْرِيْ مِنْهَا سَائِرَ الْحَيَوَانَاتِ
وَالنَّبَاتَاتِ وَالْعَالِمُ بِمَا اخْتَلَجَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ اَسْرَارِهِمْ
وَاَفْكَارِهِمْ وَفَكَّ رَمْزَ نُطْقِ اِشَارَاتِ خَفِيَّاتِ لُغَاتِ السَّارِحَاتِ
مِنْ سَبَّحَتْ وَقَدَّسَتْ وَمَجَّدَتْ وَكَبَّرَتْ وَحَمِدَتْ
لِجَلَالِ جَمَالِ كَمَالِ اِقْتِدَامِ اَقْوَالِ اِعْظَامِ عِزِّكَ وَجَبَرُوْتِكَ
وَمَلَائِكَ سَمٰوَاتِكَ اجْعَلْنَا فِيْ هٰذَا الْعَامِ وَفِيْ هٰذَا الشَّهْرِ وَ
فِيْ هٰذِهِ الْجُمُعَةِ وَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِيْ
هٰذَا الْوَقْتِ الْمُبَارَكِ مِمَّنْ دَعَاكَ فَاَجَبْتَهٗ وَسَئَلَكَ فَاَعْطَيْتَهٗ
وَتَضَرَّعَ اِلَيْكَ فَرَحِمْتَهٗ وَاِلٰى دَارِكَ دَارِ السَّلَامِ اَدْنَيْتَهٗ
بِفَضْلِكَ يَا جَوَّادُ يَا جَوَّادُ يَا جَوَّادُ جُدْ عَلَيْنَا وَعَامِلْنَا بِمَا اَنْتَ
اَهْلُهٗ وَلَا تُقَابِلْنَا بِمَا نَحْنُ اَهْلُهٗ اِنَّكَ اَنْتَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ
اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا
اَوَّلُ يَا آخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا قَدِيْمُ يَا قَوِيْمُ يَا مُقِيْمُ يَا نُوْرُ
يَا هَادِيْ يَا بَدِيْعُ يَا بَاقِيْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ لَا اِلٰهَ

Marfat.com

اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ نَسْتَغِيْثُ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنَا لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَرْحَمْنَا اَسْئَلُكَ ۔ اَللّٰهُمَّ
اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ وَاَنْ
تَقْضِيَ حَوَائِجَنَا يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

وِرْدِ يَوْمِ السَّبْتِ (ہفتہ کا وظیفہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ نِعَمُهٗ لَا تُحْصٰى
وَاَمْرُهٗ لَا يُعْصٰى وَنُوْرُهٗ لَا يُطْفٰى وَلُطْفُهٗ لَا يُخْفٰى يَا مَنْ
فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰى وَاَحْيَا الْمَيِّتَ لِعِيْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَجَعَلَ
النَّارَ بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ
لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا ۔ اَللّٰهُمَّ بِتَلَاْلُؤِ نُوْرِ بَهَا حُجُبِ
عَرْشِكَ مِنْ اَعْدَائِيْ اَحْتَجَمْتُ وَبِسَطْوَةِ الْجَبَرُوْتِ مِمَّنْ
يُّكِيْدُنِيْ تَحَصَّنْتُ وَبِحَوْلِ طَوْلِ جَوْلِ شَدِيْدِ قُوَّتِكَ مِنْ
كُلِّ سُلْطَانٍ تَحَصَّنْتُ وَبِيَدِ يَوْمِ قَيُّوْمِ دَوَامِ اَبَدِيَّتِكَ مِنْ
كُلِّ شَيْطَانٍ اُسْتَعَذْتُ وَبِمَكْنُوْنِ السِّرِّ مِنْ سِرِّ سِرِّكَ مِنْ كُلِّ
حَامَّةٍ تَخَلَّصْتُ وَتَحَصَّنْتَ يَا حَابِيَ الْوَحْشِ يَا شَدِيْدَ الْبَطْشِ
عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنِيْبُ اُحْبِسْ عَنِّيْ مِنْ ظَلَمَنِيْ وَ

Marfat.com

اَغْلِبُنِیْ عَمَّنْ غَلَبَنِیْ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ
عَزِیْزٌ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَعَزُّ مِنْ خَلْقِہٖ جَمِیْعًا
اَللّٰہُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا
ھُوَ مُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ
مِنْ شَرِّ عَبْدِکَ فُلَانٍ وَجُنُوْدِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ مِنَ
الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۝ اَللّٰھُمَّ کُنْ لِیْ جَارًا مِنْ شَرِّھِمْ جَلَّ
ثَنَاءُکَ وَعَزَّ جَارُکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ
تَفْعَلُ مَا تَشَاءُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

Marfat.com

وِرْدُ الصَّلٰوۃُ الْکُبْرٰے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ اَعْبُدُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْکَ بِاَسْمَآئِکَ الْحُسْنٰی کُلِّھَا لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلَّمْ تَسْلِیْمًا وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً ھُوَاَھْلُھَا اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمُنْزِلَ التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ۝ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ فَلَکَ

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ کَانَ وَمَالَمْ یَشَاءْ لَمْ یَکُنْ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ صَلٰوةً وَّمُبَارَكَةً طَیِّبَةً كَمَا اَمَرْتَ اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْهِ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ صَلَاتِكَ شَیْءٌ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ رَحْمَتِكَ شَیْءٌ وَّبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ بَرَكَاتِكَ شَیْءٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَاَفْلِحْ وَاَنْجِحْ وَاَتِمْ وَاَصْلِحْ وَزَكِّ وَارْبِحْ وَاَوْفِ وَارْجِحْ وَاَعْظِمْ وَاَفْضِلِ الصَّلٰوةَ وَاَجْزِلِ الْمَنَنَ وَالتَّحِیَّاتِ عَلٰی عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ اَلَّذِیْ هُوَ فَلَقَ صُبْحِ اَنْوَارِ الْوَحْدَانِیَّةِ وَطَلْعَةُ شَمْسِ الْاَسْرَارِ الرَّبَّانِیَّةِ وَبَهْجَةُ قَمَرِ الْحَقَائِقِ الصَّمَدَانِیَّةِ وَعَرْشُ حَضَرَاتِ الْحَضَرَاتِ الرَّحْمَانِیَّةِ نُوْرُ كُلِّ رَسُوْلٍ وَسَنَاهُ (یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (یعنی کُلِّ نَبِیٍّ وَهَدَاهُ) ذَالِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ) وَجَوْهَرُ كُلِّ وَلِیٍّ وَضِیَاهُ (سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْعَرَبِیِّ الْقُرَشِیِّ الْهَاشِمِیِّ الْاَبْطَحِیِّ التِّهَامِیِّ

Marfat.com

اَلْمَكِّيِّ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْكِرَامَةِ صَاحِبِ الْخَيْرِ وَالْبِرِّ صَاحِبِ
السَّرَايَا وَالْعَطَايَا وَالْغُزُوِ وَالْجِهَادِ وَالْمُغْنَمِ وَالْمَقْسَمِ صَاحِبِ
الْاٰيَاتِ وَالْمُعْجِزَاتِ وَالْعَلَامَاتِ الْبَاهِرَاتِ صَاحِبِ الْحَجِّ
وَالْحَلْقِ وَالتَّلْبِيَةِ صَاحِبِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَ
الْمَقَامِ وَالْقِبْلَةِ وَالْمِحْرَابِ وَالْمِنْبَرِ صَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ
وَالْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ وَالشَّفَاعَةِ وَالسُّجُوْدِ لِلرَّبِّ الْمَعْبُوْدِ صَاحِبِ
رَمْيِ الْجَمَرَاتِ وَالْوُقُوْفِ بِعَرَفَاتٍ صَاحِبِ الْعِلْمِ الطَّوِيْلِ
وَالْكَلَامِ الْجَلِيْلِ صَاحِبِ كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَالصِّدْقِ وَالتَّصْدِيْقِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ
جَمِيْعِ الْمِحَنِ وَالْاٰفَاتِ وَالْاَهْوَالِ وَالْبَلِيَّاتِ وَ تُسَلِّمُنَا بِهَا مِنْ
جَمِيْعِ الْفِتَنِ وَالْاَسْقَامِ وَالْاٰفَاتِ وَالْعَاهَاتِ وَتُطَهِّرُنَا
بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْعُيُوْبِ وَالسَّيِّئَاتِ وَ تَغْفِرُ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الذُّنُوْبَاتِ
وَتَمْحُوْ بِهَا عَنَّا جَمِيْعَ الْخَطِيَّاتِ وَ تَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ مَا
نَطْلُبُهٗ مِنَ الْحَاجَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ
وَ تُبَلِّغُنَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ
الْمَمَاتِ يَا رَبُّ يَا اَللّٰهُ يَا مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
اَنْ تَجْعَلَ لِيْ فِيْ مُدَّةِ حَيَاتِيْ وَ بَعْدَ مَمَاتِيْ اَضْعَافَ اَضْعَافِ

Marfat.com

ذَالِكَ اَلْفَ اَلْفِ صَلَاةٍ وَ سَلَامٍ مَضْرُوْبِيْنَ فِى مِثْلِ ذَالِكَ وَاَمْثَالِ
اَمْثَالِ ذَالِكَ عَلٰى عَبْدِكَ وَ نَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ وَالرَّسُوْلِ الْعَرَبِيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ
وَ ذُرِّيَاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ
وَمَوَالِيْهِ وَخَدَّامِهٖ وَحُجَّابِهٖ ۔ اِلٰهِىْ اجْعَلْ كُلَّ صَلٰوةٍ
مِنْ كُلِّ ذَالِكَ تَفُوْقُ وَ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْمُصَلِّيْنَ عَلَيْهِ مِنْ
اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَاَهْلِ الْاَرْضِيْنَ اَجْمَعِيْنَ كَفَضْلِ الَّذِىْ
فَضَّلْتَهٗ عَلٰى كَافَّةِ خَلْقِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ
عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَكَرِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ نَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ السَّيِّدِ الْكَامِلِ الْفَاتِحِ الْخَاتِمِ حَاءِ الرَّحْمٰنِ وَمِيْمِ الْمُلْكِ
وَدَالِ الدَّوَامِ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ
وَعُرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ وَ عَيْنِ اَعْيَانِ خَلِيْقَتِكَ وَصَفِيِّكَ
السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ الرَّحْمَةُ لِلْعٰلَمِيْنَ ظُهُوْرُهٗ الْمُصْطَفَى الْمُجْتَبَى
الْمُنْتَقٰى الْمُرْتَضٰى عَيْنُ الْعِنَايَةِ وَ زَيْنُ الْقِيَامَةِ وَ كَنْزُ الْهِدَايَةِ
وَ اِمَامُ الْحَضْرَتِ وَاَمِيْنُ الْمَمْلَكَةِ وَ طِرَازُ الْحُلَّةِ وَ كَنْزُ

Marfat.com

الْحَقِيْقَةِ وَشَمْسِ الشَّرِيْعَةِ كَاشِفِ دَيَاجِى الظُّلْمَةِ وَنَاصِرِ
الْمِلَّةِ وَنَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَشَفِيْعِ الْاُمَّةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَوْمَ تَخْشَعُ
الْاَصْوَاتُ وَتَشْخَصُ الْاَبْصَارُ ـ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدِ النُّوْرِ الْاَبْلَجِ وَالْبَهَاءِ الْاَبْهَجِ نَامُوْسِ تَوْرَاةِ
مُوْسٰى وَقَامُوْسِ اِنْجِيْلِ عِيْسٰى صَلٰوةُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ
اَجْمَعِيْنَ ـ طَلْسَمِ الْفَلَكِ الْاَطْلَسِ فِىْ بُطُوْنِ كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا
فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ طٰوٗسُ الْمَلَكِ الْمُقَدَّسِ فِىْ ظُهُوْرِ فَخَلَقْتُ
خَلْقًا فَتَعَرَّفْتُ اِلَيْهِمْ فَبِىْ عَرَفُوْنِىْ قُرَّةِ عَيْنِ نُوْرِ الْيَقِيْنِ
مِرْآةِ اُوْلِى الْعَزْمِ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلٰى شُهُوْدِ الْمَلِكِ الْحَقِّ
الْمُبِيْنِ نُوْرِ اَنْوَارِ ابصار بَصَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ الْمُكَرَّمِيْنَ وَمَحَلِّ
نَظَرِكَ وَسِعَتْ رَحْمَتِكَ مِنَ الْعَوَالِمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَخَوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ ـ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَاَتِمَّ
وَاَنْعِمْ وَاَمْجِدْ وَاَكْرِمْ وَاَجْزِلْ وَاَعْظِمْ اَفْضَلَ صَلٰوتِكَ
وَاَوْفٰى سَلَامِكَ صَلَاةً وَسَلَامًا يَتَنَزَّلَانِ مِنْ اُفُقِ كُنْهِ
بَاطِنِ الذَّاتِ اِلٰى فَلَكِ سِمَاءِ مَظَاهِرِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَ
يَرْتَقِيَانِ عِنْدَ سِدْرَةِ مُنْتَهَى الْعَارِفِيْنَ اِلٰى مَرْكَزِ جَلَالِ النُّوْرِ

Marfat.com

الْمُبِيْنِ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ
عِلْمَ يَقِيْنِ الْعُلَمَاءِ الرَّبَّانِيِّيْنَ وَعَيْنِ يَقِيْنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ
وَحَقَّ يَقِيْنِ الْاَنْبِيَاءِ الْمُكَرَّمِيْنَ الَّذِيْ قَاهَتْ فِيْ اَنْوَارِ جَلَالِهٖ
اُوْلُوا الْعَزْمِ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ وَتَحَيَّرَتْ فِيْ دَرْكِ حَقَائِقِهٖ عُظَمَاءُ
الْمَلَائِكَةِ الْمُهَيْمِنَ الْمُنْزِلِ عَلَيْهِ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ بِلِسَانٍ
عَرَبِيٍّ مُبِيْنٍ ۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ
رَسُوْلًا مِنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْ عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ
الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُبِيْنٍ ۝
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ صَلَاةَ ذَاتِكَ عَلٰى حَضْرَةِ صِفَاتِكَ الْجَامِعِ
لِكُلِّ الْكَمَالِ الْمُتَّصِفِ بِصِفَاتِ الْجَلَالِ وَالْجَمَالِ مَنْ تَنَزَّهَ عَنِ
الْمَخْلُوْقِيْنَ فِي الْمِثَالِ يَنْبُوْعِ الْمَعَارِفِ الرَّبَّانِيَّةِ وَحِيْطَةِ الْاَسْرَارِ
الْاِلٰهِيَّةِ غَايَتِ مُنْتَهَى السَّائِلِيْنَ وَدَلِيْلِ كُلِّ حَائِرٍ مِنَ
السَّالِكِيْنَ مُحَمَّدِ الْمَحْمُوْدِ بِالْاَوْصَافِ وَالذَّاتِ وَاَحْمَدَ مَنْ
مَضٰى وَمَنْ هُوَ آتٍ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمَ بِدَايَةِ الْاَوَّلِ وَغَايَةِ
الْاَبَدِ حَتّٰى لَا يَحْصُرُوْهُ عَدَدٌ وَلَا يُنْهِيْهِ اَمَدٌ وَاَرْضَ
عَنْ تَوَابِعِهٖ فِي الشَّرِيْعَةِ وَالطَّرِيْقَةِ وَالْحَقِيْقَةِ مِنَ الْاَصْحَابِ
وَالْعُلَمَاءِ وَاَهْلِ الطَّرِيْقَةِ وَاجْعَلْنَا يَا مَوْلَانَا مِنْهُمْ حَقِيْقَةً

Marfat.com

اٰمِیْن۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَتْحِ
اَبْوَابِ حَضْرَتِكَ وَعَیْنِ عِنَایَتِكَ بِخَلْقِكَ وَ رَسُوْلِكَ اِلٰی
جُنُبِكَ وَ اُنْسِكَ وَحْدَانِیِ الذَّاتِ الْمُنْزِلُ عَلَیْهِ الْاٰیَاتُ الْوَاضِحَاتُ
مُقِیْلُ الْعَثَرَاتِ وَ سَیِّدِ السَّادَاتِ مَاحِیْ الشِّرْكِ وَ الضَّلَالَاتِ النَّیِّرُ
الصَّارِمَاتِ الْاٰمِرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهِیْ عَنِ الْمُنْكَرَاتِ الْمُقِیْلِ
مِنْ شَرَابِ الْمُشَاهِدَاتِ سَیِّدِنَا وَمُحَمَّدٍ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مَنْ لَهُ الْاَخْلَاقُ
الرَّاضِیَةُ وَ الْاَوْصَافُ الْمَرْضِیَّةُ وَ الْاَقْوَالُ الشَّرِیْعَةُ وَ
الْاَحْوَالُ الْحَقِیْقَةُ وَ الْعِنَایَاتُ الْاَزَلِیَّةُ و السَّعَادَاتُ
الْاَبَدِیَّةُ وَ الْفَتُوْحَاتُ الْمَكِّیَّةُ وَ الظُّهُوْرَاتُ الْمَدَنِیَّةُ
وَ الْكَمَالَاتُ الْاِلٰهِیَّةُ وَ الْمَعَالِمُ الرَّبَّانِیَّةُ وَ سِرِّ
الْبَرِیَّةُ وَ شَفِیْعِنَا یَوْمَ بَعْثِنَا الْمُسْتَغْفِرُ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا
الدَّاعِیْ اِلَیْكَ وَ الْمُقْتَدِیْ لِمَنْ اَرَادَ الْوُصُوْلَ اِلَیْكَ
الْاَنِیْسُ بِكَ وَ الْمُسْتَوْحِشُ مِنْ غَیْرِكَ حَتّٰی تَمَتَّعَ مِنْ
نُوْرِ ذَاتِكَ وَ رَجَعَ بِكَ لَا بِغَیْرِكَ وَ شَهِدَ وَحْدَتِكَ فِیْ
كَثْرَتِكَ وَ قُلْتَ لَهُ بِلِسَانِ حَالِكَ وَ قُوَّیْتَهُ بِحُسَامِكَ
فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ الذَّاكِرُ

Marfat.com

لَكَ لَيْلِكَ وَ الْهَائِمُ لَكَ نَهَارِكَ الْمَعْرُوْفِ عِنْدَ مَلَائِكَتِكَ
إِنَّهُ خَيْرُ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِالْحَرْفِ الْجَامِعِ
لِمَعَانِيْ كَمَالِكَ. نَسْئَلُكَ إِيَّاكَ بِكَ اَنْ تُرِيْنَا وَجْهَ نَبِيِّنَا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وَ اَنْ تَمْحُوْا عَنَّا وُجُوْدَ ذُنُوْبِنَا
بِمُشَاهَدَةِ جُمَالِكَ وَ تُغَيِّبَنَا عَنَّا فِيْ بِحَارِ اَنْوَارِكَ مَعْصُوْمِيْنَ
مِنَ الشَّوَاغِلِ الدُّنْيَوِيَّةِ رَاغِبِيْنَ إِلَيْكَ غَائِبِيْنَ بِكَ يَا اللّٰهُ
(ثَلَاثَةً) لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ اسْقِنَا مِنْ شَرَابِ مُحَبَّتِكَ وَ اغْمِسْنَا
فِي الْبِحَارِ اَحَدِيَّتِكَ حَتّٰى نَرْتَعَ فِيْ بَحْبُوْحَةِ حَضْرَتِكَ وَتَقْطَعُ
عَنَّا اَوْهَامَ خَلِيْقَتِكَ بِفَضْلِكَ وَ رَحْمَتِكَ وَ نَوِّرْنَا بِنُوْرِ
طَاعَتِكَ وَ اهْدِنَا وَ لَا تُضِلَّنَا وَ بَصِّرْنَا بِعُيُوْبِنَا عَنْ
غُيُوْبِ غَيْرِنَا بِحُرْمَةِ نَبِيِّنَا وَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمْ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ مِصْبَاحِ الْوُجُوْدِ وَ اَهْلِ الشُّهُوْدِ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۞ نَسْئَلُكَ اَنْ تُلْحِقَنَا بِهِمْ وَ تَمْنَحَنَا
حُبَّهُمْ يَا اللّٰهُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَ تُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ
اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَهَبْ لَنَا مَعْرِفَةً نَافِعَةً إِنَّكَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ-

Marfat.com

نَسْئَلُكَ اَنْ تَرْزُقَنَا رُؤْيَةَ وَجْهِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ مَنَامِنَا وَ يَقْظَتِنَا وَ اَنْ تُصَلِّيَ وَ تُسَلِّمَ عَلَيْهِ صَلَاةً دَائِمَةً
اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ وَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى خَيْرِنَا وَكُنْ لَنَا۔ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ اَبَدًا وَ اَنْمٰى بَرَكَاتِكَ سَرْمَدًا وَ
اَزْكٰى تَحِيَّاتِكَ فَضْلًا وَ عَدَدًا عَلٰى اَشْرَفِ الْحَقَائِقِ الْاِنْسَانِيَّةِ
وَ الْجَانِيَّةِ وَ مَجْمَعِ الدَّقَائِقِ الْاِيْمَانِيَّةِ وَ طُوْرِ التَّجَلِّيَاتِ
الْاِحْسَانِيَّةِ وَ مَهْبَطِ الْاَسْرَارِ الرَّحْمَانِيَّةِ وَ عَرُوْسِ الْمَمْلَكَةِ
الرَّبَّانِيَّةِ وَاسِطَةِ عِقْدِ النَّبِيِّيْنَ وَ مُقَدَّمَةِ جَيْشِ الْمُرْسَلِيْنَ
وَ قَائِدِ رَكْبِ الْاَوْلِيَآءِ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ اَفْضَلِ الْخَلَائِقِ
اَجْمَعِيْنَ حَامِلِ لِوَاءِ الْعِزِّ الْاَعْلٰى وَ مَالِكِ اَزِمَّةِ الْمَجْدِ الْاَسْنٰى
شَاهِدِ اَسْرَارِ الْاَزَلِ وَ مَشَاهِدِ اَنْوَارِ السَّوَابِقِ الْاَوَّلِ وَ
تَرْجُمَانِ لِسَانِ الْقِدَمِ وَ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَ الْحِكَمِ وَ مَظْهَرِ
سِرِّ الْوُجُوْدِ الْجُزْئِيِّ وَ الْكُلِّيِّ وَ اِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ الْعُلْوِيِّ
وَ السِّفْلِيِّ رُوْحِ جَسَدِ الْكَوْنَيْنِ وَ عَيْنِ حَيَاةِ الدَّارَيْنِ الْمُتَحَقِّقِ
بِاَعْلٰى رُتَبِ الْعُبُوْدِيَّةِ وَ الْمُتَخَلِّقِ بِاَخْلَاقِ الْمَقَامَاتِ الْاِصْطِفَائِيَّةِ
الْخَلِيْلِ الْاَعْظَمِ وَ الْحَبِيْبِ الْاَكْرَمِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا حَبِيْبِنَا
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

Marfat.com

اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا
ذَكَرَكَ وَ ذِكْرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَ غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهٖ
الْغَافِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا دَائِمًا كَثِيْرًا ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَتَوَسَّلُ
اِلَيْكَ بِنُوْرِهِ السَّارِيْ فِي الْوُجُوْدِ اَنْ تُحْيِيَ قُلُوْبَنَا بِنُوْرِ حَيَاةِ
قَلْبِهِ الْوَاسِعِ لِكُلِّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَ عِلْمًا وَ هُدًى وَ
بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ وَنَشْرَحُ صُدُوْرَنَا بِنُوْرِ صَدْرِهِ الْجَامِعِ مَا
فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ وَ ضِيَاءً وَّ ذِكْرٰى لِلْمُتَّقِيْنَ وَ
تُطَهِّرُ نُفُوْسَنَا بِطَهَارَةِ نَفْسِهِ الزَّكِيَّةِ الْمَرْضِيَّةِ وَتُعَلِّمُنَا
بِاَنْوَارِ عُلُوْمِهٖ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنَاهُ فِي اِمَامٍ مُبِيْنٍ وَ
تُرِيْ سَرَائِرَهٗ فِيْنَا بِلَوَامِعِ اَنْوَارِكَ ۔ حَتّٰى تُفْنِيَنَا عَنَّا فِيْ
حَقِّ حَقِيْقَتِهٖ فَيَكُوْنَ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ فِيْنَا بِقَيُّوْمِيَّتِكَ الصَّمَدِيَّةِ
فَنَعِيْشُ بِرُوْحِهٖ عَيْشَ الْحَيَاةِ الْاَبَدِيَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا اٰمِيْن ۔ بِفَضْلِكَ وَ رَحْمَتِكَ
عَلَيْنَا يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا رَحْمٰنُ وَ بِتَجَلِّيَاتِ مَنَازِلَاتِ
فِيْ مِرْاٰةِ شُهُوْدِهٖ لِمُنَازِلَاتِ تَجَلِّيَاتِكَ فَنَكُوْنَ فِي الْخُلَفَاءِ
الرَّاشِدِيْنَ فِيْ وَلَايَةِ الْاَقْرَبِيْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ جَمَالِ لُطْفِكَ وَحَنَانِ عَطْفِكَ وَجُمَالِ مُلْكِكَ

Marfat.com

وَكَمَالِ قُدْسِكَ النُّوْرُ الْمُطْلَقُ بِسِرِّ الْمَعِيَّةِ الَّتِيْ لَا تَتَقَيَّدُ الْبَاطِنُ مَعْنِيٌّ فِيْ غَيْبِكَ وَ الظَّاهِرُ حِسٌّ فِيْ شَهَادَتِكَ شَمْسُ الْاَسْرَارِ الرَّبَّانِيَّةِ وَمَجْلٰى حَضْرَةِ الْحَضَرَاتِ الرَّحْمَانِيَّةِ مَنَازِلَ الْكُتُبِ الْقِيَامَةِ وَ نُوْرُ الْاٰيَاتِ الْبَيِّنَةِ الَّذِيْ خَلَقْتَهٗ مِنْ نُوْرِ ذَاتِكَ وَحَقَّقْتَهٗ بِاَسْمَائِكَ وَ صِفَاتِكَ وَ خَلَقْتَ مِنْ نُوْرِهِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَ تَعَرَّفْتَ اِلَيْهِمْ بِاَخْذِ الْمِيْثَاقِ عَلَيْهِمْ بِقَوْلِكَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ وَ اِذَا اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى بَهْجَةِ الْكَمَالِ وَ تَاجِ الْجَلَالِ وَ بَهَآءِ الْجَمَالِ وَ شَمْسِ الْوِصَالِ وَ عَبَقِ الْوُجُوْدِ وَ حَيَاتِ كُلِّ مَوْجُوْدٍ عَزِّ جَلَالِ سَلْطَنَتِكَ وَ جَلَالِ عِزِّ مُمْلَكَتِكَ وَ مَلِيْكِ صُنْعِ قُدْرَتِكَ وَ طَرَازِ صَفْوَةِ الصَّفْوَةِ مِنْ اَهْلِ مَعْرِفَتِكَ وَخُلَاصَةِ الْخَاصَّةِ مِنْ اَهْلِ قُرْبِكَ سِرِّ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ وَحَبِيْبِ اللّٰهِ الْاَكْرَمِ وَ خَلِيْلِ اللّٰهِ الْمُكَرَّمِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَتَوَسَّلُ بِهٖ اِلَيْكَ وَ
نَتَشَفَّعُ بِهٖ لَدَيْكَ صَاحِبِ الشَّفَاعَةِ الْكُبْرٰى وَ الْوَسِيْلَةِ
الْعُظْمٰى وَ الذَّرِيْعَةِ الْغَرَّا وَ الْمَكَانَةِ الْعُلْيَا وَ الْمَنْزَلَةِ
الزُّلْفٰى وَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى اَنْ تُحَقِّقَنَا بِهٖ ذَاتًا وَ
اَسْمَاءً وَ اَفْعَالًا وَ اٰثَارًا حَقًّا لَا نَرٰى وَ لَا نَسْمَعُ وَ كَلَا
نَحِسُّ وَ لَا نَجِدُ اِلَّا اِيَّاكَ اِلٰهِيْ وَ سَيِّدِيْ بِفَضْلِكَ وَ رَحْمَتِكَ
اَنْ تَجْعَلَ هَوِيَّتَنَا عَيْنَ هَوِيَّةٍ فِيْ اَوَائِلِهٖ وَ نِهَايَتِهٖ بِوُدِّ
خَلَّتِهٖ وَ صَفَاءِ مُحَبَّتِهٖ وَ فَوَاتِحِ اَنْوَارٍ بَصِيْرَتِهٖ وَ جَوَامِعِ
اِسْتِبْشَارٍ سَرِيْرَتِهٖ وَ رَحِيْمِ بَهْجَائِهٖ وَ نَعِيْمِ نَعْمَائِهٖ ۔ اَللّٰهُمَّ
اِنَّا نَسْئَلُكَ بِجَاهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْفِرَةَ
وَ الرِّضْوَانَ وَ الْقَبُوْلَ قَبُوْلًا تَامًّا لَا تَكِلُنَا فِيْهِ اِلٰى اَنْفُسِنَا
طَرْفَةَ عَيْنٍ يَا نِعْمَ الْمُجِيْبُ فَقَدْ دَخَلَ الدَّخِيْلُ يَا
مَوْلَايَ بِجَاهِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ فَاِنْ غُفْرَانَ
ذُنُوْبِ الْخَلْقِ بِاَجْمَعِهِمْ وَ اَوَّلِهِمْ وَ اٰخِرِهِمْ بَرِّهِمْ وَ
فَاجِرِهِمْ كَقَطْرَةٍ فِيْ بَحْرِ جُوْدِكَ الْوَاسِعِ الَّذِيْ لَا سَاحِلَ لَهٗ
فَقَدْ قُلْتَ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ۔ وَ مَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا
رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

Marfat.com

رَبِّ اِنِّیْ وَ هَنَ الْعُظْمُ مِنِّیْ وَ اشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَیْبًا وَ لَمْ اَکُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِیًّا ۝ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ۔ رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۔ یَا عَوْنَ الضُّعَفَاءِ یَا عَظِیْمَ الرَّجَاءِ یَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰی یَا مُنْجِیَ الْهَلْکٰی یَا نِعْمَ الْمَوْلٰی یَا اَمَانَ الْخَائِفِیْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَکِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی الْجَامِعِ الْاَکْمَلِ وَ الْقُطْبِ الرَّبَّانِیِّ الْاَفْضَلِ طِرَازِ حُلَّةِ دِیْمَانٍ وَ مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَ الْاِحْسَانِ صَاحِبِ الْهِمَمِ الْاِسْمَاوِیَّةِ وَ الْعُلُوْمِ اللَّدُنِّیَّةِ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مَنْ خَلَقْتَ الْوُجُوْدَ لِاَجْلِهٖ وَ رَخَّصْتَ الْاَشْیَاءَ بِسَبَبِهٖ مُحَمَّدٍ الْمَحْمُوْدِ صَاحِبِ الْمَکَارِمِ وَ الْجُوْدِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ الْاَقْطَابِ السَّابِقِیْنَ اِلٰی جَنَابِ ذَاتِكَ الْجَنَابِ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النُّوْرِ الْبَهِیِّ وَ الْبَیَانِ الْجَلِیِّ وَ اللِّسَانِ الْعَرَبِیِّ وَ الدِّیْنِ الْحَنَفِیِّ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ الْمُؤَیَّدِ بِالرُّوْحِ الْاَمِیْنِ وَ الْکُتُبِ الْمُبِیْنِ وَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَ رَحْمَةِ اللّٰهِ لِلْعٰلَمِیْنَ وَ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِیْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مَنْ

Marfat.com

خَلَقْتَهٗ مِنْ نُوْرِكَ وَجَعَلْتَ كَلَامَهٗ مِنْ كَلَامِكَ وَ فَضَّلْتَهٗ
عَلٰى اَلْبِيَائِكَ وَجَعَلْتَ السِّعَايَةَ مِنْكَ اِلَيْهِ وَمِنْهُ اِلَيْهِمْ كَمَالِ
كُلِّ وَلِيٍّ لَكَ وَهَادِيَ كُلِّ مُضِلٍّ عَنْكَ هَادِيَ الْخَلْقِ اِلَى الْحَقِّ
تَارِكَ الْاَشْيَاءِ لِاَجْلِكَ وَمَعْدِنِ الْخَيْرَاتِ بِفَضْلِكَ وَخَاطَبْتَهٗ عَلٰى
بَسَاطِ قُرْبِكَ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا. اَلْقَائِمِ لَكَ فِيْ
لَيْلِكَ وَ الصَّائِمُ لَكَ فِيْ نَهَارِكَ وَالْهَائِمِ بِكَ فِيْ جَلَالِكَ. اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّكَ الْخَلِيْفَةِ فِيْ خَلْقِكَ الْمُشْتَغِلِ بِذِكْرِكَ
الْمُتَفَكِّرِ فِيْ خَلْقِكَ وَ الْاَمِيْنِ بِسِرِّكَ وَ الْبُرْهَانِ لِرُسُلِكَ الْحَاضِرِ
فِيْ سَرَائِرِ قُدْسِكَ وَ الْمُشَاهِدِ لِجَمَالِ جَلَالِكَ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا
مُحَمَّدِ الْمُفَسِّرِ لِاٰيَاتِكَ وَ الظَّاهِرِ فِيْ مُلْكِكَ وَ النَّائِبِ فِيْ
مَلَكُوْتِكَ وَ الْمُتَخَلِّقِ بِصِفَاتِكَ وَ الدَّاعِيْ اِلٰى جَبَرُوْتِكَ الْحَضْرَةِ
الرَّحْمَانِيَّةِ وَ الْبُرْدَةِ الْجَلَالِيَّةِ وَ السَّرَابِيْلِ الْجَمَالِيَّةِ الْعَرِيْشِ
السَّقِيِّ وَ النُّوْرِ الْبَهِيِّ وَ الْحَبِيْبِ النَّبَوِيِّ وَ الدُّرِّ النَّقِيِّ وَ الْمِصْبَاحِ
الْقَوِيِّ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَ مَعْدَنِ اَسْرَارِكَ وَرُوْحِ اَرْوَاحِ
عِبَادِكَ الدُّرَّةِ الْفَاخِرَةِ وَ الْعَقَبَةِ النَّافِخَةِ بُوْ بُوْجُوْدَاتِ

Marfat.com

وَ حَاءِ الرَّحْمَاتِ وَ الْجِيْمِ الدَّرَجَاتِ وَ سِيْنِ السَّعَادَاتِ وَ نُوْنِ
الْعِنَايَاتِ وَ كَمَالِ الْكُلِّيَّاتِ وَ مَنْشَاءِ الْأَزَلِيَّاتِ وَ خَتْمِ
الْأَبَدِيَّاتِ الْمَشْغُوْلِ بِكَ عَنِ الْأَشْيَاءِ الدُّنْيَوِيَّاتِ الطَّائِعِ مِنْ
ثَمَرَاتِ الْمُشَاهِدَاتِ وَ الْمَسْقِيْ مِنْ أَسْرَارِ الْقُدْسِيَّاتِ الْعَالِمِ
بِالْمَاضِيْ وَ الْمُسْتَقْبَلَاتِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهِ
الْأَبْرَارِ وَ أَصْحَابِهِ الْأَخْيَارِ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ عَلٰى رُوْحِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ وَ عَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْأَجْسَادِ وَ عَلٰى قَبْرِهٖ
فِي الْقُبُوْرِ وَ عَلٰى سَمْعِهٖ فِي الْمَسَامِعِ وَ عَلٰى حَرَكَتِهٖ فِي الْحَرَكَاتِ
وَ عَلٰى سَكُوْنِهٖ فِي السَّكَنَاتِ وَ عَلٰى قُعُوْدِهٖ فِي الْقُعُوْدَاتِ وَ عَلٰى
قِيَامِهٖ فِي الْقِيَامَاتِ وَ عَلٰى لِسَانِهِ الْبَشَّاشِ الْأَزَلِيِّ وَ الْخَتْمِ
الْأَبَدِيِّ صَلِّ ۔ اَللّٰهُمَّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ عَدَدَ
مَا عَلِمْتَ وَ مِلْءَ مَا عَلِمْتَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدِ الَّذِيْ أَعْطَيْتَهٗ وَ كَرَّمْتَهٗ وَ فَضَّلْتَهٗ وَ نَصَرْتَهٗ وَ اَعْنَتَهٗ
وَ قَرَّبْتَهٗ وَ اَدْنَيْتَهٗ وَ سَقَيْتَهٗ وَ مَكَّنْتَهٗ وَ سَلَّمْتَهٗ بِعِلْمِكَ
الْأَنْفَسِ وَ بَسَطْتَهٗ بِحُبِّكَ الْأَعْلَوَسِ وَ زَيَّنْتَهٗ بِقَوْلِكَ الْأَقْدَسِ
فَخْرِ الْأَفْلَاكِ وَ عَذْبِ الْأَخْلَاقِ وَ نُوْرِكَ الْمُبِيْنِ وَ عَبْدِكَ
الْقَدِيْمِ وَ حَبْلِكَ الْمَتِيْنِ وَ حِصْنِكَ الْحَصِيْنِ وَ جَلَالِكَ الْحَكِيْمِ

Marfat.com

وَجُمَالِكَ الْكَرِيْمِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
مِصْبَابِيْحِ الْهُدٰى وَ قَنَادِيْلِ الْوُجُوْدِ وَ كَمَالِ السُّعُوْدِ الْمُطَهَّرِيْنَ
مِنَ الْعُيُوْبِ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ صَلَاةً تَحِلُّ بِهِ الْعُقَدَ وَ
وَرِيْحًا تَفُكُّ بِهَا الْكُرَبَ وَتَرَحُّمًا تَزِيْلُ بِهَا الْحَطَبَ وَتَكْرِيْمًا تَنْقَضِيْ بِهِ
الْاَرَبِ يَا رَبُّ يَا اللّٰهُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ نَسْئَلُكَ
ذَالِكَ مِنْ فَضَائِلِ لُطْفِكَ وَغَرَائِبِ فَضْلِكَ يَا كَرِيْمُ يَا رَحِيْمُ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَالرَّسُوْلِ الْعَرَبِيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ
بَيْتِهٖ صَلَاةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًى وَلَهٗ جَزَاءً وَلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَاَعْطِهِ
الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالشَّرَفَ وَالدَّرَجَةَ الْعَالِيَةَ الرَّفِيْعَةَ
وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَهٗ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ه
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَتَوَسَّلُ بِكَ وَنَسْئَلُكَ وَنَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِكِتَابِكَ الْعَزِيْزِ
وَنَبِيِّكَ الْكَرِيْمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِشَرْفِهِ
الْمَجِيْدِ وَاَبَوَيْهِ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَبِصَاحِبِهٖ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ
وَذِي النُّوْرَيْنِ عُثْمَانَ وَاٰلِهٖ فَاطِمَةَ وَعَلِيٍّ وَوَلَدَيْهِمَا الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
وَعَمَّيْهِ الْحَمْزَةَ وَالْعَبَّاسِ وَزَوْجَتَيْهِ خَدِيْجَةَ وَعَائِشَةَ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَبَوَيْهِ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَعَلٰى اٰلِ

Marfat.com

كُلٍّ وَصَحْبِ كُلٍّ صَلَاةً يُتَرْجِمُهَا لِسَانُ الْاَزَلِ فِيْ رِيَاضِ الْمَلَكُوْتِ وَ عَلِيِّ الْمَقَامَاتِ وَنَيْلِ الْكَرَامَاتِ وَرَفْعِ الدَّرَجَاتِ وَيَنْعِقُ بِهَا لِسَانُ الْاَبَدِ فِيْ حَضِيْضِ النَّاسُوْتِ لِغُفْرَانِ الذُّنُوْبِ وَكَشْفِ الْكُرُوْبِ وَ دَفْعِ الْمُهِمَّاتِ كَمَا هُوَ اللَّائِقُ بِاِلٰهِيَّتِكَ وَشَأْنِكَ الْعَظِيْمِ وَكَمَا هُوَ اللَّائِقُ بِاَهْلِيَّتِهِمْ وَمَنْصِبِهِمُ الْكَرِيْمِ بِخُصُوْصِ خَصَائِصَ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ - اَللّٰهُمَّ حَقِّقْنَا بِسَرَائِرِهِمْ فِيْ مَدَارِجِ مَعَارِفِهِمْ بِمَثُوْبَةِ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنْكَ الْحُسْنٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَوْزَ بِالسَّعَادَةِ الْكُبْرٰى بِمَوَدَّةِ الْقُرْبٰى وَعُمَّنَا فِيْ عِزِّهِ الْمَصْمُوْدِ فِيْ مَقَامِهِ الْمَحْمُوْدِ وَ تَحْتَ لِوَائِهِ الْمَعْقُوْدِ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِ عِرْفَانِ مَعْرُوْفِهِ الْمَوْرُوْدِ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرُوْزِ بِشَارَةِ قُلْ تَسْمَعْ وَ سَلْ تَعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ بِظُهُوْرِ بِشَارَةٍ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى - تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ - اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِعِزِّ جَلَالِكَ وَبِجَلَالِ عِزَّتِكَ وَبِقُدْرَتِ سُلْطَانِكَ وَ بِسُلْطَانِ قُدْرَتِكَ وَبِحُبِّ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ وَالْاَهْوَاءِ الرَّدِيَّةِ يَا ظَهِيْرَ اللَّاجِيْنَ يَا جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ اَجِرْنَا مِنَ الْخَوَاطِرِ

Marfat.com

النَّفْسَانِيَّةِ وَاحْفَظْنَا مِنَ الشَّهَوَاتِ الشَّيْطَانِيَّةِ وَطَهِّرْنَا مِنْ
قَاذُورَاتِ الْبَشَرِيَّةِ وَصَفِّنَا بِصَفَاءِ الْمَحَبَّةِ الصِّدِّيقِيَّةِ مِنْ
صَدَاءِ الْغَفْلَةِ وَرَهِّمِ الْجَهْلِ حَتّٰى تَضْمَحِلَّ رُسُومُنَا بِفَنَاءِ
الْأَنَانِيَّةِ وَمُبَايَنَةِ الطَّبْعَةِ الانْسَانِيَّةِ فِي حَضْرَةِ الْجَمْعِ وَالتَّحَلِّيَةِ
وَالتَّخَلِّيْ بِالْوُهِيَّةِ الْأَحَدِيَّةِ وَالتَّحَلِّيْ بِالْحَقَائِقِ الصَّمَدَانِيَّةِ
فِي شُهُودِ الْوَحْدَانِيَّةِ حَيْثُ لَاحَيْثَ وَلَا اَيْنَ وَلَا كَيْفَ وَ
يَبْقَى اللّٰهُ بِاللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَى اللّٰهِ وَمَعَ اللّٰهِ غَرْقًا
بِنِعْمَةِ اللّٰهِ فِي بَحْرِ مِنَّةِ اللّٰهِ مَنْصُوْرِيْنَ بِسَيْفِ اللّٰهِ مَحْفُوْظِيْنَ
بِعَنَايَةِ اللّٰهِ مَحْفُوْظِيْنَ بِعِصْمَةِ اللّٰهِ مِنْ كُلِّ شَاغِلٍ يَشْغَلُ
عَنِ اللّٰهِ وَخَاطِرٍ يَخْطُرُ بِغَيْرِ اللّٰهِ يَا رَبُّ يَا اللّٰهُ (ثلاثا) رَجَّ اللّٰهُ
وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ. اَللّٰهُمَّ
اَشْغِلْنَا بِكَ وَهَبْ لَنَا هِبَةً لَا سِعَةَ فِيْهَا لِغَيْرِكَ وَلَا
مَدْخَلَ فِيْهَا لِسِوَاكَ وَسِعَةً بِالْعُلُوْمِ اِلَّا لِهِبَتِهِ وَالصِّفَاتِ
الرَّبَّانِيَّةِ وَالْاِخْلَاقِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَقَوِّ عَضَائِدَنَا لِحُسْنِ
الظَّنِّ الْجَمِيْلِ وَحَقِّ الْيَقِيْنِ وَحَقِيْقَةِ التَّمْكِيْنِ وَسَدِّ دْ اَحْوَالَنَا
بِالتَّوْفِيْقِ وَالسَّعَادَةِ وَحُسْنِ الْيَقِيْنِ وَشُدَّ قَوَاعِدَنَا عَلٰى صِرَاطِ
الصِّدْقِ وَالْاِسْتِقَامَةِ وَقَوَاعِدِ الْعِزِّ الرَّحِيْمِ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

Marfat.com

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ
وَ شَيِّدْ مَقَامِدَ نَانِي الْمَجْدِ الْاَثِيْلِ عَلٰى اَعْلٰى ذَرْوَةِ الْكَرَامِ وَ
عَزَائِمِ اُولِي الْعَزْمِ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ
يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنَا بِاِلْطَافِ رَحْمَتِكَ مِنْ ضَلَالِ
الْبُعْدِ وَ اشْمِلْنَا بِنَفَحَاتِ عَنَايَتِكَ فِي مَصَادِعِ الْحُبِّ وَاَسْعِفْنَا
بِاَنْوَارِ هِدَايَتِكَ فِي حَفَائِرِ الْقُرْبِ وَاَيِّدْنَا بِنَصْرِكَ الْعَزِيْزِ
نَصْرًا مُؤَزَّرًا بِالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ بِفَضْلِكَ وَ رَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ - رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ
عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ اَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ - يَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهٗ وَيَا سَنَدَ
مَنْ لَا سَنَدَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ لَا ذُخْرَ لَهٗ يَا جَابِرَ كُلِّ كَسِيْرٍ
يَا مُصَاحِبَ كُلِّ غَرِيْبٍ - يَا مُؤْنِسَ كُلِّ وَحِيْدٍ - لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ وَاصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ
اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ مَلٰئِكَتِهٖ وَاَنْبِيَائِهٖ وَ

Marfat.com

رُسُلِهٖ وَ جَمِيْعِ خَلْقِهٖ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَللّٰهُمَّ
اَدْخِلْنَا مَعَهٗ بِشَفَاعَتِهٖ وَ خَمَائِهٖ وَرِعَايَتِهٖ مَعَ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
بِدَارِكَ دَارِ السَّلَامِ فِىْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَ اَتْحِفْنَا بِمُشَاهَدَتِهٖ بِلَطِيْفِ
مَنَازِلَتِهٖ يَا كَرِيْمُ يَا رَحِيْمُ اَكْرِمْنَا بِالنَّظْرِ اِلٰى جَمَالِ سُبُحَاتِ
وَجْهِكَ الْعَظِيْمِ وَ اَحْفِفْنَا بِكَرَامَتِهٖ بِالتَّكْرِيْمِ وَالتَّبْجِيْلِ
وَالتَّعْظِيْمِ وَ اَكْرِمْنَا بِنُزُلٍ مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ فِىْ رَوْضِ
رِضْوَانِكَ اَجَلَّ عَلَيْكُمْ بِرِضْوَانِىْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ اَبَدًا
وَ اَعْطِكُمْ مَفَاتِحَ الْغَيْبِ لِخَزَائِنِ السِّرِّ الْمَكْنُوْنِ جَنَّاتِ صِفَاتِ
الْمَعَانِىْ بِاَنْوَارِ ذَاتِ عَلَى الْاَرَائِكِ يَنْظُرُوْنَ وَ لَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ
سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَبٍّ رَّحِيْمٍ بِاَنْعَطَافِ رَافَةِ الرَّافَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ
مِنْ عَيْنِ عِنَايَتِهٖ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْمُبِيْنُ فِىْ مَحَاسِنِ قُصُوْرِ ذَخَائِرِ سَرَائِرِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ
مَّا اُخْفِىَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
فِىْ مَنَصَّةِ مَحَاسِنِ خَوَاتِمِ دَعْوَاهُمْ فِيْهَا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلَامٌ وَاٰخِرُ دَعْوَاهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

Marfat.com

اَلْعَالَمِیْن ۔

درود شریف مذکورہ بالا کم از کم ایک بار یومیہ بعد نماز صبح یا بعد از تہجد پڑھے اور ثواب اس کا حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ عالیہ میں پیش کرے نفع ہائے گوناگوں سے مستفید اور زیارت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو

صلوٰۃ کنز الاعظم

یہ درود شریف بھی صلوٰۃ الکبریٰ کی طرح حضور غوث الاعظم جیلانی قدس سرہٗ العزیز کی تصنیف ہے ۔ ایک دفعہ اس کا ورد کرنا ہزار دفعہ دوسرے درود شریف پڑھنے سے افضل ہے۔ روزانہ کم از کم ایک بار پڑھنا چاہیئے ۔ زیارتِ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم و حضور غوث پاک قدس سرہٗ العزیز کے لئے زود اثر ہے۔ عروج ماہ جمعہ کی رات کو شروع کرنا چاہیئے۔ جسم و کپڑے ہر وقت پاک و صاف رکھے جاویں۔ درود شریف یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ اَبَداً وَ اُنْمِیْ بَرَکَاتِكَ سَرْمَداً وَ اَزْکٰی تَحِیَّاتِكَ فَضْلاً وَعَدَداً عَلٰی اَشْرَفِ الْخَلَائِقِ الْاِنْسَانِیَّۃِ وَمَجْمَعِ الْحَقَائِقِ الْاِیْمَانِیَّۃِ وَطُوْرِ التَّجَلِّیَاتِ الْاِحْسَانِیَّۃِ وَمَھْبَطِ الْاَسْرَارِ الرُّوْحَانِیَّۃِ وَ عَرُوْسِ الْمُلْکَۃِ الرَّبَّانِیَّۃِ ۔ وَاسِطَۃِ

Marfat.com

عِقْدِ النَّبِيِّيْنَ وَ مُقَدَّمِ جَيْشِ الْمُرْسَلِيْنَ وَقَائِدِ رَكْبِ الْاَنْبِيَاءِ الْمُكَرَّمِيْنَ - وَاَفْضَلَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ - حَامِلِ لِوَاءِ الْعِزِّ الْاَعْلٰى وَمَالِكِ اَزِمَّةِ الْمَجْدِ الْاَسْنٰى - شَاهِدِ اَسْرَارِ الْاَزَلِ وَمَشَاهِدِ اَنْوَارِ السَّوَابِقِ الْاَوَّلِ وَ تَرْجُمَانِ لِسَانِ الْقِدَمِ وَ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَ الْحِكَمِ وَالْحِكَمِ - مَظْهَرُ الْوُجُوْدِ الْكُلِّيِّ وَ الْجُزْئِيِّ وَ اِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ الْعُلْوِيِّ وَالسِّفْلِيِّ - رُوْحُ جَسَدِ الْكَوْنَيْنِ وَ عَيْنِ حَيَاتِ الدَّارَيْنِ الْمُتَحَقِّقِ بِاَعْلٰى رُتَبِ الْعُبُوْدِيَّةِ - الْمُتَخَلِّقِ بِاَخْلَاقِ الْمَقَامَاتِ الْاَصْطَفَائِيَّةِ الْخَلِيْلِ الْاَكْرَمِ وَالْحَبِيْبِ الْاَعْظَمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ - عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَ غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَ سَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ -

Marfat.com

استغاثہ بہ درگاہِ الٰہی بوساطت حضور غوثِ صمدانی محبوبِ سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز

مؤلفہ

اولیائے زماں عارفِ دوراں قطب طریقۃ الجلوتیہ سید الشریف مولانا محمد مکی مفتی تونسی ابن القطب الشہیر سیدنا مصطفےٰ ابن الغوث ممالک غربیہ سیدنا محمد ابن غروز الشریف رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

اس کے پڑھنے کی ترکیب یہ ہے کہ عروج ماہ کے پہلے روز بعد نماز مغرب دو رکعت نفل صلوٰۃ الحاجات قبلہ رو پڑھے۔ رکعت اوّل میں الحمد شریف کے بعد گیارہ دفعہ سورۃ قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری میں گیارہ دفعہ سُورۃ قُلْ هُوَ اللّٰه احد پڑھے اور بعد فراغت استغاثہ ندا ۳ یا ۷ یا ۱۱ دفعہ رُو بہ بغداد کھڑا ہو کر پڑھے اور بعد اختتام دایاں قدم اُٹھا کر بتدریج گیارہ قدم بغداد شریف کی طرف چلے پھر سجدہ میں اپنی حاجت بطفیلِ غوث پاک اللہ تعالیٰ سے طلب کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند دنوں میں کامیابی حاصل ہوگی۔ استغاثہ شریف حسب ذیل ہے :-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مسحت بالقدم الشریفۃ ناظری وحشاشتی فی باطنی مع ظاهری

قدم الامام المجتبیٰ غوث الورٰی مولای محی الدین عبد القا

Marfat.com

قدم لها هام الفحول تطاطات ... و لها ارتقوا معراج قرب فاخر

قدم لها سكان قاف اذعنو ... و السد من يأجوج دون مكابر

قدم رحماها الله من سعى الى ... ما فيه شوب من مساس صغائر

قدم لها من مهدها حفظ فلم ... تعبا بالعاب الصبا كاماخر

قدم لقد احيت ليالى عمرها ... فى روضة تسقى بجفن [illegible]

قدم مشت حفيا على شوك الفلا ... لله دهرًا تحت قلب [illegible]

قدم لها شهدت بصدق سياحت ... بيد العراق وكل بيت [illegible]

قدم افاضت كل خير عم مذ ... [illegible] مدارج فوق [illegible]

قدم لها انقادت ملوك الجن لا ... تدنو بقوتها لخلف [illegible]

قدم لها فى الجو خطوات علت ... حسا تشاهدها عيون [illegible]

قدم كم انتصرت لداعى غوثها ... بركاب غر تحت تقع [illegible]

قدم تجير من استجار فمن طغى ... يمسى ثرى و الله اعظم [illegible]

قدم مزاياها الجميلة طبقت ... برا و بحرا من شذاها العاطر

قدم لها الاعلام تلثم خمصا ... من قاطن او وارد [illegible]

مسحت تلك على فوادى يستضئ ... و على مدارستى و ذهنى [illegible]

وعلى العلوم و ما حفظت و فتحها ... و العقل و التوحيد زاد العابر

العرض و الاهلين مع ذريتى ... و مساكنى و مجالسى و الدائر

Marfat.com

وعلى لسانى والشفاه وراحتى ... والرزق و الراى الكليل القاصر

وعلى حياتى كلّها و تزحلى ... امضى لفردوس هنيى الخاطر

وعلى الاحبة اجمعين وكل ما ... يسمى لنا من غائب او حاضر

وبها رددت الى الحسود سرورهٗ ... و بها ابردنار مكر الماكر

و بها قصمت ظهور اعدائى وقد ... صاروا بسطوتها كامس الدابر

وبها سعيت الى المقاصد كلها ... وبها ظفرت كل خير نافر

وبها تشارفت الاجابة فى الدّعا ... حصل المنانى حين حضرة طائر

ربى بهذا المحبوب بتاج الاصفيا ... وبجدهٖ سرّ الوُجود المظّاهر

امنن برضوان و لطف شامل ... وبلوغ ما نرجوا بطى ضمائر

قم الصّلوٰة عَلَى الحبيب وَ آلهٖ ... و الصحب و الجيلى كنز الداخر

Marfat.com

قصیدہ در توحیدِ الٰہی

فرمودہ القطب ربانی مجبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز

ترکیب بعد نماز تہجد کم از کم ایک بار اوّل و آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار
شب جمعہ سے شروع کر کے ہمیشہ پڑھتا رہے. حلِ مقاصد کے لیے :

شرعت بتوحید الٰہ مبسملا ساختم بالذکر الحمید مجمّلا

واشهد ان الله لا عنیه تنزه حصر العقول تکملا

وارسل علینا احمد الحق قیدا نبیا به قام الوجود و قد خلا

فعلمنا من کل خیر مویه واظهر فینا الحلم والعلم والولا

فیا طالبا عزا وکنزا و رفعة من الله فادعوه باسمائه العلا

فقل بانکسار بعه طهر وقربة فاسئلك اللهمّ نصرا معجلا

بحقك یا رحمٰن بالرحمة التی احاطت فکن لی یا رحیم مجملا

و یا ملك قدوس قدس سریرتی وسلم وجودی یا سلام من البلا

و یا مومن هب لی امانا محققا وسترا جمیلا یا مهیمن مسبلا

عزیز ازل عن نفسی الذل واحمنی بعزك یا جبار من کل معضلا

وضع جملة الاعداء یا متکبّر و یا خالق خذلی عن الشرّ معزلا

و یا بارئ النعماء زدنی نعمة افضت علینا یا مصوّر اوّلا

Marfat.com

رجوتك يا غفار فاقبل لتوبتى بقهرك يا قهار شيطانى اخذلا
بحقك يا وهاب علما وحكمة و للرزق يا رزاق كن لى مسهلا
وَ بالفتح يا فتاح نور بصيرتى وبالعلم نلنى يا عليم تفضلا
وَيا قابض اقبض قلب كل معانه ويا باسط ابسطنى باسرارك العلا
وَ يا خافض اخفض قد كل منافق ويا رافع ارفعنى بروحك انتلا
سالتك عزّا معزّ لاهله مذل فذل الظالمين منكلا
فعلمك كان نيا سميع فكن اذا بصيرا بحالى مصلحا مستقبلا
فيا حكم عدل لطيف بخلقه خبير بما يخفى و ما هو مجتلا
فحكمك قضاءى يا حليم وعادتى وانت عظيم عظم جودك قد علا
غفور ستار على كل مذنب شكورٌ على احبابه و موصلا
على رتبة اعلى مقام حبيبه كبير كثير الخير والجود مجزلا
حفيظ فلا شئ يفوت لعلمه محيت نقيب الخلق اعلى واسفلا
فحكمك حسبى يا حسيب تولنى و انت جليل كن لغنى منكلا

الهى كريم انت فاكرم مواهبى و كن لعدوى يا رقيب مجنه لا
دعوتك يا مولى مجيبا لمن دعى قديم العطايا يا وسع الجود فى الملا
الهى حكيم انت فاحكم مشاهدى فودك عندى يا ودود تنزلا
مجيد فهب لى المجد والسعد والعلا ويا باعث ابعث نصر جيشى مهرولا

Marfat.com

شهيد على الاشياء طيب مشاهدى ... وحقق لى حق الموارد منهلا

الهى وكيل انت فاقض حوائجى ... ويكفى اذا كان القوى موكلا

متين فمتن ضعف حولى وقوتى ... اغث يا ولى عبداً دعاك تبتّلا

حمدتك يا مولى حميدا موحدا ... ومحصى ازكات الورى ومعدلا

الهى مبدى الفتح لى انت والهدى ... معيد لما فى الكون ان باد اوخلا

سالتك يا محى حيات هنيّة ... امت يا مميت اعداء دينى معجلا

ويا حى احى ميت قلبى بذكرك ... قديم نكن قيوم [illegible]

ويا واجد الانوار اوجد مسرّتى ... ويا ماجد [illegible]

ويا واحدٌ ما ثم الا وجوده ... ويا صمد قام الوجود [illegible]

ويا قادر ذو البطش اهلك عدونا ... ومقتدر قدر لحساد [illegible]

وقدم لسرى يا مقدم عافنى ... من الضرّ فضلا يا [illegible]

واسبق لنا الخيرات اوّل اوّلا ... ويا آخر اختم لى اموت مهللا

ويا ظاهر اظهر لى معارفك التى ... بباطن غيب الغيب يا باطن [illegible]

ويا والى اوّل امرنا كل ناصح ... ويا متعال ارشد [illegible]

ويا بريا رب البرايا وموهب ال ... عطايا ويا توّاب تب وتقبّلا

ومنتقم من ظالمى نفوسهم ... لذالك عفو انت فاعطف تفضّلا

عطوف رؤف بالعباد ومسعف ... لمن قد دعاه مالك الملك معقلا

Marfat.com

فالبس لنا يا ذو الجلال جلالة ... فجودك و الاكرام ما زال مهطلا

و يا مقسط ثبت على الحق مهجتى ... و يا جامع اجمع لى الكمالات فى الملا

الهى غنى انت فاذهب لفاقتى ... و مغن فاغن فقر نفسى لماخلا

و يا مانع امنعنى من الذنب فاشفنى ... عن السوء مما قد جنيت تعمّلا

و يا ضار كن للحاسدين موبخًا ... و يا نافع انفعنى بروح محصلا

و يا نور انت النور فى كل ما بدا ... و يا هادكن للنور فى القلب مشعلا

بديع البرايا ارجو من فيض لطفك ... و لم يبق الا انت باق له الولا

و يا وارث اجعلنى لعلمك وارثا ... و رشدا انلنى يا رشيد تجملا

صبور و ستار فوفق عزيمتى ... على الصبر و اجعل لى اختيارا مزملا

باسمائك الحسنى دعوتك سيّدى ... و ايتك العظمى ابتهلت توسلا

فاسئلك اللّٰهم ربّ بفضلها ... فهى لنا منك الكمال مكملا

و قابل رجائى بالرضا عنك واكفنى ... صروف زمان صرت فيه محولا

اغث واشفنى من داءِ نفسى اهدنى ... الى الخير و اصلح ما بعقلى تخللا

الهى فارحم والدىّ و اخوتى ... و من هذه الاسماء يدعو مرتلا

انا القادرى الحسنى عبد القادر ... دعيت بمحى الدين فى روحة العلا

وصل على جد الحبيب مُحمّد ... باحلى سلام فى الوجود و اكملا

مع الآل و الاصحاب جمعًا مويدا ... و بعد مُحمّد الله ختما و اوّلا

Marfat.com

باب ہشتم

شریعت اور حقیقت کا تعلق

Marfat.com

شریعت اور حقیقت

شریعت اور حقیقت اہلِ طریقت کے لیے یہ اصطلاحات ہیں۔ شریعت تو ظاہری عمل اور حال کی صحت کو ظاہر کرتی ہے۔ اور حقیقت باطن کے احوال کی صحت اور ہونے یا نہ ہونے کو اس لیے ایک مومن حقیقی ہیں۔ ان ہر دو کا اجتماع ضروری ہے۔ مگر آج کل شریعت اور طریقت کے قائل اور متبع دو الگ الگ گروہ ہیں۔ ایک تو ظاہری علمأ ہیں۔ جو شریعت کو ہی حقیقت سمجھتے ہیں۔ دوسرا گروہ ملحدوں کا ہے جو حقیقت کو جائز اور صحیح سمجھتا ہے اور اسی کو ادا رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ حقیقت سمجھ میں آگئی۔ تو شریعت اٹھ گئی اور یہ عقیدہ و کلام مشبہ، قرامطہ، موسوسان، حلولیوں، اتحادیوں وغیرہ کا ہے۔ حالانکہ حقیقت کتنی ہی قوت سے منکشف کیوں نہ ہو۔ کیونکہ بحر شریعت حقیقت کا منکشف ہونا قطعی ناممکن ہے۔ کیونکہ حقیقت تو شریعت پر مکمل طور سے مطابق سنت نبی علیہ السلام عمل درآمد کرکے نور باطنی پا لینے کا نام ہے، شریعت کسی بھی حال میں کسی شخص سے خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو۔ ساقط نہیں ہو سکتی۔ اور اس کی تعمیل ہر حالت میں فرض ہے۔ پس حقیقت سے مراد باطنی اور حقیقی صفات کی تکمیل اور تزکیہ قلب اور مخالفت نفس مراد ہے۔ جو تصوف یا حقیقت کا بنیادی منشا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر دنیا کے فنا ہونے تک اس حکم میں تغیر و تبدل نہیں۔ اور حصول اخلاص کے لیے ہمیشہ لازمی رہے گا۔ کیونکہ اخلاص بھی حسن نیت کے بغیر ناممکن ہے۔ پس یہی حقیقت ہے، دوسری شریعت یہ بندہ کے افعال و اعمال ظاہری ہیں۔ چونکہ حقیقت خداوند تعالےٰ

Marfat.com

کی نگہداشت توفیق رہنمائی اور عفت و حفاظت کا نام ہے۔ لہٰذا وجود حقیقت کا قیام شریعت کے بغیر محال ہے۔ اور اسی طرح شریعت کا قیام حقیقت کے روحانی اور اخلاقی آداب بجا لانے کے بغیر محال ہوگا۔ اس کی مثال اس طرح ہے کہ جیسے کوئی شخص جب تک کہ روح اس کے جسم میں باقی و دائر رہتی ہے۔ وہ زندہ ہے۔ مگر جب وہ علیحدہ ہو جاتی ہے۔ تو وہ بے جان بلکہ مردار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا شریعت اور حقیقت جسم ایمان و انسان کے لیے بمنزلہ روح و جسم کے ہیں جیسے کہ جسم اور روح کی تمام قدر و قیمت ایک دوسرے کے وصل و اتحاد سے ہوتی ہے۔ اسی طرح شریعت بلا حقیقت ریا اور حقیقت بلا شریعت منافقت اور گمراہی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا یعنی جو لوگ ہماری راہ راست پانے میں جدوجہد کرتے ہیں۔ ہم اُن کو اپنا صحیح راستہ دکھا دیتے ہیں۔ پس شریعت مجاہدہ ہے۔ اور مجاہدہ مشاہدہ اس کی حقیقت ہے۔ جو بالفاظ دیگر ظاہر کی باطنی رہنمائی ہے۔ جب مجاہدہ نہ ہوگا تو مشاہدہ کہاں سے ملے گا۔ جب شریعت ترک کر دی جاویگی۔ تو حقیقت کے وارد ہونے کے کیا معنی۔ لہٰذا شریعت ایک دینی چیز ہے۔ اور حقیقت سراسر دینی ہے۔ اس لیے ہر دو لازم و ملزوم ہیں۔ جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام و اصحابہ کرام و بزرگان عظام حضور غوث پاک قدس سرہ جیسے خدا رسیدہ اور واقفان حقیقت نے آخری دم تک شریعت کے احکام سے کسی حکم کو نظر انداز نہیں کیا۔ تو صرف باطنی نماز اور روزہ کا سبق دینے والے اور شریعت پر عمل نہ کرنے والے پر نہیں بلکہ ملحد، کافر، بے دین، عیش پرست، تن پرور اور شہوت پرست ہیں۔ جو سادہ لوح مسلمانوں کو گنہگار بنا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے مکر و شر سے بچائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور

Marfat.com

غوث پاک قدس سرہ کے قدم بقدم چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تنزیہہ باریتعالیٰ کے متعلق

حضور قدس سرہ العزیز نے فرمایا۔ کہ وہ یعنی خدا ہمارے قریب تر ہے وہ خالق کل ہے اس نے اپنی حکمتِ کاملہ سے تمام امور مقدر کر دئے ہیں۔ اس کا علم تمام چیزوں پر حاوی اور اس کی رحمت سب پر عام ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ لوگ جھوٹے ہیں جو اس کی مخلوقات میں سے کسی کو بھی اس کے برابر جانتے ہیں۔ یا کسی کو اس کا شریک یا کسی کو اس کا شبیہہ یا نظیر ٹھیراتے ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یَصِفُوْنَ۔

وہ ظاہر اور باطن کی تمام چیزوں کا جاننے والا اور اُن پر مہربانی اور کرم کرنے والا ہے وہ مالک مطلق ہے۔ تمام عیبوں سے پاک سب سے غالب اور سب سے زیادہ حکمت والا ہے وہ واحد ہے صمد ہے نہ وہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ وہ خود کسی سے پیدا ہوا۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ اس کی عورت ہے نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔ بمثیل بے مانند بے چون و چگون ہے۔

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ۚ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ کوئی چیز بھی اس جیسی نہیں وہ سب کچھ سنتا اور سب کچھ دیکھتا ہے۔ کوئی اس کی تشبیہہ و نظیر ہے اور نہ کوئی معاون نہ مددگار نہ وزیر نہ نائب وہ کوئی شے نہیں ہے کہ جسے کوئی چھو سکے نہ جوہر ہے کہ چمک اُٹھے۔ نہ عرض ہے کہ فنا ہو جائے نہ وہ ذی ترکیب و تالیف اور نہ ذی ماہیت ہے کہ محدود ہو سکے نہ وہ طبائع سے کوئی طبیعت ہے اور نہ طلوع ہونے والی چیزوں سے کوئی طالع ہے۔ نہ وہ ظلمت ہے

Marfat.com

ظاہر ہو نہ وہ نور ہے کہ روشن ہو۔ تمام چیزیں اس کے علم میں حاضر ہیں۔ وہ سب کو دیکھ رہا ہے۔ بدوں اس کے کہ وہ اس کو چھو سکیں۔ وہ قاہر و حاکم ہے۔ وہی سب کا معبود ہے۔ ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ نہ اسے موت ہے نہ فنا وہ حاکم اور عادل ہے۔ وہ قادر رحیم۔ غافر۔ ستار۔ خالق اور قادر مطلق ہے اس کی سلطنت ابدی اور اس کی عظمت اور جلال دائمی ہے۔ نہ کسی کے وہم اور خیال میں آسکتا ہے نہ کسی کے فہم و قیاس میں سما سکتا ہے عقلیں اس کی حقیقت دریافت کرنے سے قاصر ہیں۔ نہ وہ تشبیہ دیا جا سکتا ہے۔ نہ وہ کسی شے کی طرف منسوب ہو سکتا ہے وہ حلول و اتحاد سے پاک اور منزہ ہے۔ تمام سانسیں ہر خرد وار اس کے شمار میں ہیں۔ اور سب کے اعمال و اقوال اس کی گنتی میں ہیں۔ آسمان اور زمین کی کل چیزوں کو اس نے گن رکھا ہے۔ وہ کہلاتا ہے اور خود نہیں کہتا۔ وہ سب کو روزی دیتا ہے اور خود اس کو روزی کی ضرورت نہیں۔ وہ جو چاہے سو کرے اس سے پوچھنے والا نہیں۔ اس نے بدوں کسی فکر و خیال اور نظیر و مثال محض اپنے ارادہ سے مخلوقات پیدا کی۔ نہ اس سے کچھ فائدہ اُٹھانے کی غرض سے اور نہ کوئی ضرر دور کرنے کی نیت سے بلکہ اس بنا پر کہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ قرآن پاک میں خود فرمایا ہے ذوالعرش المجید فعال لما یرید یعنی مالک تخت بلند کا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر روز کسی نہ کسی کام میں لگا رہتا ہے جو کچھ اس نے مقدر کر دیا ہے۔ وقت مقررہ پر ضرور جاری کرتا ہے اس کی تدبیر مملکت میں کوئی اس کا معین و مددگار نہیں۔ عالم الغیب ہے۔ وہ پوشیدہ متناہی اور محدود نہیں۔ قادر مطلق ہے۔ اس کی قدرت کی کوئی حد نہیں مدبر ہے اس کا

Marfat.com

کوئی ارادہ پوشیدہ اور ناقص نہیں - یاد رکھتا ہے بھولتا نہیں - قیوم و دانا ہے۔ اسے غفلت اور سہو لگتیں۔ حلیم و بردبار ہے - جلدی نہیں کرتا - گرفت کرتا ہے پھر مہلت نہیں دیتا وہی کشائش کرتا ہے - وہی تنگی دیتا ہے غصہ ہوتا ہے۔ اور پھر وہی نرمی بھی کرتا ہے پیدا کرنے والا اور فنا کرنے والا ہے وہ ایسا قادر ہے - کہ اس نے مخلوقات کو کامل اوصاف پیدا کیا وہ ایسا پروردگار ہے کہ اس نے اپنے بندوں کے افعال اپنے حسب ارادہ ان سے جاری کرائے ہیں۔

اس کا علم حقیقی ہے نہ کوئی اس کے مشابہ ہے نہ اس کی مثال ہے نہ اس کی ذات میں کوئی اس سے مشابہ ہے نہ صفات میں۔ عقلیں اس کی ردائے معرفت میں پہنچ کر رہ جاتی ہیں اور آگے نہیں بڑھ سکتیں کہ اس کی کنہ ذات کو دریافت کر سکیں آنکھیں اس کے نور لقا کے سامنے بند ہو جاتی ہیں اور نہیں کھل سکتیں کہ اس کی حقیقت احدیت کو معلوم کر سکیں - علوم حقائق و معارف کی انتہا اور غایتیں ہاتھ باندھ کر کھڑی رہ جاتی ہیں کہ کوئی خبر معلوم ہو اور کسی نشانی کا پتہ لگے مگر کچھ معلوم نہیں ہوتا اور تمام قوئی بیکار رہ جاتے ہیں - اور حضرت القدس سے ہیبت طاری ہوتی ہے جو تمام علل کو معدوم کر دیتی ہے اور علم ظاہر ہوتا ہے جو آسمان اور زمین کو اس کو اور جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور جو کچھ زمینوں کے نیچے اور سمندروں کی گہرائی میں اور جو کچھ کہ بالوں اور رونگٹوں اور درختوں اور پودوں کی جڑوں کے نیچے ہے اور ہر ایک لگے اور گرے ہوئے پتوں اور کنکریوں اور ریتوں کی تعداد کو اور پہاڑوں کے ذروں

Marfat.com

اور سمندروں کے قطروں اور بندوں کے کاموں اور ان کے وقتوں غرضیکہ سب کو اس کا علم محیط ہے۔ کوئی شے اس کے علم سے خارج نہیں وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا کیفیت اور مثلیت کسی طرح سے اس کی تقدیس اور تنزیہہ میں داخل نہیں ہو سکتی۔ اپنی [illegible] خلق پر ظاہر ہے۔ تاکہ وہ اسے ایک جانیں۔ اور اس کے موجود ہونے کا اقرار [illegible] لئے کہ وہ کسی شے سے اسے تشبیہہ دیں۔ ایمان کامل اس کی صفات کو یقیناً [illegible] اور عقل اس کی [illegible] دریافت کرنے سے قاصر ہے جو کچھ [illegible] تصور میں رکھیں ان سب سے اس کی عظمت و کبریائی اور ذات [illegible] بالا ہے

هوالاول والاخر والظاهر والباطن و هو بكل شيء عليم

شروع سے ہے اور وہی آخر تک رہے گا۔ اپنی قدرتوں سے ظاہر اور [illegible] صفات سے پوشیدہ ہے اور ہر چیز سے واقف ہے۔

رُوح کے متعلق

روح کی ہستی اور کیفیت کے متعلق علم ہر مومن کے لئے ضروری ہے چنانچہ ہر شخص نے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق اس کی ماہیت معلوم کرنے کی کوشش کی ہے قریش [illegible] کے سکھلانے پر نضر بن حارث کو جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بمراد استفسار کیفیت روح بھیجا اور اس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ماہیت [illegible] دریافت کی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی اور دریافت فرمایا کہ اے حبیب

Marfat.com

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ ۔ یعنی یہ لوگ آپ سے روح کے متعلق دریافت کرتے ہیں کہ کیا ہے۔ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ آپ ان کو کہہ دیں کہ روح میرے خالق حقیقی کا ایک حکم (کن) ہے اور اس حکم میں حیات بخشی اور زندگی کے غیر فانی عناصر موجود ہیں۔ جو مردہ و بے جان جسم میں داخل ہو کر زندہ بلکہ زندہ تر کر دینے والی چیز ہے بلکہ بذات خود ایک دائمی اور ناقابلِ تسخیر زندگی ہے اور ہر مادی جسم کی نشوونما اور زندگی اسی سے قائم ہے۔ اور ساتھ ہی روح کی تمام فاعل اور غالب قوتیں جسم ہی میں رہ کر جسم ہی کے ذریعہ ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔ اور جد و جہد، حرکات سکنات گفت و شنید خورد و نوش ہوش و حواس وغیرہ کے لئے دونوں عناصر یعنی روح و جسد کا یکجا ہونا لازمی امر ہے۔ کیونکہ جب روح جسم عنصری سے جدا ہوتا ہے تو جسم بیکار اور بے حس و حرکت ہو کر بعد چندے مدت گل سڑ کر تلف ہو جاتا ہے۔ اسی طرح روح بھی جو کارہائے نمایاں اس جسم عنصری میں رہ کر دکھاتا ہے اس کا قطعاً خاتمہ ہو جاتا ہے غرض یہ کہ زندگی کے لئے روح اور جسم عنصری کا باہمی تعلق لازم اور ملزوم ہے۔ مزید برآں روح جوہر ہے۔ جوہر اس طاقت کا نام ہے جو اس چیز یا جسم کو جس سے اس کا لگاؤ یا تعلق ہوتا ہے قائم رکھے۔ جب تک کہ بحکم الٰہی واپس جانے کا اس کو حکم نہ ہو اور چلا نہ جائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ الارواح جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ یعنی روح حرکت کرنے والے لشکر ہیں۔ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث شریف میں فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ الْاَرْوَاحَ قَبْلَ الْاَجْسَامِ بِاَلْفَیْ عَامٍ، یعنی اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

جسموں سے روحوں کو دو لاکھ برس پہلے پیدا کیا۔ تو لامحالہ روح مخلوق ٹھیری اور حادث ہوئی۔ لہذا جو بے دین اور ملحد روح کو قدیم جانتے ہیں بلکہ قل الروح هو الله کہتے ہیں۔ وہ کافر ملحد اور لعنتی ہیں۔ قرآن پاک و حدیث شریف سے کہیں بھی یہ ثابت نہیں ہے۔ نہ ہی بزرگان دین سے کسی بزرگ نے بحالت سہو یا سکر ایسا فرمایا ہے۔

توحید باری تعالےٰ کے متعلق

اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن پاک میں بار ہا فرمایا ہے۔ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ، یعنی تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ پھر فرمایا لَا تَتَّخِذُوْا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ یعنی کسی حالت میں دو معبود مت بناؤ۔ بلاشبہ تمہارا معبود برحق ایک ہی ہے۔ پھر واضح طور پہ فرمایا۔ کہ کہو اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنی بصدق دل زبان حال سے گواہی دو۔ کہ تحقیق اللہ تبارک تعالیٰ کے سوائے کوئی معبود نہیں ہے وہ ایک ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ اور یہ بھی بصدق دل گواہی دو۔ کہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر کلمہ طیبہ میں بھی جو کہ اسلام کا جزو اعظم ہے اور جس کے کہے اور تصدیق کرنے کے بغیر مسلمان ہی نہیں بن سکتا فرمایا ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، تو ان کلمات ربانیہ سے دو باتیں ثابت ہیں ایک یہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو ایک ماننا اور حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے برگزیدہ اور اپنا حبیب خاص اور شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ نورٌ علیٰ نور فرمایا ہے۔ وہ بھی ایک بندہ ہے۔ اور اس کا بھیجا ہوا پیغمبر برحق ہے۔ آپ کی پیدائش بھی ایک انسان کی مانند ہوئی ہے اور زندگی بھی انسان کی مانند گزرانی ہے اور وفات بھی اسی کی طرح۔ مگر اللہ تبارک و تعالیٰ وحدہٗ لاشریکہٗ ہے اپنی ذات و صفات میں یکتا بے مثل اور یگانہ ہے۔ حدوث اور حلول سے پاک بے مثل بلا شبیہہ ایک جوہر و عرض سے مبرا ہستی ہے۔ جس کا بدون دیدار وہم و گمان میں آنا ناممکن ہے۔ عارف باللہ سب سے مقدم خدا کی واحدانت پر ایمان لانے اور یقین کرنے کو سب عادتوں کو مقدم جانتے ہیں یہ اچھی طرح سمجھ لیں اور بلا شک و شبہ مطابق حکم قرآن پاک و حدیث شریف یقین کر لیں۔ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ وصل و فصل سے پاک ہے۔ دوئی کا اطلاق اس پر ہرگز جائز نہیں۔ وہ قید مکانی یا زمانی میں محدود نہیں۔ وہ لامکانی اور دائمی ہستی ہے جیسا کہ حضور غوث پاک قدس سرہ العزیز نے بارگاہ الٰہی میں سوال کیا۔ کہ یارب الغوث لَیْسَ لَہٗ مَکَانٌ یا غوث الاعظم اَنَا مُکَوِّنُ الْمَکَانِ وَلَیْسَ لَہٗ مَکَانٌ یعنی میں ہر مکان میں ہوں۔ مگر میرا کوئی مکان نہیں ہے۔ لہٰذا سمجھ لیجئے کہ نہ وہ جوہر ہے نہ عرض ہے نہ روح ہے نہ جسم ہے نہ کسی چیز سے پیوند یا وصل ہے۔ بلکہ حلول و اتحاد سے مبرا ہے وہ کسی جسم مادی میں یا روحی میں یا جوہر میں یا عرض میں یا ہیولہ میں نہ داخل ہے نہ محلول ہے۔ بلکہ وہ تمام نقائص سے بری اور تمام آفتوں سے پاک زن و فرزند باپ بیٹے انگ ساک ناطہ رشتہ برادری کے جھمیلے سے مبرا اور اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ

Marfat.com

وَلَمْ يَلِكْ زَوَالًا ہے۔ اس کے مانند ہر دو جہاں میں کوئی نہیں۔ اس کی کوئی مثال نہیں۔ نہ مشابہ نہ ہمشکل یا نمونہ ہے۔ اس کی ذات ہر تغیر روا نہیں جو بچپن جوانی بڑھاپا نمودار ہو وہ ان صفات سے موصوف ہے جن ذکر اس نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے اور جن کی وضاحت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حدیث پاک میں فرمائی ہے وہ حیّ قیوم ہے۔ وہ رؤف و رحیم ہے وہ کریم و قدیر ہے وہ سمیع و بصیر ہے۔ غرضیکہ تمام صفات مندرجہ قرآن پاک و حدیث شریف سے متصف ہے۔ اس کی صفتیں ہمیشہ قدیم ہیں جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور جو کچھ چاہتا ہے اس کو ازل سے جانتا ہے۔ اس کا کوئی حکم بلا مقصد اور بلا نتیجہ نہیں۔ نیکی بدی کا مقدر ہونا اس کی مشیّت سے ہے۔ نفع و ضرر کا خالق اور مختار وہی ہے۔ بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے دنیا میں کسی شخص کو نہ تو اس کے دیدار اور وصل کی تاب ہے، نہ ہی اس تک پہنچنے کی طاقت۔ اس کی تشبیہ اور جہت نہیں۔ کہ کہا جا سکے ایسا ہے یا اس جیسا ہے اولیاء اللہ کو اس دنیا میں اس کی تجلیات کا مشاہدہ جائز اور درست ہے۔ مگر چادرِ نور کی آڑ میں حضور غوث اعظم قدس سرہٗ العزیز سے لوگوں نے آپ کے ایک مرید کے متعلق دریافت کیا کہ آپ کا یہ مرید یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ میں خدا تعالیٰ کا دیدار کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ دیدار الٰہی کی تاب بجز حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں کسی کو نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کو نور کی چادر کی آڑ میں دیکھتا ہے جس کو یہ سمجھ رہا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں۔

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے توحید کے بارہ میں دریافت کیا۔ آپ نے

Marfat.com

فرمایا کہ توحید قدیم کو حادث سے جدا اور تمیز کرنے کا نام ہے۔ یعنی قدیم کو حادث کا محل اور حادث کو قدیم کا محل نہ سمجھ لے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ قدیم ہے اور تو اور دیگر تمام خلائق ہے۔ اس لئے تیری جنس کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے ساتھ چسپاں نہیں ہو سکتی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ وہ ذات مقدس ہر کفر و شرک سے پاک ہے جس نے اپنے بندوں کو تحصیل و تکمیل معرفت کا ذریعہ عجز و انکسار اور تسلیم و رضا بنایا۔

حضرت داتا گنج بخش صاحب کشف المحجوب میں توحید کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ توحید خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک بھید کا وارد ہونا یا ظاہر ہونا ہے۔ عبارت میں اس کا اظہار نہیں ہو سکتا۔ تقریر و تحریر اس کے احاطہ بیان سے عاجز ہے۔ کیونکہ بیان اور بیان کرنے والا دونوں غیر (حادث) ہیں اور غیر کا ثابت کرنا توحید کے ثابت کرنے میں شرک کے مساوی ہے موحد الٰہی ضرور رہتا ہے۔ مگر لاہی نہیں ہوتا۔

ایمان کے متعلق

اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

یعنی اے ایماندارو خدا اور اس کے رسول پر ہر حیثیت سے پختہ یقین لاؤ۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ارشاد فرمایا ہے۔ ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات پر اس کی وحدانیت پر اس کے تمام رسولوں پر اس کی نازل کردہ کتابوں پر اس کے تمام فرشتوں پر روز قیامت پر حشر و نشر پر حساب و میزان پر جزا و سزا پر جنت و دوزخ

Marfat.com

پر اور تقدیر کے عوامل پر محکم اور غیر متزلزل یقین رکھے یعنی دل سے تصدیق محکم اور زبان سے اقرار کرتا رہے۔ یعنی قول، بلسان و تصدیق بالقلب و اطاعت احکام کے مجموعہ کا نام ایمان ہے۔ الغرض حقیقت میں ایمان یہ ہے کہ بندہ کے تمام اوصاف و اعمال خدا کی طلب اور جستجو میں لگے ہوئے ہوں کیونکہ ایمان کا غلبہ بُرے اوصاف محو کر دیتا ہے جس جگہ ایمان کامل ہوتا ہے وہاں سے بُرے اعمال از خود نیست و نابود ہو جاتے ہیں اور تمام شکوک شبہات محو ہو جاتے ہیں اور وہ ذات حق سے اس قدر پیوست ہو جاتا ہے کہ وہ جو کچھ دیکھتا ہے یا سنتا ہے یا کہتا ہے یا کرتا ہے سب امر الٰہی کے دائرہ میں ہوتا ہے۔ مومن کی شناخت حضور سرور کائنات مفخر موجودات آقائے نامدار حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمائی ہے کہ آپ کے اصحابی حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی خدمت میں بھری مجلس میں حاضر آئے، آپ نے فرمایا۔ اے حارث تو نے صبح کس طرح کی۔ اس نے عرض کی کہ یا حضرت میں نے ایک مومن صادق کی حیثیت سے صبح کی ہے آنحضرتؐ نے فرمایا۔ پھر اچھی طرح غور کر کہ تو کیا کہہ رہا ہے دنیا میں ہر شے کے لئے ایک حقیقت اور دلیل ہوتی ہے۔ تیرے ایمان کے لئے دلیل و برہان کیا ہے۔ حارث نے عرض کی۔ کہ میں نے اپنے نفس کی اس دنیا میں اچھی طرح پہچان کر لی ہے۔ اس کا اثر یہ ہے کہ میرے نزدیک پتھر۔ سونا۔ چاندی۔ مٹی کا ڈھیلا وغیرہ تمام چیزیں یکساں ہو چکی ہیں۔ پس رات کو ذکر و عبادت کے لئے جاگتا ہوں۔ دن کو پیاسا رہتا اور روزہ رکھتا ہوں۔ یہاں تک کہ اب میں اپنی روحانی تجلیات اور کشف کے باعث گویا اہل جنت کو جنت میں ایک

Marfat.com

دوسرے کی زیارت کرتے دیکھتا ہوں اور دوزخیوں کو دوزخ میں گریہ اور زاری کرتے دیکھتا ہوں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ انہیں آپس میں لڑتے جھگڑتے دیکھ رہا ہوں۔ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا۔ کہ صاحب ایمان کا کیا مرتبہ اور کیا شان ہے۔ پس ایمان کی روح توکل کی حفاظت ہے اور ترک ماسوائے اور احکام الٰہیہ کی تعمیل و بجاآوری اور ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر متوکل رہنا ہی ایماں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ یعنی اگر تم سچے ایمان دار ہو تو اللہ پر ہی مکمل بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ پس جو شخص دل کو خدا کی معرفت کے ساتھ وابستہ کرتا ہے۔ وہ مومن ہوتا ہے اور خدا کی ذات سے واصل ہوتا ہے۔

عشق و محبّت کے متعلق

اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ یعنی لوگوں سے بعض ایسے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ مخلوقات میں سے اوروں کو معبود بنا لیتے ہیں اور ان سے اتنی محبّت کرتے ہیں جتنی خدا سے کرنی چاہیئے۔ لیکن جو سچے ایماندار ہیں۔ ان کی تمام محبت خدا کے لئے وقف ہوتی ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے سنا۔ اور جبرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سنا وہ فرماتا ہے کہ جس شخص نے میرے ولی کی توہین

Marfat.com

کی۔ گویا اس نے میری توہین کی۔ اور میرے دوست کی تذلیل سے میرے مقابلہ پر اُتر آیا۔ میرا بندہ یا عاشق یا محب فرائض اور نوافل ادا کرنے سے میرا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اپنا دوست بنا لیتا ہوں۔ تو جب میں اسے درست رکھتا ہوں تو میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ بولتا ہے۔ اور قدرتی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کی محبت بندہ کو اور بندہ کی محبت اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے شیخ شبلی علیہ رحمت فرماتے ہیں۔ محبت کا نام اس لئے محبت رکھا گیا ہے۔ کہ محبت دلوں سے محبوب کے سوا سب کچھ مٹا دیتی ہے۔ یعنی محبوب کی ملاقات کے لئے دل کا شوق و اضطراب اس حد تک ہو جیسا کہ تمام جسم کا روح کے ساتھ ہوتا ہے اسی طرح حب کا قیام بھی محبوب کے دیدار اور وصل سے ہوتا ہے۔ الحاصل بندہ کی محبت یا عشق خاص اللہ تعالیٰ کے لئے یہ ہے کہ وہ اس کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اور اس کے تمام اوامر و احکام کی اطاعت کرے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت یا عشق اپنے معنی میں تعظیم و احترام الٰہی کا خاص تقاضا کرتی ہے۔ اور چاہتی ہے کہ بندہ کی توجہ اور محویت ذات الٰہی کے لئے خاص ہو جائے۔ اور اس کے ذکر و فکر کی عادت پیدا کرے اور غیر اللہ کے ذکر سے بیزاری ظاہر کرے۔ پس حق تعالیٰ کے محب اس کے عشق میں محو رہتے ہیں اور اس کی محبت کو اس کے لئے خاص رکھتے ہیں۔ اس کے قرب و وصل کی راحت طلب کرنے والے ہوتے ہیں۔ پس محبت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک محبت جنس کی اپنی جنس کے ساتھ۔ اس میں محب اپنے دلی اطمینان اور قرار کی جستجو کرتا ہے

Marfat.com

تاکہ محبوب کے ساتھ آرام پائے جیسے اس کا دیدار کرنا۔ ہمکلام ہونا اور اس کے نزدیک تریں ہو کر محرم و رازدار بننا۔ یہ سب چیزیں نفسانی خواہشات کے ماتحت پیدا ہوتی ہیں جو کہ آج کل عام ہے۔

دوسری قسم خدا کی محبت۔ یعنی جو اس کی تمام بخششوں اور رحمتوں کو دوستی کی وجہ سے حجاب کے محل میں رکھیں اور نعمتوں کو بھی منعم اور اس کی رضا کے حصول کا ذریعہ سمجھیں۔ یہ بہت بلند رتبہ ہے اور صاحب توحید کو عطا ہوتا ہے۔

الغرض محبت ایک حالی چیز ہے جو کبھی فانی نہیں ہو سکتی۔ یہ سراپا عشق ہے اگر تمام جہان چاہے کہ محبّت کو تکلیف اور کوشش سے اپنا بنالے تو ہرگز نہیں کر سکتا۔ نیز جن دلوں میں محبّت اپنا مسکن بنالے۔ ان سے تکلیف اور کوشش سے بھی دور نہیں کیا جا سکتا کیونکہ کشف و حال اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے نہ کہ کسب و محنت سے کیونکہ محبت ایک خالصتاً الٰہی شے ہے۔ اور آدمی لہو و لعب میں مصروف رہنے والا ہے اور کوئی بھی (الٰہی) محض کوشش سے نعمت الٰہی نہیں پا سکتا حضرت ابو القاسم قشیریؒ فرماتے ہیں محبت یہ ہے کہ محب اپنے محبوب کی ذات کے اثبات کے لئے اپنی صفات بشری اور خواہشات کو نابود کر دے۔

جب حضرت حسین بن منصور کو لوگوں نے سولی پر چڑھایا تو ان کا آخری کلام یہ تھا۔ حُبُّ الْوَاحِدِ اِفْرَادِ الْوَاحِدِ لَہٗ یعنی ایک ہی ذات کی محبت کا پہلا تقاضا یہ ہے کہ اس کی ذات کو ہر محبت سے یگانہ سمجھا جائے اور ذات صفات میں اس کے ساتھ

Marfat.com

کسی اور کو شریک نہ کیا جائے حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں محبت یہ ہے کہ محبت کے احترام میں اس کے اوامر و احکام کی مکمل اطاعت کی جاوے اور اس کے (نواہی) منع کئے ہوئے کاموں سے ہمیشہ پرہیز و اجتناب کیا جاوے ـــــ حضرت سمنون محبؒ فرماتے ہیں کہ محبت کرنے والوں نے دنیا اور عاقبت میں اللہ تعالیٰ کے نیک اور مطیع بندوں ہی کی محبت اختیار کی ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حشر میں بھی اس شخص کے ساتھ ہوگا جس سے وہ دنیا میں محبت کرتا ہے۔ حضرت یحییٰ معاذ رازی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں حقیقی محبت یہ ہے کہ جس میں نہ تو جور و جفا و ظلم و ستم سے کمی ہو۔ نہ رحم و کرم اور بخشش و عطا سے اضافہ ہو۔

انسان کے متعلق

سبحان اللہ۔ اس خالق کون و مکان نے انسان کو کس عمدہ اور بہترین صورت میں بنایا۔ اُس نے اِس ضعیف البیان کے وجود میں کیا کیا اپنی حکمتیں اور صنعتیں دکھلائی ہیں۔ اگر انسان اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرے تو وہ اپنی فضیلت عقل کی وجہ سے انسان نہیں بلکہ فرشتہ سے افضل ہے۔ اگر اس میں کثافت طبعی نہ ہوتی یعنی مٹی پانی آگ ہوا اس کی طینت میں نہ ملائی جاتی تو یہ نہایت ہی لطیف ہوتا۔ یہ ایک خزانہ ہے کہ عجیب ترین حیات اور اسرار غیبی و جمیع اصناف غیب اس میں رکھے گئے ہیں۔ اس کا وجود ایک مکان ہے جو نور اور ظلمت دونوں سے بھرا ہے۔ یہ ایک ایسا پردہ

Marfat.com

ہے کہ جس میں طرح طرح کے پردوں سے روح کو غیروں کی آنکھوں سے پوشیدہ رکھا گیا ہے وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ اٰدَمَ، فرما کر اللہ تبارک تعالیٰ نے فرشتوں سے اس کی فضیلت کو بالا و برتر کر دیا ہے۔ جس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ سے ہے۔ یعنی عالم علوی و سفلی سے مرکب ہے، اس کے اجسام کی پستیاں ارواح کے موتیوں سے بھری ہوئی ہیں جو دریائے وجود میں علم کی کشتیوں پر لدی ہوئی باد روح کے ذریعہ تو ریاضت اور مجاہدہ کی طرف اور باد نفس کے باعث خواہشات نفسانی کی جانب کھینچا تانی میں زور آزما ہیں سلطان خواہش کے لشکر کا سردار نفس اور سلطان عقل کے لشکر کا سردار روح ہے۔ اب فریقین کو آمنے سامنے آنے کے بعد مؤذن الٰہی نے پکار کر کہہ دیا۔ مقابلہ کے لئے جوانمردو آگے بڑھو۔ اب جانبین سے ایک دوسرے پر فتح پانے کے لئے طرح طرح کے مکر و حیلہ کئے جانے لگے۔ اس وقت توفیق الٰہی نے بزبان غیب پکار کر دونوں لشکروں سے کہہ دیا۔ کہ جس کی مدد میں کروں گی فتح کا میدان اسی کے ہاتھ میں ہوگا۔ جس کے ہمراہ میں ہو جاؤں گی۔ پھر کبھی بھی اس سے مفارقت نہیں کروں گی اور اسے مقام اعلیٰ پر پہنچا کر رہوں گی۔ توفیق توجہ الٰہی اور اس کے فضل و کرم کا نام ہے جو وہ اپنے اولیاء کے شامل حال رکھتا ہے۔ اے فرزند عقل کی پیروی کر تاکہ سعادت ابدی حاصل ہو اور نفس کی پیروی کو چھوڑ اور قدرت الٰہی پر غور کر کہ روح کو جو سماوی اور عالم غیب سے ہے۔ اور نفس کو جو ارضی اور عالم شہود سے ہے۔ دونوں کو یکجا اکٹھا کر دیا ہے۔ چاہیئے کہ یہ طائر لطیف عنائت الٰہی کے بازوؤں پر اس کثیف پنجرہ کو چھوڑ کر حضرت القدس کے درخت

Marfat.com

پر اپنا آشیانہ بنائے اور تقرب الٰہی کی شاخوں پر بیٹھ کر چہچہائے اور معارف کے میدان سے جواہرات چنے۔ اور نفس کثیف کو ظلمت وجود میں پڑا رہنے دے۔ پس جب اجسام خاکی فنا ہو جائیں گے۔ تو اسرار قلوبی باقی رہ جاویں گے اگر توفیق الٰہی ایک لمحہ بھر کے لئے شامل حال ہو جاتے۔ تو اس کی نظر توجہ ہی نہیں عرش تک پہنچا دے اور تمہارے دل میں حقائق علوم بھر کر اسے اسرار معرفت کا خزانہ بنا دے اس وقت عقل کی آنکھوں سے جمال ازل نظر آئے گا۔ تقرب الٰہی کے آئینہ میں مقام سر کی آنکھوں سے عالم ملکوت تم کو نظر آنے لگے گا اور آثار اکوان ظاہری تمہارے لوح دل سے محو ہو جائیں گے ظلمت افکار میں جو انمردوں کا چراغ اس کی عقل ہوتی ہے۔ وہ ارباب معارف و حقائق کی دلیل ہے جب دلیلیں ناقص رہ جاتی ہیں تب ہی توفیق الٰہی شامل حال ہو کر افکار باطلہ کو دست قدرت سے مٹا دیتی ہے۔

نفس کی ماہیت

نفس بھی روح کی مانند ایک لطیف ہستی ہے۔ جو وجود انسان میں قدرت نے ودیعت کی ہوئی ہے۔ چنانچہ جسم انسان تین چیزوں سے مرکب ہے۔ ایک روح دوسرا نفس اور تیسرا جسم۔ چنانچہ ہر عین یعنی جوہر کے لئے ایک عرض یعنی صفت ہوتی ہے۔ جس سے وہ قائم ہوتا ہے۔ چنانچہ روح کے لئے عقل (تلاش خدا) اور نفس کے لئے ہوا و ہوس اور جسم کے لئے حواس خمسہ صفات مخصوص ہیں۔ محققین کی آراء سے عیاں ہے کہ نفس مثل روح تب بھی موجود تھا۔ جب کہ اسنے جسم ظاہری نہ پایا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے هَلْ اَتٰى عَلَى

Marfat.com

اِلْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِنَ الدَّھْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا یعنی کیا انسان پر ایسا وقت نہیں گزرا۔ کہ وہ ذکر کی گئی ہوئی شے نہ تھا۔ یعنی وہ وجود نفس رکھتے ہوئے جسمانی وجود نہ رکھتا تھا اس بات پر بھی سبھی متفق ہیں کہ دلی اخلاق و اعمال کا اظہار اسی سے ہوتا ہے۔ اور ظہور کی دو ہی صورتیں ہیں ایک تو نیکی کی صورت اور دوسری بدی کی شکل۔ بدی کو اخلاق رذیلہ قرار دیتے ہوئے کہ لیجئے کہ تکبر۔ حسد۔ بخل۔ غصہ۔ غضب۔ بغض کینہ کذب۔ افترا۔ غیب۔ بددیانتی۔ چوری۔ جھوٹ وغیرہ اسی طرح کی ناستودہ صفات اور نیکی کی صورت میں تمام اخلاق حمیدہ مثلاً حسن خلق۔ پابندی شریعت۔ نیکی۔ ایثار۔ عدل۔ انصاف۔ جود و سخاوت۔ پرہیزگاری۔ اکل حلال غرضیکہ اخلاق رذیلہ کے بالکل برعکس تمام عادات و خصائل حمیدہ سمجھ لیجئے۔ نفس کی بھی سات قسمیں ہیں۔ جو الگ الگ اثرات کی حامل ہیں۔ جن کے نام حسب ذیل ہیں۔ (۱) نفس امارہ (۲) نفس ملہمہ (۳) نفس لوامہ (۴) نفس مطمئنہ (۵) نفس ارضیہ (۶) نفس مرضیہ (۷) نفس کاملہ ان سب کے افعال و خواص کی علیحدہ علیحدہ تشریح حصہ میں کی جا چکی ہے۔ اور ان کے متعلق علاج بھی بتلایا جا چکا ہے چنانچہ ان سب میں سے سب سے قوی اور بدی کی طرف راغب کرنے والا بلکہ کھینچ لے جانے والا نفس امارہ ہے۔ جو انسان کو برائی کرنے اور احکامات الٰہیہ سے انحراف کرانے کی ترغیب دلاتا ہے۔ اور عیش پرستی بدکاری بداخلاقی وغیرہ افعال مذمومہ کی طرف کھینچ لے جاتا ہے جس کے مکر و فریب سے بچنا بجز فضل و کرم ایزدی کے ممکن نہیں۔ جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام جیسے پاک سیرت و نیک طینت پیغمبر و پسر پیغمبر و پسر زادہ

Marfat.com

پیغمبر نے بھی اس نفس امارہ کی طاقت کو ناقابل برداشت تصور کرتے ہوئے وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ اِلَّا مَنْ رَحِمَ ، یعنی میں اس نفس امارہ کو برائی سے پاک نہیں سمجھتا۔ مگر جس پر میرا رب رحم فرما دیوے زبان مبارک سے فرما دیا۔ لہٰذا جب تک تائید الٰہی شامل حال نہ ہو۔ اس نفس امارہ کے شر سے ہرگز نہیں رہ سکتا چنانچہ ابلیس بھی اسی نفس امارہ کی وجہ سے راندہ درگاہ الٰہی و ملعون ہوا پس شر نفس سے محفوظ رہنے اور تبارک و تعالیٰ کی معرفت کے لئے نفس کی شناخت کرنا لازمی اور ابدی ہے۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَمَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِلَّتِ اِبْرَاھِیْمَ اِلَّا مَنْ سَفِہَ نَفْسَہٗ یعنی ملتِ ابراہیمی سے وہی شخص روگردانی اختیار کرتا ہے جس کا نفس جہالت اور سفاہت سے موصوف ہو۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ یعنی جس کسی نے نفس کو پہچان لیا۔ اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ نفس کی پہچان کا کون سا طریقہ ہے اور اس کی کیا کیا صورتیں شکلیں ہیں۔ یاد رہے کہ ہر انسان کے لئے اس کے نفس کی علیحدہ علیحدہ شکلیں ہیں۔ اور علیحدہ علیحدہ تاثرات و شکلیں عموماً مجاہدہ اور ریاضت اور زہد و تقویٰ وغیرہ فرضیکہ مکمل طور پر ارشادات الٰہی کی تعمیل و فرمانبرداری کے باعث اخلاق حمیدہ سے متوثر ہو کر نیک صورت پاکیزہ شکلوں میں اور احکام الٰہی۔ متابعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روگردانی اور عدم تعمیل کی صورت میں قبیح مناظر کی شکل متشکل ہو کر خواب میں رونما ہوتی رہتی ہیں۔ جنہیں عموماً اڑتے

Marfat.com

خوابوں سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ پس ابتداء میں انہیں خوابوں سے اپنے اپنے نفس کو شناخت کیا جاسکتا ہے کہ کون سے دائرہ میں محیط ہے اس کے متعلق مفصل تشریح فصل باب نمبر ۶ میں کردی گئی ہے۔

اس کے بعد جوں جوں سالکِ راہ حقیقت مرشد کامل کی رہنمائی سے زہد و ریاضت مجاہدہ اور تقویٰ اور پابندی احکام الٰہی و متابعت شریعت پر دل لگاتا ہے۔ تو اس پر اس کا نفس جسم ظاہری میں متشکل ہو کر سامنے بھی آموجود ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت محمد بن علیان نسوی جو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہما کے بزرگ ساتھیوں سے ہوئے ہیں۔ بیان کرتے ہیں کہ ابتدائی حالات میں میں اپنے نفس پر آگاہ ہوا۔ اس طرح کہ ایک دن کیا دیکھتا ہوں کہ وہ لومڑی کے بچے کی مثال میرے حلق سے باہر نکلا۔ میں نے سمجھ لیا۔ کہ یہ میرا نفس ہی ہے چونکہ میرے دل میں اس کی جانب سے پہلے سے ہی نفرت تھی۔ میں نے اسے فوراً تاڑنا شروع کیا۔ میں جتنے زیادہ پاؤں مارتا تھا۔ وہ اتنا ہی بڑا ہوتا جاتا تھا۔ میں نے اس سے وجہ پوچھی اس نے جواب دیا کہ میری ساخت ہی خدا تعالیٰ نے اس قسم کی بنائی ہوئی ہے کہ جن چیزوں سے اوروں کو تکلیف پہنچتی ہے مجھے ان سے راحت ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ خاصہ میرے خمیر میں موجود ہے کہ میں مخالفت سے اور زیادہ تقویت پکڑتا ہوں۔ اسی طرح شیخ ابوالقاسم گورگانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ابتدائی حال کے متعلق فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نفس کو سانپ کی صورت میں دیکھا اور ایک درویش نے فرمایا۔ کہ میں نے اپنے نفس کو چوہے کی شکل میں دیکھا۔ میں نے

Marfat.com

کہا تو کون ہے اس نے کہا میں نفس ہوں۔ میں خام طبع اور غافل لوگوں کو ہلاک کرنے والا ہوں۔ کیونکہ میں برائی اور گناہ کی طرف دعوت دیتا ہوں اور خدا کے سچے طالبوں کو نجات دلانے والا بھی ہوں۔ کیونکہ وہ مجھے برائی کی ترغیبات پر لعنت ملامت کرتے ہیں۔ اور میرے خلاف جہاد و مجاہدہ کرکے راہ حق تلاش کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمام دشمنوں سے بدترین دشمن تیرا نفس ہے۔ جو تیرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے۔

اب سمجھ لیں۔ کہ نفس کی شناخت اور اس کے عیوب سے آگاہ ہو جانے پر طالب کو اس کی موجودگی سے کچھ خوف و ہراس نہیں ہوتا کیونکہ نفس ایک بھونکنے والے کتے کی مانند ہے جس کی وحشت پر ریاضت اور مجاہدہ کی برکت سے قابو پالینا بلاشک و شبہ ممکن ہے۔ جیسا کہ اولیائے کرام اور بزرگان عظام کے حالات سے ظاہر ہے۔

Marfat.com

مدح حضرت پیر دستگیر محبوب سبحانی غوث صمدانی حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ

للہ الحمد صاحب ایمانم — رونق افزائے باغ عرفانم
گوہرِ تاج پادشاہانم — دست گیر است غوث صمدانم
از غلامانِ شاہ جیلانم

یارب از ماسوائے ملولم کن — پیرو حضرتِ رسولم کن
رحم اگرچہ بے فضولم کن — باہمہ معصیت قبولم کن
از غلامان شاہ جیلانم

کیستم ذرّہ حقیرم من — بکمندِ گناہ اسیرم من
شیئاً للہ کہ فقیرم من — نے غلط گفتہ ام امیرم من
از غلامان شاہ جیلانم

اے فلک گرچہ تو ستمگاری — تخم کین و جفا بدل کاری
بعد ازیں تو مرا نیازاری — من چہ گویم تو خود خبرداری
از غلامانِ شاہِ جیلانم

خوب افتادہ است اطوارم — اعتبارے برائے خود دارم
از ہمہ برتر است مقدارم — سر بکونین کے فرو آرم
از غلامان شاہ جیلانم

Marfat.com

روز محشر بایں ہمہ عصیاں — لب من ہمچو گل بود خنداں
پُرسد از من کسے کہ اے انساں — کیستی من بگوئم از دل و جاں

از غلامان شاہ جیلانم

رخت بندد چو از وجودم ہوش — وا کند بہر من لحد آغوش
گر بپرسد کسے از منِ مدہوش — کیستی من بگوئمش کہ خموش

از غلامانِ شاہ جیلانم

کیستم اے سپہر میدانی — از درِ خویش از چہ میرانی
سر نوشتم مگر نمیخوانی — داغ بنگر مرا بہ پیشانی

از غلامانِ شاہ جیلانم

روز محشر چو عاصیان خراب — ز آتش جرم خود شوند کباب
من بگوئم بمالکانِ عذاب — منگر سوئے من کسے بہ عتاب

از غلامانِ شاہ جیلانم

کے بود از کنہ ملال مرا — خوب بیں بمحشر حال مرا
نبود جرم در خیال مرا — چرخ مُشمر شکستہ بال مرا

از غلامانِ شاہ جیلانم

مغفرت چشم از خدا دارم — کہ شفاعت ز مصطفےٰ دارم
غوثِ کونین رہنما دارم — من چہ پروائے جرم ہا دارم

Marfat.com

از غلامانِ شاہِ جیلانم ۔

کیست تائید بندہ گمراہ　　عاصیٔ ہرزہ کردنامہ سیاہ
بسوئے خلد راہ برد ناگاہ　　ورد خود گر کند گہ دبیگاہ

از غلامان شاہ جیلانم

دیگر

در دو عالم کیست در اقبال باشد ہمسرم　　چوں شہِ جیلان ز رحمت سایہ کرد ہم برسرم
چاکر شاہم ز شاہانِ جہاں بالاترم　　از رہِ فقر و غنا گوئی شہِ بحر و برم

تا بجان و دل گدائے شیخ عبدالقادرم

آں سوارِ ترک عجمی چوں بنازِ دلفریب　　یک نظر کرد و ربود از دل مرا صبر و شکیب
در جنونِ عشق او بس والہ و شیدا شدم　　ہست دائم در طوافِ کعبہ کوئش دلم

در رہ صدق و صفا ایں است حج اکبرم

ایکہ یادِ تو مرا در دل خیالت در سراست　　چشم مشتاقم شہا ہر لحظہ بر راہِ در است
وَے نسیم کوچہ تو بس مرا جاں پرور است　　سینۂ من از ہوائے خلد کوئش کوثر است

آبِ حسرت میخورد رضواں ز حوض کوثرم

نیست ملجائے من مسکیں بجز تو نے مفر　　میرود تا کے فغانِ دلِ حزیناں بے اثر
آہے سرد و روئے زرد و چشم تر دارم مدام　　مے نہم گریاں رخِ خود بر درت ہر صبح و شام

Marfat.com

رحمتے بر روئے گرد آلود و چشم ترم

با ہزاراں ناز تو دامن کشاں رفتی ز من — ہاں کتاب فقر را شیرازہ وا کردی ز من

رنج و غم شاہا ز حد من در فراقت بُردہ ام — چند روزے شد کہ محرومم ازاں رو مُردہ ام

جلوۂ جاں پرورم فرما کہ تا جاں پرورم

اے نسیم صبح گر پاپوش شاہ دستت دہد — از منِ مسکیں پیامے دہ کہ بے تو کے زید

گر خطا وارم ولے دارم امید از لطف تو — اے صبا از من بآں سلطان گیلانی بگو

سوختم اکنوں بیا برباد دہ خاکسترم

یک نظر اے سید جیلاں خدا را ایک نظر — الاماں اے شاہ دوراں جانم آمد در خطر

مدتے بگذشت و بیحد مضطرب شد سائلت — گر نمے بینی کنوں سوئم ز عین مرحمت

جائے آں دارد کہ دنیا نہ بینی دیگرم

بس گنہگارم پریشاں روزگارم الغیاث — یک نگاہ لطف فرما بیقرارم الغیاث

در جہاں فریاد رس جز تو ندارم الغیاث — مُردم از غم الغیاث اے غوث اعظم الغیاث

وقت آں آمد کہ بنمائی جمال انورم

اے کرم فرما نگاہ تو نجات جان و دل — الغیاث اے شاہ جیلاں پاسے ان [illegible]

عقدہ من پیچ پیچ و بسکہ ایں لاینحل است — بے جمال جانفزائت زندگانی مشکل است

رحمتے ورنہ من و ایں خرقہ باہم مے درم

لائق پائے سگ کوئت نبودم شاہ من — خود قبولم با نگاہ مہر کردے ماہ من

Marfat.com

ہائے ز احسانت ندانستم ز عشقت راہ و رسم　　غرّہ لطفِ تو بودم کس نیاوردم بچشم

زاں بچشم غیرت آورد ید محنت بر سرم

مدّتے شد در تب و تابم ز رنجوری بسے　　حاذقِ دردم مریضاں جز تو کے دانم کسے

بہر تادیبم صعوبت ہائے ز شفقت کردہ اند　　ہر چہ بر من کردہ اند آخر ز غیرت کردہ اند

وائے بر من گر دہاے نہ گردد یاورم

شد پریشاں حالِ مسکیں در مصائب ہائے غم　　شاہِ جیلاں دست خود آخر بدامانت زدم

من گنہگارم شہا للہ مگرداں کو بکو　　نیست یا غوثا من جرم و خطا از ہیچ رو

رو مکش از من کہ بس بے دل خراب و ابترم

یادم آمد از زماں کز مہر مے کردی نظر　　بر کمین کمتر سگانِ کوئے خود در ہر سحر

مثل بلبل نغمہ ہا کردم بایام بہار　　کرد مے پرواز بر گلزار کوئت چوں ہزار

چوں پرم سنگِ جفا شکست اکنوں چو پرم

غرقہ ام در بحر غم رو بر درت آوردہ ام　　رد مکن شاہا سوالم بسکہ دل آزردہ ام

بر سرِ بالیں بیا للہ شدم بس نیم جاں　　شد ز تاب آتشِ غم تن مرا نگذاشت ساں

ہست گوئی خرقہ ماتم ز حسرت در برم

داخلِ ایماں اگر سجدہ نباشد گو مباش　　واعظا للہ نمک بر زخمِ مشتاقاں مپاش

سر بسجدہ کردہ ام آخر خدا را شفقتے　　در تب و تابم شب و روز عنائت رحمتے

میخورد خونم غم و من ہم بہ غم خوں میخورم

Marfat.com

آرزوئے یک تبسم از لبت مے داشتم — وائے بر من شد نہ حاصل آنچہ در دل خواستم
چیست تقصیرم خدارا اے شہ جیلاں بگو — ماندہ ام در کنج غم از بے التفاتی ہائے تو

ہمچو صدیقہؓ بمحنت روزگارے می برم

شد تباہ حالِ من مسکیں بکش دامن زمن — نیست شاہا بعد ازیں تابِ غم و رنج و محن
مضطرب از گردشِ افلاک گشتم سرمدا — دارم امید آنکہ از برج سعادت با صفا

گر شود طالع بود طالع ہمایوں اخترم

شد خطا از من عطا از تو رجا دارم شہا — اے بسوئے خاک بوساں بہر یک لحظہ بیا
بر گناہِ من ز عفوت کش قلم از روئے لطف — اے کرم فرما برائے کبریا وز روئے لطف

نہ بکوئے من چہ شد آخر ہماں خاکم رم

یک نگاہِ لطف فرما تا بکے سوزم شہا — سر بپائت مے نہم آخر خدارا رحمنا
ہر چہ کردم یافتم حقا شدم بس منفعل — میکنم ختمِ سخن تا چند گویم سوزِ دل

کز نوشتن با قلم در نالہ آمد دفترم

گر بچشم مہر بینی سوئے من گردد چہ کم — الغیاث اے پیر یاں ماندہ ام در کنج غم
بر دلِ پُر درد و چشمِ تر نگوں سر کن نظر — گر گناہے رفتہ باشد توبہ ہا کردم ز سر

عذرِ من بپذیر و نواز لطف افسر بر سرم

داستانِ غم رسید آخر فقط ایں التجا — در دلِ محزوں است باقی شاہِ عبد القادرا
یک نگاہ مہر فرما بر امینِ فرقتی — چیست در پیش کرم ہائے تو جرم غربتی

الکرم یا غوث اعظم بالترحم الکرم

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مدح غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز

بدہ دستِ یقین اے دل بدستِ شاہِ جیلانی
کہ دستِ او بود اندر حقیقت دستِ یزدانی

سگِ درگاہِ میراں شو چو خواہی قربِ ربّانی
کہ بر شیراں شرف دارد سگِ درگاہِ جیلانی

امیرے دستگیرے غوثِ اعظم قطبِ ربّانی
حبیبے سیّدِ عالم زہے محبوبِ سبحانی

نشانِ شانِ بے چونی بیانِ سرِّ مکنونی
بسیرت مثلِ پیغمبر بصورت مرتضیٰ ثانی

نیاز اندر جنابِ پاکِ او از قدسیاں باید
کہ آمد جبرائیل از بہرِ کاروبارِ دربانی

زمیں بوس اند درگاہت نظام الدین چشتی ہم
معین الدین اجمیری بہاؤ الدین ملتانی

کسے بدخواہِ تو باشد بشانت حرف در آرد
ندا نداؤ الوالامرے ندارد او مسلمانی

ہدیہ سلام دربارگاہِ خیر الانام و بزرگانِ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام
معہ شجرہ پیشوائی

اے کریم و اے رحیم و اے حمید و اے مجید
صاحبِ لولاک احمد مجتبےٰ پر ہو سلام

آل پر، اصحاب پر، ازواج پر، خدام پر
داعیانِ شرع و دینِ مصطفےٰ پر ہو سلام

مرتضےٰ، مشکل کشا، خضرِ طریقِ اتقا،
صدرِ بزمِ اذکیا و اولیا پر ہو سلام

Marfat.com

مشعلِ راہِ علیؓ، خواجہ حسن بصریؒ ولی — ساتھ ہی ان کے حبیبِ عجمیؒ پر ہو سلام

حضرتِ داؤد طائی و سری سقطی ولی — حاملانِ پرچمِ صدق و صفا پر ہو سلام

واقفانِ سرِّ حق معروف کرخیؒ و جنیدؒ — دارثانِ تخت و تاجِ اصفیا پر ہو سلام

شیخ شبلی و ابوالفضل حقیقت آشنا — باوفا و باصفا و باخدا پر ہو سلام

بوالفرح و بوالحسن، ذی شانِ پیرانِ زمن — راہبرانِ منزلِ زُہد و ہُدیٰ پر ہو سلام

آفتابِ بُرجِ عرفان و شریعت بوسعید — مرشدِ کامل، حبیبِ کبریا پر ہو سلام

پیرِ پیراں شاہِ جیلاں، نورِ یزداں دستگیر — شیخ عبدالقادر و غوث الوریٰ پر ہو سلام

شیخ دیں عبدالعزیز است و محمد الہتاک — مشعلانِ محفلِ علم و ذکا پر ہو سلام

شاد شمس الدین و شرف الدین شمس و شرفِ دیں — کاملانِ و مرشدان و راہنما پر ہو سلام

پیرِ زین الدین، ولی الدین نقیبان شیوخ — پیکرانِ جود و فخر و اصفیا پر ہو سلام

شیخ نورالدین و یحییٰ برگزیدہ پیشوا — بزمِ فقر و عشق کے نور و ضیا پر ہو سلام

واجبِ العزت ابی بکر و حسام الدین شاہ — جاوداں اے کبریا ان اتقیا پر ہو سلام

واقعی درویش درویشِ محمد پر مدام — نیز نورالدین صفیر ذوالعطف پر ہو سلام

النجیب و الشریف و سید عبدالوہاب — شیخ اسماعیل مردِ باصفا پر ہو سلام

شیخ ابوبکر صفیر و عبدِ قادر نامور — زاہدان و مُرشدانِ بے ریا پر ہو سلام

دستگیرِ بے کساں سید علی بدرالنقیب — عبدِ رحمن النقیب باوفا پر ہو سلام

شاہ محمود حسام الدین نازِ خاندان — پیکرِ صدق و صفا و اتقا پر ہو سلام

Marfat.com

طاہر و طیّب علاؤ الدین زندہ پیشوا — اے خدا مخدوم و فخر الاتقیا پر ہو سلام
التجا ہے ساختہ سب کے اے الٰہ العالمیں — اس عزیز دل حزین و بے نوا پر ہو سلام

ایک اور روایت کے مطابق سلسلہ بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سے حضرت معروف کرخی تک اسطرح بھی درست ہے

سیّد الشہدا حسین ابن علیؓ نور نبیؐ — وارث جنت شہید کربلا پر ہو سلام
پیشوائے عالمیں مظلوم زین العابدیں — مقتدائے اولیا و اذکیا پر ہو سلام
باقر و جعفر پہ ہو دائم خداوندا درود — موسیٰ کاظم و علی موسے رضا پر ہو سلام

خاتمۃ الکتاب

الحمد للہ رب العالمین اللہ لا الہ الا ھو الملک القدوس السلام المومن المھیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان اللہ عما یشرکون والصلوۃ والسلام علی سیدنا و نبینا و شفیعنا و کریمنا و رحیمنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وبارک علیہ وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی الہ واصحابہ واھل بیتہ وتابعین وتبع تابعین الی یوم الدین برحمتک یا ارحم الراحمین

اما بعد — لاکھوں کروڑوں حمد و ثنا اس خالق یکتا کو سزاوار ہے۔ جس نے ایک حرف کن سے اٹھارہ ہزار عالم گوناگوں صفات اور مختلف اصناف اور رنگ برنگ شکل و اشکال و طرح طرح کی ہیئت و صورت پر تخلیق فرمایا اور ہر ایک کی پرورش کا انتظام روز اوّل سے ہی مقدر و مہیا کر دیا۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین ۝ اور صلوٰۃ و سلام بے نہایت اس محبوب کبریا حضرت سیدنا و مولٰنا و شفیعنا و حبیبنا مع

Marfat.com

ہر دوسرا ے رحمتہ العالمین شفیع المذنبین مظہر کائنات مفخر موجودات نور مجسم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے اپنی رحیمی کریمی اور خیر خواہ دشمناں ہونے کا بین ثبوت طائف اور جنگ احد وغیرہ نازک ترین مواقع پر اللھم اھدی قومی کے مبارک ترین الفاظ زبان مبارک سے فرما کر پیش کر دیا اور شفیع المذنبینی اور رحمۃ اللعالمینی کا اظہار السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین ، در شب معراج بارگاہ الٰہی میں پیش کر دینے میں ذرہ بھر ہچکچاہٹ محسوس نہ کی (اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد رسولہ الکریم) پھر بے انتہا درود و سلام آپ پر اور آپ کے اصحابہ کبار و اہل البیت و آل پاک و ازواج مطہرات اور جمیع انبیا اور مرسلین علیہ السلام اور تمام اولیائے عظام و بزرگان کرام پر خصوصاً السیدنا و مولینا شیخ الکل صاحب تصرف تامہ سلاب الاحوال الفرد الجامع الصمدانی محبوب سبحانی قطب ربانی غوث یزدانی الحسیب النسیب فخر الاولیا غوث الورائے شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز و رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا اور آپ کی اولاد پاک و ازواج مطہرہ و خلفائے راشدین اور طالبان صالحین و مریدان صادق الیقین پر جن کو آپ نے مریدی لا تخف فرما کر آغوش رحمت و دامان عاطفت میں مامون و محفوظ کر دیا ہوا ہے۔ بھیجنے کے بعد احقر العباد عرض پرداز ہے۔ یہ کتاب مستطاب اللہ تبارک و تعالیٰ کے کرم و فضل اور آنحضور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے اور حضور غوث پاک قدس سرہ العزیز و دیگر بزرگان عظام وغیرہ حمد و حان الصدر کی یمن و برکات کی طفیل پایۂ تکمیل کو پہنچی ہے۔ الحمد للہ رب العالمین

Marfat.com

اس کتاب کے مصنف و مؤلف اعلیٰ حضرت سیدنا و مولٰنا و مرشدنا و ہادینا شیخ المشائخ زبدۃ العارفین سراج السالکین نقیب زادہ سید طاہر علاء الدین القادری الگیلانی دام ظلہ العالی ساکن باب الشیخ بغداد شریف ملک عراق اولاد الاولاد حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز (گیارھویں والے پیران پیر) ہیں۔ جو کہ بحرِ علوم شریعت و طریقت کے شناور عارف باللہ خدا رسیدہ کامل و اکمل بزرگ مجدد طریقہ القادریہ العلیہ مظہر حسن و جمالِ ظاہری و مخزن کمالات باطنی صاحب کشف و کرامات صوفی بکتائے زمانہ اور فرد یگانہ ہیں آپ نے محض فیض رسانیٔ خلق کے لئے طریقہ القادریہ کی صحیح تعلیم اور تشہیر کی خاطر زر کثیر صرف کر کے یہ کتاب شائع کرائی ہے۔ اس میں تمام مطالب و مقاصد کی برآری کے لئے ہر قسم کے ورد و وظائف خاندانی اور رازہائے نہانی حالات خاندان گیلانی خطبات و ملفوظات محبوب سبحانی و ارشادات ربانی نیز عملیات و اوراد ثانی بعینہٖ بہ لغت عربی معہ تراکیب طریق عمل بزبان اردو سہل الفہم برائے افادہ ہر خاص و عام درج کرا دئے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

احقر العباد ایک ضعیف العمر فاتر العقل بے علم و بے ہنر مصنف دام ظلہ العالی ممدوح الصدر کا حلقہ بگوش غلام اور نام نہاد مرید ہے۔ آپ نے از راہ کرم کتاب ہذا کے مضامین کی ترتیب و تکمیل کا کام صدہا عالم و فاضل تذکرہ نویس اور مضمون نگار حلقہ بگوش مریداں اور بصد شوق و طرب سرانجام دینے کے آرزومند ہونے کے باوجود و قرعہ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند" کے مصداق اس احقر العباد کے سپرد فرمایا۔ یہ حضور کی خاص

Marfat.com

الخاص عنایت اور ذرہ نوازی ہے۔ جس کا شکریہ بندہ تا زیست ادا نہیں کر سکتا۔ دراصل حضور کا منشاء سندِ خلافت کے ارشادات عالیہ "الولد القلبی واجزتہ لجمیع ما اجازنی الخ" کی تعلیم اور تربیت فرمانا اسے بہمہ وجوہ مکمل کر دکھلانا اور روایات خاندان گیلانیہ بغداد یہ یعنی جود و سخا اور فضل و عطا کو معرض وجود میں لانا منظور تھا۔ لہٰذا آپ نے خلوت خاص میں بندہ ناچیز کو جانب دست راست جگہ عطا فرما کر تمام اسرارِ نہانی اور فیوضات ربانی کو یکجا جمع کرنے اور ترتیب دینے کا حکم فرما دیا۔ اور چند ایک اسرار و رموز بصیغہ راز رکھنے کی ہدایت بخشی کیونکہ ایسے رازوں کا اظہار خام طبع مریدان کے لئے باعث ہلاکت اور ظاہر کرنے والے کیلئے بھی موجب زیان و نقصان ہوتا ہے جیسے کہ شعر ذیل سے حضرت معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علانیہ طور پر۔ معینی گرہے خواہی کہ سرّش بہ زباں رانی۔ مقام او سردار است بر منبر نے گنبد" متنبہ فرما دیا ہے چنانچہ آپ کے جملہ ارشادات کی تعمیل من و عن کرکے لفظ لفظ اور حرف حرف مضامین کو اپنے اپنے مواقع پر ترتیب دیکر یکجا جمع کر دیئے ہیں۔ بجز ایک شجرہ پیشوائی معہ سلام منظوم اور خاتمہ الکتاب یا آداب و القاب مصنف الکتاب سے متعلق بندہ ناچیز نے کسی حرف کا تغیر و تبدل یا اوراد و وظائف کا تقدیم و تاخیر الامکان نہیں ہونے دیا۔ لیکن حضور نے ایسے توصیفی الفاظ یا آداب زبان مبارک سے نکال شائے خود بخود لکھتے وقت بندہ ناچیز کے صادق تصور فرمائیں

اب اختصار سے کام لیتے ہوئے آخری التجا ناظرین و سامعین کی خدمت عالیہ میں پیش کرکے خاتمہ الکتاب کو ختم کرتا ہوں کہ احقر العباد بدکردار گنہگار سراپا سہو و خطا

Marfat.com

کی غلطیوں کو نظر انداز فرماتے ہوئے اس کے حق میں دعا خیر کریں۔ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ بطفیل آنحضور حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و تصدیق حضور غوث الاعظم دستگیر قدس سرہ العزیز و ببرکت مرشدنا و مولٰنا پیر روشن ضمیر سراج العارفین انیس الغریبین سیّد طاہر علاء الدین القادری الگیلانی دام فیوضہٗ اپنے دامن رحمت کے سایہ میں جگہ عطا فرماوے اور بوقت اخیر کلمۂ شہادت و کلمۂ توحید بہ تبسم لب و دل و زبان پر جاری رکھتے ہوئے اور فی الدارین سگِ درگاہ جیلانی تصوّر فرماتے ہوئے والبقا کو لے سدھارے۔ ساتھ ہی اپنے مرشدِ برحق رہنما و پیشوا سیّدنا مولٰنا محمد طاہر علاء الدین گیلانی مدظلہ التعالیٰ کی خدمت اقدس میں مؤدبانہ گزارش ہے کہ احقر العباد ناہنجار بدکردار فاتر العقل سفید ریش (سگِ درگاہ جیلانیہ) کی سہو و خطا بتصدق غوث پاک و بطفیل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاف فرماتے ہوئے اپنے آغوش مرحمت میں تا ابد الآباد جگہ عطا فرمائے رکھیں۔ اور سگِ قلادہ بستہ کی زنجیر کو دستِ مبارک سے نہ چھوڑیں۔ والسلام علیٰ من التبع الھدیٰ

الجامع احقر العباد حقیر پُر تقصیر سگ دربار غوثیہ خلیفہ سرکارِ بغداد حکیم عزیز احمد قادری
چک نمبر ۲۷۹ کلاں گلی نمبر ۵ دار الفیوض غوثیہ داخلی شہر لائلپور۔

تمّت

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شجرۃ العلیا قادریہ غوثیہ بغداد یہ

مَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَ فَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلٰهِي بِجَلَالِ قُدْسِكَ وَبِجَمَالِ مَحَبَّتِكَ وَاُنْسِكَ بِحَقِّ رُسُلِكَ الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ مِنْهُمْ جِبْرَائِيْلُ رُوْحُ الْاَمِيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۔ اِلٰهِي بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَبِيْنِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ خَاتِمِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ صَادِقِ الْوَعْدِ الْاَمِيْنِ حَضْرَتِ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ۔ اِلٰهِي بِحُرْمَةِ الْخُلَفَاءِ الْاَرْبَعَةِ مِنْهُمْ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِمَامُ الْمُتَّقِيْنَ سَيِّدِنَا عَلِيٌّ اَسَدُ اللّٰهِ الْغَالِبُ اِبْنُ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهٗ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۔ اِلٰهِي بِحُرْمَةِ سَيِّدَيِ الشَّبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَقُرَّةِ الْاَعْيُنِ اَهْلِ السُّنَّةِ اِمَامَيِنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ۔ اِلٰهِي بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا الْاِمَامِ الشَّرِيْفِ وَالْحَبِيْبِ حَضْرَتِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

Marfat.com

عَنْہُ ۔ اِلٰہِی بِحُرْمَتِ سَیِّدِ الْاِمَامِ الشَّرِیْفِ وَالْحَبِیْبِ حَضْرَتِ مُحَمَّدْ
بَاقِرْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔ اِلٰہِی بِحُرْمَتِ سَیِّدِ الْاِمَامِ الشَّرِیْفِ وَ
الْحَبِیْبِ حَضْرَتِ جَعْفَرِ الصَّادِقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔ اِلٰہِی بِحُرْمَتِ
سَیِّدِ الْاِمَامِ حَضْرَتِ مُوْسٰی الْکَاظِمِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔ اِلٰہِی بِحُرْمَتِ
سَیِّدِ الْاِمَامِ الْحَبِیْبِ وَالشَّرِیْفِ قِبْلَۃُ الْبَاطِنِ اَبِی الْحَسَنِ عَلِیِّ ابْنِ مُوْسٰی
رَضَا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔ اِلٰہِی بِحُرْمَتِ شَیْخِ الْمَشَائِخِ الْنَجِیْبِ الشَّرِیْفِ
الْاِمَامِ حَضْرَتِ مَعْرُوْفِ الْکَرْخِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔ اِلٰہِی بِحُرْمَتِ شَیْخِ
الْمَشَائِخِ الْاِمَامِ الشَّرِیْفِ حَضْرَتِ سِرِّیْ سَقْطِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔ اِلٰہِی
بِحُرْمَتِ شَیْخِ الْمَشَائِخِ الْاِمَامِ الشَّرِیْفِ حَضْرَتِ اَبِی الْقَاسِمِ الْجُنَیْدِ الْبَغْدَادِیْ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔ اِلٰہِی بِحُرْمَتِ شَیْخِ الْمَشَائِخِ الْاِمَامِ الشَّرِیْفِ حَضْرَتِ
اَبِی بَکْرِ الشِّبْلِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔ اِلٰہِی بِحُرْمَتِ شَیْخِ الْمَشَائِخِ الْاِمَامِ
الشَّرِیْفِ حَضْرَتِ عَبْدِ الْوَاحِدِ التَّمِیْمِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔ اِلٰہِی بِحُرْمَتِ
شَیْخِ الْمَشَائِخِ الْاِمَامِ الشَّرِیْفِ حَضْرَتِ اَبِی الْفَرْحِ الطَّرْطُوْسِیْ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔ اِلٰہِی بِحُرْمَتِ شَیْخِ الْمَشَائِخِ الْاِمَامِ الشَّرِیْفِ حَضْرَتِ
اَبِی الْحَسَنِ الْہَکَّارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۔ اِلٰہِی بِحُرْمَتِ شَیْخِ الْمَشَائِخِ اِمَامِ
الشَّرِیْفِ حَضْرَتِ اَبِی السَّعِیْدِ الْمَخْزُوْمِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔ اِلٰہِی
بِحُرْمَتِ سَیِّدِ السَّادَاتِ قُطْبِ الْوُجُوْدِ الدُّرَّۃِ الْبَیْضَا مَالِکِ اَزِمَّۃ

Marfat.com

اَلْمُتَصَرِّفِيْنَ الْاِمَامِ الْجَوْهَرِ الْفَرْدِ سَلَّابِ الْاَحْوَالِ قُطْبِ الْاَقْطَابِ مَحْبُوْبُ السُّبْحَانِ غَوْثَ الثَّقَلَيْنِ اِلْغَوْثِ الْاَعْظَمِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ حَضْرَتِ عَبْدِالْقَادِرِ الْجِيْلَانِيْ قُدِّسَ سِرُّهُ الْعَزِيْزِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَرْضَاهُ عَنَّا ۔ اِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ مُرْشِدِ السَّالِكِيْنَ مِنْهَاجِ الْعَارِفِيْنَ الْقُطْبِ الْعَارِفِ بِاللّٰهِ سَيِّدِ الْاِمَامِ حَضْرَتِ عَبْدِالْعَزِيْزِ الْقَادِرِيِّ الْجِيْلَانِيْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۔ اِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ الْاِمَامِ الشَّرِيْفِ سَيِّدِنَا حَضْرَتِ مُحَمَّدِ الْهِتَّاكِ الْقَادِرِيِّ الْجِيْلَانِيْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۔ اِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ الْاِمَامِ الشَّرِيْفِ سَيِّدِنَا حَضْرَتِ شَمْسِ الدِّيْنِ الْقَادِرِيِّ الْجِيْلَانِيْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ الْاِمَامِ الشَّرِيْفِ سَيِّدِنَا حَضْرَتِ شَرَفِ الدِّيْنِ الْقَادِرِيِّ الْجِيْلَانِيْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۔ اِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ الْاِمَامِ الشَّرِيْفِ سَيِّدِنَا حَضْرَتِ زَيْنِ الدِّيْنِ الْقَادِرِيِّ الْجِيْلَانِيْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۔ اِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ الْاِمَامِ الشَّرِيْفِ سَيِّدِنَا حَضْرَتِ وَلِيِّ الدِّيْنِ الْقَادِرِيِّ الْجِيْلَانِيْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۔ اِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ اِمَامِ الشَّرِيْفِ سَيِّدِنَا حَضْرَتِ نُوْرِالدِّيْنِ الْقَادِرِيِّ الْجِيْلَانِيْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۔ اِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ الْاِمَامِ شَرِيْفِ سَيِّدِنَا حَضْرَتِ يَحْيٰى الْقَادِرِيِّ الْجِيْلَانِيْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۔ اِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ الْاِمَامِ الشَّرِيْفِ سَيِّدِنَا حَضْرَتِ اَبِيْ بَكْرِ الْقَادِرِيِّ الْجِيْلَانِيْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۔ اِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ الْاِمَامِ الشَّرِيْفِ سَيِّدِنَا حَضْرَتِ حُسَامُ اللّٰهِ

Marfat.com

القادری الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ الٰہی بحرمۃ شیخ المشائخ الامام الشریف
سیدنا حضرت محمد درویش القادری الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ اِلٰہِیْ
بحرمۃ شیخ المشائخ الامام الشریف سیدنا حضرت نورالدین القادری الجیلانی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِلٰہِیْ بحرمۃ شیخ المشائخ الامام الشریف سیدنا حضرت
عبدالوہاب القادری الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ اِلٰہِیْ بحرمۃ شیخ المشائخ
الامام الشریف سیدنا حضرت اسماعیل القادری الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمۃ شیخ المشائخ الامام الشریف سیدنا حضرت ابی بکر القادری الجیلانی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ الٰہی بحرمۃ شیخ المشائخ الامام الشریف سیدنا حضرت عبدالقادر
القادری الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ الٰہی بحرمۃ شیخ المشائخ الامام الشریف سیدنا
حضرت علی القادری الجیلانی نقیب السادات والاشراف ومتولی الاوقاف القادریۃ
ببغداد المحمیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ اِلٰہِیْ بِحُرْمَۃِ شَیْخِ الْمَشَائِخِ الْاِمَامِ الشَّرِیْفِ
صَاحِبِ السَّمُوِّ وَالسَّمَاحَۃِ سَیِّدِنَا حَضْرَتِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمَحْفَظ ظَهِیْرُ الدِّیْنِ الْقَادِرِیِّ
الْجِیْلَانِیِّ نَقِیْبِ الْاَشْرَافِ وَمُتَوَلِّی الْاَوْقَافِ بِبَغْدَادِ الْمَحْمِیَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔
اِلٰہِیْ بِحُرْمَۃِ شَیْخِ الْمَشَائِخِ الْاِمَامِ الشَّرِیْفِ سَمْسِ الْعَارِفِیْنَ سَیِّدِنَا حَضْرَتِ مَحْمُوْدِ
حُسَامِ الدِّیْنِ الْقَادِرِیِّ الْجِیْلَانِیِّ نَقِیْبِ الْاَشْرَافِ وَمُتَوَلِّی الْاَوْقَافِ بِبَغْدَادِ الْمَحْمِیَّۃِ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔ اِلٰہِیْ بِحُرْمَۃِ شَیْخِ الْمَشَائِخِ الْمُجِیْبِ النَّسِیْبِ الْاِمَامِ الشَّرِیْفِ
صَاحِبِ الْجَاہِ وَالتَّمْکِیْنِ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ سَیِّدِنَا

Marfat.com

وَمَوْلٰنَا حَضْرَتِ ابْنِ النَّقِيْبِ مُحَمَّدِ الطَّاهِرِ عَلَاءُ الدِّيْنِ الْقَادِرِيِّ الْجِيْلَانِيْ دَامَ
فُيُوْضُهٗ وَظِلُّهٗ وَبَرَكَاتُهٗ اِلٰى اَبَدِ الْاٰبَادِ مُجَدِّدِ الطَّرِيْقَةِ الْقَادِرِيَّةِ الْعُلْيَا
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاِلٰهِيْ بِحُرْمَتِ جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْمُجْتَهِدِيْنَ
وَالْعُلَمَاءِ الْعَالَمِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ الْمُقَرَّبِيْنَ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِنُوْرِ
مَعْرِفَتِكَ وَاسْقِنَا بِشَرَابِ مَحَبَّتِكَ وَتُنَجِّنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْمِحَنِ وَ
الْاِحَنِ وَالْاَهْوَالِ وَالْبَلِيَّاتِ وَتُسَلِّمْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْفِتَنِ وَالْاَسْقَامِ
وَالْاٰفَاتِ وَالْعَاهَاتِ وَتُطَهِّرْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْعُيُوْبِ وَالسَّيِّئَاتِ وَ
وَتَغْفِرُ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الذُّنُوْبَاتِ وَتَمْحُ بِهَا عَنَّا جَمِيْعَ الْخَطِيْئَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا
بِهَا جَمِيْعَ مَا نَطْلُبُهٗ مِنَ الْحَاجَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ
وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ
يَا رَبُّ يَا اَللّٰهُ يَا مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَ
نُوْرِ عَرْشِهٖ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ
سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَحْزَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَمَوَالِيْهِ
وَخُدَّامِهٖ وَحُجَّابِهٖ وَسَلَّمْ ۝

Marfat.com